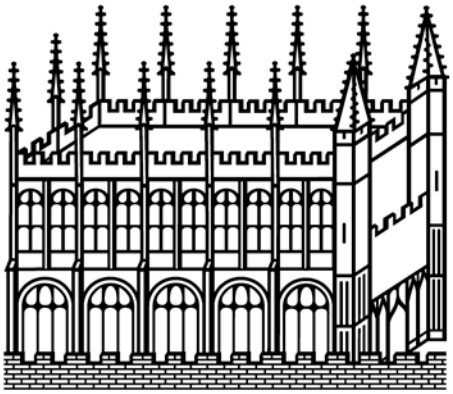


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

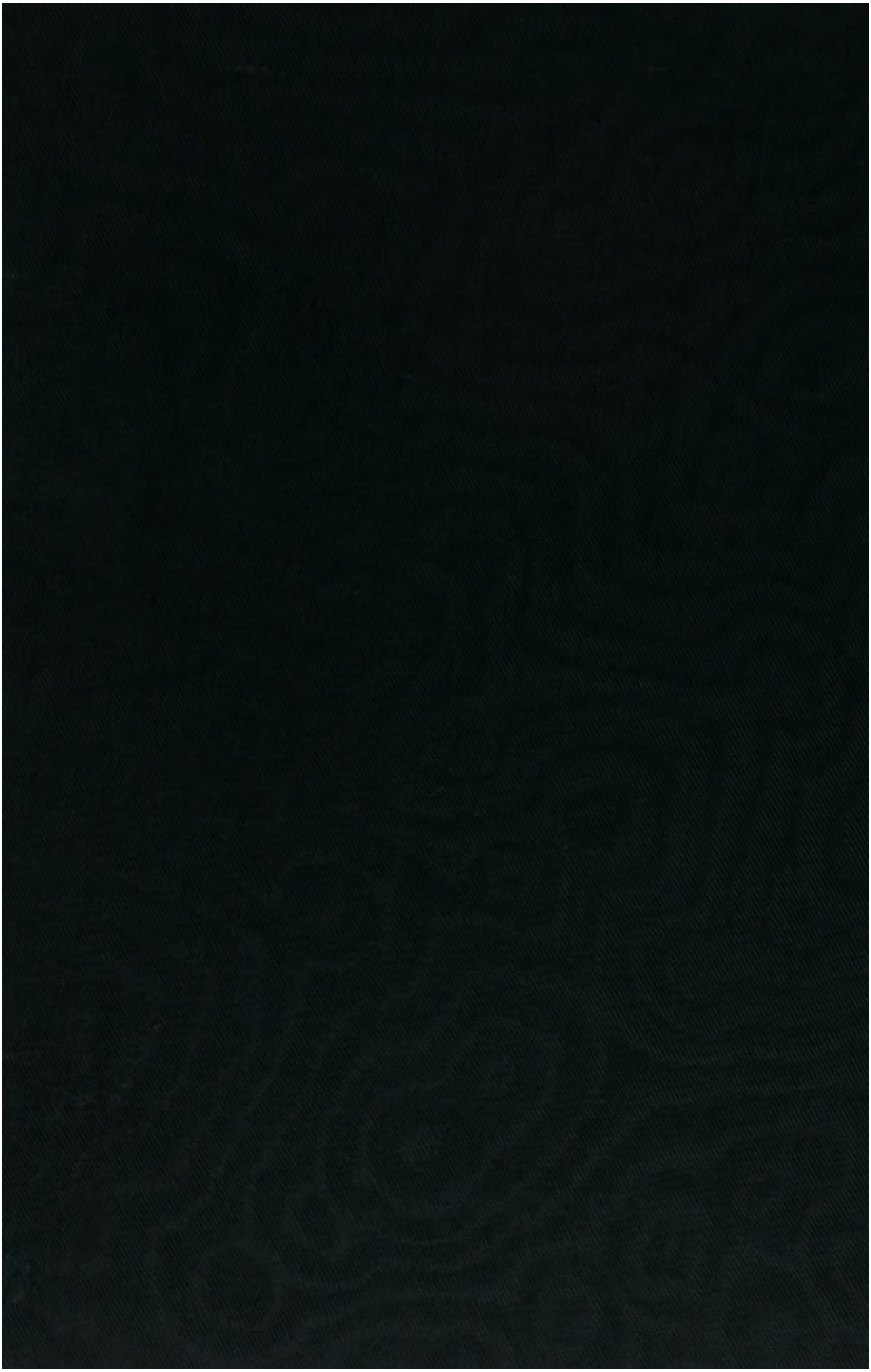
This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.



16 E 48

رامائن رام بلاس - ترجمہ بالمیکی مولفہ ایشری پرساد -
رامائن تلشی کرت - مع تصویر و چھپک - ساتوں کانڈ
ایضاً - " " نہایت صحیح مع بھومکا و
ٹانس دیپکا جداگانہ و حکایات محولہ و کوش و سنگیت کوش
ایضاً - " مع چھپک بشرح " مجلد
ایضاً - " مع تصویر سٹیک - یعنے حاشیہ
پر ٹانس دیپکا - وشنگا سمادھان مع انیکارتھ کوش نہایت
صحیح عمدہ چھاپہ -
ایضاً - جلی قلم مع چھپک و تصویر جلی -
ایضاً - مع چھپک خرد جو بہت سے برتون سے
مقابلہ کی گئی ہے کوئی دوہا چوپائی رہنے نہیں پایا بہت مشدد
رامائن تلشی کرت - کے ساتوں کانڈ علیحدہ
۱- بال کانڈ - ۲ - ایودھیا کانڈ - ۳ - آرنیہ کانڈ -
۴ سندر کانڈ - ۵ - کشکندھا کانڈ - ۶ - لنکا کانڈ -
۷ اتر کانڈ -
رامائن شبدارتھ کوش - مہاراجہ بنارس کا بنوایا ہوا
رامائن کا اتہاس - مولفہ رگھوناتھ داس کب -
رامائن مانس دیپکا - مولفہ اشیر کب -
رامائن گیتاولی - تلشی کرت -
رامائن گیتاولی - " "
رامائن گیتاولی - سٹیک مولفہ بینا تھ جی -
بنے پتر کا - مع تلک بابو شیو پرساد -
بنی پتر کا - مولفہ بابو موہن لال -

پران

دیوی بھاگوت - بھاشا بارہ سو سکندھ ہ

ویدانت

جوگ بششٹ - بھاشا - پہلا بھاگ مرتبہ پنڈت
پیارے لال -
ایضاً - دوسرا بھاگ بسلسلہ ہندسہ پر لبودھ چندرودی
ناٹک - تصنیف برج باشی داس جی کی -

کاویہ

سورسا گر - کلام سورداس جی کا -
کرشن ساگر - مصنفہ رادھا کرشن -
بشرام ساگر - مولفہ رگھناتھ داس مہنت -
پریم ساگر - مصنفہ لال جی کب -
برج بلاس - مع تصاویر مصنفہ برج باسی داس -
ایضاً - خرد -
کرشن پریا - مولفہ منگلی پرساد -
بچے مکتاولی - مہابھارت کا خلاصہ مصنفہ چترسنگھ -
انیک ارتھ - مصنفہ پنڈت نند داس -
چھندومورنیکل - مصنفہ بھکاری داس -
کب کل کلپ تروی مصنفہ بھوشن چنتامن -
رس راج - مصنفہ رام جی کب -
ست سی سٹیک - تصنیف بہاری لال -
سبھا بلاس - مرتبہ پنڈت رام رتن -
تلشی شبدارتھ - پرکاش مولفہ گوپال داس کب -
بھجنا ولی - مصنفہ بابو جگناتھ -
پریم رتن - مصنفہ رانی رتن کنور جدھ راجہ شیو پرساد
ستارۂ ہند -

INDIAN INSTITUTE

کاشی اُستتی - مصنفہ منشی جھن لال -
سور ساگر - بھوجن گیت -
سکنتلا ناٹک - مترجمہ منشی کاظم علی -
اُما پت دیکھے - مولفہ منشی لالجی کاکوروی - سوانح عمری
شری مد پنڈت اُمان پت تیواری ایودھیا -
مجموعہ بد بھان - بھوجن کرن گدر دکرن نت کرم
بدن بکھ جتا - بھجر تر ہرشنگ ترجمہ منی لال جی -
اشٹا بکر - سد ھانت ویدانت ترجمہ کیول کرشن ٹھاکر -
بہار بندراُبن - مصنفہ بندرابن جی -
شرنگار بہار بندراُبن - " "
کلمات دین برہم سماج -
طریقت عبادت برہم سماج -
گیان پرکاش - مصنفہ منشی گلزاری لال -
گیان ساگر - مع فرہنگ نعات بھاشا و نقشہ ہائے
برنجن نراکار سدہ مصنفہ منشی گردھاری لال -
مخزن برہمہ گیان - آئینہ مذہب ہنود مولفہ
لالہ جوالا سنگھ -
کاشف دقائق - مذہب ہنود مصنفہ حکیم نکھن لال -
کالیت دھرم درپن - مصنفہ پنڈت رام چرن -
برج بن جاترا - مولفہ منشی نتھو لال -

مجملہ دفتر کالیستھ سماچار الہ آباد

کالیستھا تھنولوجی - یعنے چترگپت دنشی و چندرسین ونشی
کالیستھون کی پیدائش و حیثیت کا تذکرہ بحوالہ روایات
و کتب معتبرہ مع تردید مضامین مخالف و انتخاب بیوستھا
پیڈتان و فیصلجات عدالت مع بیان پیدائش
ہر چار ورن و تفصیل انکی گوتر ون و سنسکارون کی
واشتہارات دربارہ کالیستھ سماچار و کالیستھ ہتکھ شالا
پرماگ و کالیستھ بنگ - و کالیستھ سبھا و تواریخ فوتو کالیستھ
و کتب ضروری واسطے ارباب قوم کے مولفہ مجمع کمالات
جناب بابو کالی پرساد شری واستوبہ وکیل سمدراو دھو
شائع کردہ بابو رام شرن در سنہ ایم اے اسسٹنٹ
پروفیشر کنگ کالج لکھنؤ -
نظر ثانی - کالیستھ اتھنولوجی مولفہ راجہ جیمن سنگھ بہادر
ڈپٹی کلکٹر -
ترتیب تاریخ - خاندانی و قومی کی درخواست مع نمونہ -
کالیستھ سماچار - ماہواری رسالہ قومی جو ہیڈ ماسٹر
کالیستھ ہتکھ شالا آگرہ آباد شائع کرتے ہین -

بھاشا بخط ناگری اتہاس

مہابھارت منظوم - مرتب کنندہ مہاراجہ بنارس
۱ حصہ مین اوپرب[1] - سبھا پرب[2] - بن پرب[3] -
۲ حصہ مین براٹ پرب[4] - ادیوگ پرب[5] - بھیشم پرب[6]
و درون پرب[7] -
۳ حصہ مین کرن پرب[8] - شل پرب[9] - گدا پرب[10] -
سوپتک پرب[11] - یوشک پرب[12] - بشوک پرب[13] -
استری پرب[14] - شانت پرب[15] راج دھرم - آپد دھرم
و موچھ دھرم -
۴ حصہ - مین شانت پرب دان دھرم و آشومیدہ[16]
و آشرم[17] باسک پرب و موشل پرب[18] دھیا پرستھان[19] پرب
و سورگارو ہن پرب و مہرو نش پرب -
مہابھارت منظوم ہر ایک پرب علیحدہ علیحدہ ہے -

نہیں ہیں واقف جو راہ دیں سے انھیں میں کیا تدریس سخنکی
پسند شاہان ملک معنی ہو ہو یہ وہ گوہر حقیقت

ہزار صورت بلفظ و معنی کنار اشعار سے برابر
تمام ہے ہیں یہ گر ہو نکورہ حقیقت در حقیقت

جو اسکو دیکھینگے اہل دانش کرینگے تعریف لامحالہ
کہینگے بے شبہہ اپنے دلمیں کہ ہی یہی ہے حقیقت

خیال تاریخ طبع جسدم کیا جو عشرت نے ہوکے خرم
زبان سے بیساختہ یہ نکلا ہی بے بدل آخر حقیقت

۱۸۸۴ء

تاریخ طبع

نتیجہ ذہن نقاد منشی جانکی پرساد صاحب متخلص بہ خستہ

شد طبع چون بزینت گلدستہ حقیقت
تالیف لالہ سیتل پرساد نیک نیت

خستہ چو فکر سالش کردم سروش گفتہ
این مطلع سعادت گلدستہ حقیقت

۱۸۸۴ء

اپنے والد کے مصنف مصدر الذکر سرکار فیض آثار مین جناب نواب ولیر الدولہ دلاور الملک میرزا محمد علی خان عرف میرزا حیدر صاحب بہادر خلف الرشید نواب نامدار ممدوح الذکر کے بہ عہدۂ دیوانی ممتاز ہوکر محلۂ رام گنج سے اُٹھکر محلۂ اشرف آباد مین سکونت اختیار کی اس جگہ منشی منگلانند صاحب کہ مقبول درگاہ یزدانی تھے اور سیاق وسباق مین اپنا ثانی نہ رکھتے تھے اُنسے راہ معرفت خداوانی کے جویا ہوے اور اُنکے فیض صحبت سے بڑے بہرہ کامل ہوے بعد انتقال نواب میرزا حیدر صاحب کے اُنکے صاحبزادہ جناب نواب آغا حسن خان صاحب بہادر و جناب نواب میرزا آغا رضا حسین خان صاحب بہادر و جناب نواب میرزا آغا حسن رضا خان صاحب بہادر کی سرکار فیض آثار مین تا حیات بعہدۂ مختاری عام کامیاب رہے ۲۲- مارچ ۱۸۷۵ء کو مقام لکھنؤ مین انتقال کیا اس مصنف جامع کمالات کی تصنیفات سے اکثر کتابین ہین جیسے ترجمہ اردو منو سمرتی - تحفۃ الاحباب نظم فارسی مین ترجمہ بشن سہسر نام - ایکادشی مہاتم دوہا چوپائی مین - رامائن گیتا دلی - برجبلاس وغیرہ الغرض اس مصنف کا مدۃ الحیات یہی شغل تھا جو کلام تھا مقبول خاص وعام ہوا علے ہذا یہ ترجمہ نظم شری مدبھاگوت کے بارہون اسکندھ کا بھی تصنیف فرمایا فی الحال بڑی کوشش سے ایک نسخہ مستند ترجمہ کا دستیاب ہوا امرا راہل شوق سے ماہ اپریل ۱۸۸۲ء مطابق سمبت ۱۹۳۹ کے بمقام لکھنؤ بار اوّل مطبع نامی منشی نولکشور مین بکتابت وصحت امکانی ماہر فنون واقف علوم منشی شیو پرساد صاحب منیجر اودھ اخبار کے حلیہ طبع سے آراستہ ہوکر جلوہ نماے خواطر اہل شوق ہوا پر مشیر اس ترجمہ کو پسندیدۂ اہل عالم فرماوے بمنہ وکرمہ -

قطعۂ تاریخ طبع

طبعزاد سخنور خوش فکر گوپال سرن صاحب متخلص بہ عشرت فرزند مصنف الکتاب

چھپا یہ گلدستۂ حقیقت جہانمین جسدم بہ بوے نیت
پسند آیا شجر کا اُسکے ہر اک بشر کو بر حقیقت

جو خلق مین جوہری ہین اسکے اگر وہ دیکھین بچشم بینش
تو سکل آئینہ ہون حقیقت مین صاف سب جوہر حقیقت

ست سنگ دھتر ہی جو ہولوش سے خالی	ستیات سے بھی شرط ہی پرہیز نمائی
اس نظم کا گوینده جو ہی احقر نادان	ان چار و نسے بچارے کی ہی عرض نمائی
کاتب سے یہ خواہش ہی لکھے اسکو سمجھکر	خواننده سے ہی نقص کی اصلاح نمائی
شنونده سے درخواست ہی بس حسن عمل کی	ہی حق سے دعا جملہ کی ہو جرم زدائی

خاتمہ الطبع

شری مدکرشن مہاراج کی کرپا اور افضال وکرم سے کتاب لاجواب نذرت خطاب یعنی ترجمۂ نظم اردو بارہون اسکندیو تھی شری مد بھاگوت کا جو نادر الوجود ترجمہ ہی کہ تمام کتاب اسقدر کثیر الضخامت نظم کو ایک قافیہ پر ختم کیا ہی جسکا ہر شعر لطف تازہ سے بھرا ہی اور بندش الفاظ مین رنگ اوستادانہ جلوہ نما ہی قطع نظر اسکے جو بنظر انصاف غور سے دیکھیے تو یہ ترجمہ کیا ہی دیدۂ حق بینون کے لیے سرمۂ بصیرت ہی اور بھگت جنون حقیقت طلبون کے واسطے جادۂ مستقیم معرفت ہی جسکا نام گرامی گلدستۂ حقیقت ہی بارہ اسکندون سے ہر اسکند کا جداگانہ ترجمہ اس عمدگی اور خوبی سفر سے کیا ہی کہ کوئی دقیقہ مطالب اور مقاصد سے فروگذاشت نہین ہوا اور لطف شاعری کا بھی رنگ ہاتھ سے نہین دیا کیون نہو کہ یہ ترجمہ بڑے نامی گرامی سخنگو بھگت جن منشی سیتل پرشاد بکنیٹھ باشی متخلص بہ احقر کا ہی جو کہ خلف رشید دیوان اودیراج مرحوم کے تھے مولد مترجم موصوف کا شہر فیض آباد اور اسی جگہ فیض تربیت مولوی عبداللہ مغفور سے استفادۂ علم کیا جسوقت کہ نواب اسد الدولہ رستم الملک میرزا محمد تقی خان بہادر فیل جنگ داماد نواب بہو بیگم صاحبہ زوجہ نواب شجاع الدولہ بہادر شہر فیض آباد سے رونق افروز شہر لکھنؤ ہوے اسوقت والد مصنف ممدوح بھی مع عیال و اطفال ہمراہ رکاب فلک جناب نواب صاحب ممدوح الشان کے وارد لکھنؤ ہوکر محلۂ رام گنج مین اقامت کی اور یہان شہر کے استادان کامل فن کے استفادۂ برکت صحبت سے یکتاے عصر ہوے بعد انتقال

نارائن پربرہم کے خرچرن کمل کے | یہ دل نہ کسی سمت کرے میل نمائی
فرمایا مہادیو نے جو عزم ہی تیرا | تکمیل مین ہو اسکی معین فضل خدائی
پھر سوت سے سونک نے کہا بشن کی پوجا | کسطرح سے لازم ہی کرو راہ نمائی
سونک سے کہا سوت نے اک قسم کی پوجا | ہی بید نے بیراٹ کی صورت مین بتائی
مثل گل السی ہی برن چار ہین بازو | ہی سنکھ گدا چکر پدم ہاتھ مین بھائی
ہی کوستبھ از بسکہ ضیا بخش گلو مین | ہی جان جہان تن مین عیان ساری خدائی
پہنے ہین وہ بیجنتی جو مشہور ہی مالا | جو دانو نسے ست گن رج تم کے ہی گندھائی
اس روپ چترج بھج کی کرے دھیان سے پوجا | نارائن و ہر کہکے کرے مدح سرائی
سورج کو بھی بھگوت کا کرے روپ تصور | ہی حسن جلالی کی جہان جلوہ نمائی
پھر سوت نے فرمایا کہ اس پوتھی مین بالکل | نارائن پربرہم کی ہی مدح سرائی
ہی یازدہم گیان مین ہر بھگت دہم مین | باقی مین ہی اعمال کی تشریح نمائی
جو اسکو کہے یا کہ سنے مکت ہی بیشک | پر گوش و زبان کو نرہے دکھ سے جدائی
کلجگ مین خصوصاً ہی یہی مکت دہندہ | سونک نہین کچھ شک کی یہان دخل نمائی

خاتمۂ کتاب

صد شکر کہ سیکرشن کے افضال و کرم سے | ساحل دیا اس فکر شناور کو دکھائی
پیہم ہوے گو باد مخالف کے تصادم | اس شغل نے دی جملہ غم و ہم سے رہائی
چاہا تھا رہے نہر ہوا بحر یہ بڑھکر | کی منبع خاطر نے بہت جوش نمائی
سیکرشن کی لیلا کا یہ کل جزو صدم ہے | نے نے یہ کروڑونکی ہی سنکھونکی اکائی
اس پوتھی کا بھید ایک محقق سے جو پوچھا | اسطرح سے کی اسنے مجھے راہ نمائی
تھک ہی فقط نفس ہی دل راجہ پرجیت | سکھدیو ہی بس عقل کی ارشاد نمائی
زہر اسکے کا افسون ہی سر سیکرشن کی الفت | بھگوت کی کتھا مثل سجیون ہی دوائی

کی رکھ نے مناجات کہ اے یار عزیزان — ہو میری کسیطرح جزیرے پہ رسائی
ناگاہ رکھیشر کو وہان موج نے پھینکا — شاخ اُسکی کہین ہاتھ مین مرکنڈ کے آئی
اس بر پہ عجب رکھ کو تماشا نظر آیا — اک برگ پہ اک طفل دیا خرد دکھائی
دلمین کہا یہ طفل بھی اس شاخ پہ پہونچا — جسطرح مجھے موجون کی تحریک ہی لائی
جاکر کے قریب اُسکے کیا رکھ نے ارادہ — احوال یہ اس طفل کے لازم ہی رسائی
اکدم مین ہوے راہ سے بلعی کے شکم مین — ششدر رہے رکھ دیکھ یہ اعجاز نمائی
دیکھا شکم طفل مین یہ رکھ نے تماشا — سب خلق اُسیطور سے اُسجا نظر آئی
سب کوہ زمین دشت دہ و شہر و مکانات — انہار و بحار اُسکو دیے وہ ہی دکھائی
دیکھا لب دریا پہ اُسی سنگ پہ خود کو — بند آنکھ کیے دلسے ہی لو ہر سے لگائی
حیرت زدہ ہو کر کے لگا دلمین یہ کہنے — یہ مین ہون تو کس جا سے دگر شکل یہ آئی
اس عرصہ مین پھر طفل نے دم ناک سے چھوڑا — پھر صورت خود رکھ کو وہ باہر نظر آئی
دیکھا کہ اُسیطرح ہی طغیان پہ سمندر — ڈر کر کے سر کرشن کی کی یاد نمائی
پھر خود کو لب بحر سر سنگ پہ دیکھا — سیلاب نہ برگد نہ دیا طفل دکھائی
جانا کہ حقیقت مین یہ تھی کرشن کی مایا — از بس ہوئی حیرت کہ خرد غوطہ مین آئی
کہتے ہین جو مایا ہی سے ہوزاد ون مردن — اگیان سے اُن لوگون کی ہی ہرزہ درائی
کامل ہی خرد جنکی یہ ہی اُنکا مقولہ — ہی پرلے واپت تمر خواست خدائی
اس ضمن مین وارد ہوے واں شنکر و گورا — ان دونون کی کی رکھ نے بہت مدح سرائی
کی عرض کہ یہ میرے نصیبون کی مدد ہی — اس جگیہ مین کی آپ نے جو جلوہ نمائی
خوش ہو کے یہ فرمایا مہادیو نے رکھ سے — ہر مانگ کہ منظور ہی اب لطف نمائی
کی دست ادب باندھکے عرض اُنسے یہ رکھ نے — خواہش نہین کچھ دل مین پے کامروائی
منظور ہی گر لطف تو فرمائیے اتنا — ہر بھگت کی دلسے نہ مرے ہوے جدائی

دیکھا جو دل و جانسے اُسے محو ریاضت — اُس طفل کی حرکت سری بھگوت کو خوش آئی
خوش ہوکے کہا طفل سے کیا تیری غرض ہی — کی عرض کہ خواہش ہی کہ ہو عمر فزائی
فرمایا کہ اک کلپ ہوئی عمر مقرر — جو روز ہی برہما کا بصد طول نمائی
یہ سُنکے وہ کرنے لگا پھر سخت ریاضت — پھر جوش کرم سے ہوئی الہام نمائی
اے طفل جو ہو خواہش دل جلد طلب کر — کرتا ہی میرا بحر کرم جوش نمائی
کی عرض کہ مایا کا ہی مطلوب تماشا — بنیاد کی اس دہر کی ہی جس سے بپائی
فرمایا کہ دکھلائینگے ہم اُسکا تماشا — پر ہوش کی لازم ہی تجھے حفظ نمائی
برہم کُن ہنگامۂ من بندہ ہے مایا — سنکادنے برہانے ہی عقل اُسمین گنوائی
مایا کے تماشے مین مری یاد نہ بھولے — اس بھول سے تا حشر ہی ہم تم مین جدائی
کی عرض کہ کسطرح کروں تمکو فراموش — ممکن ہی کہین جانسے ہو جانان سے جدائی
فرمایا کہ پس سات وین دن آج کے تجھکو — مایا کا تماشا مری سب دیگا دکھائی
نارائن اس ارشاد کو کرکے ہوے غائب — پھر رکھنے اُسیطرح سے لو ہر سے لگائی
بیٹھے لب دریا پہ سلا سنگ کی کر فرش — تھے منتظر اب غیب سے کیا دیگا دکھائی
پس سات وین دن اُٹھا غبار ایک طرف سے — تاریکی سی ہر سمت مین افراط سے چھائی
دلمین کہا رکھنے ہی عجب طور کی آندھی — ایتک نہین دیکھی نہ کہین دی ہی سُنائی
اس عرصہ مین دریا مین لگا ہونے تلاطم — کی آب سمندر نے عجب جوش نمائی
کوہونکی طرح اُٹھنے لگے موج کے قبے — سب دشت و عمارت ہوئی یکدم مین فنائی
آپہونچا قریب آب رکھیشر کے بیکبار — رکھ غرق ہوے فرصت افرار نہ پائی
پانی کے تھپیڑونسے ہوے رکھ تہ و بالا — تھی گوے صفت روے زمانے سرو پائی
ہوتے تھے کبھی غرق گہے طعمۂ ماہی — مانند حباب آب مین گاہے تھے شنائی
آیا نظر اُس حال مین اک رکھ کے جزیرہ — کرتا تھا شجر برکا جہان سایہ نمائی

اس ضمن مین استیک نے کی اُسکی شفاعت — راجہ سے کہا ہیگی قوی خواہش خدائی
مرنے کے لیے ہی مرض وزہر بہانہ — تیر و تبر و آب و حجر باد ہوائی
راجہ کو پسند آئے برہمن کے مقالات — پاداش پہ کی عفو نے تب غلبہ نمائی
سونک سے کہا سوت نے سب تمکو سنایا — جو بیاس نے کی مجکو تھی تعلیم نمائی
سونک نے یہ سنکر کے کہا بید وہی ای سوت — کی بیاس نے کس طور پہ تقسیم نمائی
سونک سے کہا سوت نے برہما نے جو دیکھا — ہوجائیگی کم عمری کی کلجگ مین روائی
سب بید کا اک شخص سے پڑھنا نہ بنیگا — تب بشن کو جا ساری حقیقت یہ سنائی
ظاہر ہوے تب بشن جی دھر بیاس کا اوتار — اشکان کی کی آپ نے تسہیل نمائی
مجموعۂ مطالب کو کیا بیدون کے تقسیم — قسمون کی بھی کی آپ نے تفریق نمائی
ہی سنگھتا نام اخذ نخستین کا جہان مین — اُسمین سے جو ما خود ہی سا کھا ہی وہ بھائی
مخصوص ہر اک قوم برہمن پہ ہین سا کھا — اعمال مین ہی وہ سند کا رروائی
پھر بیاس نے اٹھارہ پوران اور بنائے — عرفان کی اُن قصونمین تشبیہ دکھائی
سونک نے کہا سوت سے مرکنڈ نے کیسے — کس طرح حیات ابدی دھر مین پائی
سونک سے کہا سوت نے مرکنڈ کے گھر مین — اولاد کی مقصود تھی تولید نمائی
کی رکھ نے اس امید پہ بھی سخت ریاضت — خوش دیوتا ہو رکھ کو بشارت یہ سنائی
جا گھر مین ترے ہوویگا فرزند نرینہ — پھر بارہ برس عمر ہی تقدیر سے پائی
رکھ نے کہا فرزند اگر نیک ہو پیدا — کم عمری کے غم کی نہین کچھ خا ربپائی
کچھ روزون مین مرکنڈ سے رکھیشر ہوے پیدا — مان باپ کی آنکھون مین ہوئی نور فزائی
جب بارہ برس کا ہوا وہ بدر منور — مان باپ نے آغاز کی تب گریہ نمائی
لڑکے نے کہا باپ سے کچھ اسکی ہو تدبیر — اُسنے کہا ہی فضل خدا اسکی دوائی
لی راہ بیابان کی یہ سنکے پسر نے — بنیاد ریاضت کی وہان جاکے جمائی

اسوا سطے جز بھاگوت اس جبو کی راجہ
سنسار کے چھٹنے کی نہین اور دوائی

اگیان پرچھیت کا یہ سُنکر کے ہوا دور
سب شک مین جو ہی برہم دیا خود مین دکھائی

پرتما جو مرنے سے جلنے سے بری ہے
غرق اُسکے کی طاقت بھی نہین آنے پائی

قائم ہی بیک وضع اُسے خوب سمجھکر
اس جسم کی الفت تہ خاطر سے بھلائی

تب اُسنے کہا رکھ سے کہ اس پوتھی کو سُنکر
کی گیان نے اب دلمین میرے نور فزائی

اب جان میری حضرت جانان کی مقر ہی
کچھ غم نہین یہ جسم رہے یا ہو فنائی

ہی ساتوان دن آج میرے دلمین ہی خواہش
من ہر مین لگا چھوڑ دون یہ جسم فنائی

اب ملک کی دولت کی نہین مجھکو محبت
بھی تن کے علاقے کی نہین رشتہ بپائی

راجہ کا بیان سُنکے ہوا رکھ کو تیقن
عرفان نے کی دلمین پرچھیت کے رسائی

فی الفور ہوے راجہ سے سُکھدیو مرخص
گو راجہ نے سیکرشن کے چرنون مین لگائی

گو راجہ کا دل محو تھا پر برہم مین اُسدم
تچھک نے کیا کاٹ کے جسم اُسکا فنائی

یہ دیکھکے سب کرنے لگے گریہ وزاری
کی نالۂ جانکاہ نے گردون پہ رسائی

بس پانڈون نے اُس خاک کو لے آب کو سونپا
کی سوی فلک روح نے پرواز نمائی

راجہ کا بڑا بیٹا جو تھا پانچ برس کا
کی تخت پہ مرحوم کے اجلاس نمائی

ہوکر کے جوان اُسنے سُنا باپ کا احوال
تچھک کے ہوا زہر سے جسم اُسکا فنائی

آغیظ مین فرمایا رکھون سے کہ کرو جگ
سب سوختہ ہون سانپ نشان بھی نہ دکھائی

آغاز کیا جگیہ کا فی الفور رکھون نے
سب سانپ چلے منتر نے کی زور نمائی

راجہ نے رکھون سے کہا تچھک نہین آیا
کی عرض کہ پاس اندر کے جان اُسنے چھپائی

راجہ نے کہا اُسکو مع اندر جلا دو
دشمن کی جو کی اُسنے ہی امداد نمائی

تب منتر پڑھا اندر کے احضار کا رکھنے
تھرانے لگے اندر ہوے بوش ہوائی

کی دست کشی اندر نے تچھک کی مدد سے
مجبور ہو تچھک نے اودھر بھاگ اُٹھائی

جب ہوتی ہی نارائن پربرہم کی خواہش — پھر دہر کی اب کیجیے تکوین نمائی
مایا کی طرف ٹک نگہ مہر سے دیکھا — مایا ہوئی آمادۂ تعمیل نمائی
اک آن مین برہما کو دیا خلعت ہستی — برہما نے اسیطرح سے پھر سشٹ بنائی
جو لوگ سرکریشن سے ای راجہ بگھ ہین — اس زاون و مرون سے نہین انکو رہائی
پر کشمکش دھر سے ہی اسکو خلاصی — لو جسنے کہ بھگوان کے چرنون مین لگائی
ای راجہ تجھے باقی ہی کس بات کا اب شک — سب بھاگوت آغاز سے تا ختم سنائی
سنتا ہی سری بھاگوت ای راجہ جو کوئی — ہوتا ہی اُسے گیان وہی مکت ہی بھائی
جز اسکی سماعت کے نہین و ہر مین راجہ — کامل مرض زاون و مرون کی دوائی
برہما کو سری بھاگوت ای راجہ ازل مین — از بس کرم و فضل سے بھگوت نے سنائی
برہما نے بھی تعلیم کی نارد کو پھر اُسکے — اشلوک کیے چار پے حفظ نمائی
نارد نے سری بیاس کو نعمت وہ عطا کی — پھر بیاس نے سب مجکو بہ تشریح سنائی
اس مدت اندک مین وہی بارھوان اسکندھ — مینے بھی سنایا تجھے باشرح نمائی
ای راجہ نہ اس فکر کو اب دل مین جگہ دے — تچھک کے سبب مرگ مفاجات ہی پائی
ای راجہ فقط رکھ کی دعا بد کا اثر ہی — تو نے کیا جرم اُسنے بھی کی خشم نمائی
پر دل مین لبالب ہی ترے گیان کا امرت — ہی مکت مین شک تیری کسیطرح نہ بھائی
ای راجہ ہوے خوف سے دل سرد بدن مین — دی آمد کلجگ کی خبر گرم سنائی
یکبارگی سب ملکے لگے کرنے رضیت — خوش ہوکے کہا نے کہ کیا دل مین سمائی
کی عرض کہ ہی غائلۂ آمد کلجگ — خواہش ہی کہ ہمپر نہ کرے دخل نمائی
فرمایا کہ نیمکھ مین سنو سوت سے جاکر — بھگوت کے چرت تا کہ نہ تم تک ہو رسائی
اٹھارہ پوران اُس سے سنے خاصہ یہ پوچھی — اٹھاسی ہزارون نے وہین مکت بھی پائی
ضمناً ہی سرکریشن کا سب گرنتھون مین مذکور — ہی اسمین بھرا ذکر سری کریشن کنھائی

ہوتے ہین نتا پاپ ہزارون ہی جنم کے — اکبار سریکرشن کہے مکھ سے جو بھائی
جسطرح ہزارون ہی جیون بوجھ اروی کے — اک چنگی سے ہون سبکے سب کدم مین فنائی
مت کاٹنے کی سانپ کے کر فکر پریچھیت — بھگوت کی تو ہر جا یہ سمجھ جلوہ نمائی
پرماتما نارائن ہر شے مین ہی موجود — تچھک مین بھی اُس روپ کی ہی جلوہ نمائی
ترنہار تو اس فکر کو خاطر مین نہ جادے — ہو جائیگا تچھک سے یہ اندام فنائی
پرلے کی بھی اے راجہ سنو چار ہین قسمین — ان چار ونمین سب پرلے ہی اوّل مین گنائی
اک چوکڑی ہوتی ہی مہم چار جگون سے — گذرین جو ہزار ایسی وہی کلپ ہی بھائی
برہما کا دن اس طول کو کہتے ہین محاسب — بعد اسکے ہی شب اتنی ہی پے خواب نمائی
جاتے ہین گذر چودہ اسی دنمین منستر — ہی عالمِ تکوین کی جنمین کا رکیائی
پھر شب کو ہوے مائل آرام جو برہما — ہوتا ہی یہ سب عالمِ ایجاد فنائی
جب گذری ہی شب ہونے ہین بیدار وہ برہما — کرتے ہین اسیطرح پھر ایجاد نمائی
دیگر ہی انت پرلے اُسی برہم کی راجہ — صد سالہ فقط عمر نے تعداد ہی پائی
جب سال پچاس اُسمین سے ہوتے ہین گذشتہ — پرارادھ ہی اُس جملہ کی نصیف نمائی
سب عالمِ بالا کی او پائین کی خلقت — چھپ جاتی ہی سب اوڑھکے جلباب خفائی
پھر ہوتا ہی ایجاد جہان طرز دگر سے — اس نصف مین اُس نصف مین ہوتی ہی جدائی
ہو جاتے ہین صد سال جب اسطرح سے آخر — برہما کی بھی جان کرتی ہی اس تن سے جدائی
ہی نام مہا پرلے اُسی وقت کا راجہ — سب شش کی تب ہوتی ہی مایا مین سمائی
مایا بھی سما جاتی ہی بھگوان مین اُسدم — بھگوت کی صفت ذات مین جسدم کہ درآئی
زرلیپ نرا کار وہ رہجاتا ہے باقی — اُس روپ کی ہو سکتی نہین شرح نمائی
ہی اُسکے تعقل مین خرد عاجز و حیران — گویائی بیان کرنے سے شش در مین درآئی
دریافت مین کُنہ اسکی کے ہی علم کو حیرت — اصلا نہین من بُدھ کو وہان تک ہی رسائی

خواہش نہین درشن کی جو گھر آنکے ہین ٹھاکر
پر دور کی پوجا مین سمجھتے ہین بھلائی

کہتے ہین کہ یا جگ سے دل سے بھلایا
شہرت کے لیے جملہ عبادت ہی ریائی

سنیاسی مین رہجائیگی پوشش کی علامت
کردار مین فرسنگون کی ہوئیگی جدائی

ہوجائینگے گم اہل تعلق بھی اسیطرح
پھر جائیگا در پر سے اتھہ وقت گدائی

ست جگ مین بس آمد شد ہر بار سے خلقت
سچ کہنے سے سم درس سے پاتے تھے رہائی

ترتیا مین فقط جوگ سے اور تیرتھ و جگ سے
بیکنٹھ پرم دھام مین ہوتی تھی رسائی

بھگوانکی پوجا کا تھا دواپر مین ظہورا
ملتا تھا خدا جو نہ پرستش ہو ریائی

کلجگ مین یہ کم عمری و کم عقلی کے باعث
ان چیزون سے کچھ ہوتی نہین کامروائی

کلیان فقط نام سے بھگوت کے ہی سبکا
ہوجاتی ہی اس گنج مین بے رنج رسائی

حاجت ہی نہ کچھ زر کی نہ درکار ہی قوت
کچھ عمر درازی سے نہین کامروائی

کافی ہی دلیل اسپہ اجامیل کی راجہ
دھوکھے سے لیا نام ہوئی کار روائی

کلجگ مین بس اے راجہ کرے نام کا سمرن
یہ کہکے کہ پاپی ہون کرو جرم زوائی

کرتا تھا کوئی پاپ اگر اور جگون مین
کفارہ کیے بن نہین پاتا تھا رہائی

کلجگ مین فقط کافی ہی ہر نام کا سمرن
سو جنم کے پاپون سے ہی فی الفور رہائی

کلجگ مین زبس ہوگی بہت پاپ کی کثرت
کرنے سے پراچھت کے کہان عہدہ برائی

بس مین نہ حواس اور نہ من ہوگا کسیکا
تولید گنہ مچھلی کے انڈون سے سوائی

کفارہ مین کب اسکے کرے عمر کفایت
پس ہی مرض جرم کی ہر نام دوائی

سکدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پریچھت
کچھ دیر مین ہونی ہی تری عمر فنائی

بس دلکو کر اب اپنے سر کرشن مین مصروف
کر ورد زبان نام سری کرشن کنہائی

حاصل ہی اسی لحظہ تجھے مکت کی نعمت
اندیشہ نکر جسم رہائی ہو فنائی

آخر کو ہی ای راجہ ہر اک شخص کو مرنا
ہر دم لے وہ ہر نام یہی بس ہی دوائی

انصاف مین فرمائینگے زردار کا جنبہ
اس عدل پہ کسرے پہ کرین خندہ نمائی

پابند رہیگا نہ کوئی دھرم و برن مین
رہجائیگی دزدی و دروغی کی کمائی

ست جگ کی طرح شیر شوگا سے حاصل
بچھڑے کو دیا فاقہ اگر گاے دہائی

پوجا سے ریاضت سے بری ہونگے برہمن
خیرات و حواسونکی زبونی بھی بھلائی

ست دھرم کے ست جگ مین بجا پاؤن تھے چارون
کلجگ مین فقط ایک قدم کی ہی بپائی

اس ایک قدم کو بھی ہی آغاز مین قوت
پر اوسط و آخر مین وہ سب ہوگا فنائی

سنبھل مین تب اک دخت برہمن کے شکم سے
فرمائینگے بھگوان کلگ جلوہ نمائی

بنیاد کو ست جگ کی وہ فرمائینگے قائم
اشرار کی کر صفحۂ ہستی سے صفائی

ست جگ کیطرح پھیلیگا پھر دھرم کا چرچا
ہوجائیگی حک سبکے بطونون سے برائی

سب خلق مین ہوجائیگی سم درسی کی حالت
آپسکی خصومت نہ کہین دیگی دکھائی

اس قلت اعمار مین کلجگ کے سلاطین
پرتھی کے لیے ٹھانینگے آپس مین لڑائی

چاہینگے زر و ملک رہے ہمیہ مسلم
ماہر نہین پراس سے کہ ہو عمر ہوائی

چاہینگے کہ سب دیپ کے ہم ایک ہون راجہ
پر خیر کی ہوجائیگی باطن سے صفائی

تب دیکھکے اس حال کو پرتھی بصد افسوس
فرمائیگی اُن لوگونپہ یون خندہ نمائی

قبل اس سے جو دھرما تما گذرے ہین سلاطین
جز نام نہین دیتا نشان اُنکا دکھائی

باقی نہ رہی ڈھور کہین دھو کی زمین پر
کی جسنے منتر کے برابر بہمان رائی

وہ پرتھ کہ آراستہ کی جسنے یہ پرتھی
دل پرتھی حواسونپہ ظفر جسنے کہ پائی

معدوم ہوا دہر سے جون نقشۂ آبی
پر مین ہون بدستور اُسیطرح بقائی

اسواسطے آتی ہی ہنسی مجکو بکثرت
کلجگ کے سلاطین کی سُن ہرزہ درائی

اب اور سنو مردم کلجگ کے خصائل
جو دھرم پہ مائل نہین یہ ہی عقل ہوائی

نزدیک کے تیرتھ سے نہین اُنکا عقیدہ
چھوڑ اُنکو بہت دور پہ ہی تاک لگائی

جو کوئی کہ اے راجہ سر کرشن کا احوال — سُنکر کے سمجھکر کے کرے درد نمائی
کہتا ہون مین سچ تجھسے نہین اسمین فضولی — بیشک ہی اُسے زادن و مردن سے رہائی
جو کام کہ طفلی مین کیے برجمین ہرنے — کی عہد جوانی مین جو پھر کار نمائی
انسان کے بیشک ہین یہ کلیان کی باعث — گو جسنے کہ سُنکر کے اُسے ہردمین لگائی
پاویگا وہ بے شبہہ بڑا بھگت کا درجہ — رتبے پہ پرم ہنسونکے ہوویگی رسائی
سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پریچھیت — یہ کرشن کی سنچھیپ کتھا تمکو سُنائی
عاجز ہین یہان بیاس شو و سیس چترمکھ — جو کرشن کی لیلا کی کرین شرح نمائی
کچھ دلمین اگر شک ہو تو وہ پوچھ لو ہمسے — باقی نہ رہے وہم کی زنجیر بپائی

کہنا سکھدیو جی کا پریچھیت سے حال کلجگ باسی راجون کا

سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پریچھیت — سیکرشن نے بیکنٹھ کو جب باگ اُٹھائی
ساتھ اُنکے گئے دھرم اوست دونو جہان سے — معدوم ہو مہتاب قمر جب ہو خفائی
راجہ نے کہا بعد سری کرشن کے کیا پھر — دھرماتما راجاؤن نے ایجاد نپائی
سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پریچھیت — پھر راجہ کلجگ کی بھری جگ مین دہائی
اُس دور کے کم قوت و کم عمر ہین راجہ — کم ہمت و کم جرأت و کم عقل و دغائی
لے لینگے رعیت سے وہ سب حاصل مزروع — افلاس سے ہوویگی رعیت بھی فنائی
بارش مین کمی ہوگی اگر ہوگی تو بیوقت — ہوجائیگی سب قحط سے آوارہ خدائی
امراض سے ہوجائینگے درماندہ تونگر — مظلوم پہ ہوویگی ستمگر کی چڑھائی
گر دھرم کرینگے تو طبیعت کے موافق — بیدون سے مخالف ہو ستمگرون سے جدائی
صد سالہ ہوئی عمر جو کلجگ مین مقرر — شامت سے ادھر ہونکے وہ ہو جلد فنائی
تھوڑی سی زمینداری مین کہلائینگے راجہ — ویگانہ کہین چکروتی نام سُنائی
اس عمر پہ اس ملک پہ ہی اور یہ طرہ — ہر روز بپا رکھینگے آپس مین لڑائی

صیاد کو بیکنٹھ کو اسی جسم سے بھیجا — اک آن مین کو روکے کیا دل کو فنائی
امکان مین کیا اُنکے نھارا جہ پرچیت — صیاد سے جو اپنی کرین حفظ نمائی
جو کوئی کہے زخم سے اُس تیر کے فی الفور — راہی ہوے بیکنٹھ کو کیون کرشن کنھائی
سنسار مین کچھ روزون کیا کیون نہ توقف — اس عیب سے تا ہووے نہ انگشت نمائی
ای راجہ تھے ہر چند کہ ہر فاعل مختار — تھی ہاتھ مین ایجاد و فنا حفظ نمائی
فرمایا ظہور آپ نے جد کُل مین بظاہر — اُس قوم کو خواہش سے کیا اپنی فنائی
معیوب تھا سنسار مین بعد اُنکے توقف — اسواسطے حضرت نے یہ تمہید اُٹھائی
یہ حال سُنے کوئی کرے یا کہ تصور — ہو دھام مین سیکرشن کے اُسکی بھی رسائی
بسدیو اوگرسین کو دارک نے جو آکر — مقتل کی خبر راجہ مفصل یہ سُنائی
فی الفور روانہ ہوے بسدیو اوگرسین — پٹ رانیان سب روہنی اور دیوکی مائی
باحالتِ بیتاب وہ پربھاس مین پہونچے — جسجا کہ ہوئی قوم تھی جادو کی فنائی
فی الفور سری کرشن کے بلدیو کے غم مین — اک سرد نفس کھینچکے جان اپنی گنوائی
پٹ رانیون نے دھیان مین ہو کرشن کے تدبیر — آتش مین تلفِ عشق کی جان اپنی جلائی
ازواج نے جادو کی بنا کرنے چتا کو — شوہر کی جد ساتھ رکھا آگ لگائی
ارجن نے جو سیکرشن کے مخصوص سکھا تھے — کی مابقی مقتولون کی تحریق نمائی
جانا کہ ہے بھگوت کو بقا جسم ہے فانی — اس گیان سے اُس رنج مین کی صبر نمائی
سب غرق سمندر مین ہوئی دوارکا نگری — جز مسکن بلبھدر و سری کرشن کنھائی
بعد اُسکے وہ عورات جو تھین خرد و کہن سال — ارجن نے لیا ساتھ ہوے واسنے ہوائی
مسکن مین پہونچ کرکے کیا بجر کو راجہ (بجر نانبھ ۱۲) — متھرا کی سپرد اُنکو ہوئی کار کیائی
ارجن سے جد ھشر نے سُنا جبکہ یہ احوال — سونپ آیکو دی سلطنت و فوج کی رائی
لے دروپدی کو ساتھ مین ہر پنج برادر — فی الفور ہمالہ کی طرف باگ اُٹھائی

پرجاپت وگندھرپ تھے بدیادھر چارن — رکھ جچھ تھے کنھر تھے پے مدح سرائی
تھے عابد و مرتاض برہمن وہان خاصر — کرتی تھین وہان اپچھرا بھی نغمہ سرائی
درشن سے مہاراج کے آنکھون کو سپھل کر — سیکرشن کے گن کرم کی کرتے تھے بڑائی
ازبسکہ بھرا پریم تھا ہر ایک کے دلمین — خوش ہوکے بہت پھولونکی برسات مچائی
روپ اپنے مین ہولین سریکرشن نے اسدم — حضار کی نظرون سے وہ تصویر چھپائی
جسطرح ہویدا ہوے بسدیو کے گھر مین — بیٹھے مین اسطور سے کی جلوہ نمائی
عشرت کی دہل جون تھی بجی نند کے گھر مین — وون دیوون نے نوبت درگردون پہ بجائی
سیکرشن کی غیبت سے ہوے دار فنا سے — سب دھرم دیا دولت وجس جملہ ہوائی
برہما کو تحیر ہوا یہ دیکھکے لیلا — نظرون سے نہان ہوگئے کسطرح کنھائی
جسطرح سے بادل مین نہان ہوتی ہے بجلی — دیتی نہین پر آمد و رفت اسکی دکھائی
اسطرح سے ثابت نہوا کرشن کا جلوہ — کس جا سے ہویدا ہوا کس جا پہ خفائی
برہما دکون نے دیکھکے یہ کرشن کی لیلا — کیون یہ دیا بھاؤ کی تھی جلوہ نمائی
سیکرشن تھے خود ایشور و بھگوان پرم برہم — راز انکے سے آگاہی کسی نے نہین پائی
جدکل مین عیان ہوکے جو کی آپنے لیلا — پھر اپنے مقامونکی طرف باگ اٹھائی
دکھلاتا ہے جس طرح سے نٹ سبکو تماشا — اس کھیل کے ہے لوٹ سے پرنٹ کو جدائی
سیکرشن بھی ہین یونہین جدا جنم و کرم سے — ان تک نہین سنسار کے دکھ سکھ کو رسائی
کسواسطے خود آپ ہی جانون مین درآکر — جاندارون کی خود کرتے ہین ترتیب نمائی
پھر آپ مین سب کھینچکے ہوجاتے ہین فارغ — دریافت مین اس بھید کے ہے عقل ہوائی
دیکھو تو اسی جسم سے جمراج کے گھر جا — لے آئے پسر گرو کا بیک حملہ نمائی
کی گربھ مین اے راجہ تمھاری بھی حفاظت — برہم استر کی آگ آب ترحم سے بجھائی
کی جنگ مہادیو سے بھگتونکی طرف ہو — بانا سر مغرور کی کی زجر نمائی

ان آنکھون سے پھر دیکھونگا کسطرح جہانکو — جن آنکھون مین تھی صورت پرنور سمائی
اس شکل کو جس آنکھ نے یکبار بھی دیکھا — پھر اُسکو کوئی صورت زیبا نہین بھائی
جس کان نے اوصاف سُنے آپکے اُسنے — پھر اور حکایات گئی باد ہوائی
پیتا تھا وہ امرت مین بلا واسطہ ہر روز — ہوجائیگی بے اُسکے حیات اپنی فنائی
جس مُنہ سے سدا گاتا تھا اوصاف تمھارے — اب اُسکی ہو کس ذکر سے تسکین نمائی
اسوقت مین جو واجب و لازم ہی ہدایت — ہو لطف و کرم سے وہی ارشاد نمائی
واسونکی حیات آپکے درشن سے ہی سکھ روپ — بے اُسکے ہی محبس سے تبر باغ سمائی
اسوقت تھے ہر راجہ دھرے روپ چترُ بھج — تھا مُہر سے انور تھا مکٹ سر پہ طلائی
تھے دست ادب بستہ کھڑے سنکھ گدا چکر — رتھ خاصہ تھا حاضر پے اجلاس نمائی
دارک بھی بہت طرح مناجات سُنا کر — کرنے لگا بر فرش زمین ناصیہ سائی
سمجھایا سری کرشن نے دارک کو اُٹھا کر — فرمایا کہ لازم نہین اب گریہ نمائی
جلد آپ کو پہونچا تو ابھی دوارکا مین — جو گذری ہی یہان کیجیو اظہار نمائی
باقی جو زن و مرد ہین وان اُنسے یہ کہنا — اُسجا سے ہون دہلی کی طرف جلد ہوائی
ہمراہ ہوا رجن کے اودھر باگ اُٹھاوین — ہوجائیگا اک ہفتہ مین یہ شہر فنائی
رہنا تو میرے دھیان مین کچھ سوچ نکرنا — کچھ روز نہین حضرت مین مری ہوگی رسائی
سیکرشن نے اسطرح سے دی اُسکو تسلی — تسکین ہوئی دل کو ہوا رنج ہوائی
کر طوف کئی بار کئی بار نمسکار — دارک نے سو دوارکا مین باگ اُٹھائی

جانا شیام سُندر کا بیکنٹھ دھام کو اور مرنا بسدیو آدک کا اُنکے سوچین

سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پریچھت — جسوقت کہ دارک نے اودھر باگ اُٹھائی
وارد ہوئے فی الفور وہان شنکر و برہما — ہر ایک کی شکت اُنکی تھی ہمراہی مین آئی
حاضر ہوئے ساتھ اندر کے بھی سارے فرشتے — سدھونکی بھی بیرونکی جماعت بھی تھی آئی

بلدیو جی تب لین ہوے روپ مین اپنے — کر جوگ بپا ترک کیا جسم فنائی
سر یکرشن منگن دھیان مین تھے روپ کے اپنے — بیٹھے پدم آسن تھے بصد جلوہ نمائی
پوشاک تھی زرد آپکی اور چار تھے بازو — ماتھے پہ مکٹ پدم کف پا تھا ضیائی
حضرت کی مشیت جو ملقب بہ اجل ہی — صیاد کی صورت مین اُسیوقت در آئی
صیاد کی بینائی نے آسدم جو خطا کی — وہ پدم تصور کیا آہوے خطائی
وہ دستۂ موسل کی بقیہ جو سنان تھی — فی الفور سر سر پہ جا شست لگائی
اسطرح سے وہ تیر نشانے مین در آیا — جسطرح اجابت پہ دعا کی ہو رسائی
صیاد نے جا کر کے قرین صید وہ دیکھا — جسجا کہ نہین فکر ہر وشان کی رسائی
تھرا گیا فی الفور کیا ہوش نے پرواز — تاریک ہوا عالم پر نور و صفائی
غوطے لگا تشویر کے اشکون مین کھانے — دلمین کہا قسمت نے یہ کیا شکل دکھائی
بیساختہ بیخود ہو گرا غش سے زمین پر — کرنے لگا بآہ و بکا ناصیہ سائی
ای ناتھ مجھے قتل کرو جلد اسیدم — ہی روح خفا تن مین تحمل سے ترائی
دوزخ نہین گوارا سکے مکافات کے لائق — مالک نے مگر چاہو کوئی اور بنائی
اس ننگ سے دلتنگ ہون اب یہ نہین سکتا — ہی قتل اس ایذا سے بہت رحم نمائی
ای راجہ اُٹھا ابر کرم کرشن کا اوسدم — صیاد کے تیات کی کی جسم زدائی
فرمایا کہ گھبرا نہ یہ خواہش ہی ہماری — جو عالم اسباب مین ہی بہر خدائی
ہو کر کے سوار اسپہ ہو بیٹھ کو راہی — حاضر ہی یہان ای شہ اجرام نمائی
صیاد نے جون مار بہا جسم کی کیچل — فی الفور سو بانچ ارم باگ اُٹھائی
جب ہو چکا صیاد کا ای راجہ تدارک — دارک نے اُسی حال مین شکل آکے دکھائی
دارک نے سر یکرشن کا یہ حال جو دیکھا — جانا کہ یہ مہ ہوگا کوئی دم مین خفائی
کی دست ادب باندھکے یون عرض تب اُسنے — ای خالق کونین سر یکرشن کنھائی

راجہ سے کہا شک نے یہ سیکرشن نے سُنکر — پھر اودھو کو کی آخری تلقین نمائی
اب بدریکا آسرم کی جانب ہو روانہ — وہان لذت و آرام کی کر ترک نمائی
بن پھل کی خورش برگ درختانکی ہو پوشش — ونرات میری بھگت کی ہو ضبط نمائی
جو کوئی میرا بھگت ملے صاف عقیدہ — واجب ہی انھین کیجیے تلقین نمائی
پر ملحد و غیبت کن ولا مذہب و بیعقل — جو لذت فانی مین ہین ونرات فنائی
جو لوگ کہ بد عقل ہون یا زشت عقائد — لازم نہین اُن لوگون سے اظہار نمائی
یہ سُنکے رکھا اودھو نے سر قدمون پہ ہر کے — سُدہ جان و تن و عقل کی سب بسے بھلائی
اسطرح ہوا کرشن کے چرنون مین وہ تدبیر — گویا کہ مہا پریم نے شکل آکے دکھائی
تب حکم سے بھگوان کے نعلین معلے — جو ہین گہر تاج سروشان سمائی
کر زیب سر فخر نمو کہکے کئی بار — پربھاس سے اوتر کیطرف باگ اٹھائی

ناس ہونا سب جدبنسیونکا آپسمین لڑکر اور بان مارنا جرا نام کیوٹ کا سری کرشن جیکے پاؤن مین

راجہ نے کہا جبکہ روانہ ہوے اودھو — کس کام مین مشغول ہوے کرشن کنھائی
فرمایا کہ سیکرشن کی تلقین بموجب — پربھاس مین جب جادون کی فوج در آئی
ہونے لگے آپس مین کلامات تہتک — محفل سے ہوئی عقل و خرد فہم ہوائی
مجلس سے کیا کرشن نے بلدھر کنارہ — جا بیٹھے کر اشجار کو جلباب خفائی
زیر شجر اتھ کیا بلبھدر نے اجلاس — تھے چھانہہ مین پیپل کی سر کرشن کنھائی
منجر ہوا جب ہزل سوے جدل یکایک — ہونے لگی پھر تیر کمانون سے لڑائی
جب تیر و نسے ترکش اُنھین خالی نظر آئے — تب کوتہ دروی سے ہوئی حربہ نمائی
ہتیار گئے ٹوٹ تو پھر مشت و لکد سے — ہر ایک نے میدان مین کی کار نمائی
وہ سونس موسل سے جا تھا جو پہرا دہ — ہر ایک نے لے لے کے بہت واند مچائی
اک آن مین میدان ہوا لاشونکا پشتہ — کشتہ ہوے سب زندہ ندی سکل دکھائی

اے اودھو سمجھ دیسے سدا ایک ہی آتم | تخیل ہی مایا کی دوئی جلوہ نمائی

فرمانا سری کرشن جیکا اودھو سے اسرار وحدت کے

سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پریچھت | مشکل ہی کہا اودھو نے یہ جوگ کمھائی
فرمایا سری کرشن نے سن گوش سے دلکے | سب بحث کی جو ہری ہی یہ ارشاد نمائی
سب نعل جو ہون تجھسے وہ کر میرے حوالے | دلمین نہ کرے بیم ورجا دخل نمائی
واحد تو سمجھ برہمہ کو ہر ایک مین اودھو | کتاس و برہمن مین مٹا فرق نمائی
جھک کر کے تو مل سب سے گدا ہو کہ شہنشاہ | رکھ ساہ سے اور چور سے یکسان تو صفائی
تو صورتِ تصویر گلی سنکے ہو خاموش | تذلیل کرے کوئی و یا خندہ نمائی
بیوہار کے بھی کام تو کر مجھکو سمرپن | جگ دان تپ اور ہوم بھی اور ارنمائی
اُس شخص کو دیتا ہون یقین چار پدارتھ | مندر اُسکی کی کرتا ہون مین ایجاب نمائی
اے اودھو نہین دخل شک و ریب کو اسمین | سب جب تپ و جگ جوگ کی ہی اسمین سمائی
بیاپک مجھے سب جگ مین سمجھ ایک سا اودھو | کر دوست سے دشمن سے تو اخلاص نمائی
اے اودھو یہی بات سمجھ سب کا خلاصہ | کی مین نے بہت طرح جو تشریح نمائی
پس اودھو تو کر آپ کو بھی مجھکو سمرپن | تا تجھ مین او تجھ مین نہ رہے وہم جدائی
سچ کہنہ کہ ہوئی یا نہوئی دل کو تشفی | یہ گیان کی گیتا جو تجھے مینے سنائی
سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پریچھت | اسطرح سے جب بولے سری کرشن کنھائی
اودھو نے کہا دست ادب باندھکے آسدم | ارشاد نے کی آپ کے سب جہل زدائی
یہ آپ کی باتین ہین گویا چشمۂ حیوان | جسنے کہ مری مردہ صفت روح جلائی
تم کیسے ہو جنکے قدم پاک کے اوپر | کرتے ہین سر و اندر سدا ناصیہ سائی
رکھ رام کا روپ آپ نے مانند غریبان | کی خرسون پہ میمونون پہ کیا لطف نمائی
اے راجہ اسیطور سے اودھو نے بہت طرح | سیکرشن کی اُسوقت مین کی مدح سرائی

دل عقل کا محکوم ہی جان عقل پہ حاکم — ہی آتما جو سب پہ کرے حکم نمائی
بس آتما وہ مہر ہی لازال کہ جسکی — کم بیش و شب و روز سے مصئون ہی صفائی
وہ آتما ہی خود ہی بخود روشن و طالع — ہی دائم و پایندہ و لازال ضیائی
اُس آتما کے روپ کا اسرار سما ہی — دریافت سے باہر ہی بجز فکر نمائی
ظاہر ہوئی جب نفس کی کیفیت خالص — پرماتما کی کھلتی ہی چونی و چرائی
یکسان ہی سدا وہ نہین گھٹ بڑھ ہی کچھ اسمین — جو ہر نہ عرض واحد موجود بقائی
تابندہ و پایندہ یہ بالذات ہی ہر دم — تھا پہلے بھی ہی اب نہ کبھی ہوگا فنائی
پیدا نہ کسی سے ہی نہ پیدا کوئی اس سے — قدرت کی یہ ہی اُسکی فقط جلوہ نمائی
انبھو سے وہ ملتا ہی جسے کہتے ہین وجدان — ہی علم کی اور عقل کی اُس تک نہ رسائی
نطق اُسکو نہ کہہ سکتا ہی ہی دید سے مستور — کانون مین کسیکے نہ صدا اُسکی ہی آئی
آدم تو ہی کیا بھید نہین بید نے پایا — دریافت کا دعوی ہی فقط ہرزہ درائی
جب صاف ہو آئینۂ دل زنگِ دوئی سے — تب اُسکی جھلک دیتی ہی جوگی کو دکھائی
جسوقت شہود اُسکو ہوا مکث ہی جوگی — اعمال کی رہتی نہین زنجیر بپائی
اگر زن و فرزند کیصورت مین فرشتے — اعمال مین کرتے ہین اُسے محو و فنائی
ہین رہرو کے مقصود کے وہ غول بیابان — ہی نام میرا انکے تخلل کی دوائی
اعمال کا لوث انکو ملوث نہین کرتا — شرمندہ و مجبور وہ ہوتے ہین ہوائی
چاہے وہ رہے گھر مین کرے نہین بسیرا — آزاد ہی اور وسوسۂ بیم و رجائی
تقلید اگر اُسکی کرے دیکھکے جاہل — مرجاے بھٹک کر نہ منزل مین رسائی
اسی اوندھو بہت جوگ کے مشکل ہین عقائد — جب تپ کی ہی سنجم کی ہی آسن کی ڈھائی
فاقہ ہو نہ سیری خلل انداز عبادت — ہی یہ مرض نفس بہیمہ کی دوائی
آغشتۂ اغراض نہو صاف رہے دل — تا قابل توصیف ہو یہ عرش خدائی

پرماتما مین صرف دل وجان سے ہو خادم — باقی نہ رہے خادم ومولے مین جدائی
بعد اسکے بنا ایک وجب حوض مربع — اتش مین کرے ہوم بتعظیم نمائی
گرمنتر سے یا بید کی جو خاص رچا ہین — شاکل سے کرے کھیر کی تسلیم نمائی
مندر بھی میرے واسطے موضوع بناوے — آراستہ گلشن بھی پئے سیر نمائی
پھر لائے بجا جیو پر تشٹھا کے مراسم — تا جملہ مکان نور یکین سے ہو ضیائی
گرو دیو کی پوجا بھی ہو بھگوت کے برابر — ہی مجھ مین اور مرشد مین نہین کچھ بھی جدائی
قسمت سے جو ہو دولت وحشمت کی ترقی — لازم ہی رہ حق مین کرے صرف نمائی
تکمیل کے بعد اسکے کرے مانسی پوجا — تا شاہد معنی کے قرین تک ہو رسائی

بیان فرمانا سری کرشن جی کا حال نردین اتم کا اودھو سے

سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پرچھیت — پوجا کی یہ کی کرشن نے تعلیم نمائی
بعد اسکے کیا اودھو سے آتم کا نردین — جس سرمے سے دے شاہد ستور دکھائی
یہ جسم جو ہی پانچ عناصر سے مرکب — ہین پانچ حواس اُسمین بے کار روائی
سہ گانہ خصائل کے وہ ہین تابع فرمان — کہتے ہین جنھین ست رج وتم اہل ذکائی
یہ بھی نہین آزاد جو ہین فاعل افعال — ہین تین اوستھا کی بھی زنجیر بپائی
نام اُنکا ہی ادھیاتم اودبھوت اودھ دیو — ہی آتما مانند گواہ انمین در آئی
گر کوئی کہے آتما ہوتا ہی پسر بھی — پھر باپ کو کیون رنج پسر سے ہی جدائی
اس آتما کا روپ ازلی وابدی ہی — جسوقت نتھا باپ نہ فرزند نہ بھائی
ای اودھو اگر فرض کرو جسم کو آتم — ہی گنگی ولنگی کی اُسے خار بپائی
ہی آتما نقص ومرض وعیب سے محفوظ — اجسام پہ ہی انکے فقط زور نمائی
اسے اودھو حواسون کو اگر آتما کہیے — پیری مین بتدریج یہ ہوتے ہین فنائی
گر کہیے کہ آتم ہین حواسون کے توکل — ہی دل کے ارادے کی انھین رشتہ بپائی

اسرار سے وہ بھگت کے واقف ہین بخوبی — حاجت نہین کچھ انکو میری بھگت جو پائی
اُن لوگونکی صحبت سے جو حاصل ہی مسرت — آنند پرم نام اُسی شے کا ہی بھائی
چھٹ جاتی ہی جون تیرگی و زحمتِ سرما — طالع ہوا جسوقت کہ خورشیدِ ضیائی
اسطرح سے ہی صحبتِ اصحابِ کمالات — کامل مرضِ فکرِ تناسخ کی دوائی
ملجائے کہین ڈوبنے والے کو سفینہ — ہی صحبتِ اربابِ کمالات کنائی
بھوکھے کو غذا جیسے سراسیمہ کو یکجا — اسطرح سے ہی صحبتِ مردانِ خدائی
سورج کی طرح سنت مری آنکھین ہین اودھو — ہین جسم دل و جان ہین فرزند ہین بھائی

پوچھنا اودھو کا بدھ جا بدہ اور بتانا سری کرشن جیکا

سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پریچھت — پھر اودھو نے کی عرض کہ ای کرشن کنھائی
فرمائیے اب اپنی پرستش کا طریقہ — جلوت سے ہو جون محفلِ خلوت مین سمائی
فرمایا کہ بدہ میری پرستش کی سن اودھو — بیدون نے جو ہی تنتر پورانون نے بتائی
سورج ہی اگن جل ہی زمین جاے پرستش — ہی صورت چوب و گل و سنگی و طلائی
آجائین برہمن کی پرستش میری سمجھے — بھی یاد رکھے کعبۂ دل عرشِ خدائی
ہی بیعرض و بھی غرض آلودہ پرستش — دو قسم کی بیدون نے ہی کی راہ نمائی
نو گوشہ سنگھاسن ہو سجا خوب بتکلف — پاؤن کی جگہ دھرمون کی ہو اسمین بچھائی
ہون نند سونندن کے عوض آٹھ پرستار — ہون سنکھ گدا چکر کھرگ توس طلائی
ینجتی کا ہو ہار گلو بند مکلل — طاؤس نما تاج ہو پوشاک طلائی
ہیکل کا میرے رخ بھی ہو شرقی و شمالی — خوب ہتھنون سے مہری کرے مج سرائی
پاشوئی و روشوئی و اشنان کے لائق — آمادہ مسی ظرف ہون سیمین و طلائی
پاشوئی کے برتن مین کشا دوب ہو داخل — تن شوئی مین تل صندل و مشکِ ختائی
روشوئی کے پانی مین ملے جوزو قرنفل — عابد کی بھی ہو ظاہر و باطن کی صفائی

تنکے کیطرح چھوڑ گئے پھر کے نہ دیکھا
دیتے تھے جسے شمس و قمر روے نمائی

سب خاک ہوئی شاہی و اجلال و بزرگی
جو پیچھے حسینون کے یہ توقیر گنوائی

جسطرح لکد کوب ہو خس مادۂ خر کا
دیوانہ وہ بے ستر مین پھرتا ہون کدائی

اس علم و ریاضت پہ ہی تجرید پہ نفرین
جسکا کہ ہوا آہوے دل صید نسائی

سیری نہوئی اربسی کی بادۂ لب سے
جسطرح کہ روغن سے نہین آگ اگھائی

دل جسکا ہوا صید کمند خم گیسو
بے فضل خداوند نہین اسکو رہائی

مشکل ہی ظفر دل پہ ہی بیدون کا مقولہ
پس اربسی کی اسمین ہی کیا جرم نمائی

جسطرح کہ ہو سانپ کا رسی مین تصور
مغلوب حواس آپ مین ہون اسکا فدائی

اس قالب ناپاک نجاست سے بھرے کی
ایواے بسی دل مین ترے غالیہ سائی

ماں باپ و زن و آتش و سگ گرگس و آقا
جس جسم کو کہتے ہین زخود دوست بھائی

اس جسم کے گیسو و خد و خال و جبین کے
کی خوب سمجھکے عبث مدح سرائی

تن زن کا جو اقسام نجاست کا مقر ہی
ناپاک سے ناپاک ہی جنس اسمین درائی

دانا نہ کرے بھول کے عورت پہ بھروسا
جسطرح سے مجھ گول نے عقل اپنی گنوائی

اسطرح سے گاتا ہوا پھرتا تھا وہ راجہ
تب اربسی کے گھر مین ہوئی اسکی رسائی

نادانی ہوئی دور ملاگیان کا آرام
ہر کے چرن اربند مین لو اسنے لگائی

وہ قابل صحبت ہین یہ ہین جنکی علامات
ان لوگونکی خدمت مین ہی قسمت سے رسائی

پس صحبت بد چھوڑنی واجب ہی بشر پر
ست سنگ پہ لازم ہی اسے میل نمائی

فارغ ہین تردد سے نہ کچھ دل مین ہی خواہش
یکسان ہی نظر انکی سو دشمن و بھائی

آئینہ دل صاف ہی زنگار خودی سے
لیتے نہین کچھ زہر صفت چیز پرائی

ہین دفتر تفرید کی وہ فرد مکمل
وحشی کی طرح انس ہی خاطر ہوائی

لوگون کو سنا میری کتھا پاپ ہین ہرتے
خوش ہوتے ہین سنکے میری ذکر نمائی

لازم ہی دل پاک سے کر دور گنون کو — حاصل کرے خدمت سے مری فیض الٰہی
عارف جو مہذب ہین حواسونپہ مظفر — اخلاق سکھا نہ مین کرین عدل نمائی
جب حرص و تامس پہ ظفر یاب ہو ساتک — ست گن کی کرے عقل سلیمہ سے دوائی
ساتک کو مٹا ہونگے خل و غش سے مبرا — بے شائبہ روح اسکی کی ہو مجھ مین سمائی
وہ وہم دوئی جوکہ تعلق کا سبب ہی — ہاتھ اُسکے سے اس جان نے جب جان چھڑائی
پھر برہم میرا روپ جو ہی پُر ہوا اُس مین — تب جیونی مکت اُسنے اسی جنم مین پائی

احوال راجہ ایل کا بیان فرمانا سری کرشن جیکا اودھو سے

سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پرچیت — یون اودھو سے پھر بولے سری کرشن کنھائی
جس شخص نے اس پیکر انسانی کو پاکر — قائم ہو مرے دھرم مین لو مجھسے لگائی
پرماتما آنند سروپ اُسکا ہو ملکر — بیشک وہ ہے مجھ مین یہی تت ہی بھائی
جب تک کہ ہی یہ جان بندھی گن کی رسن مین — ہرگز ہی نہین آمد و رفتن سے رہائی
اے اودھو جی اصلا نہین گیان اُسکا ہی خالص — جب تک کہ نہین برت گنون کی ہو فنائی
اے اودھو یہ گن نفس کی اذت کا سبب ہین — ساتھ اُنکے کہان منزل مقصد پہ رسائی
اندھے کو اگر راہ سے چلے ٹیک کے اندھا — بتلائے بھلا کون جو ہو سامنے کھائی
اک راجہ کا سن ذکر کہ نام اُسکا ایل تھا — تھا چکر وتی بھرتی تھی سب جگ مین دہائی
گھر چھوڑ دیا اور بسی کے عشق مین اُسنے — دیوانہ ہوا جب کہ ہوئی اُس سے جدائی
کہتا ہوا جاتا تھا عقب اُسکے برہمنہ — استادہ ہو استادہ ہوا ہی ماہ سمائی
صحبت سے تری مجکو ہی سیری نہین اب تک — اک رحم کرا ی قصد کرن ہوش ربائی
ایوا ے حماقت کہ ہوئی زندگی برباد — شہوت نے کیا کور دیا کچھ نہ دکھائی
اک عمر نہ معلوم ہوا عشق مین تیرے — کب شرق مین مغرب سے گیا مہر ضیائی
ایوا ے کھلونا وہ ہوا سرو قدونکا — حاصل تھا سلاطین پہ جسے منصب رائی

نرگن پھر اُسی جاے مبارک کا لقب ہی — سمرن کی بھجن کی ہی جہان شغل نمائی
خواہش سے بری کرم کو ہین ساتکی کہتے — راجس ہی نتیجے کی جو خواہش ہو سمائی
سمرن سے بھجن بھگتی سے جو کرم ہو عاری — وہ تامسی ہی جینے کہ ہی زہد ریائی
جو میرے لیے کرم کرے میری سرن ہو — نرگن وہی اعمال ہین مقبول خدائی
ساتک ہی وہ شردھا ہو دلی جبکہ عقیدہ — ہی راجسی اعمال سے مقبول خدائی
ہی تامسی خود ساختہ اعمال پہ رغبت — نرگن ہی مری بھگتی مین اخلاص نمائی
آسانی سے حاصل ہو جو ہو پاک ضرر سے — ساتک ہی وہی پاک غذا دل کو جو بھائی
ماکول جو ہی نفس بہیمی کے موافق — ہی راجسی جون پھینکی و ترشی و مٹھائی
ناپاک و مضر جو کہ ہو تسلیخ سے حاصل — اُس تامسی کھانے کی ہی بد اکل نمائی
نرگن ہی وہ آہار جو بھگوت کو ہو ارپن — ہو جسکی خورش زوردہ یاد خدائی
تدبیر کو اعضا کے تنعم کو جلا کر — حاصل ہو جو سکھ ساتکی ہی عیش نمائی
اعضا کے موافق ہو وہی راجسی سکھ ہی — ہی تامسی سکھ کاہلی و خواب نمائی
جو میری سرن پریم مین اور بھگتی مین سکھ ہی — آرام وہ نرگن ہی وہ راحت ہی بقائی
کی جینے بیان ہوتی ہی جو تینون گنون سے — سنسار کی ہر حال مین سب کام روائی
اشیا و مقالات و زبان حکم و نتائج — اعمال و عقائد خورش و حال گذائی
اے اودھو یہ سب تینون گنون کا ہی ظہورا — عادت کو طبیعت کو نہین اُنسے جدائی
آتا ہی جو کچھ دیکھنے سننے مین سمجھ مین — گن پرکھ کی پرکرت کی ہے زور نمائی
یہ تینون گن اُس پرکھ کے بندھن کا سبب ہین — ان تینون ہی نے اسکو ہی نیچ اونچ دکھائی
جو بھگت سے مغلوب کر ان تینون گنونکو — ہو کر کے نگن دل کو کرے مجھ مین فنائی
سنسار کے دریا مین نہین پھر وہ در آتا — ہوتی ہی اُسے رتبۂ نرگن مین رسائی
اسواسطے پاکر کے یہ انسان کا قالب — ہی جسکے سبب معرفت حق مین رسائی

مین سب سے الگ رہتا ہون اعمال کا شاہد — اسواسطے رہتی ہی مجھے اُنسے جدائی
انسان کرے برت ستوگن کا جو سادھن — جو اصل ہی سب چیز کا پرنور وصفائی
سب رنگ رجوگن کا تموگن کا کرے دور — دل ہو مید مفیا کی طرح اُسکا ضیائی
تب دھرم سے اور گیان سے سم دم سے ہو لاحق — لازال سرور اُسکا ہو راحت ہو بقائی
ست گن کی فزائش سے فرشتون کو ہی قوت — اسُرون کا ہی راجس سبب زور نمائی
بل راچھسون کو دیتی ہی تم گن کی فزونی — پس تینون سے سانک کو ملی بیش بہائی
ست گن سے ہی جاگرت سبب خواب کا تم ہی — رج گن ہی دہی نیند جو آرام سے آئی
تُریا جسے کہتے ہین وہ دولت ہی چہارم — ہی جسمین گنون کی نہین تاثیر نمائی
رجگن سے ہی سُرلوک تموگن سے جمادی — ست گن سے ملے برہمہ کے عالم مین سائی
جو حالت ست گن مین مرے مُرگ ہی اُسکو — نرلوک ملے ہو تو رجوگن مین فنائی
ہو فوت تموگن مین وہ ہی لائق دوزخ — نرگن مین اگر محو ہو ہی مجھ مین فنائی
اطلاق نہین مرگ کا اُسپر ہی سزاوار — ہین زندۂ جاوید جو ہین محو خدائی
ہی سانکی بھگوت کو کرے دھرم جو ارپن — ہو دھرم سے خواہش بھی نتیجے کی فنائی
جس کرم سے مطلوب ہو پھل ہی وہ رجوگن — ہی کرم تموگن جو ہون موذی و ریائی
سانک ہی وہی گیان نہ کچھ پھند ہو جسمین — جائے کہ نہین ویہ سے آتم کو جدائی
اہنکار ادھیاتمین لوگون کا ہی گیان جو گن — اجسام مین کرتے ہین جو تفریق نمائی
ہی تامسی وہ گیان نہو جس مین اقامت — اطفال کے مانند ہو تغیر نمائی
اہنکار ادھیاتمی محبت حق گیان ہی نرگن — ہی شعلۂ مید وصفت جسمین صفائی
بیراگ کی حالت مین کرے بن مین سکونت — سانک ہی وہ استھان پے یاد خدائی
گھر مین زن و فرزند مین اقوام مین رہنا — وہ راجسی مسکن ہی پے کام روائی
جسجاکہ جُوا ہوتا ہو یا لولی کا گھر ہو — وہ تامسی منزل ہی جہان خیر ہوائی

شہرت کے لیے صرف زر و مال بکثرت — ان سبکی رجوگن سے ہی تولید فعالی
مغلوب غضب کاذب و خونریز غم آگین — دریوزہ گرو نائم و مخمور و ریائی
لو بھی شی فانی کا محب طالب دنیا — تامس سے سدا کرتی ہین یہ زلہ ربائی
اسطرح جدا برت ہی ان تینون گنون کی — یکجائی مین ان تینون کے انسان فنائی
جون ستن ہو یکجائی سے کف بات کے پت سے — امید ہی پھر زیست کی خاطر سے ہوائی
سنپات یہان کہتے ہین بھگوت کو بھلانا — ہو خواہ حواسون سے و یا دل سے کدائی
تحریک سے جب راجس و تامس کے اوسب کے — دھرم ارتھ مین اور کام مین لو دل نے لگائی
فاعل کی غرض اس سے ہو دنیا کی تمتع — سنپات ہی وہ مقصد اصلی ہو فنائی
دل بستگی فرزند و زن و مال مین گھر مین — تامس کی سلاسل ہی سے ہی رنج فزائی
ہو ظاہری اعمال پہ مذہب کے مقید — رجگن کی ہی اس شخص کو زنجیر بپائی
گر برہمتی دھرم پہ راغب ہو طبیعت — ست گن کی ہوئی دل مین یقین نور فزائی
انسان کی ہی ان تینون خصائل پہ اقامت — سنپات کی اودھو ہی یہ تاثیر نمائی
انسان کی پہچان ہی خصلت پہ مقرر — جو تامسی اور راجسی ہی ساتکی آئی
بے لوث جو کرتے ہین بھجن میرا زن و مرد — وہ ساتکی مذہب کے سزاوار ہی بھائی
قاصد ہین جو مذہب کے سبب سے میری جانب — پابند ہین وہ راجسی خصلت کے ریائی
ہنسا کے ذریعے سے جو کرتے ہین پرستش — گم تامسی پرکرت نے کی دل کی صفائی
گر کہیے کہ تمکو بھی سہارا ہی گنون کا — فرماتے ہو جو خلقت و افنا و بپائی
پھر آپ کے خادم کو ہو کسطرح سے حاصل — آمیزش اطباع ثلاثہ سے جدائی
پیدا ہوے گن جان سے ہین جانکو لگتے — مجھ تک نہین ان تینون خصائل کو رسائی
کس واسطے خالق ہو نہین ان تینو گنون کا — کب قلۂ قدرت پہ ہوئی انکی رسائی
پر جان نے سنجوگ سے ان تینو گنون کے — جان اپنی ہی قالب مین حواسونکے پھنسائی

اندری کی ہوئی ہست رجوگن کے توجہ
ساتک کی طرف باگ موکل نے اوٹھائی

ملجاتے ہین مایا مین یہ پھر تینون انہکار
وہ کال سے جاملتی ہی جسجا سے کہ آئی

پھر کال سماتا ہی مہاپرش مین جاکر
جوجان کی تخریب کا ہی علت غائی

وہ جان مبرا ہی مری ذات سے ملتی
جس ذات کو ہی زادن و مرون سے رہائی

پھر ذات سماتی ہی سدا ذات مین اپنی
کون اُس سے بڑا جسمین وہ جاکر کے سمائی

ہی علت و معلول کے افساد سے یکسو
خالص ہی فسادون سے تغیر سے جدائی

ایجاد و فنا اُسکی اُسی سے ہی اُسی مین
ہی علت و معلول کی اُس تک نہ رسائی

اودھو جو کہی مین نے یہ آتم کی حقیقت
جسطرح ہوئی خلق کی ایجاد و فنائی

جوگیان سے دریافت کرے دھیان لگاکر
سب وہم دوئی دل سے ہو جلد اُسکے ہوائی

خورشید سے جسطرح فنا ہوتی ہی ظلمت
اس گیان سے سنسار کا ہی وہم گدائی

یہ سانکھ کا مت اودھو کہا تجھسے تفصیل
سندیہہ کی کرتا ہی جو سب عقدہ کشائی

سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پریچھت
پھر اودھو سے فرمانے لگے کرشن کنھائی

تمیز سے پرکرت و پرکھ برہم کے ہرچند
انسان کی ہوجاتی ہی سب وہم زدائی

پرچیت لے جب تک کہ نہ تاثیر گنون کی
ملتی نہین سنسار کے دکھ سکھ سے رہائی

اسواسطے گن برت کی تفصیل سن اودھو
تا علم سے ہو اُسکے تجھے غم سے رہائی

سم کہتے ہین من کھینچنا جانب سے بکھے کے
دم کہیے حواسونپہ ہی تہدید نمائی

معفی ہین تتچھا کے بری بات کا سہنا
کہتے ہین ببیک اعنی کہ تمیز نمائی

کہتے ہین سمرت اوّل و آخر کا تصور
کہتے ہین اُسے تشٹ سدا فرح نمائی

کہتے ہین ہرے شرم کو اور آر جو نرمی
کہتے ہین نمرتا کو مگر عجز نمائی

تپ تست دیا تیاگ ہی ہر اگ ہی شردھا
ہی دھرم کی دھیرج کی ستوگن سے بہائی

دولت کی طلب حرمت و توقیر کی خواہش
ہی حرص و دوی نشہ خوری کبر نمائی

فاسد ہوئی جسوقت کہ وہ صورت حادث — پھر عود کیا شکل گل وزر نے کدائی +
ہی برہمہ اسیطرحسے ہر حال مین موجود — اوسطمین ہوئی جگ کے تعین سے جدائی
پس حق ہی حقیقت مین جو ہی اوّل و آخر — موہوم ہی جو وسط مین دیتا ہی دکھائی
عالم کی مگر علت و معلول ہی مایا — ہون اسکا پرم پرکھ سزاوار کہائی
عالم ہی محرک ہی مگر دور زمانہ — موقوف ہی جسپر یہ سدا نشو نمائی
ان تینون مین جو کال ہی اور کارج و کارن — ہی برہمہ کی صورت مین مری جلوہ نمائی
سنسار مین جسطرحسے دریا کی روانی — اک لمحہ نہین آمد و رفتن سے رہائی
سنسار جو یہ اصل مین بازی گہ جان ہی — موقوف ہی خواہش پہ مری اسکی بپائی
یہ شکل جہان جسکا کہ بیراٹ لقب ہی — ضم ہوتی ہی برہمہ مین ہوکر کے فنائی
یہ عالم اعظم جسے استھول ہین کہتے — سُن اودھو یہ جس طرح کہ ہوتا ہی فنائی
تخلے مین فنا ہوتے ہین سب عنصری پیکر — اجسام کی امداد سے ہی جسکی بپائی
تخلے بھی سما جاتے ہین سب تخم مین اپنے — جو اصل ہی اُنکا سبب نشو نمائی
پھر تخم بھی ہوجاتا ہی معدوم زمین مین — اعزاز مین جسجا سے کہ کی جلوہ نمائی
پرتھی بھی فنا ہوکے سما جاتی ہی بو مین — بو آب مین مل ہوتی ہی من بعد کدائی
پانی جو ہوا نیست رہا ذائقہ باقی — کی ذائقہ نے مبدء اولے مین وتائی
یعنے وہ فنا ہوکے ملا آگ مین جاکر — آتش بھی ہوئی اودھو اسیطرح فنائی
وہ باصرہ باقی جو رہی آگ کی قوت — وہ عنصر بادیمین لطافت سے سمائی
پھر باد فنا ہوکے رہی لامسہ باقی — آکاس مین وہ روح صفت تنمین درآئی
آکاس فنا ہوکے صدا رہگئی باقی — اسطرح ہوئی صورت محسوس فنائی
محسوس کی فانی ہوئین اشکال کسیفہ — کی شکل لطیفہ کی طرف عود نمائی
کی اپنے موکل کیطرف سب نے رجوعات — عنصر کی تموگن کی طرف عود نمائی

انشکی

چیتن اچیتن سے مِل دل کے مکین نے — تشہیر بجان عالم امکان مین پائی
چیتن کا وہ جزو ہی اس رو سے ہی چیتن — جسطرحسے ضو مہر منور سے برآئی
سنجوگ سے اندری کے اچیتن وہ کہایا — چون شیر نے مل بھیڑ و نمین سُدھ اپنی بھلائی
اسطرحسے ہو کر کے وہ چیتن و اچیتن — باعث ہوا ان سب کا سزاوار خدائی
اندری ہوئین تامس سے رجوگن سے بکھے سب — شکل اُنکے موکل کی ستوگن نے بنائی
اسباب یہ یکجا ہوے تحریک سے میری — دی بیضہ صفت ہیت مجموع دکھائی
استھان مرے رہنے کا ٹھہرا وہی بیضہ — بیراٹ وہی یعنے کہ ہی جسم خدائی
بیراٹ بھی برھمانڈ وہی جسم خدا ہے — نارائن اُسی جسم مین ہی جان درائی
گل نام سے ظاہر ہوا اُس صورت گل کی — برھما کی اُسی پھول سے ہی نشو و نمائی
برہما نے رجوگن سے کیا خلق جہان کو — جاندار جہان تک کہ ہین ارضی و سمائی
دی عالم بالا مین فرشتون کو اقامت — ارضی ہوے انسان و شیاطین ہوائی
سِدھون کی جگہ ایک سہ عالم سے بری ہی — کہتے ہین مہرلوک جسے اہل ذکائی
جو زیر زمین سات ہین پاتال کے طبقے — جانا گون نے دیتون نے وہان ہنے کو پائی
اس جان کو اعمال کو افعال کے موجب — حاصل ہی توانائی پے سیر نمائی
سُرلوک مین جن لوک مین تپ لوک مین جانکو — سنیاس سے تپ جوگ سے ممکن ہی رسائی
پردہ جو پرم دھام مرا خاص مکان ہی — بے بھگت کے ممکن نہین اسجا پہ رسائی
اے اودھو جو بھگوان ہوئین کال کی صورت — اعمال کے ہی دام مین سب خلق پھنسائی
ہین جسکے سبب زادن و مردن مین گرفتار — گہ ارضی و ناری گہے نوری و سمائی
شی خوب و زبون خرد و کلان مضمر و مظہر — سب مرئی و محسوس پرکھنے بھی بتائی
جو اول و آخر ہی وسط مین بھی وہی ہے — جسطرح گلی صورت و آوند طلائی
تکوین کے پہلے بھی وہ مٹی تھی طلا تھی — مٹی پہ بھی کہلائی وہ خاکی و طلائی

تب وہم و دوبینی کا جداد لے ہوا اسکے — توحید کے رتبے مین ملے اسکو رسائی
اسواسطے ای اودھو سمجھو وہم و دوبینی — اس دل کی بدل چاہیے تسخیر نمائی
اے اودھو یہی جوگ ترا سدہ ہی بیشک — جو خانۂ دل پر ہو ترے قبضہ نمائی
جو کوئی بہ تشریح سُنے تجھ کی گیتا — کر فہم کرے غیب کو تفہیم نمائی
یا آپ سمجھ کر کے کرے اسکی مہارت — دکھ سکھ کے تلوث سے ملے اسکو رہائی

گیان سانکھ بیان فرمانا سری کرشن جیکا اودھو سے

سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پریچھت — یون اودھو سے پھر بولے سری کرشن کنہائی
سابق مین کپل دیو نے بس کرنے کو دل کے — کی سانکھ کی ہی گیان کی ارشاد نمائی
وہ تجھسے مین کہتا ہون تو سُن دھیان لگاکر — ہو جس سے دوبینی کا مرض دل سے ہوائی
آغاز مین جب یہ نہ مکان تھا نہ زمان تھا — تب گیان کی خواہش کی بھی ہستی تھی فنائی
مٹ جاتی ہی جب گیان سے مایا کی دوبینی — پھر ناظر و منظور بھی ہوتے ہین ہوائی
مایا کے تلوث سے وہی ایک دو بنکر — مخلوط حواسون مین ہو کی جلوہ نمائی
مایا سے ہوا ایک مسمے بہ طبیعت — کی باعث و مبعوث ہین اظہار نمائی
ہندی مین یہ دو کارج و کارن ہین ملقب — پرکرت طبیعت کی ہی مفہوم نمائی
ثانی جو ہوا گیان کی صورت وہ پُرکھ ہی — پر معنی مین رکھتا ہی وہ مایا سے جدائی
پرکرت نے تحریک کی جب پُرکھ کے دلمین — تب شکل خصائل نے عناصر کی دکھائی
گر کہیے کہ مہتت ہی سب خلق کے پہلے — ای اودھو ہوئی دونونکی اک ساتھ بپائی
ملنگسے کے نکلنے مین معاشق ہو زمین جیون — تفریق زمانہ کی نہین دخل نمائی
اگھا ۱۲
بعد انکے اہنکار نے جو جان کا ہی مخرب — اس عالم تکوین مین کی جلوہ نمائی
ایجاد اہنکار سے ہی تینون گنون کی — تولید حواسون نے انھین تینو نسے پائی
دل لیک حواسونکا حقیقت مین سبب ہی — پرکرت و پرش ملنے سے ہی دلکی بپائی

بھیس ہین کرم جان ہی ہر وقت خبردار
ہشیار پہ غافل کی نہین زور نمائی

گر کہیے کہ اعمال سے ہی جسم کو زحمت
وہان تلک جان کے نہین اُسکی رسائی

جسطرح سے اعمال ہین جڑ جسم بھی جڑ ہی
بے حس پہ نہین بے حس و حرکت کو رسائی

گر کہیے یہی کال زمان جسکو ہین کہتے
ہی خانۂ تن مین سبب رنج فزائی

کہتا ہی برہمن کہ وہ خود روپ ہی ہر کا
کب آپ کو ہی آپ سے تشویش نمائی

جون آگ کو جلتی ہوئی بھٹی مین جو پھینکے
ممکن نہین اُس آگ کی تحریق نمائی

گر جون کے کھتے مین کوئی برون کو ڈالے
سروی سے نہین اُسکی اُسے بیم نمائی

ان چھ کو سبب دکھ کا سمجھتا تھا برہمن
کی گیان سے اسطور پہ سب وہم زدائی

گر انکے سوا غم کا سبب اور کو سمجھے
ہی دانش کامل سے وہ سب وہم نمائی

یہ جانِ مطہر تو ہی اعلے سے بھی اعلے
کسطرح غم و فکر کی اُس تک ہی رسائی

مائی و منی سے ہی غم و فکر کی تولید
دراصل نہین کچھ ہی بجز وہم نمائی

اک جان کے اسطرح کیا جسنے تصور
سب خوف دوبینی کا ہوا ویسے ہوائی

اسطرح کے عرفان و عقیدے کے سبب سے
جو برہم پراآتم مین ہی لو مینے لگائی

جسطرح ہوے اگلے رکھیشر ہین پرائن
امید ہی اس بحر سے ہو میری رہائی

سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پریچھت
اودھو سے لگے کہنے سری کرشن کنھائی

اسطرح برہمن کو ہوا جس گھڑی بیراگ
کی گیان کے خورشید نے تنویر نمائی

اعدا کا بھلا دل سے غم سخت کلامی
کرتا تھا وہ خوش دشت مین گلگشت نمائی

اسواسطے سکھ دکھ کا نہین کوئی ہی باعث
ہی دل کے توہم کی یہ تخیل نمائی

ہر ایک کو جو دشمن و مخلص ہی سمجھتا
سکھ دکھ کی اسے جہل سے ہی نشو نمائی

جسوقت کہ جانے غم و شادی کو یہ باطل
ہو حرمت و ذلت کی نہ خاطر مین سمائی

وہ بیراج کو دھرے دلین کرے مجسے محبت
ہو جسم کی لذات سے امید ہوائی

جس شخص کے دل بس مین ہوا کیا ہی ضرورت
ان باتون کی پھر اُسکو تکالیف نمائی

سب دیوتا اُس شخص کے بھی ہوتے ہین بس مین
اس دل ہی کی بس چاہیے تسخیر نمائی

جو چھوڑ کے دل اورونکو بس کرتے ہین پھرتے
اُنسا کوئی نادان نہین دنیا ہی دکھائی

اس پیکرِ بے جس کو عبث جان کے اپنا
کہتا ہی وہ شی میری ہی یہ چیز پرائی

نادان نے اِس فہم من و تو کے سبب سے
گردن رسنِ وہم مین ہی اپنی بندھائی

گر کیجیے کسطرحسے مَن دُکھ کا سبب ہی
ظالم سے جو اِس جسم نے تکلیف اُٹھائی

کہتا ہی برہمن اُسے اسطور پہ سمجھے ÷
دانتونکی زبان ہونٹھ پہ جو رخم نمائی

رکھتا نہین مجروح وہ جرم اور کے اوپر
خود خارج و مخروج کی کر فہم نمائی

اسطرحسے تن غیر کا ہی اپنا سمجھ لے
جو بانیِ عناصر سے ہی سب نشو و نمائی

جب خارج و مجروج کی ہی ایک حقیقت
دے دوش کسے کس سے کرے شکوہ نمائی

ہی جان حقیقت مین الگ دونون سے ہر وقت
قاتل نہ کوئی اُسکا نہ ہوتی ہی فنائی

بیشک یہی دل تیرا دوبینی کا سبب ہی
دو شکل مین اک شی تجھے دیتی ہی دکھائی

جو کیجیے سبب غم کے ہین اعضا کے توکل
تحریک سے ہی جنکی یہ سب کار روائی

ہین اندر کے بس ہاتھ قدم بشن کے پیرو
خورشید کی آنکھون پہ ہی احکام نمائی

کہتا ہی برہمن وہ نہین رنج کے باعث
دل ہی کے سبب سے ہی یہ سب رنج فزائی

کب اندر کو کہتا ہی کوئی اندر نے مارا
ہم نیچہ ہو دوجبکہ کرین زور نمائی

گر کیجیے کہ آتم ہی سبب رنج دہی کا
وہ ایک ہی سورج کی طرح سب مین ضیائی

ہو سکتے ہین بے دو کے کہان ضارب و مضروب
جب ایک ہی پھر کس پہ کرے خشم نمائی

جو کیجیے ستارونسے یہ دُکھ ہوتا ہی عارض
کہتا ہی برہمن ہی یہ سب ہرزہ درائی

سیّارون کا ہی تن مین تولد سے تداخل
زادون کی نہین جان کو رنجیدہ بنائی

جو کیجیے کہ اعمال سے ہی رنج کی تولید
کب ذہن مین دانا کے یہ توجیہ سمائی

گر کہیے کہ کیا پیری مین ہوسکتی ہے تدبیر — اعضا کو ہوئی ضعف کی زنجیر بپائی
کھٹوانگ نے اک گھنٹے مین پایا تھا یہ مرتبہ — مہلت ہی بہت مجکو ہے یاد خدائی
سیکدیشن نے اودھوسے کہا جبکہ برہمن — کرتے تھے غم و غصہ لگا کرنے گدائی
تھی دلمین گرہ اُسکے جو مائی و منی کی — بیراگ سے اکدم مین ہوئی عقدہ کشائی
پیش آتے تھے سب لوگ بُرے طور سے اُس سے — جسوقت وہ جاتا تھا کہین بہر گدائی
کرتا تھا زدوکوب بُرا کہتا تھا کوئی — کہتا تھا کوئی دزد اُسے کوئی ریائی
لیجاتے تھے اگر کے پس پشت سے اُسکے — کھاتا تھا کہین بیٹھکے جب نانِ گدائی
لاتا تھا کبھی دلمین نہ غم اُس سے برہمن — پہچان کے تقدیر کی سب کارنمائی
تکلیف پہونچتی تھی اُسے خلق سے جوجو — خوش ہوکے وہ یون کرتا تھا آہنگ سرائی
اعمال و تن و جان مکان وقت و توکل — مشہور ہین ہرشش سبب رنج فزائی
انمین سے حقیقت مین نہین کوئی بھی مودی — ہی دل ہی سبب غم کا یہ جان جسنے ہنڈائی
پیدا کیے گن اُسنے صفت جسکو ہین کہتے — پھر گن کی رسن جانکی گردن مین بندھائی
اعمال کی تولید لگی ہونے گون سے — اعمال نے جان زادن و مردن مین پھنسائی
ان باتون سے جان گرچہ حقیقت مین الگ ہی — پر سنگ مین اس من کے یہ جو کھم ہی اُٹھائی
ورنہ ہی یہ جان زادن و مردن سے مہرا — ہی اصل مین جو لمعۂ انوارِ خدائی
دل اپنے کو کر بسمین ہوا غرق جو جان مین — پھر بارِ گرجنم سے ہی اُسکی رہائی
یہ دل تن باطن سے کہ چار اُسکے ہین عنصر — من بدھ اہم چت سے ہوئی جسکی بپائی
خواہش مین تعیش کی پھرا کرتا ہی حیران — تسکین کبھی آمد و رفتن سے نہ پائی
پس بس نہ کیا جسنے کہ دل اسکو عبث ہی — تپ دان دھرم روزہ و اعمال نمائی
سُننے سے کتھا کے نہین کچھ فائدہ اُسکو — ہم نیم مین بے سُود ہی تصدیع نمائی
یعنی یہ تدابیر تھین بس کرنے کی دل کے — جب بس نہوا دل تو ہی سب باد ہوائی

کافور ہوا سیم و زر سرخ خزانی
کھیتی بھی ہوئی بارش ژالہ سے ہوائی

برہم ہوئی جوڑی تھی مشقت سے جو دولت
کی ضعف فلاکت نے بہت زور نمائی

نظروں سے گرا خلق کی تب اشک کی مانند
پاجبکا چھوا اُسنے اُسے آنکھ دکھائی

ہر سمت سے تھی طعنہ و تشنیع کی بوچھار
اپنا نظر آیا نہ جدھر آنکھ اُٹھائی

پچھتا کے وہ تب سے لگا اپنے وہ کہنے
تف تجھپہ جو سدھ زر کے لیے ہر کی بھلائی

زر جمع مشقت سے کیا آپ نہ کھایا
کچھ دھرم و کرم مین بھی نکی صرف نمائی

جس زر کے لیے رنج سہے وہ نہ رہا پاس
اِسجا کی نہ اُسجا کی ہوئی کار روائی

ہاتھ آیا نہ کچھ اس سے بجز رنج و تاسف
دوزخ کی ہوئی اُسپہ فزون بیم فزائی

تحصیل مین تذخیر مین تضیع مین اُسکے
ہر طرح کی آفات نے کی کار روائی

خونریز بنا دزد ہوا کاذب و خاسر
مغلوب و مخضب جعلی و مغرور و ریائی

اس زر کے لیے دوست ہوے دشمن جانی
سب جمع ہوا خواہ ہوے لیکے ہوائی

فرق آیا عقائد مین ہوئی فکر گلوگیر
تضلیع و حسد رشک مین عمر اپنی کھپائی

اس زر سے بجز نقص شمردہ کے نپایا
دور اِسسے رہے چاہے کوئی اپنی بھلائی

تحصیل مین اس زر کی جو گذرے ہین خوشی سے
کی سود کی امید مین نقصان نمائی

اس زر کے لیے ہوتے ہین سب جانکے گاہک
دختر زن و فرزند و پدر خواہر و بھائی

ق

پس جسنے کہ اس طالب انسان کو پاکر
ہی دیو تو نکو جسکے لیے رشک نمائی

تحصیل زر و مال مین سب عمر تلف کی
نادان ہی وہ جسنے کہ عقبے نہ بنائی

وہ سانپ کی مانند نگہبان ہی زر کا
آخر کو جہنم کی ہی تعذیب نمائی

اس جسم کا جب مرگ ہی آخر کو نتیجہ
پس فکر مین زر کی ہی عبث رنج فزائی

اب مجھپہ کیا خالق اکبر نے ترحم
جو عقل نے کی اُسکی طرف راہ نمائی

اس بحر سے جسطرح میرا پار ہو بیڑا
لازم ہی کہ دن اُسکی مین تفتیش نمائی

ایذا دے کوئی یا کہ کرے رشک و شماتت
روزی مین کرے یا کوئی اخلال نمائی

تھوکے کوئی یا اُسپہ نجاست کوئی پھینکے
گالی دے کرے قید کی زنجیر بپائی

اودھو جو کوئی خیر کا ہو اپنی طلبگار
انمین سے شئے ایک نہ بدلے وہ رکھائی

ہو دھیان مین جس شی کے رہے عرق اُسی مین
رتبے سے گرے اپنے نہ وہ پیک سمائی

اودھو نے کہا یہ جو کیا آپ نے ارشاد
دشوار ہو ان باتون کی برداشت نمائی

دشوار ہو اعدا کی شماتت کا تحمل
وہ ظرف کہان جسمین کہ ہو اسکی سمائی

جسطرحسے یہ گیان مرے دلمین ہو جاگیر
اس طرحسے فرمائیے تلقین نمائی

کسواسطے عارف بھی ہین محکوم طبیعت
کب شیشے کو ہو سنگ کے صدمے سے رہائی

البتہ جنھون نے کہ یہ دل کھینچکے سب سے
باندھا قدم پاک مین کر خود کو فنائی

رہتے ہین سدا دھیانمین وہ لین تمھارے
مایا کی نہین چلتی وہان زور نمائی

بیان فرمانا سریکرشن کا احوال کبدج برہمن کا اودھو سے

دشوار سمجھ سخت زبانی کا تحمل
جب اودھو نے کی پند کی درخواست نمائی

فرمایا کہ ای اودھو برہمپت کا تو سکھ ہے
ہی راست ترا قول نہین ہرزہ درائی

قادر نہین جو کوئی سہے سخت زبانی
باتون کی بہت تیز ہی ہر زخم نمائی

پر رُک سکین جسطرحسے یہ تیر زبان کے
دیرینہ کتھا اک تجھے جاتی ہو سنائی

تھا شہر اونتی مین کدرج ایک برہمن
گھر اُسکے مین دولت بھی تھی تارون سے سوائی

یہ ہین تھا بیوہار مین کہتے ہین تجدے
شہوت غضب و حرص مین تشہیر تھی پائی

دعوت سے برہمن کی وہ کھتا تھا عداوت
راحت زن و فرزند نے بھی اُس سے نہ پائی

تھی شکل سے اُسکی زن و فرزند کو نفرت
مرگ اُسکی کی سب کرتے تھے درخواست نمائی

بے خدمتی سے اُسکی فرشتے بھی تھے ناراض
سب اُسکے ہوے درپے تعذیر نمائی

ادبار نے اطراف سے منہ اُسکو دکھایا
کی طائر اقبال نے پرواز نمائی

اس پرش سے پرکرت سے ملکر کے یہ جانا — مین فانی ہون باقی ہی وہ شی جو ہی فنائی
اس جہل سے وہ مردن و زادن کا محق ہی — لذات سے نفسانی کی سب عقل گنوائی
رکھ دیوتا پیدا ہوے ست گن کے سبب سے — راجس سے جن وانس کی ہی نشو و نمائی
تامس سے پشاچ و دحوش آئے جہان مین — مایا نے انھین تینون سے نیو جگ کی جمائی
گاتا ہی کسی بزم مین جسطرحسے مطرب — سنگ اُسکے کرے اَور کوئی نغمہ سرائی
مایا سے اسیطرحسے کی پرش نے سنگت — جسطرح وہ ناچے وہی شکل اسنے بنائی
ورنہ ہی اکرتا یہ پرش کرم کا شاہد — صحبت نے یہ مایا کی ہی تاثیر دکھائی
جسطرح لبِ بحر پہ اشجار کا سایہ — چلتا ہوا سا دیتا ہی پانی مین دکھائی
ہلتے نہین دراصل شجر اپنی جگہ سے — عارض ہی فقط سیل کی تحریک نمائی
یا گھمنی کی علت مین جو انسان ہی گرفتار — سب شی اُسے دوڑا رہی پڑتی ہی دکھائی
اطفال بھی جو کھیل مین ہین گھومتے اکثر — سب شی کی یقین اُنکو بھی ہی دور نمائی
زنجان ہی صفرا کا نہ جنبش ہی زمین کو — قائم ہی مکان طفل کی ہی لعب نمائی
ہی آتما بے جنبش اسیطرحسے اودھو — مایا کی حقیقت مین ہی نیرنگ نمائی
لذات جو ہین نفس مین ضم نقش نگین وش — جان اُنسے بری جان وہ ہین کذب فنائی
جو کہیے اگر کذب و توہم ہی تو پھر کیون — ترک اُسکے کی فرمائی ہی تاکید نمائی
تا خواب گران رہت ہی جو خواب مین دیکھے — ہی راحت و رنج اُسکے کی تاثیر نمائی
لذات کی ہی مشق سے اسطرح ہمیشہ — سکھ دکھ سے نہین جنم مرن سے ہی رہائی
اس جان کا پیچھا نہین اس ہم سے چھٹنا — جبتک کہ حقیقت پہ نہو اپنی رسائی
لذات فنائی کی تو تدبیر کر اودھو — ہوتی ہی وہی جان کی زنجیر بیائی
جسطرحسے ممنوع ہی راحت کا تجسس — ممنوع اُسیطرحسے ہی غم کی روائی
ہر حال مین تقدیر پہ شاکر رہے سالک — جو سامنے آجاے وہ ہی خواہش خدائی

گر دانتا ہو آپ کو اُس فعل کا فاعل — اس دم کے تلذذ پہ ہو اقرار نمائی
اوس حال مین اس تن کی خبر کچھ نہین اُسکو — بیدار ہین اُس سُکھ کی ہو تکذیب نمائی
اس جان کا اوا ودھو یہین جنم مرن ہی — غیر اسکے نہین جنم مرن اسکا ہی بھائی
ہی ورنہ یہ جان جزو اُسی مظہر کُل کا — دامن تلک اُسکے نہین افنا کو رسائی
اوا ودھو یہ جاندار ہین سب کال کے بس مین — ہوتے ہین ہویدا کبھی ہوتے ہین فنائی
اگیان سے نادان نسے جانا نہین جاتا — حالت وہی قائم ہی کہ ہوتی ہی ہوائی
جسطرح سے ضو شمع کی اور بحر کا سیلان — جاتا ہی چلا پر وہی دیتا ہی دکھائی
جون چوب ہی آتش کے ظہورے کا وسیلہ — وون جان ہی مایا سے بقائی و فنائی
جسطرح سے پھل برچھ کے ہین تابع موسم — انسان کی عمرون کا یہی حال ہی بھائی
ہی ورنہ یہ جان زادن و مردن سے مبرا — مایا سے یہ دی گرمی بازار دکھائی
گر کہیے کہ یہ جنم مرن چاہیے اُسکو — حاصل ہو جسے جسم کی تمیز نمائی
تو حال مین ہی جسم گرفتار بظاہر — اوّل ہو منی بطن مین پھر دخل نمائی
پھر جنم ہی بعد اسکے ہی طفلی و بلاہت — بعد اُسکے جوانی ہی کہولت ہی پھر آئی
پھر پیری ہی بعد اُسکے ہی معذور یہ قالب — اس طرح کی فرماتے ہین یون رو نمائی
قالب مین یہ حالات ہین مایا کے گنون سے — ہی جسکے سبب جسم مین تغیر نمائی
پہچان گیا خود کو جو بھگوت کی دیا سے — پھر ہوتی ہی ان حالونسے عارف کو رہائی
سمجھا ہی پدر آپ کو بیٹے کو پسر جو — ہی جان سے نہین تن سے ہی یہ مہر فزائی
گر غور سے دیکھو تو نہین اصل کچھ اُسکی — مایا کے سبب سے ہی یہ سب وہم فزائی
جسطرح کوئی بیج کو بوتا ہی زمین مین — اُگ کر کے بڑا ہوتا ہی بڑھکے فنائی
ان حالون کا بیننده ہی کارنده الگ ہی — یون جانکی سب جانونسین ہی تن سے جدائی
گر کہیے کہ بیننده کو کیون جنم مرن ہے — اس وہم کی یون لکھتی ہی دانا نے دوائی

پہچان یہ اسوقت اُنھین آتی ہی میں — دنیا زن و فرزند سے ہو دلکو جدائی
ہی جہل مین گو بحث مگر جہل و خودی سے — مایا کا اثر جان انا نیت و مائی
نیرنگ ہین مایا کے یہ بیرنگ بھی پھنسکر — ہی مجھسے بکھ ظلمت جہل اُسپہ ہی چھائی
اگیان سے ہی زاون و مردن مین گرفتار — بے گیان کسی نے میری منزل نہین پائی
اودھو نے کہا تمسے جو الفت نہین کرتے — جاتے ہین کہان ہوتے ہین کسطرح فنائی
نادانی سے نادان بہت ہی تو بجا ہے — خود اُسنے کلھاڑی جو ہی پاؤن مین لگائی
دانا دُن نے جانا ہی جو مایا کو بہ خوبی — کیون چھوڑکے اُسکو نہین لو ہمسے لگائی
وہ جان جو عارف ہی کسافت سے بری ہی — مایا کے گوُن سے تھی سزا اُسکو جدائی
فارغ ہی وہ تولید سے یعنے ہی اجما — کس فعل سے پھر جسم مین گردن ہی پھنسائی
کسواسطے ہی زاون و مردن مین گرفتار — شک دور ہو جون کیجیے ارشاد نمائی
فرمایا دل انسان کا ہی جو فعل کا فاعل — اندری سے اور اس جسم سے فرماکے جدائی
لیکن ہی زبس جان کو جو دل سے محبت — فعل اُسکے کو خود مانکے ساتھ اُسکے در آئی
جسطرح مقید ہو کسی جرم مین فرزند — خود باپ گوارا کرے زنجیر بپائی
گر کہیے سبب کیا ہی کہ اس جسم سے یہ دل — کرتا ہی تعلق کبھی کرتا ہی جدائی
از بسکہ تصور مین ہی لذات کے دل غرق — سُن اوسکو جو پڑتی ہین جو دیتی ہین دکھائی
اس سُکھ کے تجسس مین یہ جون مرغ ہی کرتا — اس جسم سے اُس جسم مین پرواز نمائی
لذت کے تصور کی جو کثرت ہوئی از بس — خود بھولگیا آپکو شدہ تن کی بھلائی
اے اودھو یہی جسم نخستین کا بھولانا — مغرور یہ تن جان کی ہی فوت نمائی
لذات کے ملنے سے انہکار خودی سے — دل باندھنا پھر تن مین یہی جنم ہی بھائی
جون خواب مین دل جسم خیالی مین ہی جاتا — لے ساتھ حواس اور انانیت و مائی
کرتا ہی یہ تن چھوڑکے اس تن مین اسی طرح — ابھمان انہکار سے افعال نمائی

فرمایا عمل محض تناقص کا سبب ہی — تاویل سے شی ایک بہت کرکے دکھائی
کہتا ہی شجر ایک درست اسکا ہی گفتار — کرتے ہین بہت شاخون کی تقطیع نمائی
پنڈت کوئی کہتا ہی کہ ہیچ قول ہے میرا — ساعی ہی کوئی درپے تکذیب نمائی
جو لوگ کہ گیانی ہین وہ کہتے ہین کہ ہر شخص — کہتا ہی جہانتک کہ خرد کو ہے رسائی
پنڈت جو گرفتار ہین مایا مین خودی سے — کہتے ہین یہ ہی ہمنے جو تعداد بتائی
مایا سے جو باہر ہی شریک اسکو ہین کرتے — پرستوتم وبھی پرش کی تقدیم نمائی
کی عرض یہ اودھو نے جو مایا مین بندھے ہین — کیا آپ سے جاتی نہین مایا وہ چھڑائی
فرمایا سر کرشن نے تب اودھو سے ہنسکر — سب خلق کی کیجاے جو مایا سے جدائی
یکبارگی سب مکت ہون بگیان کو پاکر — کا فور ہو ایجاد و فنا دھر ہوائی
مین جو کہ فقط نرگن و نرلیپ ہون اودھو — چاہا کہ بہت ہوکے کرون جلوہ نمائی
مایا کی طرف لیخے کہ اچھا پہ نظر کی — نرگن سے دیا ہوکے سگن روپ دکھائی
لیکن نہین کچھ فرق ہی نرگن مین سگن مین — احول ہی جسے دیتے ہین دو ایک دکھائی
کوتاہی سے اوتارونکو کہتے ہین کم و بیش — بیراٹ مین باون مین جو تفریق لگائی
کہتا ہی کوئی دس کوئی چوبیس ہین اوتار — ہون ایک پہ کی ایک سے بسیار نمائی
جسطرح کوئی آپ کو آئینے مین دیکھے — ہی شخص وہی ایک جو دیتا ہی دکھائی
اچھا سے لیا مینے اسیطرح سے اوتار — کہنا نہین دوچا ہیے زر اور طلائی
جو دید مین آتا ہی تری اودھو وہ مین ہون — بے سر کے پر اعضا کی نہین زور نمائی
اک چشم بظاہر جو ہی بینش کا ذریعہ — بینش کی ہی پھر مہر سے تا بندہ نمائی
ہی تیسرا محسوس جو آتا ہی نظر مین — گیرا یک نہ نیت ہی سب کار روائی
ہی گوش بھی آواز بھی اکاس اسیطرح — ہو بنی کما سنی جو شہر ہین بھائی
موجود مجھے جان کے ہر ایک مین اودھو — دل مجھ مین جو دیتے ہین وہ پاتے ہین بڑائی

اسطرح کیے امر و نہی بید نے ارشاد — تا فعل مین فاعل کو ہو تمیز نمائی
چھٹ جائے کرم پھانس مری بھگت ہو حاصل — ہی جملہ مین یہ بات فقط غلت غائی
کسواسطے بے بھگت کے ہرگز نہین ممکن — انسان کی نجات اور غم دنیا سے رہائی
ای اودھو میری بھگت کی وہ راہ ہی سیدھی — گن دوکھ کی جسجا نہین کچھ خار بپائی
بے غسل غذا کھائے پسر پانچ برس کا — کرتا ہی سن اس طفل کا تطہیر نمائی
پر مرد جوان کھائے جو اسطرح پہ کھانا — مشروع ہی اُس شخص پہ تعذیب نمائی
ناطاقت و بیمار پہ واجب نہین اشنان — جائز ہی اگر کھائے وہ بے غسل نمائی
بیمار جو آپہونچا ہو نزدیک بمردن — اطفال کے مانند کرے اکل نمائی
انسان کو دم نزع جو پاکی کی ہو خواہش — سمرن سے کرے میرے تن و جان کی صفائی
رکھتے ہین قدم دیکھکے چیٹی کو زمین پہ — جن لوگون کو ہی دھرم کی زنجیر بپائی
تیا دکو کیا کہے جسے صبح سے تا شام — شغل اور نہین کوئی بجز صید نمائی
جس فعل مین ہو دھرم وہی چاہیے کرنا — اودھو تجھے اسواسطے یہ راہ بتائی
جو لوگ کہ اودھو ہین منگن روپ مین میرے — ادھرم دھرم اُن تک نہین پانے کے سائی
یہ دھرم بچار اودھو کہا تجھسے جو مین نے — جو اسکو سمجھ کرکے کرے فعل نمائی
دنیا مین جسے کہتے ہین سب مکت کا دوار — رخ اُسکے پہ ہو گیان کا خورشید ضیائی
ادھرم سے نہ پرہیز کرے جو کوئی اودھو — خاطر مین تموگن کی ہو تولید نمائی
بے شائبہ دوزخ ہی تموگن کا نتیجہ — پھل جسکا ہی تعذیب کی تشویش نمائی
جس شخص نے پاکر کے یہ انسان کا جامہ — پرلوک کا سادھن نہ کیا عمر گنوائی
سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پرچھت — سیکرشن سے پھر اودھو نے کی عرض نمائی
تفصیل مین تتون کی جو باہم ہین مخالف — اس شک نے ہی کی دلمین مرے وہم فزائی
چوبیس کوئی پندرہ کوئی نو پانچ ہی کہتا — سچ ایک ہی یا سب ہین کرو شرح نمائی

تالاب کلان بھی ہو اسیطرح سے طاہر — کتا اس کرے اُسمین اگر غسل نمائی
پھر تھوڑے سے پانی مین جو چنڈال نہاوے — رہتا نہین وہ قابل تغسیل نمائی
پھر گرمین و ستک مین جو ہو قدرت و طاقت — از بہر تا تکل ہو نہی شرع مین آئی
بیمار کو اطفال کو پیرون کو گدا کو — ممنوع نہین گر وہ کرین اکل نمائی
دانستہ ندانستہ کی بھی قید ہو اُسمین — جس طرحسے سوتک کی خبر جبکہ ہو پائی
دس روز تک اعمال ہین ممنوع سب اُسکو — پر نجبری مین ہو بدستور صفائی
میلے و پھٹے دوختہ و سوختہ کپڑے — افلاس مین جائز ہو تمول مین برائی
از بہر ان جسے و گل و آب و ہوا آگ کے مس سے — جائز ہو ہر اک چیز کی تطہیر نمائی
ہوتی ہو فقط ایک سے تطہیر کسی کی — ممکن نہین بے دو کے کسی شی کی صفائی
اک سال ہو غلے کی طہارت کا زمانہ — جائز نہین بعد اُسکے کبھی اکل نمائی
ہو سوت کی اور کاٹھ کی دھونے سے طہارت — دھاتون کی فقط آب سے ہوتی ہو صفائی
پیتل او سوا اسکے جو آپ دھات کے ہین ظرف — پاتے ہین اگن راکھ سے او جل سے صفائی
جس شی سے وہ بو دفع ہو یا داغ ہو زائل — کافی ہو وہ شی اُسکے لیے بہر صفائی
اشیاے نجس کو جو کوئی صرف مین لاوے — اسطور سے بھی سکتی ہو ہو اُسکی صفائی
اشنان سے او رداں سے تپ طاقت و بس سے — اعمال سے کفارہ سے یا یاد خدائی
ہو قوم کے دستور کی تحدید بھی یعنے — پھر چاہیے زنار کی زنجیر بہائی
ہو منتر بھی اُپدیش سے ستگرو کے پیتر — اعمال کی ہو مجھ مین سمرتن سے صفائی
جب دیس کرم کال بھی اور درب ہو ظاہر — کرتا کی بھی اور منتر کی ہو جاے صفائی
یکجائی سے ان چھ کی ملے مکت کی دولت — دیتا ہو ادھرم انکے تخالف مین دکھائی
فاعل ہو اگر سود ر برہمن کے کرم کا — ہوتا ہو ہنر عیب کے پردے مین خفائی
لینا جو پتگرہ کا برہمن کو زبون ہو — دیتا ہو ہنر وقت مصیبت کے دکھائی

سنسار کا بیوہار ہی ان تینون گنون مین — جسطرح کہ ہی شیر مین جغرات و ملائی
ہوکر کے سویمبھو مُن اسیوا سنطے مینے — ہر برن کی دھرم کی تفریق نمائی
ایک ورنہ ہین سب آتما اور جسم کی روسے — برہما سے نہین چیٹی تک آپس مین جدائی
ہی بھید فقط نام کا اور روپ کا سب مین — جو بید کے بیوہار سے تھی علت غائی
کچھ بھید نہین ورنہ حقیقت مین کسو مین — آدم نہ فرشتہ نہ برہمن نہ قصائی
ہی ذات وہی پر ہی جدا نام اوصورت — زیور ہی اشرفی بھی ہی آوندطلائی
اسطرحسے سب ایک ہین استھاورو جنگم — سب سشٹ انھین پنج عناصر سے بنائی
ہی دیس مین بھی کال مین بھی فرق اسیطرح — انسان مین مخصوص نہین فرق وجدائی
تا زشت سے تارک ہو کرے نیک پہ رغبت — چھٹ جاے کرم پھانس یہ ہی علت نمائی
جس بوم مین پیدا نہوا ہوے سیہ رنگ — قابل نہین وہ ملک پے جگیہ نمائی
جس ملک مین ہی کاہ کشا یاکہ ہی تیرتھ — ہی پاک سزاوار پے خیر نمائی
ہی آب روان طاہر و ناپاک ہی بستہ — جس جاکہ برہمن نہو ناپاک کہائی
جسجاکہ سیہ مرگ ہو یا صاحب دل ہو — وہ بوم ہوا و سر بھی تو بس پاک ہی بھائی
اسطرحسے ہی وقت مین بھی عظمت و پستی — اعمال کی تعمیم مین تخصیص لگائی
جسطرح مقرر ہی سحر شام کی سندھیا — ہی وسط مین تیرون کے لیے قید لگائی
مرجاتا یہ پھر جیو کرم کرتے ہی کرتے — ونرات اُسے ہوتی نہ کرمون سے رہائی
اب اودھو اسی طرحسے ہی پاتر مین تفصیل — ہی قول برہمن سے بھی اشیا کی صفائی
ہی پاک جسے بید کا دانندہ بتاوے — ناپاک ہی ناپاک جو شو اُسنے بتائی
پاک آب چھڑکنے سے ہوئی پھولونکی مالا — سونگھے سے وہ جاتی نہین بھگوت کو چڑھائی
دس روز تک میگھ کا جل جیسے ہی ناپاک — پھر پاکی مین اُسکی نہین اندیشہ نمائی
ناپاک ہی مدت کا اسیطرح پکایا — طاہر ہی غذا جو کہ ہی فی الفور پکائی

دل مجھ مین دیا جسنے وہ پھر مکت ہی جیون — نہکرم وکرم بھگت کی ہی ملت غائی
شہوت غضب وحرص اُٹھے محفل سے — وہ ایک ہوا مجھ مین دوئی کرکے فنائی
مہان کوئی آتا ہی جب گھر مین کسی کے — وہ گھر کے خس وخار کی کرتا ہے صفائی
اسطرحسے جب میرا ہوا دل مین گذارہ — کوڑے کی طرح ہوتی ہی ان سبکی صفائی

بیان کرنا سر یکرشن جیکا بھگتونکی پہچان کی علامتا ودھو جی سے

سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پریچھیت — پھر اودھو سے فرمانے لگے کرشن کنہائی
جس شخص کا دل ہوتا ہی بس روپ مین میرے — یہ چار نشان اُسکی ہین پہچان کے بھائی
اول تو جدا ہوتا ہی جون توڑ وہی سے — کرتی ہی منی اور خودی دل سے جدائی
پھر رہتی ہی فکر اُسکو کہ اس دل سے کسیطرح — ہوجاے اہم بدہ کی نجاست کی صفائی
پھر شانت چھا رحم کی سوم ہی نشانی — سم درسی کی خو کرتی ہی پھر جلوہ نمائی
جس شخص کو یہ دانش کامل ہوئی حاصل — گن دوکھ کی کب اُسپہ ہی تاثیر نمائی
جسوقت تلک اعمال مین ہی اُسکو توجہ — ہی تن کی خبر ماہر افعال نمائی
اسوقت تلک بید مین جسطرح کہا ہی — لازم ہی گن ودوکھ کی تمیز نمائی
برہما سے لگا کاہ تک اس سے نہین خالی — داتا ہی وہی دوکھ سے ہو جسکو جدائی
سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پریچھیت — سیکرشن نے پھر اودھو کو کی راہ نمائی
یہ گیان وکرم بھگت کہین راہ جو تینون — گویا ہی سڑک منزل مقصد کی بنائی
اس راہ کو جو چھوڑ کے لذات کے بس ہو — سنسار کی گن دوکھ کی ہی بیم فزائی
ہی مردوہ ادھکار پہ جو اپنے ہی قائم — ہی منہی یہ ممنوع کی تقدیم نمائی
بیوہار سے تفریق ہی پر امر ونہی مین — سب ایک وگرنہ ہین نہین دخل جدائی
ہین چار برن پنج عناصر سے ہویدا — ایک آتما کی جملہ مین ہی جلوہ نمائی
سب ایک اگر ہوتے تھا بیوہار مین خنہ — مخدوم مین خادم مین نہین فرق تھارائی

اعمال کے پھر ترک کی فرمائی ہدایت — اس بات نے کی دلمین مرے وہم فزائی
ان دونون مین جو خوب ہو فرمائیے ارشاد — تا جادۂ مقصد مین نہو آبلہ پائی
فرمایا بری جب ہوا شہوت سے غضب سے — کی کبر کی اور حرص کی ترغیص نمائی
آزاد ہوا لوث سے دل مجھ مین لگایا — فی الفور ہوئی اُسکو تناسخ سے رہائی
پر بید مین سہ قسم طبائع کے مطابق — جانون کی خلاصی کے لیے راہ بتائی
انسان بنا گن سے گن آپس مین مخالف — رستہ نہین رعایت بھی وہی مجکو خوش آئی
ہی کرم تموگن کو رجوگن کو محبت — ستیاس کی ست گن کے لیے راہ نمائی
نرمل ہوا جسوقت کہ دل ست گنی کا — سم درس ہوا چھوڑ کے اپنی و پرائی
بدھ جا ہی یہی اُسکی کہ دیکھے مجھے سب مین — ہستی کی خبر اپنی کرے دل سے فنائی
حاجت نہین کچھ غسل و پرستش کی پھر اُسکو — کافی ہی یہی روپ مین ہو میرے فنائی
ہشیار ہی جو ہی زن و فرزند مین مشغول — مصروف ہی دنیا مین پے کار روائی
اس راجسی کو بھگت کی کی مینے ہدایت — پر بھگت مین یون چاہیے اشغال نمائی
اوّل دکھتا میری سُنے کان لگا کر — کھاوے وہ خورش جو ہو مرے نام لگائی
جو جرم خورد و نوش مین کرتا ہی خورندہ — پاتا ہی مرے نام سے وہ اُس سے رہائی
جو عطر و گلاب اپنے لیے اُسکو ہی درکار — لے نام مرا آپ کرے کام روائی
نو قسم کی اسطرح کرے بھگت وہ میری — نودھا جسے کہتے ہین بھگتان خدائی
جو کام ہین دنیا کے کرے دھرم کی رو سے — جو دھرم سے حاصل ہو کرے کار روائی
ادھرم مین کبھی بھولکے وہ پاؤن نہ رکھے — ہی خاک جو بے وجہ ملے خشت طلائی
اسطرح بتدریج اُسے گیان ہو حاصل — سم درسی ہو پاوے وہ علائق سے رہائی
ہی اہل تموگن کو کرم جگ کا سادھن — اعمال بھی دنیا کے کرے کار روائی
جس شخص نے ای اودھو مجھے دل دیا اپنا — تیرتھ جگ و تپ جوگ کی بدھ اُس سے بن آئی

ای اودھو کو مارگ نہین اُس راہ کو کہتے ۔ ہو وزد کی رہزن کی جہان رنج فزائی
اودھو نے کہا سُرگ ہی کیا نرک ہی کیا چیز ۔ بندھو کسے کہتے ہین کہو کرشن کنھائی
فرمایا کہ ہی سُرگ ستوگن کی فزونی ۔ کچھ اندر پوری کی ہی نہین قصد نمائی
بھٹی ہی حقیقت مین تموگن کی جہنم ۔ ہی دود کے مانند سقر وا نسے ہوائی
بندھو سے فقط قصد ہی مرشد سے خدا سے ۔ کرتے ہین جو ایمان مین امداد نمائی
کچھ قوم و قبیلہ کو نہین کہتے ہین بندھو ۔ حاصل نہین کچھ جنسے بجز رنج فزائی
پھر اودھو نے کی عرض کہ گھر کہتے ہین کیسکو ۔ مفلس کی تو نگر کی بھی ہو شرح نمائی
فرمایا کہ گھر عنصری پیکر سے ہی مطلب ۔ منزل وہ نہین چوب سے گل سے ہو بنائی
ہی جو کہ ہنر مند اُسے جان تو نگر ۔ نافع جو نہین وہ ہی سزاوار گدائی
کی عرض یہ اودھو نے کسے کہتے ہین کرپن ۔ فرمایا حواسون کا جو محکوم ہی بھائی
اودھو نے کہا ایس کسے کہتے ہین صاحب ۔ کہتے ہین انیس آپ کسے کرشن کنھائی
جو بس مین نہین گن کے کہا ایسا وہی ہی ۔ وہ ایس نہین جسکو کہ ہی منصب رائی
محکوم طبیعت ہی انیس اُسکو سمجھ لے ۔ کچھ بندہ و نوکر کی نہین مجھ نمائی
ای اودھو جو سنسار کے ہین عرف مین جاری ۔ ان لوگون کی اگیان نے کی عقل ربائی
پر گیان مین ان لفظون کے ہین دوسرے معنی ۔ جسطرح سے تفصیل تجھے مینے سنائی
اب آدھے ہی اشلوک مین بس ختم سخن ہی ۔ دانا کو اشارے سے ہی مقصد پہ رسائی
یہ خوب ہی یہ نیشت ہی جبتک کہ ہی کہتا ۔ نادان وہ ہی عقل کو ہی اُسکی دو جائی
جب عقل ہوئی ایک پھر اُس اہل خرد کو ۔ سب مین نظر آتی ہی میری جلوہ نمائی
انسان مین اے اودھو یہی عیب و ہنر ہی ۔ ہی عیب کے بیمار کو یہ پند دوائی

بیان کرم کا

اودھو نے کہا بید مین ہی آپ کا ارشاد ۔ یہ منع یہ جائز ہے سچے جلد خدائی

پردے مین رکھے زن کو غیور اسکو نجانو — جو دیکھ لے عورت کو کرے اُسسے لڑائی
کی عرض یہ اودھو نے سکھی کہتے ہین کسکو — فرمایا نہین وہ جو کرے عیش نمائی
سرور وہ ہے پاکے جو انسان کا جامہ — جسنے بھجن آنند سے لذت ہو اُٹھائی
اودھو نے کہا کیہے مگر دھرت یہی ہی — یکجا پہ کھڑا ہوکے کرے سیر و نمائی
فرمایا کہ جو عضو تناسل کو زبان کو — محکوم کرے کرنے نہ دے حکم نمائی
اودھو نے کہا کرتے ہین جو لوگ ریاضت — مطلب ہی فقط تن کی مگر رنج فزائی
فرمایا فقط ترک سے شہوت کے غرض ہی — کہتے نہین تپ جسم کی تکلیف کو بھائی
اودھو نے کہا ست ہی فقط صدق تکلم — فرمایا کہ جو دل سے کرے سب سے صفائی
کی عرض یہ اودھو نے یہ مجلس کا ہنر ہی — وہ بات کہے جو کہ ہو آقا کو خوش آئی
ارشاد کیا جسمین ضرر ہو نہ کسیکا — اُس بات مین ہو صدق کی بھی جلوہ نمائی
فرمائیے اودھو نے کہا کیا ہی طہارت — فرمایا کہ اعمال کی خواہش سے صفائی
کی عرض کہ کیا ترک ہی فرمایا کہ سنیاس — گر چھوڑ دے شی کوئی وہ تارک ہی رہائی
کی عرض کہ کیا لابھ ہی فرمایا میری بھگت — فرزند زن و زر سے نہین نفع رہائی
کہتے ہین کسے علم کہا آتما دانی — عالم وہ نہین پوتھی کوئی پڑھکے سنائی
کہتے ہین شری کسکو کہا زیب ہنر کو — دیہیم کی زیور کی نہین زیب فزائی
کی عرض کہ دُکھ کیا ہی کہا چاہ بشے کی — وہ دُکھ نہین گرنے مین کہین چوٹ ہو کھائی
کی عرض یہ اودھو نے کہ بندھ کسے کہیے — فرمایا جو تمیز کرے بند و رہائی
کی عرض یہ اودھو نے کہ موکھ کسے کہیے — فرمایا جو اس تن مین کرے کبر نمائی
کی عرض یہ اودھو نے سو مارگ کسے کہیے — فرمایا رہ راست جو بیدون نے بتائی
ای اودھو سو مارگ نہین اُس راہ کو کہتے — جسمین سے خس و خار کی کیجائے صفائی
اودھو نے کہا کیہے کہ مارگ کی حقیقت — فرمایا زر و مال کی تدبیر نمائی

دم کہیے جو ہر پنج حواس اسکے ہین سرکش — ان سرکشونکو خوب کرے چشم نمائی
خواہش سے فقط ترک سے سم کا نہین مطلب — دم دزدکی اعضا کی نہین قطع نمائی
پرالبدھ پہ شاکر ہو سہے دکھ ہی تجھتا — کچھ بوجھ اٹھانے سے نہین کار روائی
اودھو نے کہا کہتے ہین ہم درسی ہی الکا — دل اسکے کو ہی دوست سے دشمن سے صفائی
واقع مین یہی ہی کہ ہی کچھ اور حقیقت — فرمایئے ازراہ کرم شرح نمائی
فرمایا کہ سم درسی عبارت ہی اسی سے — جو دیکھے او جانے مجھے سب جانو نہین بھائی
اودھو نے کہا شور حقیقت مین وہی ہی — مردانہ کرے حرب مین ہو جنگ نمائی
فرمایا کہ دل جو کہ کرے تابع فرمان — اندری ہین عدو اُنکو کرے چشم نمائی
دے مخیلہ مین اُنکے تخیل کو نہ دھنے — وہ شور ہی شائستۂ اعزاز نمائی
اودھو نے کہا کہتے ہین وہ اہل دول ہی — فرمایا غنی جسنے مری بھگت سے پائی
اودھو نے کہا کرتے ہین سب جگ کی ہدایت — ہی ہوم غرض وحشی کی یا ذبح نمائی
فرمایا کہ اندری جو ہین بدراہ کی رہبر — ہی جگنیہ جوگیان اگن مین یہ جائین جلائی
اودھو نے کہا کہیے مگر دان یہی ہے — کیجے جو زر و غلہ کی تقسیم نمائی
فرمایا کہ نادانون کو جوگیان سکھاوے — ہر بھگت کے جاوے کی کرے راہ نمائی
اودھو نے کہا دزد ہی جو مال چراوے — فرمایا کہ جسنے کہ ہو قدم اپنی پسپائی
یعنے کہ کرے علم کی تحصیل جو چھتری — ہون ہیر کرے غیر سے اظہار نمائی
اودھو نے کہا کہتے ہین گنونت اُسیکو — یا ہو وہ سپاہی کہ کرے نغمہ سرائی
فرمایا ہنرمند کسی پاس نجاوے — اُسکو نہ سمجھ جو کہ کرے باد صبائی
اودھو نے کہا بھاگوت اب کسکا لقب ہی — ارشاد کیا جسنے ہو نو مجھے لگائی
اودھو نے کہا راہ کسے کہتے ہین صاحب — فرمایا وہ ہی راہ جو بیدون نے بتائی
اودھو نے کہا کیسے کسے صاحب غیرت — فرمایا جسے شرم ہو بدکام سے آئی

اول زن و فرزند سے جیسی ہی محبت — وہ چند کرے مجھسے وہ اخلاص نمائی
پھر دوسرے ہوگیان بھی اسطرحکا اُسکو — دیکھے مجھے استھا دروجنگم مین ضیائی
چیتن میرا روپ کہ ہی جسم مین ساری — ہی جسکے وسیلے سے یہ سب کار نمائی
جسوقت کہ اس جسم سے جاتا ہی وہ باہر — اعضا سب اسیطرحکی دیتی ہین دکھائی
پرکامو نسے سب اپنے وہ رہتے ہین معطّل — اسواسطے جانے کہ یہ ہی جسم فنائی
یہ جانکے اس تن سے کرے میری محبت — تب جانیے اب گیان نے کی جلوہ نمائی
سوم زن و فرزند سے ہو زر سے اودا ہی — تب جانیے بیراگ نے کی روے نمائی
چوتھے جو پھرے دولت دنیا عقب آسکے — وہ پھر کے نہ دیکھے اور رہے محو خدائی

بیان فرمانا سری کرشن کا تفصیل دھرم کی

سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پرچیت — کی عرض یہ اودھو نے کہ اے کرشن کنھائی
کہتے ہین مہاپرش بہت دھرم کے معنی — فرمائیے تصریح سے تشریح نمائی
یم کہتے ہین کس فعل کو کہتے ہین کسے نیم — سم دم کی تجھکی ہو تفصیل نمائی
ارشاد کیا ترک جفا چوری نہ کرنا — ہو برہمہ پہ اور بید پہ اقرار نمائی
سچ بولنا خاموشی دگر ترک تعلق — تذخیر زر و مال سے انکار نمائی
تقوی و حیا ضبط حواس اور تحمل — دہشت نے کہین راہ ہو خاطر مین نمائی
مجموع کو یم کہتے ہین بارہ ہین عدد مین — اب نیم کی کرتا ہون مین تفصیل نمائی
جپ تپ ہی دگر ہوم ہی سردھا ہی طہارت — خالق کی عبادات مناجات نمائی
مہمان نوازی دگر استاد کی خدمت — واجب ہی دگر تیرتھون کی سیر نمائی
ہی ترک ہوا حرص سہس صبر و قناعت — ہین نیم وہ دو پے مردان خدائی
مجموع یہ ہین دھرم ادھرم اسکا تخلف — پھل دھرم کا ہی خیر تخلف مین برائی
سم کہیے دل و عقل کو سب سمت سے لاکر — معروف کرے مجھ مین ہوس کرکے فنائی

پچیسویں برس اسمین بھی واجب ہی تمکن — گھٹ کرم کی ہی اسمین بھی تشویش فزائی
پنجاہ برس بعد کرے گھر سے کنارہ — جنگل مین رہے جاکے کئی مدّ تمین ہو چھائی
زن ساتھ ہو گر اُسکی رہا آپ ہو تنہا — ہو سخت ریاضت مین بسر بردہ نمائی
گرمی مین کرے پنج اگن مین وہ سکونت — بارش مین رہے فرق سے باران سے لڑائی
سرما مین رہے تا بگلو آب مین جاگیر — ہر فصل مین جز پھل کے غذا کی ہو صفائی
سن اُسکا کرے جبکہ پچھتر سے تجاوز — اندری کی زبونی سے ہو باطن کی صفائی
سنیاس وہ لے بار تعلق کو گرا کر — بے وسوسہ و خرشہ ہو محو خدائی
یا جاکے رہے تیرتھ و دریا کے کنارے — پرماتما کی دل سے کرے شغل نمائی
ہی طرز سوم باس ہو کوپین کا جوڑا — تا ستر جسے اُس سے نہو زیب فزائی
ہی درجۂ چارم پہ پرم ہنس کا رتبہ — منمار کرے یا نہ کرے تن کی صفائی
تن سے نہ خبردار ہو ہی یا کہ نہین ہی — اسطرح سے ہو مگن کہ اُٹھ جاے جدائی
ایسا جو پرم نہس ہو وہ روپ ہی میرا — مو بھر بھی نہین مجھ مین ہی اور اسمین جدائی
وہ کرم کرے یا نہ کرے پت نہین ہے — جب نیک سے اور بد سے غرض اُسنے اُٹھائی
ہی بھگت مری اودھو ہر آشرم کو لازم — پیاری ہی مجھے بھگت جہان جس سے بن آئی
کی بھگت میری جسنے کیے جگ سب اُسنے — بے بھگت کے بین اودھو سب اعمال ریائی
اودھو نے کہا یہ جو کیا آپ نے ارشاد — ہی دوست مرا جسنے کہ تو مجھے لگائی
شہوت غضب و حرص مین انسان جو پھنسا ہی — فرزند و نکی الفت کا جو ہی بند بپائی
کسطرح سے ہو بھگت مین مشغول دل اُسکا — پاتا نہین جو انکی کشاکش سے رہائی
فرمایا کہ جبتک ہو اسے گیان یہ حاصل — کر بھگت کرون مکت کی تحصیل نمائی
سمرن مین رہے نام کا ہو میرے موظف — البتہ وہ گر جنم مین ہو بھگت ضیائی
سن رکھ میری اے اودھو بدل چار یہ باتین — در اصل یہی مکت کی جڑ بید نے گائی

ان چیزون مین مخصوص مرے حسن کو دیکھے
گر سب مین میرا روپ نہ دے اُسکو دکھائی

ہو جائیگا مضبوط یہان جب کہ عقیدہ
پھر بدّہ سے ہر جاُسے مین دونگا دکھائی

کی عرض یہ اودھو نے بھگوتونکی حقیقت
حضرت نے جو فرمائی سمجھ مین میرے آئی

کس طرحسے انسان کرے بھگت کے اعمال
الطاف سے اب کیجیے ارشاد نمائی

ہر برن کا ہر جگ مین ہی کیا بھگت کا دستور
یا ایک طریقہ ہی نہین اسمین جدائی

بیان چارون دھرم اور آشرم کا

سُکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پریچھت
سیکرشن نے اودھو سے یہ کی شرح نمائی

جو دھرم کہ ہر چار برن کے ہین مقرر
ہر ایک پہ فرض اُسکی ہی تقدیم نمائی

برہمن کے لیے بید کی واجب ہی تلاوت
مشق اُسکو ریاضت کی مشقت کی بتائی

چھتری کے لیے ملک و رعیت کی حفاظت
مخصوص برہمن کی کرے حفظ نمائی

سیوا سے برہمن کی منو بیس کو غفلت
کھیتی سے تجارت سے کرے کارروائی

خدمت سے میسر ہی فقط سُودر کو عظمت
گر نوکری ہاتھ آئی تو معراج ہی پائی

پر بھگت مین بھگوان کی چارون ہین برابر
خاص اُسکے لیے مُکت ہی جو بھگت ہی بھائی

ہر بھگت کا ہر جگ کا جو پوچھا ہی طریقہ
سُن گوش دل و جان سے با غور نمائی

ست جُگ مین نہین پاپ تھا سب تین برن تھے
تھی جوگ سے ہر اک کو تناسخ سے رہائی

ترتا مین فقط جگ سے حاصل تھا تقرب
دوا پر مین پرستش سے خدا تک تھی رسائی

موقوع ہی کلجگ مین مرے نام کی سمرن
جگ جوگ و پرستش کی صعوبت ہی مٹائی

اس جگ کا خلائق کو نہین عقل سے بہرہ
شدت سے ضلالت کی ہوئی عقل ہوائی

رغبت بھی کرم دھرم سے ہٹ جائیگی سکی
سمرن مین فقط نام کے ہی اسکی بھلائی

آشرم جو ہین چار سُن اب اُنکے قواعد
پچیس برس علم مین ہو خوض نمائی

تجرید بھی لازم ہی اسی عمر تک اُسکو
بعد اُسکے تعلق کی ہو زنجیر بپائی

واصل ہوے سدھون سے ہوے عارف کامل — کتنی وہ بھبھوتین ہین کرے شرح نمائی
بیاپک ہو تمھین سب مین اما ہو سبکے محرک — ناظر ہو ولیکن نہین دیتے ہو دکھائی
ہین چرن کمل آپ کے سبکے لیے تیرتھ — ہو تکیہ بشکار بصد ناصیہ سائی
جو سرگ مین پاتال مین اسجا ہین بھبھوتین — ہو ظاہر و پوشیدہ کی اظہار نمائی
ای اودھو مین سب جانو نکا ہون جان و محب بھی — خلاق ہون ایشر ہون بقائی و فنائی
رفتار مین تو قوت رفتار ہے جان — زور آوررون مین کال ہون بیچون و چرائی
تک غور کر ای اودھو کہ وہ کال ہی کیسا — ہی گھات مین انسان کی سپے ملع نمائی
انسان ہی ای اودھو پر اسطرحکا غافل — کرتا ہی سدا ہیدہ تخیل نمائی
اس کام کا کر خاتمہ اُس کام کو کیجے — جانا نہ کہ جون موج ہی یہ کال ہوائی
انسان کی خواہش کی سماعت نہین کرتا — پورا نہوا کام کہ گھنیچ اسکی دہائی
اسطرحکا جو کال ہے وہ روپ ہی میرا — تاخیر نہ کر کام مین فرصت ہی فنائی
خورشید کہ نور اُسکے سے عالم ہی منور — ہی حصۂ بستم سے میری ضو کی ضیائی
ہی روپ میرا اندر مین مجھ پات مین برہمن — برہما مین مرے حسن کی ہی جلوہ نمائی
احجار مین چنتامن و انہار مین گنگا — افیال مین ایراوت و جادو مین کنھائی
مین بھرگ رکھو نمین ہون منو نمین ہون نارد — رُودرون مین مہادیو ہون بے روے ریائی
سُروھین ہون گاؤن مین دھنو نمین کلپ برچھ — ارجن ہون کماندارون نمین سرمشق و غائی
ہون سنگھ درندون نمین پرندون مین گرڑ ہون — گندھرب بلیچون مین صبیحون مین جمھائی
دت اہل تجرد مین ہون دانا ؤنمین ہون بیاس (یعنی وید کا ترتیب دینے والا ۱۲)
دمیون مین مین پرہلاد ہون بل اہل کرم مین — ہون سیس مین ناگونمین بے نوکہ نمائی
دھیرون مین مین رگھناتھ ہون بیرونمین پرسرام — ہون دیوتون مین بشن سزاوار ستائی
جس شی مین کہ گن تیج فزون سب سے ہو اودھو — جان اُسمین مرے حسن کی ہی جلوہ نمائی

سمرن مین رہا جو نہوا اِنسے ملوث — بے ریب و گمان اُسکی ہوئی مجھ مین سمائی
اسواسطے سالک نہ کرے سِدھ سے الفت — ہی کشف و کرامات کا مظہر بھی ہوائی
غائب جو ہوا دور کی لاکر کے خبر کی — ہو کر کے دیا خرد و کلان شکل دکھائی
ہی بھوت جبیشون کو واجبہ کو یہ قدرت — ہوتی نہین پر اُنکو درحق پہ رسائی
دریا پہ چلایا کہ اوڑا دور سے دیکھا — مچھلی ہی کبوتر ہی و یا گدھ ہی بھائی
گر بھوکھ کا ہو ضبط شب تار مین دیکھے — ذرے سے ہی خورشید تلک جس سے ضیائی
اسطور سے مضبوط ہو جب بھگت مین میری — محبوب وہ میرا ہی محب اُسکا ہون بھائی
جب مجھ مین ملا اودھو ہوا میرا وہ محبوب — پھر کونسی رہ سِدھ ہی اُسنے نہین پائی
اودھو نے کہا محض عنایت ہی کرم ہی — سِدھون کی کتھا مجھکو جو حضرت نے سنائی
سمجھا کہ نہین خوب ہی سِدھون کا ملوث — منزل پہ نہین اُسکے تماشے کو رسائی
پر یہ جو کہا دیکھے مجھے سب مین برابر — سم درسی کی کرہی پہ کرے جلوہ نمائی
کسطرح تمہین دیکھ سکے سب مین مساوی — جس جان نے اگیان سے ہو عقل گنوائی
اس قسم کا یہ گیان بھلا لائے کہان سے — کچھ اسمین بھی طاقت ہی سریکرشن کنہائی
فرمایا کہ جب تک ہوا سے گیان وہ حاصل — اگیان کی ہو جس سے سکے دور نمائی
مشغول رہے سمرن و پوجا و بھجن مین — گیان آئیگا اگیان کی کر رنگ زدائی
ارجن سے کہی اپنی بھجو تونکی حقیقت — تجکو بھی سناتا ہون بالطاف نمائی
ان چیزون مین موجود مرے روپ کو سمجھے — دے عین یقین سے مرا روپ اسمین دکھائی
ملنے سے اسی علم کے گیان آئیگا اُسکو — پھر جلوہ مرا دیگا ہر اک شے مین دکھائی

پوچھنا اودھو کا اوصاف بھجوتون کے اور بیان فرمانا سریکرشن جیکا

کی عرض یہ اودھو نے کہ اے کرشن مہاراج — ہین آپ تو بر بر ہم سزاوار خدائی
جو بید کے اور شاستر کے دانا ہین برہمن — مظہر کے ذریعے سے ہی لو تمسے لگائی

فرمایا کہ اسی اودھو سب اٹھارہ ہین تتھین — آٹھ آسمین سے اعلے ہین دس اوسط ہین گنائی
تین انمین سے انما ہی دھان ہی اوگھان — تن سے ہی تعلق انھین بے چون وچرائی
جو خرد کلان سے ہی اسے کہتے ہین انما — مہان ہی جسے خردی سے ہوجاے بڑائی
بھاری سے جو ہلکا ہو اسے کہتے ہین لگھمان — ہی پراپت جہان چاہے وہان ہووے رسائی
پنجم ہی پراکام سُنے دور سے دیکھے — ہی گوش کی اور چشم کی اعجاز نمائی
ہی ایشتا ششم وہ ہے جسکو ہو خواہش — جو چاہے جسے دیوے یہ ہی فضل خدائی
ہی ساتوین وشٹا جو ہی آرام کا مخزن — ہشتم ہی لبیکن کرے جذب نمائی
ہین درجہ اوسط مین جو دس سدھ ہین باقی — اعلے ہین وہی آٹھ جو بالا مین گنائی
ہی انورمی جو بھوکھ پیاس پہ غالب — جاڑا لیسے نہ گرمی سے طبیعت ہو ڈرائی
ہی دوسری وہ جس سے کہ غائب ہو نظر سے — سوم جو غذا چاہے وہ رکھی ہو پکائی
جو دل کیطرح تن بھی کرے سیر ہی چوتھی — ہی پانچوین جو چاہی وہی شکل بنائی
ششم ہی جو قالب مین ہوا غیار کے داخل — ہفتم کرے تن غیر ارادے نہ فنائی
ہمراہ فرشتون کے کرے سیر ہی ہشتم — پھر دل کا جو سنکلپ کرے چہرہ نمائی
دسوین مین ہی راجہ کیطرح سب پہ حکومت — محکوم رہے خلق کرے ناصیہ سائی
اودھو نے کہا جسکو کہ ہو سدھ کی خواہش — کسطرح سے یہ سدھ کرے چہرہ نمائی
فرمایا کہ بھگوان کے سمرن سے بھجن سے — بھاگوت مین جسطرح سے تدبیر بتائی
ان سدھونسے پر اودھو بجز نعمتِ دنیا — پرلوک کی ہوتی نہین کچھ کارروائی
ہین بلکہ مخل منزل مقصود کی جملہ — سالک کی انھین سے ہوئی زنجیر بپائی
انسان نے جب باندھی کمر سیر کے بھجن پر — بھگوت کی بدل بھگت مین لو اُسنے لگائی
اُس شخص کو بہکاتی ہین آکر کے یہ سدھین — باز آؤ عبادت سے کرو کام مروائی
گرانسے کیا لوث محبت سے ربا باز — خلقت کو دلی بنکے کرامات دکھائی

اُس باد کی تحریک سے وہ ہوکے شگفتہ — فرمائیگا بالا کی طرف جبہہ نمائی
آئیگا نظر مہر صفت روپ چترنجھ — ہاتھو نمین گدا سنگھ پدم چکر ضیائی
پوشاک بسنتی بھی عجب سانولی رنگت — سورج کی طرح سیس پہ دسیم طلائی
کنڈل کی جھلک کانو نمین مچھلی کے مشابہ — بنمال کنول پھول کی گردن نمین پنھائی
ہو کوستبھ اسطرح ضیا بخش گلو مین — دیجو رمین جون ماہ کی ہو نور فزائی
اک سمت مین سینے کے نشان بھرگ کے پاکا — پھر دوسری جانب ہو جگہ لچھمی نے پائی
ہو زیب کمر ایک کمربند مرصع — دو تیے ہون صد جسمین سے رنگون طلائی
اس سانولی صورت کا کرے دلمین تصور — دل اُسمین ہو زنبور کی مانند فدائی
جب تین کہ چھ ماہ کہ دس ماہ اسطرح — اس روپ مین شاغل نے ہو لو خوب لگائی
تکلیف نہ کچھ بھونکھ سے پھر پیاس سے اُسکو — سردی کی نہ گرمی کی پھر اُس تک ہو رسائی
پھر آپ نے فرمایا کہ ای اودھو شب و روز — سمرن مین جو کرتے ہین مرے شوق فزائی
سُنتے ہین کتھا دھیان بھی کرتے ہین بظاہر — تاثیر نہین کرتی ہو کچھ جلوہ نمائی
ای اودھو یہی اُسکا حقیقت مین ہے بھید — وا رُونی کی اُس گل کی ہوئی کچھ نہ دوائی
القصہ جب اسطرح ہوا دھیان مین تدبر — سب خلق چترنجھ اسے دیتی ہو دکھائی
پربرہم نظر آتا ہو بے شبہہ پھر اُسکو — نارائن پرائن اُسے کہتی ہو خدائی
اس حال مین ہوتی ہو بہت جسم کو جنبش — ثابت جو رہے اُسمین وہ ہو مرد خدائی
تب ہوتا ہو کامل کا اُسے مرتبہ حاصل — کرتے ہین سجود اُسکو سر و شان سمائی
اسوقت مین سدھین اُسے بہکاتی ہین آکر — تا منزل مقصد سے کرے عود نمائی
گر دام مین سدھونکے ہوا جاکے گرفتار — موقوف رہی عرش کی پرواز نمائی
سدھ لوک مین رہتا ہو وہ سدھونمین ہمیشہ — یا اُسنے فرشتون مین جگہ رہنے کو پائی
اودھو نے کہا سدھ وہ کہتے ہین مہاراج — فرمائیے نام اُنکے کی تشریح نمائی

فرماتے ہین سیکرشن کہ برہمانڈ یہ سارا
کرتا ہی مرے جسم مین جو جلوہ نمائی

جاندار جو سب رہتے ہین برہمانڈ کے اندر
اس رج کے سبب اُنکی ہی پاکی و صفائی

دل مجھ مین اگر بشینو اسطرحسے رکھکر
عالم مین پھرے دیتا ہو نہین اُسکو رہائی

جو چاہے کرے دلکو مگر مجھ مین لگاوے
کیا کرسکے ہمانگی اہل ریائی

اودھو نے کہا یہ جو کیا آپ نے ارشاد
دل مجھ مین لگاکر کے کرے فکر نمائی

اس دھیان کا ارشاد اگر قاعدہ کیجے
ہو مکت کے طالب کے لیے راہ نمائی

فرمایا سریکرشن نے دو راہ ہین اُسکی
پہلے ہی نگن پھر ہی سگن ذات خدائی

ورزش جو کرے پہلے کوئی یافت کی میری
لازم ہی سگن روپ کی اشغال نمائی

جسوقت کہ اس دھیان مین قائم ہو بخوبی
نرگن کا سروپ آپ کرے جلوہ نمائی

اک گوشے مین مشغول ہو وہ بیٹھکے تنہا
خلوت مین نہ اغیار کی ہو دخل نمائی

دو حصہ غذا پیٹ مین اک حصہ ہو پانی
ہو بخش چہارم مین پئے باد صفائی

آسن کرے اُسجا پہ زمین کرکے برابر
پھر دلکے حواسون کی کرے ضبط نمائی

آنکھین نہ کھلی رکھے کرے بند نہ بالکل
ہو پرّہ بینی پہ نظر خوب جمائی

دہنے کو کرے بند رکھے چپ کو کشادہ
تا باد برونی سے ہو امداد نمائی

اسطرحسے جب پُر ہو شکم باد سے بالکل
پورک ہی وہی یعنے کہ تذخیر نمائی

کنبک سے کرے پرّہ بینی کو مقفل
تا راہ برآمد کی نہو باد نے پائی

پھر چپ کو کرے بند بینی کو کشادہ
ریچک ہو وہی یعنے کہ ترخیص نمائی

باطن کا فضا جبکہ ہوا سے ہو منوّر
اُنکار کی اُسوقت کرے ورد نمائی

آواز بلند اُس گھڑی اُنکار سے ہوگی
جیون تھالی کی جھنکار ہو یا بانگ درائی

ہر سمت سے دل کھینچلے آواز سے وہ
تکمیل پہ اس مشق کی جب ہوگی رسائی

افتادہ جو رہتا ہی کنول پھول یہ دل کا
ہین شانزدہ گلبرگ بصد جلوہ نمائی

فرمایا کہ سب راہون کا رُخ میری طرف ہی — کیونکر مین کہون ایک ہین سب میری بنائی
رہرو کے نکلنے سے تعدد ہے طرق کا — انسان چلے اُسپہ جو رہ اُسکو خوش آئی
جب ایک ہی ای اودھو ہوئی منزل مقصود — جس راہ سے جائیگا وہین ہوگی رسائی
جس راہ سے ای اودھو ملے ست چد آنند — برہما کو وہ تھی پہلے پہل مینے بتائی
برہما نے کچھ اپنا بھی ملا اسمین جوگن — اُس راہ کی تعلیم سو مجھکو سکھائی
آمیختہ کر اسمین تموگن کو منو نے — کی بھرگ وغیرہ کو وہی راہ نمائی
پھر اورون نے بھی اسمین بڑہایا اپنی طرف سے — جو دلمین ترنگ آئی وہ خلقت کو بتائی
اک نے کہا چھوڑے نہ برن آشرم اپنا — اس دھرم سے ہی مکت کی آئینہ نمائی
اک نے کہا رہنے سے نکو نام جگت مین — ہاتھ آئیگی جنت کی بہت بیش نمائی
خیرات کہا ایک نے ہی خلد کا زینہ — فرمایا کسی نے کہ ریاضت ہی بقائی
ہی پار کسی نے کہا ہر بھگت سے بیڑا — پھر ایک نے کی جگ کی بہت مدح سرائی
اسطرح سے ہر اک نے کہا دلمین جو آیا — قاصد کو وسا بھرم ہوا راہ بنائی
جس راہ مین ای اودھو مری بھگت ہی شامل — ممکن نہین دے مکت کی منزل نہ دکھائی
بے نام میرے ورنہ ہر اک راہ ہی مخدوش — ہاتھ آیا نہ کچھ بہیدہ تکلیف اُٹھائی
جس بھگت نے اے اودھو دیا مجکو دل اپنا — اورون کی طرف اُسنے نہ پھر آنکھ اُٹھائی
ای اودھو مجھے بھگت وہ از بسکہ ہی پیارا — پھرتا ہون عقب اُسکے بصد شوق فزائی
دیتا ہون مین مکت اُسکو وہ لیتا نہین ہرگز — پھر دولت و فرزند کی کیا کامروائی
اس جسم کی کچھ اُسکو نہین اپنے خبر ہی — موجود ہی عالم مین ویا ہی وہ فنائی
سب خلق کو خواہش ہی مرے چرنونکی رج کی — خاک اُسکی کف پا کی مری آنکھ کو بھائی
سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پرچھیت — یہ سُنکے اگر کوئی کرے شبہہ نمائی
نارائن ایشور کہ نہایت ہین مظہر — اُس بھگت کی رج چرنونکی کیون اتنی خوش آئی

اسطرح سے جب مگن ہیری بھگت مین من ہو — اندری کے کبھے کی نہین پھر دخل نمائی
تطہیل جو اسکی اگرچہ نہین ممکن — دل پائیگا پر اُنکے تصرف سے رہائی
کان آنکھ اسیطرح سے دیکھینگے سُنین گے — بینی کی زبان کی بھی وہی کامروائی
چاہین کہ شریک اپنے کرین کام مین دل کو — ہاتھ آتا ہی کب اُنکے وہ شاہین سمائی
پھر نہس نے فرمایا کہ بے مگن ہوے دل — ابھیاس ہی کرتے ہوے شاید ہو فنائی
یہ مشق کسیطرح سے بیکار نہوگی — ہر جنم مین ہر بھگت کی ہو جلوہ نمائی
جب بھگت سے وہ مگن ہوا روپ مین میرے — اندری کا گمان دخل جو سُدھ تن کی گنوائی
جسطرح سے مستی مین مگن مست کا دل ہی — تن کی نہین سُدھ اُسکو ہی قائم کہ فنائی
اسطرح سے یہ دل بھی جب آتم مین مگن ہو — رہتی ہی اُسے ہوش سے اعضا کے جدائی
سنکاد کہ و مگن دل اس طرح سے مجھ مین — اندری کا کبھی سُکھ نہ کرے دخل نمائی
سنکاد کو یون ہنس نے جب گیان سکھایا — آپس مین کہا ہنس پرم ہنس ہی بھائی
کر نہس کو سب سجدہ روانہ ہوے وانسے — کی ہنس نے اُسجا سے بھی پرواز نمائی
سیکرشن نے اودھو سے کہا تمنے جو پوچھا — کسطرح سے لذات کو ہو دل سے رہائی
جسطرح سے کی ہنس نے سنکاد کو تلقین — اسطرح مرے روپ مین دے من کو دوتائی

پوچھنا اودھو کا سیکرشن جی سے راہ منزل مقصود کی اور بیان فرمانا اُنکا

اودھو نے کہا آپ نے فرمایا بت اکید — بے میری محبت کے نہین عہدہ برائی
کہتا ہی کوئی جوگ کوئی بید کا پڑھنا — کرتا ہی ریاضت کی کوئی راہ نمائی
کہتا ہی کوئی جگ کوئی جپ گیان ہی کوئی — راہون کے تعدد سے ہی اندیشہ فزائی
فرمائیے اِن سب مین سے جو راہ ہو سیدھی — جس راہ سے ہو منزل مقصد پہ رسائی
دانا کے لیے سہل ہی جس راہ سے جاوے — نادانی کی عارض ہی یہان آبلہ پائی
پس آپ کے نزدیک جو اک راہ ہو سیدھی — اس راہ پہ بندہ کرے اقدام نمائی

یے گن جو بندھے چت سے ہین چت بستۂ لذات — کسطرح ہوان تینو کی آپس مین جدائی
تھے کامون کی کثرت سے جو برہما جی پریشان — عاجز ہو جوابات سے لو مجھے لگائی
فی الفور ہوا ہنس کی صورت پہ مین ظاہر — کی خم ہو سبھون نے مری تعظیم نمائی
سنکادنے بڑھکے کہا کون ہو صاحب — تب ہنس نے ہنسکر کے یہ بات آنکو سنائی
گر جان سے سائل ہو تو وہ ایک ہی سب مین — تقسیم سے تفریق سے ہی اسکو جدائی
ایسا ہی اگر عنصری پیکر سے تمھارا — کل جسمون نے تکوین عناصر سے ہی پائی
بے معنی ہی پس دونون طرح آپکا گفتار — ان دونون قرینون کا ہی پھل ہرزہ درائی
وہ ذات مری جو ہی بری لوث صفت سے — اعضا کی اسے گفت و شنو سے ہی جدائی
سرب آتما ہو روپ مرا جگ مین بیاپک — شیشو نہین ہی خورشید کی جون عکس نمائی
سنکادیہ سنکے ہوے غرق خجالت — سب گیان کا ابھمان ہوا سر سے ہوائی
پھر ہنس نے فرمایا کہ اے طالب صادق — اصلا نہین اندری کو جو ہی من سے جدائی
اسواسطے اوتار لیا ہنس کا مینے — دی شیر کو جون آب سے مینے ہی جدائی
لذات سے یہ من بھی اسیطرح جدا ہی — پر اسکے لیے شرط ہی تدبیر نمائی
یہ دل جو پھرا کرتا ہی رنبور کی مانند — میرے چرن اربند کا ہی دھیان دوائی
مشغول کرے میرے ہی سمرن مین بھجن مین — منشوف زبان ہو جوپے ہرزہ درائی
نت اسکی جو لذات پہ ہی رال ٹپکتی — جگیاد کا پرساد ہی تخفیف نمائی
انکھون کو جو ہی صورت زیبا سے محبت — دیکھین مرے اوتار کی خوبی و صفائی
گانے پہ کہانی پہ اگر کان ہین راغب — سن لے میری لیلا کی کتھا نغمہ سرائی
لذت کی ملاوٹ سے دل اسطرح چھڑا دے — تب جان کی ہو محفل جانان مین سائی
اسطرح کا ہی ورنہ یہ دل شوخ کہ اسکو — دم بھر بھی نہین فکر تلذذ سے رہائی
اسواسطے جو بھگت سے لذات ہین لاحق — اندری کو کرے من کو ادھر راہنمائی

جو آب سے تالاب کے ہین پیاس بجھاتے — وہ غرق ہین راجس ہین بصد بے سروپائی
ہی چاہ کے پانی کی جنھین چاہ نے گھیرا — وہ مثل رہٹ گرد ہین تامس کے فدائی
سنگت ہو جنھین سادھونکی ستونکی میسر — ست گن کے وسادے پہ ہی اجلاس نمائی
راجو نکی رئیسون کے جو ہر دم ہین مصاحب — تامس کے خرابے مین جگہ رہنے کو پائی
برتھ مین جو خوش باش ہی سنگن کا محق ہی — پر خواہش دل اُسکی ہو بھگوت مین سمائی
ہی شہر کے ساکن کو رجوگن سے علاقہ — تحریک خورد و پوش نے ہی دھوم مچائی
دیہات مین رہتا ہی وہ تامس ہی مجسم — آدم مین گویا روح درندے کی در آئی
اودھو جسے انمین سے ہو مکت خواہش — نعمت سے وہ ساتک کی کرے زلہ ربائی
ساتک سے اُسے جاہیے گیان کی لذت — تلخاب مکافات سے دے گیان رہائی
اودھو نے کہا دل جو گرفتار ہوس ہی — عمر اُسنے حواسون کی اطاعت مین کھپائی
رہتا ہی حواسون کو تلذذ کا تجسس — مُڑتی نہین اُس خسے جہان باگ اُٹھائی
کیا صورت زیبا پہ یہ مفتون ہین آنکھین — سُنتے نہین گوش ایک کی جز نغمہ سرائی
چاٹے ہی سدا ہونٹھ زبان بہر تلذذ — خود بینی سے بینی ہی پئے نالیہ سائی
کس طرحسے دل انکے تالف سے جدا ہو — جون شیر و شکر انسے محبت ہی بڑھائی
فرمایا کرے نام کا ابھیاس ہمارے — ہو بھگت مین میری تب اُسے شوق فزائی
ہو جائے اُسے گیان اسی جنم مین حاصل — آسانی سے ہو منزل مقصد پہ رسائی
ہی ورنہ بہت جنم مین بھی اسمین تامل — گر اور کوئی رہ سے کرے سعی نمائی
اس خاطر وحشی کو کہین جانے نہ دیوے — ہر جا سے اسے گھیر کرے میرا فدائی
سب جا سے اسے کھینچکے جو مجھ مین لگاوے — سنکادے کی مینے ہی تشریح نمائی
اودھو نے کہا مجھسے بھی فرمائیے ارشاد — جس طرحسے سنکادکو کی راہ نمائی
فرمایا کہ سنکادنے برہما سے یہ پوچھا — بتلائیے کیا جوگ کی ہی علت نمائی

ایکادسی آدک کے کرے برت کی عادت — جنم اشٹمی آدک مین کرے طوے نمائی
دل شانزدہ اقسام سے پوجا مین لگاوے — بدھ اسکی ہی جو بید پورانون نے بتائی
پوجے مجھے آکاس مین سورج مین اگن مین — باھن مین پون مین ہی مری جلوہ نمائی
گوون مین بھی خود مین بھی مرے روپ کو پوجے — خالی نہین جلوے سے مرے ساری خدائی
ست سنگ سے جو یافت مری جلد ہی ممکن — ہرگز نہین تپ جگ مین وہ تسہیل نمائی
مشغول رہے آدمی سمرن مین بھجن مین — تا دور ہو اعمال کی زنجیر بپائی
جب گیان کا ہو بطن سے باطن کے تولد — سوچھم مرا بھر روپ پڑے سب مین دکھائی
ہی گیان کی تولید کی تدبیر یہ اودھو — پہلے کرے رج تم کی ستوگن سے صفائی
خاصہ ہی تموگن کا غریبون کو ستانا — خوشوق تغم کی رجوگن نے ہی پائی
ست گن کی طبیعت مین دیا دھرم چھما ہے — پس چاہیے ست گن مین کرے مشق فزائی
ست گن کے تداول سے ہی پھر گیان کی تولید — ہی گیان سے پھر منزل مقصد پہ رسائی
عرفان کی دولت نہو جبتک کہ میسر — سمرن مین بھجن مین کرے اشغال نمائی
جانے کہ یہ سنسار بڑا پیڑ ہی بھاری — مشکل ہی کلہاڑی کے سوا قطع نمائی
عرفان فقط اسکے لیے تیز تبر ہے — مرشد سے مگر چاہیے تحصیل نمائی
گو بھگت سے سمرن سے بھجن دھیان سے ہر کے — اس برچھ کی ہوجائیگی اک روز صفائی
ای اودھو یہ دل ہوتا ہی جس کرم مین مشغول — اس کرم کا گن کرتا ہی تاثیر نمائی
سننے سے کتھا ستا کی ہوست کی فزائش — ہی راجس و تامس مین وہی جلوہ نمائی
جو بھاگوتا ورجک شبسٹ سنتے ہین گیتا — ست گن کی خواطر مین ہی تفریح فزائی
رج اور پورانون مین ہی بھارت مین ہی جنکو — راجس سے دل انکے نے اچھل کود مچائی
افسانہ جنھین بھوت پرتون کا ہی بھاتا — تامس کی سیاہی ہی دل و دیدہ مین چھائی
جو آب سے گنگا کے اودھنا کے ہین سیراب — ست گن کی طراوت سے ہی شاداب نمائی

ہو گر سنگی تشنگی و الفت واندوہ — ہو خوف بھی اور مرگ کی اندیشہ نمائی
محتاط[۲۷] رہے وزدی و اغوا و دخل سے — عرفان[۲۸] بھی ہو اور شاعری ہو اسکو خوش آئی
تمیز[۲۹] شر و خیر مین بھی چاہیے اسکو — معلوم ہو ہر شی کی برائی و بھلائی
جو کچھ کہ او جیسا کہ مین ہون خوب سمجھ لے — جون مجکو زمان اور مکان سے ہی جدائی
بعد اسکے محبت سے کرے میری پرستش — جز میرے نہ وے اسکو کوئی چیز دکھائی
جون طفل کو جز شیر نہین میل کسی پر — ہر چند کہ پیش اسکے کرین ڈھیر مٹھائی
فی الواقعہ اے او دھو وہی بھگت ہی گیانی — اعمال کا بن پھونک دیا خاک اڑائی
بیشک اسے اے او دھو مرا بھگت سمجھنا — جا اسنے حقیقت مین مرے قرب مین پائی
گر ظاہری لچھن کا تفحص ہو کسیکو — باطن پہ نہین عقل کو ہرگز کی رسائی
نارائن و لچھمی کی وہ کرتا ہی پرستش — صورت وہی بھائی ہی جو سیرت مین سمائی
خالی نہین سمرن سے کسیوقت ہمارے — ہی عمر گذشتہ سے اسے شکوہ نمائی
بے یاد جودن گذرے گئے مفت وہ برباد — کیون سینے نہ اُن روز و نہین لوہر سے لگائی
اے او دھو مرے بھگت بھی ہین چار طرح کے — نام ایک ہی معنی مین ولیکن ہی جدائی
اک گیانی[۱] ہی جو درجۂ اول کا محق ہے — جسمین کہ وہ دین تین علامات دکھائی
ہی دوسرا[۲] وہ بھگت دوم درجہ کے لائق — دنیا سے تنگ آکے جسے عقدہ کشائی
ہی تیسرا[۳] جگیاس جو سننے سے کتھا کے — دل اسکے مین ہو بھگت کا خورشید ضیائی
چوتھا[۴] جسے ہو دولت و فرزند کی خواہش — مطلب کے لیے میری کرے مدح سرائی
وہ بھی ہی مرا بھگت بہر نوع ہی پیارا — کی اسنے رجوع آکے پے کام روائی
گیانی کے کرم گیان کی ہین آگ سے جلتے — مٹتی ہی شر و خیر کی زنجیر بپائی
حاصل اسی قالب مین انھین مکت ہی جیون — مابعد بھی ہی زادن و مرون سے رہائی
وہ ہرشہ بھی آہستہ ہی آہستہ ہین ترقی — ہاتھ آتی ہی خاطر کی بتدریج صفائی

ہفتم یہ علامت ہی کہ آپکار ہو دلمین — بھگوان سے اورونکے لیے چاہے بھلائی
جسطرح کہ پرہلاد سے نرسنگھ نے پوچھا — اب مانگ لے جو چاہ ترے دلمین ہو آئی
کی عرض کہ فرمائیے سنسار کا دکھ دور — فرمایا کہ اسمین ہی عبث سعی نمائی
وہ کاٹتے ہین آج جو بو رکھا ہی پہلے — پھر اُسنے کہا مجھپہ جو ہی لطف نمائی
بوجھ اُنکا اُٹھا کر کے مرے کاندھے پہ لادو — یون بیشنو کو چاہیے احسان نمائی
ہشتم یہ علامت کہ سخن راست ہو اُسکا — مرغوب دروغ اسکو نہو ہرزہ درائی
مضبوط ہو ہر بھگت مین پہچان نوین ہی — سمرن مین کتھا مین نہو اہمال نمائی
دسوان ہی نشان ظاہر و باطن کی طہارت — کرتے نہین دل پاک فقط تن کی صفائی
یہ حرص و غضب شہوت و لذات کی الفت — کتناس کے مانند ہین بے شبہہ نمائی
جس گھر مین کہ کتناس ہو موجود شب و روز — کس طرح سے پاک اُسکو کہین اہل صفائی
ایوان نجس گھر کا ہو دروازہ مصفا — دون غلطت باطن کی ہو ظاہر کی صفائی
لازم ہی رکھے خانۂ دل پاک و مصفا — تب برہمہ کے ہو لائق اجلاس نمائی
سیم درسی سنو یازدہم اسکی علامت — سب شی مین کرے نور حق آئینہ نمائی
ہو دوست سے دشمن سے ملاقات مساوی — اپنے مین بگانے مین نہو فرق نمائی
اک حال پہ ہمواره رہے قوت و طاقت — ہو رشک کے بھی لوث سے خاطر مین صفائی
ہو گرد کی شہوت کا نہ گرد اُسکے گذاره — ظاہر کے حواسونپہ ظفر اُسنے ہو پائی
ہو مال کی تذخیر سے بھی دل کو تنفر — اعمال کے ثمرے مین بھی ہو لو نہ لگائی
تقلیل غذا پر بھی ذرا مد نظر ہو — دل جمع ہو قابو مین بھی ہو عقل درائی
سب خوف و خطر چھوڑ رہے میری سرنمین — ہو میرے تصور مین بھی لو اُسنے لگائی
ہو کوہ کی مانند وقار اُسکے چلن مین — ہشیار رہے بے خبری کر کے ہوائی
صابر بھی ہو برداشت کرے رنج صبوری — شش دشمن جانی پہ بھی فتح اُسنے ہو پائی

جو فعل عیب اودھو سمجھتا ہے ضروری — راحت کی حماقت سے ہی تخیل نمائی
حاصل کیا زرجنے کیا دھرم نہ آیسے — کیا نفع ہوا مفت مین تکلیف اُٹھائی
جوانی کو مصروف کیا جھوٹ مین جسنے — منطق کا ثمر کچھ نہ ریا اُسکو دکھائی
جے بھگت کے پیچھل ہو سب تیرتھ و تپ جگ — جسطرحسے اُن سبکی خوشی ہاتھ نہ آئی
اودھو نے کہا یہ جو دیے پھرتے ہین دیکا — سمرن کی بھجن کی بھی ہو اور راہ نمائی
داتھ نہین پرمیشور سے کیا چیز ہے کیسا — کہلاتے ہین سب بیشنو بھی گیان ہوائی
فرمایا کہ جب تک کہ اُسے گیان ہو پیدا — اوتاردن کی لیلا مین کرے شوق فزائی
سمرن بھی بھجن اُسکا کرے دلکو لگا کر — اس فعل سے ہی گیان کی تنویر نمائی
اودھو نے کہا بیشنو جو درست ہین تمکو — تخصیص کی اتبک کوئی توجیہ نہ پائی
معلوم ہو کس فعل سے خوش آپ ہین اُنسے — ہو اُنکی علامات کی تشریح نمائی
فرمایا کہ تیس اُن مین علامت ہین ہوید — جن لوگون نے دولت ہو مری بھگت کی پائی
تفصیل مین اب تمسے بیان کرتا ہون اودھو — ہین ایک بظاہر ہی علامت سے جدائی
اول یہ کہ گالی وہ کسیکو نہین دیتا — نارایں اُسے دیتے ہین ہر شے مین دکھائی
کہتا ہو جسے بد کہون دُکھ بشن کو ہوگا — یہ جان کے بنیاد خصومت کی مٹائی
ہی دوسرا وصف اُسمین تحمل کا چھپا کا — سو بات کہو زشت نہ بدلے وہ رُکھائی
گالی کے عوض گالی کہے بدکے عوض بد — وہ مردم دنیا ہی نہین بیشنو بھائی
سوم یہ کہ بس نرم و ملائم ہو دل اُسکا — نونیت نے بھی اس سے خجالت ہی اُٹھائی
چالاک ہو ظاہر مین علامت ہی چہارم — دنیا کے امورات مین رکھتا ہو رسائی
باطن مین مگر گیان سے ہو اُسکو علاقہ — قبضہ اُسکی ہو آنکھو نہین خلائق کی سمائی
ہو پانچوین پہچان کہ نخوت نہو اُسکو — منت سے کرے اورونکی توقیر فزائی
ششم یہ کہ ثابت ہو قدم دھرم پہ اُسکا — ہرگز نہ ڈگے جسمین ہو لوا سنے لگائی

اندری کا جو ہی بھوگ خورد و نوش وغیرہ — قسمت سے سمجھتا ہی یہ شی جسم نے پائی
آنے سے مسرت ہی نہ جانے کا تردد — آنند سے بھگوان مین لو اُسنے لگائی
وارستہ ہی وہ قید سے ہر کرم سے آزاد — بستہ ہی وہی جسکو کہ ہی خویش ستائی
مایا نے ہی سب خلق کو دو چیز سے باندھا — دانائی و نادانی نہین جس سے رہائی
گیانی یہ سمجھتا ہی یہ تن مثل شجر ہی — بیٹھے ہین دو مرغ اُسپہ بصد جلوہ نمائی
اک گدھ ہی اُسمین سے دوم ہنس کی صورت — پھل کھاتا ہی اک دوسرا دیتا ہے گوائی
پرماتما ہی ہنس جو بے لوث ہی تن سے — ہی گدھ کی طرح جان یہ حرصی و ہوائی
پائی جو کوئی شی تو بہت محو طرب ہی — نایابی مین ہی اسکو بہت رنج فزائی
پر بھوگ سے اندری کے نہین ہنس کو دکھ سکھ — تقدیر سمجھتا ہی جو شی جسم نے کھائی
کی عرض پھر اودھو نے کہ سب اہل جہان کو — کرتے نہین کیون مکت سریکرشن کنھائی
فرمایا کہ ہوتی نہ اگر قید و خلاصی — مفقود تھی سب مکت کی یہ قدر فزائی
وارستہ تھے لاعلم ہین مکت ہی حاصل — محبوس سمجھتے نہ کبھی بند بھائی
فرمایا سریکرشن نے اودھو سے کہ اکدن — بندھوون کو بھی ہوجائیگی محبس سے رہائی
پھر بولے سریکرشن کہ سب خلق ہی دو نوع — اک اتمارام اور تن آرام گنائی
سن اودھو تو اب آتما آرام کے لچھن — گر اُسنے اذیت کسی موذی سے اُٹھائی
کہتا نہین کچھ اُسکو سمجھتا ہی یہ دلمین — پرالبدھ نے میری مجھے یہ شکل دکھائی
تقدیر سے قسمت سے سمجھتا ہی اُسے بھی — نعمت نے فراغت نے جو کی جلوہ نمائی
لیکن ہین تن آرام منگن اندری کے سکھ مین — زاری کبھی کرتے ہین کبھی خندہ نمائی
جبتک کہ مرے روپ کو جانا نہین اُسنے — تکلیف ہی تیرتھ مین تپ و جگ مین کٹھائی
لیکر کے اگر گاے کو خدمت کرے کوئی — گر دودھ نہ دے پھر ہی عبث رنج فزائی
گر مست ہو سکھ بھوگے زن اسواسطے لایا — چنچت ہوا سکھ کرنے لگی جب وہ لڑائی

ہر چند کہ سب بید پورانون مین ہی لکھا — مرشد کی بدون اُسپہ ہی مشکل سے رسائی
جس طرح کہ خورشید سے شب جگت ہی روشن — پر بُوم کو ہی اُس سے نہین بہرہ ربائی
لازم ہی کہ گردیو کی جا کر کے سرن مین — عامل ہو وہ جس طرح کرے راہ نمائی
اودھو نے کہا گُرہے وہ کسطرح مہاراج — ہو جسکی سرن گت مین اسے غمسے رہائی
فرمایا مرے روپ کو جو آپ سے ہو جانا — سب جانون مین پرماتما دے اُسکو دکھائی
اسطرحکے مرشد کی سرن گت مین وہ جاکر — شردھا سے کرے گیان کی تحصیل نمائی
دلسے کرے القط زن و فرزند کی الفت — گُردیو کی خدمت مین کرے شغل نمائی
ابھمان کرے کُل کا نہ آشرم کا دلمین — پرسش مین کرے گُرسے نہ تعجیل نمائی
جسوقت کہ خدمت سے ہون گردیو رضامند — فرمائین طلب از پے تعلیم نمائی
جسدم کہ گرو چیلے کا سنباد ہو باہم — ہو گیان کی سدھانت کی تب جلوہ نمائی
جسطرح بہم سودگی چوب سے آتش — پیدا ہو اُسی چوب کو کرتی ہی فنائی
اے اودھو اسی طرحسے شاکردکا شک بھی — اُستاد کی تعلیم سے ہوتا ہی فنائی
اس گیان سے ہوتا ہی پرا گیان ہویدا — ہوتی ہی پرا گیان سے پھر مجھ مین سمائی
سب خلق مین ای اودھو سہ گُن ست رج و تم ہین — پھر چار برن کی بھی ہی زنجیر بپائی
ان ساتون مین جبتک کہ ہی انسان مقید — مشکل ہی کرم بھوگ سے ہو اسکی رہائی
جب گیان ہو انیت ہوے گُن بھی برن بھی — اس تن مین نہین کرم کی پھر دخل نمائی
دیکھے جو برہمن کہ ہوا خواب مین چنڈال — اُس خواب مین اسکی ہی وہی فعل نمائی
بیدار ہوا آپ کو پھر دیکھا برہمن — چنڈال کا وہم اُسکا اُسیدم ہی فنائی
اسطرحسے گیانی بھی ہی گو جسم مین قائم — اعمال کو سمجھا ہی فقط خواب نمائی
اودھو نے کہا گُن سے کل ابھمان سے چھوٹے — پہچان ہو کیا انکی سریکرشن کنھائی
فرمایا سریکرشن نے وا رستہ دبستہ — ہوتا نہین محسوس بجز غور نمائی

قسمت سے جو ہاتھ آیا وہی اسکو کھلایا
بھگوان کی خیرات کی خوبی نظر آئی

دشوار ہی انسان کے پھر جسم کا ملنا
جسدم کہ ہوا عنصری پیکر یہ فنائی

یہ عمر عجب قیمتی دُر ہی کہ دمِ مرگ
قارون کے خزانے کے دیے ہاتھ نہ آئی

ہاتھ آنا تو کیا ذکر ہی پل بھر بھی نہ ٹھہری
معلوم دھنتر کو نہین اسکی دوائی

ان حالون سے دریافت ہوئی اسکی حقیقت
بیراگ ہی اُس روز سے تجرید خوش آئی

تمنے کہا بے فکر ہی تو فربہ و خوش ہی
دیتی ہی تسلی کی صفت تجھ مین دکھائی

ان سب سے نصیحت مجھے عبرت ہوئی حاصل
اس تن سے نہ پھر مینے لگن دل کی لگائی

بیفکر غم و وسوسہ و کلفت و تشویش
بھگوت سے دل و جان سے لو مینے لگائی

چوبیس گرو دتّ کی کتھا راجہ سے کہکے
اودھوت نے تیرتھ کی طرف باگ اُٹھائی

راجہ جدُ اُسی وقت سے اس گیان کو پاکر
مشغول ہوے دل سے لگن ہر سے لگائی

بعد اسکے سری کرشن جی اودھو سے یہ بولے
اودھوت کی سب مینے کتھا تجکو سُنائی

تونے جو کہا جو کہ ہے سنسار مین رہتا
کیون مکت ہی یہ بات سمجھ مین نہین آئی

اودھوت کی مانند جو ہی گیان مین تد پہ
اس جسم مین ہو مکت وہ ہی غم سے رہائی

تو کہتا ہی لے چلیے مجھے ساتھ ہی اپنے
تو مجھسے الگ ہی نہ مجھے تجھسے جدائی

اس عالم فانی مین ہوا جو کوئی پیدا
آخر کو وہ اک روز یقیناً ہی فنائی

انسان جو کم عمر ہین اب وہ بھی مرینگے
اودھوت کو برہما کو بھی مت جان بقائی

اصلاح کو عالم کی لیا مینے جو اوتار
لابُد ہی کہ ظاہر سے یہ جلوہ ہو خفائی

اسواسطے مشغول ہوا اُس روپ مین میرے
ہی جسکی خبر کل مین عیان جلوہ نمائی

اُس روپ کی مشغولی ملاقات ہی میری
ہرگز خلل انداز نہین جسمین جدائی

گر یہ کہو وہ گیان تھا اودھو تا مخصوص
سنساری کو کسطرح سے ہو اُسپہ رسائی

ای اودھو ہو جس شخص کو اُس گیان کی خواہش
لازم ہی کہ مرشد کی کرے ناصیہ سائی

پھر بھی مگس بھی جو پھنسے جال مین آکر — سب کھیت رہے ایک نے پائی نہ رہائی
مینے کہا سنسار بھی اک دام ہی ویسا — اس دام سے گر تجکو ہی منظور رہائی
بھگوت کو سمجھ اسکا فقط خالق و عالم — کر خوف کو تو نادن و مردن کے ہوائی
کر بھگت مین بھگوان کی مشغول دل اپنا — اس جال سے سنسار کے دے خود کو رہائی
چر بیوان گر مینے لکھیری کو بتایا — یکتائی لگی ہاتھ مٹا دہم دوتائی
ای راجہ یہ آیا تھا سماعت مین ہماری — جوہر کی شب و روز کرے یاد نمائی
بھگوان کو دل دیدے وہ بھگوان ہو مقرر — کی دینے نہ اس قول کی تصدیق نمائی
مشکل ہی مٹے خادم و مخدوم کی تفریق — قطرے نے کہین بحر کی توقیر ہے پائی
پھرتی تھی ڈنواڈول اسی فکر مین خاطر — اک روز کہین مجھکو لکھیری نظر آئی
کیڑے کو پکڑ لائی کیا بل مین مقید — خود بیٹھی وہ منفذ پہ پئے حفظ نمائی
کچھ روزون مین ہمشکل ہوا اسکے وہ کیڑا — کر اسکے تصور مین وجود اپنا فنائی
تب آیا یقین جسنے کہ بھگوان کو پوجا — ہر سے نہ رہی صورت و معنی مین جدائی
ہی جسم کو پھر آخری گر مینے بنایا — غم اسکا چھٹا ہر مین ہوئی جس سے رسائی
اول مجھے ای راجہ بہت پریت تھی اس سے — دیکھا کہ گھٹا جاتا ہی پریت اس سے گھٹائی
جسدن کہ اسے کھانا بہت خوب کھلایا — شاید کہ ملے فکر تلذذ سے رہائی
صبح اسکے کیا اسنے پھر اس شی کا تقاضا — سکھ کچھ نہ ملا دکھ ہی دیا مجھکو دکھائی
تصدیع نے پھر بھی میرا دامان نچھوڑا — جس روز اسے قیمتی پوشاک پنھائی
ہر چند کہ کی اسکے تنعم مین تگ و دو — پرداخت ہوئی کچھ نہ مگر جانیہ بن آئی
پھر اپنا کسیوقت اسے مینے نپایا — ماں باپ کی طفلی مین رہی حکم نمائی
عورت نے جوانی مین بہت ناچ نچائے — اولاد سے پیری مین نہ کچھ اسکی بسائی
آتش نے پس از مرگ کیا راکھ جلاکر — پھر سکھ کے لیے اسکی نہ تکلیف اٹھائی

کچھ دیر مین اک شخص نے آکر کے یہ پوچھا — راجہ کی سواری ہوا سی راہ سے آئی
پرسندہ سے اُسنے کہا تھا کام مین اپنے — دی مجکو سواری نہین راجہ کی دکھائی
مینے کہان اس شان سے نکلی تھی سواری — ڈنکے کی بھی آواز ندی تجکو سنائی
اُسنے کہا دل میرا جو تھا تیر مین مصروف — دھونسے کا سنا غل نہ دیا فیل دکھائی
اُس روز سے ای راجہ کیا مینے گر اُسکو — جو تیر مین مشغولی مجھے اُسکی خوش آئی
دھیان اسکو نہین کہتے کہ واچشم مون فی الفور — آہٹ جو کہین غیر کا دے اُسکو سنائی
اسطرح سے ہر دھیان مین مصروف بدل ہو — ہو غیر تو کیسا تن کی ہوسدھ دلسے ہوائی
سردی سے نہ گرما سے خبر دلکو ہو اُسکے — ہو بھوکھ سے اور پیاس سے بھی دلکو جدائی
گر دل ہو کہین اور ہو اندری کا تفعل — ہر دھیان مین ہو شرط کہ ہو دلکی صفائی
لازم ہو کہ بھگوان سے یکجائی ہو دلکو — یہ جب ہو کہ یہ وہ کی ہوسدھ دلسے بھلائی
جسطرح سے کہتے ہین کہ خالد نے عمر نے — گذرے ہین کئی روز سمادھ اُسنے لگائی
ہر دھیان مین تدبیر ہو سمادھ اسکو ہین کہتے — تن کا نہ رہے ہوش ہو قائم کہ فنائی
گر دھیان کیا ہر کا فقط موند کے آنکھین — ہر سے نہ ملافت مین تکلیف اُٹھائی
گر اسلیے سر گر کو کیا تا کہ مجاہد — مثل اُسکے کرے دلکی سدا حفظ نمائی
آیاب وزہاب اُسکا ہو جس عالمین جسجا — دلسے نہ کسیدم ہو جدا یاد خدائی
ای راجہ میرا سانپ ہی بائیسوان مرشد — دی فکر سے مسکن کی مجھے جسنے رہائی
تنہا رہے درویش سدا سانپ کی مانند — نیو مسکن و منزل کی نہو اُسنے جمائی
درویش بھی یکجا نہ رہے مار کی مانند — گھر اُسکا ہی جسجا پہ کہ دی شام دکھائی
ای راجہ گر دبست و سوم ہی میری ٹکڑی — عالم کی حقیقت یہ ہوئی جس سے رسائی
اُس ٹکڑی نے اک تار نکال اپنے دہن سے — کچھ دور مین اک جال کی کی نشو و نمائی
اس دام مین تا دیر کیا اُسنے تعیش — پھر اُسکو نگلکر کے وہ سب شکل مٹائی

لے لیجیے لعل اُس سے اگر دیکے کھلونہ — جچتی نہین کچھ اُسکی اُسے بیش بھائی
ابھمان کو اور مان کو اور لوبھ کو مینے — اُس روز سے جملہ کو کیا دل سے فنائی
عزت سے کسی نے جو دیا کھالیا مینے — گڑیال دیا اور طرف باگ اُٹھائی
سمجھا کہ جو مقسوم مین ہو وہ ہی ملیگا — بیکار ہی پھر اُسکے لیے حرص فزائی
کھا رحم کسی نے مجھے کپڑا جو اوڑھایا — چھوڑا اُسکو ایسجا یہ ہوا دانسے ہوائی
بازی مین وہ جسطرحسے مشغول تھا بالک — بھگوت سے اُسی طرحسے لو مینے لگائی
اک دختر کو پھر مینے گرو اپنا بنایا — تفریدکی تجرید کی راہ اُسنے بتائی
اکدن کسی بستی مین ہوا میرا گذارا — اک دختر نابالغ اُسی جا نظر آئی
ماں باپ نتھے گھر مین وہ دختر تھی اکیلی — وارد ہوے دو شخص بے رسم سگائی
دھانون کے سوا کچھ نتھا مہمانی کو اُنکی — اس کوفت مین خبر کوفت نہ تدبیر بن آئی
شالی جو لگی کوٹنے کھنکی کہین چوڑی — جانا کہ یہ افلاس پہ دیتی ہین گوائی
سب چوڑیونکو توڑکے اک چوڑی کو رکھا — تب بند ہوئی چوڑیون کی شور فزائی
مین سمجھا کہ موقوف ہی وحدت پہ سلامت — برپا ہی یہ کثرت کے سبب شور فزائی
لازم ہی کہ سب چھوڑکے سالک رہے تنہا — ہی جان کو بھی جسم کی زنجیر بپائی
چیلے کو بھی لیکر کے گرو گھر سے جو نکلے — ناچاقی صحبت سے نہین اسکو رہائی
البتہ وہ جھنجھلائیگا اک روز ضروری — مرشد کے لیے جائیگا جو بھر گدائی
تقسیم مین بھی کھانے کی ہوگا اُسے شکوا — بن رن ہی شب و روز مہیا ہو لڑائی
جسوقت کہ چھوڑا زن و فرزند کو گھر کو — بیکار ہو پھر چیلے کی زنجیر بپائی
ہی تیر گرای راجہ مرا مرشد کامل — مشغولی کی بھگوت مین مجھے راہ بتائی
اکدن کہین دکان پہ جا نکلا مین اُسکی — تھی تیر کی ترکیب مین کو اُسنے لگائی
اس عرصے مین نکلی کہین راجہ کی سواری — با خیل و حشم طبل و علم دف زن و نائی

دلمین کہا دو ظرف خورونوش کو چھیے
کوپین وردا مین ہی فقط عہدہ برآئی

جب غسل مین ہر دھیانمین دل مینے لگایا
کھٹکا رہا چادر نہ کسی نے ہو چرائی

یہ مرغ اسیدم مجھے اڑتا نظر آیا
منقار مین تھا گوشت پے قوت نمائی

پیچھا تھے کیے اسکا کئی مرغ شکاری
جان اسکی تھی منقار سے چنگل سے ستائی

دلمین کہا طائر نے بظاہر مجھے اسنے
کچھ دیتی نہین وجہ خصومت کی دکھائی

اس گوشت کی خاطر ہین مرے خون کے پیاسے
پس گوشت کا پرہیز ہی علت کی دوائی

فی الفور وہین گوشت کو منقار سے چھوڑا
سب مرغ جھکے اسپہ ملی اسکو رہائی

اس روز سے ای راجہ کیا مینے گر اسکو
نخچیر مین جب مجکو قباحت نظر آئی

بے کھٹکے مین پھرتا ہون شب و روز برمنع
بھگوان کی مورت ہی مرے دلمین سمائی

کچھ خوف نہین مجکو گیا اور رہا کیا
اسباب کی عارض نہین زنجیر بپائی

پھر گر کیا اک طفل کو جو دودھ تھا بیتا
خواہش مجھے پھر دولت حرمت کی نہ بھائی

عزت کوئی کرتا تھا کوئی دیتا تھا گالی
پہلے کہین جاتا تھا جو مین بہر گدائی

غصے سے کوئی دیکھکے کہنے لگا مجکو
آپہونچے رسوئین ابھی ہونے نہین پائی

کہتا تھا کوئی جاؤ غذایان نہین فاضل
ایسے بہت آتے ہین یہان بہر گدائی

سنتے ہی سوال ایک لگا کہنے خفا ہو
ہاتھونسے فقیرونکے ہی جان ناک مین آئی

ہنسکر کے کوئی کہتا تھا کہ اودھوت جی صاحب
زیبا نہین اس شکل پہ صورت بگدائی

آشفتہ ہو کہتا تھا کوئی دیکھکے مجھکو
یہ بھیس بنایا ہی فقط بہر گدائی

کہتا تھا کوئی روز لگے آپ اب آنے
کیا کوئی دھر و ہر تو نہین یان ہی دھرائی

خاطر سے جو پیش آیا کوئی دل ہوا محظوظ
کج خلقی جو کی دلکو مرے تاب نہ آئی

اک روز کسی جا مجھے بالک نظر آیا
تھی اسکو نہ کچھ چاہ نہ ابھمان تھا بھائی

مارا جو کسی نے تو خصومت نہین اس سے
جب پیار کیا کرنے لگا خندہ نمائی

پھر کہنے لگے آدمی کیا دیگا بچارہ
اک چیز سے دس چیز تک اُسکی ہی رسائی

مشروط ہی پر زندگی پر وہ بھی رعایت
دے سکتا نہین کچھ بھی ہوا جبکہ فنائی

بھگوت کے مگر بھگت پہ ہی ایسی عنایت
جس شے کا کرے دھیان وہ دیتی ہی دکھائی

پھر کہنے لگی آیا مجھے گیان یہ کیونکر
تدبیر کوئی گیان کی مجھسے نہ بن آئی

تیرتھ مین کیا غسل نہ کی سادھ کی سنگت
بدیا نہ پڑھی راہ نہ مرشد نے بتائی

حاصل ہوا مجھ فاحشہ کو گیان یہ کیونکر
معلوم ہوا بشن کی ہی لطف نمائی

گر کہیے نہ ملنے سے ہوا یار کے رکے
ایسا ہوا سو بار مگر عقل نہ آئی

معلوم نہین آج کدھر نکلے ہین سورج
کی شاہد مقصود نے جو چہرہ نمائی

سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پرچھیت
اودھوت کے درشن کی یہ تھی جلوہ نمائی

اس فیض رسانی سے وہ لاعلم تھی لیکن
کسطرح ہوا آہنی ظرف اُسکا طلائی

اودھوت نے فرمایا کہ اے راجہ جدا اسوقت
بے آس ہو گھر اپنے مین لوٹی وہ در آئی

انسان کی امید سے کر ترک علاقہ
نومیدی مین نیند اُسکو بہت چین سے آئی

جسنے مجھے لوٹی کا کرشمہ نظر آیا
اے راجہ اُسی روز سے کی ترک گدائی

تمنے جو کہا راجہ کہ اُو دم نہین کرتے
دیتے ہو پرم شانت سکھی مجکو دکھائی

امید سبب راجہ ہی انسان کے غم کا
ہون چین مین جسنے ہوئی امید فنائی

اے راجہ ہوا خوب تموّل مجھے حاصل
ہر طرح سے امید مری جبکہ بر آئی

دل سے مرے اُسوقت غضب جوش مین آیا
جسنے کہ ندی مجکو جو شے مینے منگائی

جبتک کہ رہا دل مین مرے بغض سبھون سے
تب تک رہی ہر بھگت سے اور مجھسے جدائی

اسواسطے لوٹی کو کیا مینے گرو اپنا
اس فکر سے بھی پائی میرے دلنے رہائی

اے راجہ گورو نوزدہم میرا کورل ہی
اُس مرغ نے تشویش سے جان میری بچائی

جسدم کہ مین بیراگی ہوا گھر سے نکلکر
کی فکر نے لابد کی مجھے رنج فزائی

بھگوان کی اُسوقت ہوئی مد نظر وہ
سینے مین ہوا گیان کا خورشید ضیائی

صد سالہ ریاضت سے ہو دل جسکا مصفا
بھگوان کا تب گیان کرے جلوہ نمائی

وہ اسکو چھٹے پہر مین حاصل ہوئی دولت
کہنے لگی بیراگ نے کی جوش نمائی

کی عمر عزیز اپنی یہ کمبختی سے برباد
فانی کے لیے ہر سے نہ لو مینے لگائی

جو کروڈھ مین ہی کام مین لالچ مین مقید
پڑ اُسکی محبت مین یہ جان اپنی کھپائی

نارائن پرماتما قادر ہی غنی جو
اقرب رگ گردن سے نہین اُسکو جدائی

ہر روز وہ انسان کو عطا کرتا ہی روزی
ہرگز نہین کہتا ہی مین ہون اسکا عطائی

اک روز بھی انسان جو دیتا ہی کسیکو
کرتا ہوا پھرتا ہی بہت خویش ستائی

گر ہر سے کرے بھگت کسی چیز کی خواہش
اس فرط سے دیتے ہین کہ ہو حرص ہوائی

بھگوت کہ ہی نام اُسکا دل وجانکا مفرح
ہی جسکی کتھا سُننے سے باطن کی صفائی

افسوس کہ نادانی سے چھوڑ اُسکی محبت
حظ کے لیے انسان سے لو مینے لگائی

اس قالب خاکی مین کہ ہی کلبۂ احزان
چاہا کہ مین رہکے کرون عیش فزائی

ہڈی کا بنا ٹھاٹھ ہی سب گوشت سے پاٹا
بندش سے رگونکی ہی رسن اسمین لگائی

پس چرم سے چربی سے ہوئی کاہگل اسمین
مملو ہی نجاست سے جسے دیکھ گھن آئی

لو اسمین بدرہ ہین جو جاری ہین ہمیشہ
اس گھر مین سکونت تھی بہت مجکو خوش آئی

کیا کیجیے اوقات گذشتہ پہ تاسف
نادانی سے سب عمر اسی گھر مین کھپائی

اب بھگت سے لازم ہی کرون ہر کو رضامند
جس بھگت سے لچھمی نے جگہ دلمین ہی پائی

پھر کہنے لگی دیجیے بھگوت کو دل اپنا
خدمت کی کرون دل ہی مین تقدیم نمائی

ہرگز نہین بھگوت کو ذرا لچھمی کی خواہش
سینے مین جگہ لچھمی نے ہر بھگت سے پائی

پس آجیے انسان سے کر منقطع امید
امید کی بھگوان مین لو مینے لگائی

بھگوان جو دے مجکو اُسی پر ہو قناعت
خدمت مین کرون اُسکی نہ تاخیر نمائی

مرشد میری مچھلی بھی سنو مفتدہم ہی — دی جسنے مجھے ترکِ لذائذ کی مٹھائی
اک روز مین وارد ہوا دریا کے کنارے — ماہی مجھے دی ایک تہ آب دکھائی
وارد ہوا اُسوقت وہان ایک شکاری — کانٹے مین لگا گوشت کو شست اُسنے لگائی
کھا اُسنے لیا گوشت کے لالچ سے وہ کانٹا — ماہی وہ تڑپ کر ہوئی فی الفور فنائی
سمجھا مین کہ لذت نہین آفات سے خالی — مرشد کیا مینے اُسے عبرت مجھے آئی
درویش پھنسا جسگھڑی لذت مین زبانکی — جائیگا یقیناً جہان پائیگا مٹھائی
اُٹھ بھاگیگا وہ دیکھکے چٹ بدمزہ ہوکر — گر نانِ جوین اُسکے کہین سامنے آئی
دنیا کے تجسس مین پھریگا وہ پریشان — اس فکر مین بھولیگی اُسے یادِ خدائی
ہر حکم یہ سالک کو غذا زشت وہ کھاوے — جسطرح پئے دفع مرض تلخ دوائی
تائید کرے جسم کی جو بہر عبادت — تا فاقہ نہو معترض ذکر خدائی
خواب آتا ہی شیر نی سے سیری سے مزے سے — آرام ہی محرم کُن ذکر خدائی
سب اندریون سے پہلے یہ سالک پہ ہی لازم — فرمائے زبان کام کی تسخیر نمائی
ہو سدِ رمق یا کہ کرے صاف وہ فاقہ — ہوجائے زبان قید تو ہی سب سے رہائی
درویش زبون گر نہ سکا جبکہ زبان کو — دیکھیگا وہ سب اندریون کی زور نمائی
اے راجہ گرو ہیجدہم فاحشہ زن ہی — اُمید کی ہی قطعہ کی راہ اُسنے بتائی
اک مرتبہ متھلا کا سفر مجکو خوش آیا — لولی کی حویلی مجھے دی رہ مین دکھائی
بن ٹھن کے وہ دروازے پہ بیٹھی تھی سحر سے — یارون کے لیے راہ سے تھی آنکھ لگائی
تا شام خریدار نہ پیدا ہوا اُسکا — مایوس ہو آخر وہ حویلی مین در آئی
جالیٹ رہی سوچ مین وہ بیچ پہ آسدم — تھی پھولون کی کلیون سے جو رچ رچ کے بنائی
بیتاب ہو دروازے پہ پھر آئی وہ اُٹھکر — بے چین تھا دل نیند وہان اُسکو نہ آئی
تا نصف شب اسطرح سے پھرتی رہی حیران — پر شاہد مقصد نے نہ شکل اُسکو دکھائی

ای راجہ اگر زن نے چھوا پاؤن گدا کا — اُس مس سے یقین سکھ کی ہی احساس نمائی
احساس سے پھر سکھ کے تعلق کا یقین ہی — تولید کی پھر اُس سے ہی آئینہ نمائی
اولاد کا سکھ ہی خلل انداز بھجن کا — ہر بھگت ہی سمرن کے تخلل سے فنائی
ہر بھگت کی افنا سے خلاصی نہین ممکن — بے اُسکے نہین زادن و مردن سے رہائی
اسواسطے ای راجہ کیا فیل کو مرشد — پرسنگ سے عورت کے مجھے ننگ ہی آئی
ہی شبہہ ربا ہندی مین موسوم بہ مدھوا[15] — کی اُسنے بھی کچھ مجکو ہی ارشاد نمائی
جسوقت کہ چھتے مین مماکھی نے بھرا شہد — مفت اُسکے لگا ہاتھ نہ تکلیف اُٹھائی
شہد آب وخورش اہل تعلق ہین مماکھی — مدھوا ہی اتہہ کرتا ہی جو ذلہ ربائی
گر ہستون کے گھر اُسکے لیے سب ہی مہیا — نادان ہین جو بذ خیر مین جان اپنی کھپائی
آہو[16] میرا ای راجہ ہوا سو لھوان مرشد — گانے کی ہوس سُننے کی سب دلسے بھگائی
اکدن یہ خیال آیا کہ گانا کہین سُنیے — دل اُٹھا پھر کہ تان کسی نے جو اوڑائی
ناگاہ مجھے دشت مین آہو نظر آیا — صیاد بھی جا پہونچا وہین گھات لگائی
تھا تیر وکمان ہاتھ مین اک سمت کو بیٹھا — کرتا تھا خوش آوازی سے وہ نغمہ سرائی
مشغول تھا صیاد کی کیا صوت صدا پہ — وحشت تھی ہرن چوکڑی گانے نے بھلائی
صیاد نے اُس حال مین اک تیر لگایا — فی الفور اُچھل کر کے گرا جان گنوائی
بیراگی سُنی راگ نہ ہرگز وہان جاکر — ہو عشق مجازی کی جہان نغمہ سرائی
جس راگ مین ہی عاشق و معشوق کا چرچا — حیات کی کرتا ہی وہ تحریک نمائی
آلے کی طرح جس مین ہی احوال تصور — کرتا ہی طرف جہل کے وہ راہ نمائی
دل چاہے اگر سُننے کو اُس راگ کو سُنیے — دنیا کی ہو ذم جس مین و یا ذکر خدائی
بھگوان کی لیلا کا ہو جس راگ مین نرنگ — دیتا نہین نقص اسکی سماعت مین دکھائی
شیرینی نغمہ سے وہ کھب جاتا ہی دلمین — ہو شہد سے جون جلد اثر بخش دوائی

جسدم سے مماکھی[۱۳] کو کیا مین نے گرا پنا — تذخیر کی پھر مین نے نہ تکلیف اُٹھائی
چھتے کو کیا شہد سے پُر آپ نہ کھایا — شاید کسی مسک نے ہو تدبیر سکھائی
دیکھا کہ مماکھی نے جو چھتا ہے لگایا — تحصیل مین کی شہد کی تصدیع نہ ائی
دیکھا جو کسی نے کہ بھرا شہد ہی اسمین — لیکر کے ہوا اُسکو وہ اُسجا سے ہوائی
سالک کو یہ لازم ہی کرے کچھ نہ ذخیرہ — غلّہ ہو وہ یا آش ہو پکوان و مٹھائی
دل جا نسے تن سے رہے بھگوت کے بھجن مین — گرہست سے وہ پیٹ بھرے کرکے گدائی
گرہست ندے گرچہ کہے کوئی ہی نادان — فرض اُسپہ ہی درویش کی تسکین نمائی
واجب ہی کہ تیار ہو جسوقت رسوئی — دیکر کے اتھ کو وہ کرے لقمہ ربائی
ایسا نہ کرے سخت گنہ اُسپہ ہی عائد — تارک کو اسیطرح ہی تذخیر نمائی
ای راجہ گرو چار دہم فیل[۱۴] ہی میرا — لذّت نے جسے مس کی ہی زنجیر پنھائی
آزاد تھا اور مست تھا وہ رنگ مین اپنے — لوگون نے خبر اُسکی جو راجہ کو سُنائی
فرمایا کرو اسکو گرفتار بہ تدبیر — اوستاد ہوے جمع وہان گھات لگائی
خس پوش کیا ایک بنا گھر اسا خندق — اک ہتنی بھی خندق کے کنارے پہ بندھائی
اس فیل نے ہتنی کو کہین دور سے دیکھا — نزدیک گیا مس کے لیے سُونڈ بڑھائی
مس کرتے ہی خندق مین گرا جوش شغف سے — اس خویش پرستی مین یہ پستی نظر آئی
اوسپہ بھی اضافہ ہوا فاقونکا تواتر — مستی ہوئی کافور زبردستی ہوائی
دم بھرنے لگا اُسکا دیا جسنے کہ پانی — سڑوال دیا ڈالی جو سبز اُسکو دکھائی
لائے اُسے حکمت سے پھر اُس غار کے باہر — رسّون سے اُسے باندھکے زنجیر پنھائی
اس مس کے عوض پڑنے لگے فرق پہ آنکس — گر کان ہلایا تو ہوئی چشم نمائی
عورت کا فقط مس بھی خطر سے نہین خالی — اس راہ مین کی اُسنے مجھے راہ نمائی
گر کہیے کہ درویش کی تعظیم سمجھکر — پابوس کرے زن تو نہین اسمین برائی

اُس روز سے کی مینے بھی یکجا یہ اقامت — گر خوب ملا بھونکھ کی آگ اُس سے بجھائی
بھر لیتا ہون پیٹ اپنا کبھی نان تہی سے — خاموش ہون گر نان تہی مینے نہ پائی
گر خوب ملا جان لیا تھا یہ مقدر — فاقہ ہوا دل مین نہ بدی اُسکی سمائی
دسوان مرا مرشد ہی سن ای راجہ سمندر — سکھ دکھ مین مجھے مستقلی اُسنے سکھائی
برسات مین دریاؤنکی بجد ہوئی ریزش — طغیانی سمندر مین مجھے دی نہ دکھائی
گرمی مین ہوئی آب کی ریزش مین جو قلت — مرجاد مین کچھ اُسکی کمی مینے نہ پائی
درویش کو اسطرح سے لازم ہی تمکن — سکھ سے نہ ہنسے دکھ سے ندرے روئے دہائی
توصیف کرے کوئی کرے ہجو گر اُسکی — اُسمین نہ تبسم ہو نہ اُس مین رُکھائی
دریا کی طرح ہو بھجن آنند مین لبریز — تہ پر نہ ملے دل کی خرد ور کو رسائی
بد ذائقہ جسطرح سمندر کا ہی پانی — منہ موندے چکھ نعمت دنیا کی کھٹائی
اکدن مجھے ای راجہ پتنگا نظر آیا — گر شمع پہ آشفتہ ہو جان اپنی گنوائی
عشاق کو یہ حسن بتان شمع کی مانند — کرتا ہی سو ملک عدم راہ نمائی
معلوم ہوا عقل ہی انسان کی پتنگا — عاشق ہوا جب صورت زیبا نظر آئی
سالک نے جو دل صورت زیبا سے لگایا — گیان اُسکا جلا جان بھی دوزخ مین نہ آئی
زنبور کو پھر مینے کیا بارھوان مرشد — ہاتھ آئی مجھے اُس سے یہ تدبیر گدائی
سابق مین مرے گدیہ کا یہ طرز تھا راجہ — اک گھر مین شکم سیر ہو کرتا تھا کھلائی
دیتا تھا کوئی خوش ہو کسیکو تھی گرانی — ہنستا تھا کوئی کوئی بدلتا تھا رکھائی
اک مرتبہ صحرا مین جو زنبور کو دیکھا — ہر گل سے وہ بو کرتی تھی تحصیل نمائی
اس امر مین مرشد کیا زنبور کو مینے — روزی کے لیے مجکو روش اُسکی خوش آئی
خالی نہین ایذا سے جو دے ایک پہ دھنا — ہر ایک سے کچھ کچھ کرے تذخیر نمائی
آنند مگن رہتا ہون بھگوت کے بھجن مین — کرتی ہی شکم پُر مرا ہر در کی گدائی

جون ہین گرے دانے پہ نہ پھنسنے مین لگی دیر
لذات کی دنیا کا یہی ڈھنگ ہی بھائی

صیاد نے لیکر کے اُنھین پنجرے مین رکھا
مان باپ کی اُس دام مین پھر گھات لگائی

آپہونچے اسی بیچ مین وہ دونون بھی فی الفور
ہردن کی طرح بچون کی آواز نہ پائی

بیتاب ہو داخل ہوئی مان جھونجھ مین فوراً
بچون کی طلب کے لیے آواز لگائی

پنجرے سے جواب اُسکا دیا بچون نے مان کو
سب اپنی حقیقت اُسی لہجے مین سنائی

تب مان نے کہا دلمین کہ بیکار ہی جینا
اولاد کی جو دیکھیے زنجیر بپائی

بے ساختہ اپنے تئین اُس دام مین ڈالا
تاثیر نے الفت کی یہ تعزیر دکھائی

نر نے زن و فرزند کو جو دام مین دیکھا
اس رنج سے کی ہوش نے پرواز نمائی

القصہ اُسی حال مین وہ جال مین کودا
لے چارون کو صیاد ہوا دانسے ہوائی

اے راجہ جو تھی پہلے مجھے فکر تعلق
کی حال نے ان چارون کے اندر زنمائی

اسواسطے مینے اُنھین پیر اپنا بنایا
دل ہٹ گیا اُس روز سے تجرید خوش آئی

اجگر میرا مرشد ہے نہم ہادیٔ کامل
ہی جسنے توکل کی مجھے راہ بتائی

عادت تھی مجھے پہلے کہ جب بھونکھ نے گھیرا
جاتا تھا برہمن کے یہان بہر گدائی

جسنے کہ دیا مجکو ہوا اُس سے مین محظوظ
جسجا نہ ملا ہو کے خفا بھونھ چڑھائی

سوتا ہوا اکدن مجھے اجگر نظر آیا
پیدا ہوا جسجا پہ وہان عمر کھپائی

ناگاہ ہوا آہوؤن کا غول ہویدا
نرم اُسکو سمجھ کرنے لگے شاخچہ سائی

بیدار ہوا اجگر نے جو یہ ماجرا دیکھا
تقدیر کی وہ کرنے لگا مدح سرائی

اجگر نے کئی آہوؤن کو اُسمین سے نگلا
بے رنج اُسے گنج ملا دم نہ ہلائی

یہ دیکھکے اے راجہ کیا مینے گر اُسکو
اس جا سے ہلا پھر نہ یہین نیو بھی جمائی

جو ملگیا قسمت سے اُسی پر ہی قناعت
بے وسوسہ بھگوانسے لو دلکی لگائی

سچ ہی کہ کھلا جاتے ہین آسا دھونکو بن مین
ملتا نہین بھر پیٹ جو کرتے ہین گدائی

کرتا ہی وہ جذب آب زمین آٹھ مہینے
برسات مین کرتا ہی وہ اور ارنسائی

پس سادھ کو لازم ہی کہ جو پائے سبھون سے
بے بخل وہ اور رونہ کرے نفقہ نمائی

پھر جب رسبو پانی سے بھر کر کے جو دیکھے
خورشید کی ضو جملہ مین یکسان نظر آئی

معلوم ہوا یون ہی ہی پڑا تا سب مین
پس کس سے لڑے کس سے کرے مہر فزائی

پھر فاختہ ہی راجہ مری مرشد ہشتم
جس سے کہ عجب طرح کی عبرت نظر آئی

لازم ہی کرے سادھ کسی سے نہ محبت
یاد آتی ہی آخر کو ہورٹ جگی لگائی

اکدن ہوئی دلمین زن و فرزند کی خواہش
جمعیت خاطر مجھے اسمین نظر آئی

اک باغ مین ناگاہ ہوا میرا گذارا
اک فاختہ کا جوڑہ نجر دیا مجکو دکھائی

کرتے تھے نر و مادہ بہم اسمین تعیش
آپس مین بہت انس تھا بے روک رہائی

بھوگی بھی گرہستی بھی سمجھتے تھے وہ خود کو
تھے جانتے نعمات سے متنعم ہی بقائی

بھگوان کی قدرت سے ہوئی حاملہ مادہ
دو انڈون نے کچھ روز مین کی جلوہ نمائی

پھر اون سے بچون کا ہوا جسم ہویدا
کچھ دن مین چر و بال نے کی نشو نمائی

اس قادر مطلق نے کہ حکمت سے ہی جسکی
زاغون کو سیہ طوطیونکو سبز قبائی

پر انکو دیے اڑنے لگے چہچہے کرنے
اس شاخ سے اس شاخ پہ کی جست نمائی

ان شوخیون کا کرتے تھے ماں باپ نظارہ
مسرور تھا دل گوش تھے خوش چشم ضیائی

ماں جاتی تھی چارے کو تو تھا باپ محافظ
جاتا تھا پدر رہتی تھی ماں بچونپہ چھائی

لاکر کے کھلاتے تھے وہ ہر طرح کے میوے
کہتے تھے سپھل جنم ہی جو غم ہے ہوائی

بچون کو کلان دیکھکے دی فکر نے پرچک
ہم دونون چلین دانے کو یہ دلمین سمائی

ٹھہرا کے یہ آپس مین کیا دونون نے پرواز
صیاد نے آکر کے وہان گھات لگائی

دانے کو بچھا جال پہ جا آڑ مین بیٹھا
بچون کو خدا داد وہ روزی نظر آئی

کہنے لگے ماں باپ گئے فکر مین جسکی
بے رنج ہی گھر بیٹھے وہ شی حق نے دکھائی

ایام زمستان مین وہ پھر ہوتا ہی شفاف — جسوقت کہ آمیزش گل سے ہو جدائی
ہی اصل طبیعت مین نہین اسکی کسافت — تاثیر نے صحبت کی یہ صورت ہی دکھائی
پھر یاد مین بھگوت کی مگن ہوتا ہی تارک — صحبت کی کسافت کی نہین دخل نمائی
پانی مین کوئی جامۂ چرکین کو دھووے — جاتی ہی کسافت نظر آتی ہے صفائی
اسطرحسے درویش گنہگارون کے دلکو — دے آب سے اُپدش کے ہر گونہ صفائی
فی الواقعہ پھر پانی کی شیرین ہی طبیعت — سب تلخی یہ تاثیر زمین نے ہی دکھائی
اسواسطے درویش کو لازم ہی کہ سب سے — اخلاق سے پیش آئے نہ دکھلائی رکھائی
اے راجہ پھر آتش ہی میری مرشد پنجم — تلقین نے کیا اُسکی مرے دلکو ضیائی
جو اُسمین گرا خاک کیا اُسکو جلا کر — گر ہوم کنندہ بھی گرے ہو وہ فنائی
باقی نہ رہے جلنے سے وہ دوسرے دن پر — ہی اہل تجرد کو یہی راہ نمائی
جو پائے سو کھالے نہ اُٹھا کل کو وہ رکھے — ہر بھگت مین جنمے کہ ہو لو دسے لگائی
پھر آگ کا یہ خاصہ ہی ہوم کنندہ — ہو جاتا ہی پاک آگ سے جون طرف طلائی
اسطرحسے درویش جہان کھاتے ہون کھانا — دیتے ہین جلا اُسکو جلا پاپون کی کمائی
سادھون کو جو دیتے ہین غذا اہل تعلق — ہی اُنکی غرض پاپون سے ہو جاے رہائی
صحن دل مخلص سے ہی پس سادھ کو لازم — جون آگ کرے پاپون کے جنگل کی صفائی
اے راجہ کیا ماہ کو پھر مین نے گرا اپنا — جب چودھوین شب روشنی کامل نظر آئی
اک حال پہ تھا چاند ہوا کم نہ زیادہ — پھر مجھکو اماوس مین وہ ضو کم نظر آئی
اس تن کو مگر ضو کی طرح جنم مرن ہے — جانا کہ ہی پرماتما جون ماہ بقائی
اک حال پہ قائم ہی وہ ہوتا ہی یہی جسم — گہ طفل و جوان پیر گے گاہ فنائی
پرماتما کو دیکھنے مین اسلیے سب مین — دے دلمین جگہ اپنے پھیرا کرتا ہون بھائی
اے راجہ ہی خورشید مرا مرشد ہفتم — اسطرحسے پند اُس سے مرے ہاتھ مین آئی

جو کچھ کہ ملا کھایا ہو مقسوم پہ شاکر
ورنہ ہین رہا پھانک فقط دم کی ہوائی

رہتا ہی مزہ کھانا ہی جب تک کہ زبان پر
پھر نیک مین بد مین نہین رہتی ہی جدائی

مسرور مین رہتا ہون یہی دل مین سمجھکر
کرتا ہون بسر وقت کو بے فکر نمائی

گر تیسرا ای راجہ ہی آکاش کو مانا
جسجا اُسے دیکھا وہی ہیت نظر آئی

یکسان ہی وہ آوند ہون گر غیر مقرر
پر آب مسی نقرئی آوند طلائی

گھٹ ٹوٹنے کے بعد ہی جسطرحسے آکاس
جا اپنی پہ ہی گو نہین دیتا ہی دکھائی

نارائن اسیطرحسے سب شی مین ہی ظاہر
باقی وہی رہتا ہی وہ شے گر ہو فنائی

رہتا ہی اسیطرحسے پرماتما قائم
ہو جاتے ہین جسوقت کہ اجسام فنائی

ڈورے مین ہون جسطرحسے تسبیح کے دانے
اقسام جواہر کے گلی خواہ طلائی

ڈورا ہی بجا ہونے سے دانونکے شکستہ
جاندارون مین پرماتما اسطرح ہی بھائی

گر رنگ مین اور ڈھنگ مین دانے ہین مخالف
ڈورا وہی سب دانونمین یکرنگ ہی بھائی

اسطرحسے پرماتما بیرنگ ہی سب مین
سب خرد و کلان خوب و زبون جسم مین بھائی

اصلا نہین جیون ڈورے کو دانونسے علاوٹ
پرماتما کو یون ہی ہی جسمون سے جدائی

دانے متفرق ہون اگر کھینچ لو ڈورا
جسم اُسکی جدائی سے ہین اسطرح فنائی

آکاس سے ہاتھ آئی ہی مجکو یہ نصیحت
ہی سبکے دکھ اور سکھ سے مرے دلکو جدائی

نارائن پرہم ہی جب سب مین ہی موجود
کیا چیز ہی سکھ دکھ کسے لاحق ہی وہ بھائی

سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پرکھیت
اودھوت نے پھر راجہ کو یہ بات سنائی

ای راجہ گر دیو تھا کیا مینے سے پانی
پانی کی طرح چاہیے ہو دلمین صفائی

دل صاف سے سب جانونمین جون آب مین سایہ
نارائن اسی صاف مین دیتا ہی دکھائی

سنساری کی صحبت سے اگر دلکو ہو لغزش
گمراہی کی عارض ہوا سے خار بپائی

یہ جانے کہ برسات مین جون آب ہو گندلا
تاثیر سے ہی گل کی یہ سب گندہ نمائی

غصے کا پڑے مینہ چلے لوہو کا جھکڑ — بھگوت کے بھجن مین نہ اُسے ہوے سمائی
پھر شاخ درختون مین نظر مینے جو ڈالی — اُپکار کی پھنگی یہ مرے ہاتھ مین آئی
بیٹھا تھا کوئی سائے مین جڑ کاٹے تھا کوئی — اثمار کا پتون کا کوئی گل کا ہوا ئی
خاموش کھڑا تھا وہ بڑے نفع رسانی — تم آپ سہا خلق کی کر کام روائی
لازم ہی زرکھون کو کہے گر کوئی یہ آکر — چلنے سے وہان ہوگی عمری کا مروائی
ہرگز نہ کہے یہ کہ نہین کام ہمارا — اس تن سے اگر ہوسکے غیرونکی بھلائی
پھر غور سے پرتھی کی طرف مینے جو دیکھا — بُو مینے تحمل کی بہت اُسمین سے پائی
اک کھود رہا اُسکو ہی اک بوَل ہی کرتا — کرتا ہی نجس ایک ہی مصروف صفائی
پرتھی کو نہ اُس بد کی شکایت ہی کسی سے — اُس نیک کی بھی کرتی نہین مدح سرائی
درویش بھی اپنے کو اسیطرح سے رکھے — ظالم کا نہ شاکی ہو نہ محسن کا ثنائی
جانے کہ شر و خیر دکھاتی ہی یہ قسمت — دشمن نہ کوئی ہی نہ کوئی دوست ہی بھائی
یہ جان کے ناقص نہ کرے ہرکے بھجن کو — رہکر بھجن آنند مین ہو محو رضائی
اے راجہ جدا سطرحسے پرتھی مری گرہی — کی جسنے مجھے پہلے پہل راہ نمائی
پھر مینے گروانیکیا بادصبا کو — جب باغمین گذرا پے گلگشت نمائی
آئے جو ہین طے کرکے وہ پھولونکے چمن کو — سونگھی جو مہک اُسکی مرے دلکو خوشی آئی
گلشن کی کیاری سے کہین آگیا جھونکا — کی اُسکی تعفن نے بہت رنج فزائی
اُٹھ کرکے وہانسے جو گیا ایک کے گھر مین — کھانا جو دیا خوب نکی مدح سرائی
پھر اور کے گھر مین جو ہوا میرا گذارا — وہی اُسنے غذا بدمزہ بدلی نہ دکھائی
بعد اُسکے جو وارد ہوا اک شخص کے گھر مین — صاف اُسنے دیا مانن بھون مینے چڑھائی
جسطرح کہ ہو بادکا گلشن مین گذارا — خوبی سے کرے اُسکی نہ کچھ معرفزائی
گذرے جو نجاست پہ گلہ کچھ نہین اُسکا — اس چال چلن نے مرے جادلمین ہی پائی

کہتے ہین جو دے غلہ و پوشاک کسیکو
تا اُسکو ملے فکر معیشت سے رہائی

یا گیان سکھا کر کے اسے جگ سے چھڑا کر
آئینۂ باطن کو کرے اُسکے جلائی

دیتے ہین ہر پکرشن اُسے نیک نتیجہ
اسواسطے اودھوت نے کی شرح نمائی

فرمایا کہ چوبیس[۲۴] گرو مینے کیے ہین
پچیسوان[۲۵] یہ جسم ہی پر حرص ہوائی

پہلے ہی زمین[۱] پھر ہی ہوا[۲] تیسرا آکاش[۳]
پھر اب[۴] ہی آتش[۵] ہی مہ[۶] و مہر[۷] ضیائی

پھر فاختہ[۸] اژدر[۹] ہی سمندر[۱۰] ہی پتنگا[۱۱]
بھنورا[۱۲] ہی ماکھی[۱۳] ہی ہرن[۱۴] فیل[۱۵] ہی بھائی

ماہی[۱۶] ہی زن[۱۷] لولی ہی گرل[۱۸] طفلک[۱۹] دختر[۲۰]
ہی تیر گر اور سانپ[۲۲] ہی مکڑی[۲۳] بھی ہی آئی

آخر ہین لکھیری[۲۴] ہی یہ چوبیس گرو ہین
ہر ایک سے اک بات کی تعلیم ہی پائی

جب دیکھا کہ یہ جسم نجاست کا مقر ہی
کاہش ہین ہی ہر روز اسے میل نمائی

دل نے کہا اس عمر کو برباد نہ کیجے
نیت پہ ریاضت کی ہوا گھر سے ہوائی

چاہا کہ ہون مصروف مین بھگوت کے بھجن مین
دشنام سے اطفال کی جان ناک مین آئی

تھی چار و طرف سنگ زنی خاک فشانی
دل جلنے لگا غصے مین ہر بھگت بھلائی

کرتا ہی گیا گر ہوئی جب جب کہ ضرورت
سچھیا دی مجھے جسنے مری کامروائی

اُپدیش گرو میرے یہ چوبیس[۲۴] ہین راجہ
ہر ایک سے پُر از فائدہ پند پائی

وہ اُنسے علیحدہ ہین ملی جنسے تھی وچھیا
بنیاد وہ ہی جسپہ عمارت یہ بنائی

اے راجہ ہوئی جبکہ مرے دل کو یہ خواہش
بھگوت کی کرون بھگت تو ہو غم سے رہائی

جا کر کے لیا منتر وہین گرو کی سرن مین
پھر اور ونکی تقلید کی جو جو کہ خوش آئی

پربتھی کو کیا مینے گرو پہلے سخون سے
کی تین طرف اُسنے مجھے راہ نمائی

پربتھی پہ مجھے کوہ بلند اک نظر آیا
پاس اُسکے گیا جبکہ یہ صحبت نظر آئی

سر پر بھی کوئی اُسکے کوئی مائل پائین
ماران سے نہ جنبش ہی نہ مغلوب ہوائی

گر کر کے اُسے مینے رہین اُس سے یہ سیکھی
ہو کوہ صفت راہِ تجرد مین بپائی

پر قالب انسان مین یہ حاصل ہی کیفیت — دریافت مین یہ برہم کی ہی جسکو رسائی
جسنے کہ یہ تن پاکے خداوند نہ جانا — جنم اپنا سنوارتھ کیا اور مکت بھی پائی
غفلت سے جہالت سے نجانا اُسے جسنے — بیہودہ و بے فائدہ عمر اپنی گھمائی
چوپایون کے مانند ہی بس زندگی اُسکی — وفرخ یہ انھین لوگون کی خاطر ہی بنائی
گر کوئی کہے دولت و فرزند و تلذذ — ہی خاص اُسی قالب انسان کی کمائی
دیکھو تو ہی کیا خوک کی اولاد کی کثرت — پُرنوا ری مین کیا کُتے کو ہی حرص فزائی
موضوع ہی انسان کا تن بھگت کی خاطر — جسنے کہ اسے پاکے نہ لو ہر سے لگائی
پس اُسکو سمجھ گو کہ ہی انسانکی صورت — مشکل تن انسان کی ہی جلوہ نمائی

چوبیس گرو کرنا دتاتری کا

سُکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پرکھیت — سیکبشن نے اودھو کو کتھا پھر یہ سُنائی
اک مرتبہ راجہ جدا اسی فکر مین نکلے — مرشد کوئی ہاتھ آئے پئے راہ نمائی
جسجا کسی تیرتھ پہ سُنا ہادیٔ کامل — جاتے تھے وہان دوڑ کے باشوق فزائی
خواہش تھی کہ اس جنم مین گر گیان ہو حاصل — ہوجاے کہین زادن و مُردن سے رہائی
پھرتے ہوے کاویری کے نزدیک جو پہونچے — دتاتری اودھوت دیے اُنکو دکھائی
گرودھ انھین نہ کام انھین برہم شانت تھی صورت — چہرہ بھی مثال بدر بیضا تھا ضیائی
راجہ جدا انھین دیکھکے سکھپال سے اُترے — گرو اُنکے پھرے بیٹھکے کی ناصیہ سائی
کی عرض مہا پرش برہم شانت جوان ہو — دستے ہو بری لذت دنیا سے دکھائی
ظاہر مین خورد و پوش کی ہو فکر سے فارغ — بو تم مین نہین کرودھ کی ہی موہ کی پائی
کس گیان سے حاصل یہ ہوئی آپکو حالت — آیا ہون سرن کیجیے اظہار نمائی
اودھوت نے دیکھا کہ یہ راجہ ہی اودا سی — تحصیل اسے گیان کی ہی دلمین سمائی
واجب ہی اسے گیان کا اب کیجیے اُپدیش — مشکل اپنے اسے کیجیے کر جسکی زوائی

اودھو یہ وجود آپ ہی ڈولون کے رہٹ کا ہی آمد و رفتن سے نہین اسکو رہائی
وہ روپ مرا جو کہ سب اشیا مین ہی ساری دل اُسمین لگا اپنا تو ہو جگ سے رہائی

سوال و جواب سری کرشن جی اودھو دربارۂ عرفان

سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پرچھیت پھر اودھو نے سیکرشن سے کی عجز نمائی
یہ جیو جو ہی آپ کی مایا مین گرفتار کس طرحسے اُس روپ کی ہو دلمین سمائی
فرمایا کہ جب تک کہ نہو گیان اودیگیان مشکل ہی کہ اُس روپ کی ہو دلمین سمائی
پرماتما ایشور ہی کہ سب جانو نمین ساری ہی گیان جو دریافت مین ہو اُسکی رہائی
اس گیان مین جب خوض کرے ہی وہی نگیان دکھ سکھ سے جہانکے اسے ملتی ہی رہائی
دشنام سے گو طفل ہو کچھ دیر کبیدہ جاتا ہی طلب کرنے سے باخندہ نمائی
کسواسطے گھر دکھ کا نہین دلمین ہی اُسکے ہوتا تو ادھر دیتا نہ رُخ اُسکا دکھائی
پرماتما کے روپ مین بس جو کہ مگن ہین دیتا نہین پھر اُنکو وجود اپنا دکھائی
پڑتی نہین گن دوکھ یہ جگ کے نظر اُنکی آنند مگن رہتے ہین وہ محو خدائی
سنسار مین انسان ہین پیدا ہوے بیحد گنتی پہ نہین جنکی محاسب کو رسائی
مشغول رہے کام مین دنیا کے ہمیشہ فرزند و زن و مال سے تو سب نے لگائی
ان سب مین سے اسطرح کے دو ایک ہون شاید کی مکت کی خاطر ہو جنھون نے کہ دوائی
سنسار کے چھٹنے کی ہی کل ہاتھ مین اُسکے لاگ اسکی ہو انسان کے ہو دلمین سمائی
مرشد کی ہدایت پہ دل و جان سے عامل اگیان سے تب گیان مین ہوتی ہی رسائی
تھوڑے سے تجسس مین اُسے گیان ہی حاصل اتھاس پورانونکی ہو گر سیر خوش آئی
جسطرح کنوئین پر ہو جمایا نہین پتھر رسّی کی رگڑ کرتی ہی کیا رخنہ نمائی
اسبھیاس سے اسطرح پہ گیان آتا ہی دلمین پھر ویگی اُسے منزل مقصود دکھائی
چوپایون سے لے تا بہ جن و دیو و ملایک دریافت کی بھگوت کی لیاقت نہین پائی

یہ بندہ تو خادم ہی نہین اُنکے برابر — چاتک کی ہی جان سُواتی کے قطرے سے اگھائی
فرمایا کہ تو تاڑ گیا خوب مری بات — پائی سو مری بھگتی سے یہ دل نے صفائی
برہما کے فرشتون کو نہین اسکی خبر ہی — تا راین پر برہم کے کیا دل مین ہی آئی
اے اودھو یہ سُن رکھ کہ تمامی جدیسی — ہوجائینگے ٹریٹر کے یہ آپس مین فنائی
پھر جوگ کے ابھیاس سے اے اودھو اُسیدم — رخ اپنے پہ کھینچون گا مین حلباب خفائی
اک ہفتے مین یہ دوار کا جو رشک ارم ہی — غرق اُسکو کرے بحر کی سیلاب نمائی
اے اودھو برکت اسلیے تو پہلے سے ہوجا — دی مینے دعا بد سے برہمن کی رہائی
بیوستہ مرے روپ کے تو دھیان مین رہنا — جب تک کہ نہو جانسے قالب سے جدائی
اے اودھو مرے جانیکے بعد آئیگا کلجگ — دل پاپ کے بس ہوگا دھرم ہوگا ہوائی
کی عرض مہاراج کے ارشاد بموجب — بیراگ لیا ٹھان کے ظاہر مین جدائی
گیان آیا نہ دلمین رہا درویش لباسی — رسّی زن و فرزند سے بھی مینے توڑائی
اسواسطے جس طرح ہو پہچان تمہاری — الطاف سے فرمائیے تلقین نمائی
فرمایا کہ جو دلمین زبان پر تری آوے — دیکھ آنکھ سے سُن کان سے سب جان فنائی
ہی دلمین کہ فرزند و زن و مال ہین ظاہر — پر رفتن دمدون سے وہ ہین جملہ خفائی
کل جو نظر آیا تھا کوئی صاحب نعمت — پڑتا نہین وہ آج جہان مین بھی دکھائی
جو لوگ سُنے زور مین ہمت مین سخا مین — دی موت کی پھر اُنکی خبر تجکو سنائی
دانا کو یہ لازم ہی کہ دل اُنسے نہ باندھے — اسباب تنعم کو سمجھ غیر بقائی
اے اودھو یہ انسان و ملک جن و شیاطین — جو کچھ کہ سُنے دیکھ یہ سب ہونگے فنائی
اسواسطے تو خوب سمجھ دلمین نگہ رکھ — چیتن مرا روپ کہ ہی سب مین ضیائی
جو دل کو لگا مجھ مین وجود اپنے کو بھولے — مجھسے نہین اُسکو ہی کسیوقت جدائی
اودھو جو کہا تو نے کہ ہون خادم دیرین — ہی مجھکو گوارا نہین قدموں سے جدائی

کی تھی جو لڑکپن سے سریکرشن کی خدمت — اس وضع سے رنگ اُسکو دیا اور دکھائی
دل مین کہا جاتے ہین جو پربھاس کو جادہ — تاخیر و ریاضت سے کرین جسم نوائی
نتوان جنم کے پاپون کی تلافی کو ہی کافی — دیکھے جو کف پاے سریکرشن کنھائی
پربھاس کے چلنے کو جو فرماتے ہین سب سے — منظور ہی شاید سفر ملک بقائی
لیجاکے انھین گوشے مین کچھ پوچھے احوال — تاخیر نہین خوب کہ فرصت ہی فنائی
یہ سوچکے تعجیل سے حاضر ہوے اودھو — تنہا جہان بیٹھے تھے سریکرشن کنھائی
تسلیم ادا کرکے پھرے گرد کئی بار — کر چشم پر آب آکے یہ بات اُنکو سنائی
ان لوگون کو پربھاس کو کرتے ہو روانہ — تا پائین یہ نفرین سے برہمن کی رہائی
شاید کہ یہ منظور ہی بیکنٹھ کو چلیے — سب قوم و قبیلے کو وہان کرکے فنائی
ورنہ جو کرے دھیان فقط چرن کمل کا — نتوان سراپ سے پاجاے وہ یکدم مین رہائی
بدخوابی ہوا ئے ہون کرے جسکو ستارے — پاتا ہی کتھا سُنکے اس آفت سے رہائی
پربھاس بہانہ ہی فقط انکی فنا کا — منظور ہی بیکنٹھ کی اجلاس نمائی
طفلی سے مین ابتک رہا خدمت مین تمھاری — پل بھر نہوئی درس مین بازی مین جدائی
جب رانیونکے محلونمین لیجاتے تھے تشریف — جسجا نہ رکھون کی نہ فرشتونکی رسائی
غیبت مین طلب کرتے تھے لیجاتے تھے ہمراہ — پوشیدہ نہ کچھ تھا یہ دلونمین تھی صفائی
پوشیدہ محبت سے جہان ربط تھا دلکو — ہمراہی سے وانکی بھی نہ تھی مجکو جدائی
تھی برج کی پیغامبری میرے تعلق — ہر حال مین خدمت مین مین ہتا تھا کنھائی
پس خوردہ ملا پہنے اُتارے ہوے کپڑے — کسطرح سہی جائیگی حضرت کی جدائی
گر کہیے تجھے مکت کیا جنم مرن سے — طالب نہین مین اسکا بجز بھگت نمائی
خواہش ہی یہی جنم ہو جو بارز مین پر — ہو دلمین محبت کی تری جلوہ نمائی
ان لوگون نے دیکھے ہین کرشمے جو تمھارے — اس کھیل کی کافی ہی انھین یاد نمائی

سچ ہی کہ برس گذرے ہین یان یکصد و پچیس ۱۲۵ — تم جاؤ اودھر منیے ادھر باگ اُٹھائی
سیکرشن سے رخصت ہوے جب سارے ملایک — جنہ بنسیونکے ناس کی تمید اُٹھائی
ہونے لگی دوارا وتی مین زشت شگونی — تارے بھی لگے گرنے زمین لرزہ مین آئی
ہرسمت تھی سیاست کی بازار کی گرمی — حسنات تھی عنقا کی طرح جملہ ہوائی
اک روز سدھرما مین بہم مشورہ کرکے — وارد ہوے بلبھدر سر یکرشن کنھائی
فرمایا اوگرسین سے اب خیر نہین ہی — دوارا وتی ہوتی ہی بہت جلد فنائی
نفرین نے رکھونکی ہی کچھ اب رنگ جمایا — تغیر کی صورت ہمین پڑتی ہی دکھائی
فرمایا اوگرسین نے کیا اسکی ہی تدبیر — جو کوئی سلامت کی کرے راہ نمائی
فرمایا کہ جدبنسیونکو ہو یہ ہدایت — باخیل وحشم بانسے کرین نقل نمائی
پربھاس مین چلکر کے کرین خیر ریاضت — آفات کی امراض کی ہی خیر دوائی
یہ سُنکے اوگرسین نے دی سبکو اجازت — باخیل وحشم سب نے اودھر باگ اُٹھائی
دوارا وتی جو نخیرت گلزار ارم تھی — سب مرد تھے غلمان وزنان حور لقائی
ہر کوچہ وبزرن مین برستی تھی سعادت — ہر گھر مین خوشی ابر صفت رہتی تھی چھائی
تغییر زمانہ کا نہ کھٹکا تھا کسیکو — تبدیل مکانی کی نہ اندوہ فزائی
ڈر دزد کا رہزن کا نہ کچھ ڈاکہ زنی کا — غم قحط کا طاعون کا نہ امراض وبائی
معمور تھے سب امن سے راحت سے طرب سے — کافور تھی سب آفت ارضی وسمائی
موجود تھی وان نعمت دارین ہر اک جا — مفقود تھا بغض وحسد وزہد ریائی
یکدم مین وہ گل ہوگئی فانوس خیالی — بزم ومی وساقی نہ دیا کچھ بھی دکھائی
جس نہر مین تھے سرو ہوے رشید سرافراز — جن تھالون مین نرگس تھی جمی دانپہ کٹائی

گیان ارشاد فرمانا سر یکرشن جیکا اودھو سے

سکدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پرچیت — وی اودھو کو جسوقت روارو پہ دکھائی

سجدات ادا کرکے لگے کرنے گزارش — تھی بار زمین کے لیے یہ جلوہ نمائی
تھی صفحۂ ہستی پہ جو بدعت کی عبارت — تدبیر کی کرلک سے وہ تحریر اوڑائی
سب دیتیونکو راجونکو جو تھے ظلم کے عادی — جون عاد کی اقوام کیا سبکو ہوائی
آپس مین لڑا کورو و پنڈو کو کرا غوا — تدبیر سے کی جم عفیرہ کی صفائی
جد نبسیون کا رہگیا باقی ہے تدارک — اس سے بھی فراغت ہو تو بالکل ہو صفائی
پھر کیجیے بیٹھ کو مقدم سے مشرف — مفرش کے لیے آنکھین ہین ہم سب نے بچھائی
پھر ایک زبان ہوکے لگے کرنے وہ استت — ہم سبکی ہو چرنون کو تری ناصیہ سائی
جن چرنون کا کر دھیان ہین سنسار سے ترتے — زنجیر سے پا زادن و مردن کی رہائی
سنسار کے پاپون سے جو ہی کیٹ نکلتا — وہ دھیان سے ان چرنونکے ہوتا ہی ہوائی
رج گن سے جو فرماتے ہو ایجاد جہان کی — ست گن سے بپار کھتے ہو تم گن سے فنائی
یہ ست رج و تم تینون جو ہین کرم تمہارے — تقلید سے ان کرمونکی انسان ہی بقائی
یہ سولہ ہزار ایک سو آٹھ ہین ازواج — بس کرسکین جو تمکو یہ سامرتھ نہ پائی
انسان تو ہوجاتا ہی بس ایک ہی زن کے — جو اپنی خودی اُسکے تعشق مین بھلائی
پھر کیسے چرن آپ کے ہین پاک کن خلق — گنگا کو ہوئی جنسے یہان رتبہ فزائی
اسطرح سے کرپیتون نے کرشن کی استت — صف باندھکے اک سمت سے کی ناصیہ سائی
کی عرض یہ برہما نے پھر اُس مالک جان سے — جب ظالمون نے دھوم بہت جگمین مچائی
تب میری گزارش سے لیا آپ نے اوتار — کی ضفحۂ ہستی سے بہت ظلم زدائی
اب ایک سو پچیس برس ہوچکے آئے — باقی نہ رہی کوئی یہان کا رروائی
وہ چین سے پھیلائے ہوے پیر ہین سوتے — جان ناک مین نتھنی کہ تھی اس دہر سے آئی
جادون کے بھی اب بار سے کر جلد فراغت — بیکنٹھ مین فرماؤ قدم رنجہ نمائی
سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پریچھت — برہما سے لگے کہنے یہ سن کرشن کنھائی

دیکھو کہ جنک راجہ نے باوصف تعلق — جوگیشرون کے کہنے سے لو ہرسے لگائی
جیتے ہی ہوے مکت پرم ہنسونکی مانند — ہر بھگت کی اس طرز پہ ہی رتبہ فزائی
ہر چند سریکرشن جی ہین پاس تمھارے — بے جانے نہین ہونے کی کچھ کارروائی
سمجھو گے پسر انکو تو پابندی ہی بیشک — الیشر انھین جانوگے تو پاؤگے رہائی
جُرجودھن بدبخت وکیل انکو تھا سمجھا — حضرت نے بھی شان اسکو وکالت کی دکھائی
سمجھے تھے بدر آپ کو نارایں والیشر — کی آپ نے بھی ویسی ہی الطاف نمائی
کیا تمکو نہین علم سریکرشن ہین الیشر — کسوجہ سے یہ بات نہین دلمین سمائی
مدت کے مرے لاکے دیے تمکو چھ فرزند — اوستا دکو اولاد کی پھر شکل دکھائی
انسان کے امکان مین بھی کام ہین ایسے — نارایں والیشر ہین یہ بیچون وچرائی
تلقین سے نارد کی ہوا گیان ہویدا — ظلمت ہوئی بسدیو کے سب دلکی ہوائی
بسدیو نے اور دیوکی نے اُٹھکے اُسیوقت — گر پاد نپہ سریکرشن کے کی ناصیہ سائی
اُس جنم مین دونون نے بہت کرکے ریاضت — جو مانگ لیا تھا کہ پسر ہوئین کنہائی
اسوجہ سے جب گیان ذرا انکو تھا آتا — کردیتے تھے مایا سے سریکرشن ہوائی
اس مرتبہ جو انکو ہوئی گیان کی خواہش — دیکھے انھین عرفان ہوئی خواست خدائی
ظلمت وہ شب جہل کی سب ہوگئی کافور — عرفان کے خورشید نے طلعت جو دکھائی
الفت مین سریکرشن کی دل کھینچکے باندھا — تا ہو نہ کبھی جان مین جانان مین جدائی
گھر بیٹھے ہوئی انکو پرم ہنس کی حالت — یک ہوگئی ہستی کا ہوا وہم فنائی

آنا دیوتاؤن کا سری کرشن جیکی خدمتمین اور گفتگو ہونا کرشن جی سے

سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پرکھیت — سب کامون سے فرصت جو سریکرشن نے پائی
تشریف سے حضرت کی سُدھرما جو سبھا تھی — خورشید کے منزل کے تھی مانند ضیائی
وارد ہوے یکروز وہان شنکر و برہما — سب دیوتون کی فوج مع اندر بھی آئی

کلجگ مین بشر مثل سواران حبابی
آ نکلے ادھر جلد اودھر بھاگ اُ بھائی

پیری مین اثیرن کوئی بنائی مین چوپٹ
چڑھتے ہوے ٹھوکر کسی کم عمر نے کھائی

اسواسطے فرمایا کہ جو آئے سرن مین
ان قرضون کی کچھ فرض نہین اُسپہ ادائی

جسطرح چھپے جاکے کسی پاس گنہگار
لازم ہی کہ دے ترس مخالف سے رہائی

مجرم کو بھی لازم ہی کہ ساتھ اُسکا نچھوڑے
بوجھ اُسکا معاون پہ ہی جان جسنے بچائی

اسطرحسے جو جاتا ہی بھگوت کے سرنمین
دیتے ہین اُسے خوف فرائض سے رہائی

کرتے ہین بری سابق ولاحق کے گنہ سے
رہتا ہی سدا بھگت وہ محروس خدائی

پھر سب نے کہا راجہ سے یہ ایک زبان ہو
کچھ اور اگر شک ہو کرین وہم زدائی

اُٹھ کر کے طواف اُنکا کیا راجہ جنک نے
کی عرض کہ اب دل نے تسلی مرے پائی

راجہ سے پرم ہنسون نے ہو کر کے مرخص
یک مرتبہ لی برق صفت راہ سمائی

اِن باتون کو راجہ نے لکھا تختۂ دل پر
مصروف ہوا عشق مین تعلیم بنائی

جون حرفِ غلط چھیل کے سب نامۂ اعمال
الفظ کیا حاصل ہوئی جب خط کی صفائی

سب کُنہ سے واقف ہو خفی اور جلی کی
جا صاف خطی کاتبِ قدرت کو دکھائی

سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پرچھیت
نارد نے یہ بسدیو کو کی راہ نمائی

سنبادِ پرم ہنسونکا یہ راجہ جنک سے
لکھ رکھو اگر تمکو یہ تعلیم خوش آئی

مشاقی سے اس طرز کی مت ہاتھ اُٹھانا
ہی منزلِ مقصود کی یہ راہ نمائی

تلقین نارد کی بسدیو کو

سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پرچھیت
نارد نے یہ بسدیو کو پھر بات جتائی

سیکرشن نے اوتار لیا گھر مین تمہارے
پھر مکت مین کیا آپ کی ہی شبہہ نمائی

پھر یہ جو تصور ہی کہ فرزند ہین میرے
اس وہم کی ہو صفحۂ خاطر سے صفائی

لازم ہی سمجھنا کہ یہ ہی قادر مطلق
اُسدم یہ یقین مکت کرے جلوہ نمائی

کلجگ کی رعایا کا یہ احوال ہی مجمل — طو مار ہے گر کیجیے تفصیل نمائی
سب نے کیا اس وجہ سے ہر نام مقدم — جانا کہ تمہر ہی یہ سب زہد ریائی
واجب ہی کہ تحصیل کرے رام بھجن کی — یون عفو طلب کرکے کرے مدح سرائی
کرتا ہون سدا دھیان ترے چرن کمل کا — اندری نہین کرسکتی انھین چشم نمائی
یہ اندریان بدراہی پہ ہین دل کی جو رہبر — دو خوف سے انکے مجھے ای ناتھ رہائی
ہی چرنون کی سیوا سے مجھے خوب عقیدہ — ہاتھہ آئیگی دل کو بھی مرے کامروائی
تیرتھ بھی ہین جن چرنون کی رہتے ہین سرنمین — اُن چرنون سے ای ناتھ ہی لو مین نے لگائی
سیوک کا جو دکھ رد سدا دور ہین کرتے — اس پُرش کے چرنون کو مری ناصیہ سائی
پھر راجہ نے پوچھا کہ جو اوتار ہین چوبیس[۲۴] — جون نر ہر و رگھوناتھ و سری کرشن کہائی
اوتار کا کیا اُنکے کوئی کام سبب ہے — یا بھگت پہ بھگوت کی ہی الطاف نمائی
فرمایا پرم ہنس نے جو پیش ہوا بحث — اوتار کا ہی وہ سبب جلوہ نمائی
ست جگ مین سُن ای راجہ پس از سال ہزاران — سیوک پہ ہوا کرتی تھی الطاف نمائی
تریتا مین پس از سال دوا پر مین بھی شش ماہ — کلجگ مین شبانروز مین ہی کامروائی
اُن تینون جگون مین وہ بشر فیض کو پہونچا — جس شخص نے اس راہ مین اک عمر کھپائی
کلجگ کے بشر سمجھے کہ کم عمر ہین کم عقل — پھر اندری کے ہاتھون سے نہین دلکی رہائی
اسوجہ سے فرمایا کہ ہی مکت وہ بیشک — جس طرز سے کلجگ مین ہو لو مجھسے لگائی
ست جگ مین تریتا مین یہ تھی خلق کو خواہش — کلجگ مین اگر ہوتی یہ جان جسم مین آئی
بھگوان کو کر لیتے بہت جلد مخاطب — پا جاتی یہ جان تن کی کشاکش سے رہائی
ای راجہ اس انسان پہ ہین فرض سہ گانہ — مدیون ہی سُر مُن کا بھی مقروض نیائی
سابق نہین آسکتا تھا بھگوت کے سرنمین — جبتک کہ نہ اس قرض کی ہو اُس سے ادائی
فرصت بھی بہت لوگونکو دلخواہ تھی حاصل — میعاد کے اندر نہین ہوتے تھے فنائی

باسنکھ و گدا چکر و پدم ہاتھ تھے چارون — تھے برہم چرج آپ کو تجدید تھی بھائی
بھگوت کی پرستش کا فقط جگ تھا وسیلہ — اجلاس کو دھرم انکے بنا مثل تپائی
بسدیو کا تھا ورہی بے جسکے کشیدہ — سیات بھی دیتی تھی کبھی دل کو جھکائی
اوتار کا دوا پر مین عیان سیام برن تھا — جسطرح چمک دیتی ہی نیلم مین دکھائی
مورت کی پرستش تھی مکٹ چھتر ہو جسپر — زیور مین جواہر ہون جڑے بیش بھائی
دستار بندھی سر پہ چندیری کی ہو رنگین — پوشاک مین زربان کناری ہو لگائی
سب ارگجہ و عطر سے جامہ ہو معطر — مالا بھی گئی ہو کوئی بیجرنگ پہنائی
اس طرز سے دل بھگت تھے بھگوت سے لگاتے — بہلانے کو دل یار کی تصویر خوش آئی
کانٹے کا تلا پاپ تھا اور پن برابر — پانی بھی لیے ساتھ ہین گر آگ لگائی
اوتار کی کلجگ مین ہوئی سانولی رنگت — دیدے مین ہی جس رنگ سے پتلی کی صفائی
اس جگ مین فلاکت تو پرستی ہی فلک سے — سیلابی ہی خیرات ترحم ہی ہوائی
سب اہل دول بیٹھے ہین امساک کو کھائے — ہی قحط دھرم کا نہین ریتا ہی دکھائی
دل عقل پہ غالب ہی حواس اُسپہ مسلط — رہتی ہی حواسونپہ بھی خواہش کی چڑھائی
گمنام ہین سب دھرم پہ ہر نام ہی باقی — ہی یاد پہ سب فیصلہ دفتر ہی فنائی
ویسے ہین نہین صاف زبانی ہی جمع چرخ — میزان نہین پٹتی ہی جو لوہر سے لگائی
آوارہ مزاجی سے رنگے پھرتے ہین کاغذ — ہر فرد ہی پابند بزنجیر نسائی
ہین روبرو مالک کے یہ واصل بجہنم — ہین انکے حسابات غلط محض خطائی
سمجھوتے غلط فرق ہی نیت مین سبھونکی — ہین سب یہ برآوردۂ دیوان قضائی
بازار ہی رشوت کا کھلا گھر نس ہین کھائے — غائب پہ چھری تیز ہی حاضر پہ رکھائی
مردار سے پرہیز نہ زندون پہ ترحم — بسمل پہ چھری تیز ہی زخمی پہ چڑھائی
اس دھر مین آنے سے یہی مد نظر ہے — ہو فخر نصیبون پہ نہین خیر ہے پائی

گر کہیے کہ ہو رزق کا خلاق تردد — خدمت ہی زراعت ہی و یا بیع نمائی
انسان کی کوشش مین اگر ہوتی یہ تاثیر — سب گھر مین اُٹھالاتا یہ اموال خدائی
پس جسقدر اُسکے لیے فرمایا مقدر — ہر طرز سے ہر جا سے اُسیکی ہے ولائی
غفلت سے یہ کہتا ہی کہ ہو بید کی اگیا — اولاد مین دولت مین کرے سعی نمائی
یہ جان کے نادان نے تحصیل مین اُسکی — سب عمر عزیز اپنی اسی غم مین کھپائی
پھر سمجھا نہ غافل کہ یہ ہو بید کا منشا — دولت سے کرے خیر سبھی سب سے جدائی
تولید کے بعد آئی جو تفسید بھی تجوید — تا بے خلل غیر ہو جانان سے صفائی
ای راجہ وہ دوزخ کا بلا ریب محق ہے — سنسار مین آ جسنے نہ لو ہر سے لگائی
پہچان کے بھگوان کو کی جسنے محبت — وہ مکت ہی بیشک وہ ہی مقبول خدائی
پھر راجہ جنک نے یہ پرم رشی سے پوچھا — ہی بھگت مین بھگوت کے فقط مکت جو آئی
ست جگ مین ترتیا مین دواپر مین بھی کل مین — کس طرز سے ہر بھگت پرستش ہی بتائی
سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پرکھیت — نارد نے یہ بسدیو سے کی شرح نمائی
جب راجہ جنک نے یہ پرم رشی سے پوچھا — بھاجن نے کہا جو کہ نو اُنکے تھے بھائی
ای راجہ جنک ہوتا تھا ست جگ مین جو اوتار — رنگت تھی سفید آپ کی جون بدر ضیائی
تھی سر پہ جٹا مثل سواد شب یلدا — تھی پوست کی آہو کی فقط ایک ضیائی
اُسوقت کے مخلوق بھی تھے دھرم کی مورت — ستیات کی زنہار نہ اون تک تھی رسائی
بھگوت کی فقط دھیان مین رہتے تھے وہ مشغول — دل تابع فرمان تھا اندر مین تھین خدائی
تھی دوستی بھگوت سے ہمہ اوست تھا مذہب — تھا خیر ربا عی سر دیوان خدائی
جان اُنکی فدا ہوتی تھی جسوقت کہ تن سے — بھگوان کی سمرن سے نہ تھی اونکو جدائی
تھا ورد زبان ہنس کا پرماتما کا نام — پوجا بھی فقط دھیان نہ اظہار نمائی
ترتیا مین تھی اوتار کی گلنار کی رنگت — جون آگ کے انگارے کی ہو جلوہ نمائی

مغلوب کیا اندر کو جب راجہ بل نے — باون کا دھار روپ زمین اُسکو دکھائی
پھر ہو کے پرسرام سہس باہ کو مارا — کی چھتریون کو مار کے ملکون کی صفائی
گجراج کے جب دانت کیے گراہ نے کھٹے — ہو کر کے ہری مکت کی دی اُسکو مٹھائی
راون نے جو لنکا مین بہت سر بھا اُٹھایا — دسرتھ کے پسر ہو کے سزا اُسکو چکھائی
دینے لگا جب گاؤ زمین بار گنہ سے — ظاہر ہوے متھرا مین سر یکرشن کنھائی
اشرار کی تادیب کی اخیار پہ رحمت — کی ظالمون کے بوجھ سے دنیا کی صفائی
دی کورو و پنڈو مین خصومت کی بنا ڈال — جس سے کہ عمارت ہوئی بھارت کی لڑائی
ہی آمد کلکی مین سنی بودھ کی آمد — ہی آخر کلجگ مین کلنکی کی چڑھائی
اے راجہ جو اوتارون کا احوال تھا پوچھا — دی شرح جہان تک کہ خرد کو تھی رسائی
طالب کو ہو جس نام سے جس روپ سے رغبت — پوجے اُسکو کرے اپنے عقیدے کی صفائی
لیلا کا اُسی کی رہے مذکور شب و روز — اس نہر سے ہو جائیگی چشمے پہ رسائی
پھر راجہ نے پوچھا کہ جو ایشر سے بکھ ہی — واجب ہی مآل اُسکے کی اظہار نمائی
سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پریچھت — بسدیو سے نارد نے یہ کی شرح نمائی
جسوقت جنک نے یہ پرم رشیون سے پوچھا — چمسّ نے کہا اُنسے جو تھے آٹھون بھائی
اے راجہ یہ جاندار ہی بھگوت سے ہویدا — بھگوت ہی کی رحمت نے غذا اسکو چکھائی
جسوقت کہ اے راجہ جنک ہوتا ہی پرلے — ان جانونکی پھر ہوتی ہی بھگوت مین سمائی
بھگوان کو رکھ دلمین جو کرتے ہین محبت — ہی مکت ملی اُنکو کشاکش سے رہائی
انسان کا یہ جسم جو ہی نعمت عظمے — پاکر کے اُسے جنمے نہ لو ہر سے لگائی
پھر مر کے وہ پیدا ہوا پھر مر کے ہویدا — تا حشر نہین زادن و مردن سے رہائی
کر کہیے کہ ماں باپ سے ہی جسم کی خلقت — لاکھون ان و مردا یسے ہی تے ہین دکھائی
اولاد کی جو یائی مین دیوانے ہین گویا — بھگوان سے بس جسم کی ہی جلوہ نمائی

سب جان مجسم ہین ویا آفت جان ہین
یا قوم بنی جان ہین اب جان پہ بن آئی

فرمایا کہ تم آج ہو مہمان ہمارے
خالی نہین واجب نہین ترخیص نمائی

ان سبکو دیا ہمنے کنیزی مین تمھاری
کچھ ہمسے مدارات تمھاری نہ بن آئی

کی کام نے یہ عرض کہ لیجاؤن گرانکو
سب دیوتا کرنے لگین آپس مین لڑائی

فرمایا اک انمین سے جو بدشکل ہو سب سے
لیجاؤ کہ واجب ہی پے یا دنمائی

کی عرض یہ پھر کام نے ایک اُنمین سے لیکر
ارشاد ہو نام اُسکا تو ہو لطف نمائی

ہنسکر کے کہا اربسی اس شوخ کا ہی نام
سب اُسکو ہوے سوے فلک لیکے ہوائی

داخل ہوے جب سرگ مین تب اندر نے پوچھا
تم جاکے کر آئے وہان کیا کارروائی

ہنسکر کے کہا سب نے وہ نارایں و نر ہین
ناکام پشیا ہی نہین زہد ریائی

بعد اسکے یہ درپڑنے کہا راجہ جنک سے
سنکادیو برہا کے پسر چار ہین بھائی

سائل ہوے برہا سے کہ کسطرح سے یہ مَن
شہوات سے ان اندریونکی پائے رہائی

ہو اندریون کی باسنا کا دخل نہ دل مین
تدبیر ہی کیا دونون مین ہو جاے جدائی

عاجز ہوے برہا کو جواب اُسکا نہ آیا
مغرور ہو سنکادنے کی خندہ نمائی

تشویر سے برہا کے عرق آیا جبین پر
دلمین سری بھگوان کی کی ناصیہ سائی

بھگوان نے اُسیوقت لیا ہنس کا اوتار
برہا کی جو منظور ہوئی عقدہ کشائی

پھر متس کا اوتار لیا بید کی خاطر
راجہ کو دیا گیان بھی پرلے تبھی دکھائی

اے راجہ متھا جانے لگا جبکہ سمندر
ظاہر ہوئی کورم کی طرح شکل بنائی

تقسیم مین امرت کے بڑھی جس گھڑی تکرار
دیوون مین فرشتون مین لگی ہونے لڑائی

بھگوت نے لیا موہنی اوتار اُسیوقت
تدبیر سے تکرار وہ آپس کی مٹائی

غائب ہوا پرتھی کو ہرنا چھ چوراکر
بارا ہ ہو پھر آپ پہ وہ خاک جمائی

نرسنگھ کا رکھ روپ ہرن کشپ کو مارا
ماتھہ اُسکے سے پرہلاد کی بھی جان بچائی

یہ سرگ تو کیا ہی نہین بیکنٹھ کی خواہش — اس جوگ سے منظور ہی خلقت کی بھلائی
یہ آب و ثمر نوش کرو ما حضر اسوقت — مہمانی کا آداب نہوتا کہ فنائی
مہمان کی دلجوئی مین جسجا کہ ہو تقصیر — ویرانے سے بدتر ہی وہ کاشانہ شائی
کی عرض اُنھون نے وہ بشر کون ہی ایسا — جو دیکھکے مائل نہو یہ خوب ادائی
ہو سکتا نہین دخل مگر آپ کے بین مین — نارائن و نر آپ ہین بے چون و چرائی
جو لوگ کہ ہین خام محبت مین تمھاری — ہی اُنکو نہین ہاتھ ہمارے سے رہائی
سونپن سے اُنھین دام مین لاتے ہین ہم اپنے — شہوت سے غضب بھونکھ سے یا حسن نمائی
ہوتے ہین کتھا سُننے کو جسوقت کہ عازم — بن کرکے پسر کرتے ہین کیا اُنپہ چڑھائی
میلا ہمین دکھلاؤ وہان آج سجاؤ — بازار سے لے آؤ ابھی جاکے مٹھائی
جھگڑے نہین کبھی کرتے ہین گہ جنگ مین مصروف — رن کہتی ہی بیہودہ یہ کیا دل مین سمائی
کچھ گھر کی بھی ہو فکر کہ ایندھن نہین گھر مین — غلے کا یہان قحط ہی کپڑا ہے ہوائی
کرتے ہین کبھی بھونکھ سے دل اُسکا شوش — اسپر بھی گیا نیند وہان سر پہ چڑھائی
غالب ہین مگر ہمپہ جو ہین طالب صادق — اُنپر نہین چلتی ہی کوئی زور نمائی
جاتے ہین وہ تہ کرکے وہان ساری ضرورت — سُنتے ہین کتھا سُنتے نہین ہرزہ درائی
دھر کرکے قدم جاتے ہین وہ سر پہ ہمارے — اُس ملک کو جسجا نہین سُرمُن کو رسائی
ٹھگنے تمھین آئے تھے گئے آپ ٹھگے ہم — حیران ہوے دیکھکے یہ لطف نمائی
نارائن و نر نے اُسیدم جوگ کے بل سے — ظاہر کیا اک قافلۂ حور لقائی
تھے شعلۂ بے دود سے منہ سکے چمکتے — بھوچک ہو مہس نین بھی دیکھہ اُنکی صفائی
حیران ہوے دیکھہ اُنھین اندر کے قاصد — کی عرض یہ خدمت مین بصد عجز نمائی
اس خوبی کی اس لطف کی ایسے خم و چم کی — اب تک نہ کوئی ایک بھی صورت نظر آئی
سچ مچ فلک حسن کی سب ہین مہ کامل — ہین محفل خوبی کی یہ سب شمع ضیائی

عادت رہے اس شغل کی تا بھگت ہو پیدا — یا مانسی پوجا مین کرے مہر فزائی
راجہ نے کہا کہتے ہو اوتارون کی پوجا — اوتارون کی تفصیل مگر کچھ نہ سنائی
سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پرچیت — نارد نے یہ بسدیو کو پھر بات جتائی
درویشون سے کی راجہ جنک نے جو یہ خواہش — درتّ نے کہا سینے جو تجھے ساتوین بھائی
اے راجہ کسیکو نہین قدرت ہی یہ حاصل — اوتارون کی بھگوت کے کرے شرح نمائی
بھگوت پرم آتم جو ہی سب جگت مین ویاپک — اوتارون کی تھاہ اُسکے کسی نے نہین پائی
گنگا کی اگر ریگ گنے برگ شجر کے — ممکن ہی پہ ہی قول حکیمان نکائی
پر گنتی مین اوتارون کی ہی ناطقہ عاجز — کہتے ہین انت اُسکو اسی وجہ سے بھائی
اوتار ہوا پہلے جنک آدپورکھ کا — دیتے ہین سہ و مہر دو چشم اُسکی دکھائی
یہ چودہ بھون یعنے جہان جسم ہی اُسکا — اطراف ہین گوش اُسکے ہین اندر اُسکی کلائی
ناف اُسکی سے ظاہر ہوا اک پھول کمل کا — اُس پھول سے برہما کی ہوئی جلوہ نمائی
ابرو سے مہادیو ہوے اُنکے ہویدا — مہت ہوا بھدا اُسکے مہت سے خدائی
مورت سے تولد ہوے پھر دھرم کے گھر مین — نارائن و نر دونون یہ توام ہوے بھائی
اُنکے مہاڑون مین وہ موجود ہین اب تک — ہین جوگ مین مشغول یہ خواہش ہی ہوائی
اے راجہ ہوا اندر کو اک روز توہم — ہی اندر کے منصب کی ہوس دلمین سمائی
فرمایا کہ کام اور بسنت ابھرا جاکر — دل ہاتھ مین لین اُنکا کرین نغمہ سرائی
جاکر کے وہان کام نے بان اپنے چلائے — کی باد بہاری نے بہت خالیہ سائی
دکھلانے لگین ابھرا بھی ناز و کرشمہ — کرتی تھی کوئی رقص کوئی نغمہ سرائی
کھولی جو نظر دونون نے سب خون مین آئے — گھبرا کے لگے کہنے قیامت نظر آئی
ہنسکر کے کہا دونون نے ہو کیلئے ڈرتے — مامور ہی معذور ہی آمر کی برائی
اوسکا بھی نہین جرم اُسے خون نے گھیرا — بچنے کے لیے اپنے یہ تدبیر لگائی

اس بھگت کا اے راجہ جنک گیان گران ہے — اس سے نہ کہا فہم جو وہ تم مین نہ پائی
اب تمکو ہوئی اسکی سماعت کی لیاقت — کہتا ہون مین اب تمسے سنو دھیان سے بھائی
کہتے ہین کرم ایک بکرم اور ہے اکرم — اعمال سہ گانہ نے یہ تفریق ہے پائی
کہتے ہین اُسے کرم جو ہے وید کی اگیا — ہے چاربرن کے لیے وہ لیک بتائی
بکرم ہے وہی دھرم کرے غیر کا کوئی — اکرم زن بیگانہ سے ہو جو کہ زنائی
اولاد کی تدبیر کرے وید کا ہے حکم — اسکے لیے واجب ہے کہ اوّل ہو سگائی
مشروع جو ہین اہلِ تعلق کے عقائد — مضبوط رہے اُسپہ وگرنہ ہے بُرائی
جو غسل کرے وقتِ سحر وید ہے ناطق — دیتی ہے نتیجے مین بہشت اُسکو دکھائی
تا مرگ کے لالچ سے ہو اشنان کا عادی — تن پاک رہے وید کی ہے علّت غائی
ہے حکم کہ شادی کرے دل اُس سے لگاوے — تا عورتِ بیگانہ سے ہو اُسکو رہائی
ہے جگیہ مین جو گوشت کے کھانے کی اجازت — اُس اِذن سے بھی ترک کی ہے علّت غائی
یعنے کہ کیا اُسنے شکم دخمۂ حیوان — بے صرف کثیرہ کے بنے یہ نہ کمائی
خامی سے کرے تا نہ یہ ہیراگ کو رُسوا — ممنوع ہے چھتری کے لیے فعلِ گدائی
اسطرح سے جو وقت تعلق مین ہو پختہ — ہے حکم کہ سب چھوڑ کے ہو محوِ خدائی
اُس حال مین ہیراگ اُٹھے دلمین گر اُسکے — ہے صورت بہبود وگرنہ ہے رہائی
ہے وید کا مطلب کہ کرے کرم یہ پہلے — تا اس دل نادان کو ہو اکرم سے جدائی
جب تک نہو ہیراگ ہے گھر سے نہ باہر — بھگوان کی پوجا سے کرے دل کی صفائی
مرشد سے سمجھ پوجے جس اوتار کو چاہے — نرسنگھ ہون یا رام و سیکرشن کہائی
اشنان کرے حبس نفس کرکے وہ مورت — پوجن کرے جو رخ پہ ہو پورب کے بٹھائی
نیبد سے تلسی سے اگر دیپ سے گل سے — پوجن کرے پھر کرکے خیالات فنائی
پھر دھیان کرے تا بہ کمٹ ناخن پا سے — تدریج سے ہو دھیان کی تاخیر فزائی

پھر سپن مین ما ہر ہو وہی حال ہے اُسکے
جو جو کہ یہ دل کرتا ہی پرواز نمائی

سکھپت مین تری مین جو یہ دل کرتا ہی آرام
اسمین بھی ہی اُس شوخ کی تحریک نمائی

جب مرگیا وہ آپ بھی راہی ہوا اُسدم
بیکار حواسون کی ہوئی کام روائی

اُس برہم پراین کو جو سب حالونمین دیکھے
دے مایا کی پھر گوٹ نہ دہمن پہ دکھائی

پرماتما کو کیسے نہین دیکھتے کیون سب
خورشید صفت جو کہ ہی ہر جا پہ ضیائی

ای راجہ جو ہی چشم کی علت مین گرفتار
دیتا نہین سورج کا جمال اُسکو دکھائی

تیمار سے جسوقت کہ وہ دور ہو علت
بے پردہ کرے صورتِ خور جلوہ نمائی

اندری جو گھماتی ہین سدا دلکو بہر سو
کھینچے اُنھین ای راجہ یہ ہی اُسکی دوائی

کانون کی دوا یہ ہی کتھا ہر کی سُنا وے
درشن سے کرے برہم کے آنکھونکی دوائی

ہر نام کا ابھیاس مداوا ہی زبان کا
لذات ہون جسطرح جھڑپ دیتی ہی رائی

ہر بھگت مین بھگوت کی جب اُس سے ہو فراغت
راغب کرے دل کرکے بتدریج صفائی

آنکھ آتی ہی آہستہ ہی آہستہ بہی پر
ہوتا ہی اسیطرح مرض جگ کا فنائی

پھر بھگت نے بھگوت کے جہان کھولدین آنکھین
نارائنی جلوہ اُسے دیتا ہی دکھائی

سُکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پرچیت
نارد نے یہ بسدیو کو پھر بات سُنائی

بسدیو پرم ہنسون سے پھر پوچھا جنک نے
جس بھگت نے مایا سے یہ جان بار لگائی

اُس بھگت کا کیا طرز ہی پھر رشین ہی دیگر
پاسخ مجھے دو دونون سوالون کا ضیائی

طفلی مین گذر میرا ہوا بزم پدر مین
سنکادنے کی وانپہ قدم رنجہ نمائی

مینے کہا بھگوانکی ہی بھگت کا کیا ڈھنگ
وہ سُنکے ہنسے چپ رہے گردن نہ اُٹھائی

فرمائیے کیا تھے نہ وہ اس رمز سے ماہر
اس امر کی یا مجھمین لیاقت نہین پائی

جو اونمین ہو رہو ہر تھے جو گیشر ششم
کہنے لگے اُن روز و نہین تم خرد تھے بھائی

سنکادپرم بھگت ہین بھگوان کے ورنہ
وہ کونسی مشکل ہی نہین جسپہ رسائی

اس طرز سے ای راجہ جنک اہلِ تعلق
اعمال کی پاتے ہین کشاکش سے رہائی

ای راجہ دل انسان کا اک فیلِ کلان ہی
کرتا ہی حواسونکے نبون مین جو چرائی

ہر ایک کا ای راجہ کنارا نہین پیدا
کی گشت بہت فیل نے پر تھاہ نہ پائی

اسمین سے ہی یک چشم کہ باقی نہین سیری
ہرچند اسے صورتِ زیبا نظر آئی

ہی گوش مین یہ جوش کہ آسودہ نہین ہی
ہرچند حکایات سُنے نغمہ سرائی

مُنھ باے ہی کیا حرص نے گھیرا ہی زبانکو
ہرچند اسے لذتِ نغمات چکھائی

جب فیل نے دیکھا کہ لگی آگ ہی بن مین
وہ باسنا کی آگ بجھی جو نہ بجھائی

جانا کہ جلا مین بھی تو جھٹ گنگ مین کودا
گنگا ہی وہی نامِ سرِ یکیرشن کنھائی

سب دور ہوا رنج خنک اُسکا کلیجا
یعنے کہ بجھن بھاو مین لو اُسنے لگائی

ای راجہ پھر ایک لحظہ مین تو پار ہی بیڑا
ہی فیل کو کیا دھاگے کی زنجیر بنائی

مایا سے نکلنے کی جو تدبیر تھی پوچھی
ای راجہ جنک نکو وہ تقریر سنائی

سُکدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پریچھت
راجہ نے پرم نہسون کو پھر عرض سُنائی

تمنے جو کہا بھگت سے بھگوت کے چرنکی
ہوجاتی ہی مایا کے تلاطم سے رہائی

فرمائیے بھگوان کی کیا کیا ہین علامات
تب بول اُٹھے اُنمین سے پنچم تھے جو بھائی

پیدا کن و فانی کن و بھی پانے والا
بھگوت کے سوا سب مین رما کون ہی بھائی

ایسا ہی نہین جسکو کوئی ہاتھ سے پکڑے
یا آنکھون سے انسان کو وہ دے شکل دکھائی

آتا ہی نظر گیان کی آنکھون سے وہ راجہ
ان ظاہری آنکھون نے بصارت کہان پائی

جسطرح سے آتش ہی نہان چوب کے اندر
تدبیر کی تکمیل سے باہر نظر آئی

انسان کی ہین راجہ جنک چار اوستھا
سکھپت ہی تری سُپن ہی جاگرت ہی بھائی

نارائن اُنھین چارون کا ہی ساچھی ہر دم
بے گیان کے تہ اسکی کسی نے نہین پائی

جاگرت مین سب اندریان باعث سے اُسکے
کرتین وہن و گوش سے ہین کام روائی

دل جائیگا اُسوقت زن و مال و پسر مین — زنہار نہ یاد آئیگی شی اب جو بھلائی
طفلی مین جوانی مین ہو جس چیز کا ابھیاس — یاد آتی ہی وہ شی بھی دم نزع مین بھائی
پہلے اسے لازم ہی کہ ہو گرکی سرن مین — سائل ہو یہ مرشد سے بصد عجز نمائی
اُپدیش مجھے کیجیے آیا ہون سرن مین — حاصل ہو کدورت سے مرے دلکو صفائی
کسطرحسے دل باندھون مین بھگوت کے چرن مین — کس طرحسے ہو زادن و مُردن سے رہائی
اشنان کے آداب بھی گُرو دیو سے سیکھے — نی یہ کہ فقط جھاری اُٹھا سر سے لنڈھائی
بھگوت کی کتھا جا کے سُنے گوش سے دلکے — تکرار کرے دلمین سماعت مین جو آئی
جانے کہ سُنی ہر کی کتھا آج جو مین نے — کی طالع بیدار نے امداد نمائی
یہ دلمین کہے کل بھی سُنون ہر کی دیا سے — ہر روز اسیطرحسے ہو شوق فزائی
نیت نہ کرے آج مجھے کام ہی درپیش — سُن لینگے یہ کل جا کے جو فرصت کہین پائی
سمجھے یہی دلمین نہ سُنی آج کتھا جو — نقصان یہ بڑھکر ہو اسے سوائی
سُننے کا یہی لطف ہی گر یاد بھی رکھے — گر کیجے عمل یاد کی ہی علت غائی
ہر نام مین مقصود ہی لیلا کا تصور — جسطرحسے وا مورد و گردھر ہین کنھائی
لیلا کے تصور سے کرے دلمین تیقن — پرماتما بھگوان جو ہین کرشن کنھائی
جلوے سے اُسی حسن کے سب جگت ہی روشن — اسطرح محبت سے کرے ذکر نمائی
سمرن سے یہ مطلب ہی کہ جسطرح دفینہ — کرتا ہی نہین یاد سے اک لحظہ جدائی
بھگوان کو بھی یون ہی نہ خاطر سے بھلاوے — دل یار مین ہو ہاتھ سے ہو کار روائی
خدمت کی یہ عظمت ہی کہ باصدق عقیدت — بھگوت کا کرے دھیان اگر پاسے خنائی
جانے قدم پاک ہین سرچشمۂ گنگا — حاشا کہ صفت جس سے ہو پانی کی صفائی
سینے کا یہی دھیان کہ لچھمی کا مقر ہی — تصویر بکٹ کی بھی ہو دل مین اُتر آئی
زیبا نہین بھگوت کے سوا غیر کی سیوا — جس شخص کا یہ عنصری پیکر ہی عطائی

صد سال نہین ہوتی ہی تب خاک پہ بارش
سب آب زمین کرتا ہی خورشید فنائی

اُٹھتی ہی پھر آتش کی لپک سیس کے مُکھ سے
مُرجھائی ہوئی جانین بھی ہوتی ہین فنائی

ہوجاتا ہی یہ کون و مکان راکھ کا پُشتہ
وہ راکھ بھی پھر ہوتی ہی بارش سے فنائی

جسطرح ہوئی ہست تھی مایا سے یہ ہستی
پردے مین اُسیطرح سے مایا کے درآئی

پس فرض ہی دل باندھے بشر حق مین یہ جانے
تن کون ہی قدرت سے مشیت سے فنائی

اس ذات کے دریا کا یہ مایا ہے تلاطم
ہی اسکے تھپیڑون سے نہین جان کو رہائی

راجا نے کہا اس سے چھُٹے جان کا پیچھا
ہی آپ کے بیدک مین کوئی اسکی دوائی

سُک نے کہا اے راجہ جواب اسکا جنک سے
برہودھ نے فرمایا چہارم تھے جو بھائی

اے راجہ یہ انسان ہی آرام کا طالب
پھر کونسی راحت جو ہی دراصل فنائی

پڑھتا ہی اسیواسطے کرتا ہی تجارت
خدمت کے وسیلے سے کسی کی ہی کمائی

تا دور ہو تشویش ملے چین سے قربت
تقدیر سے تدبیر کی پر کچھ نہ بسائی

پھرتا ہی لیے جنس وہ اس شہر سے اُس شہر
یان سود وہان نفع کتر بیونت لگائی

شدنی نے کیا سیل کو چورونکو مسلط
سہلانے لگے دھول جو اک سر پہ جمائی

پس کچھ نہین تدبیر سے ہاتھ آتا بشر کو
جبتک نہ کرے حق کا کرم عقدہ کشائی

پس چاہیے دل باندھنا بھگوت کے چرن مین
فاعل اُسے سمجھے نہ کرے خویش ستائی

اسطرح سے ہی اہل تعلق کا تجرد
شاہی کرے ظاہر مین پہ باطن مین گدائی

گر کیجیے ہوئی ایک کو تدبیر موافق
شدنی کی کہین قوت و امداد جو پائی

دل چین مین رہنے لگا ہاتھ آیا تمول
لذت زن و فرزند سے تا عمر اُٹھائی

پھر وقت اجل کہتے ہین سب رام کا لے نام
دولت زن و فرزند کی سُمرن نہ بتائی

پس جو کہ ظفر بخش ہوا خر مین بشر کو
کیا لطف ہوا دلمین جو لو اس سے لگائی

گر کیجیے کہ بالفعل تو سکھ بھوگ ہین ایسے
پیری مین نہین شغل بجز یاد خدائی

انسان سے تا دام و دد و طیور بناتی — یکسان ہی نظر سب پہ بلا روی و ریائی
پھر اُسکو کسی سے نہ محبت ہی نہ نفرت — پرماتما مین محو ہی کو دل سے لگائی
نخوت ہی نہ آز اُسکو نہ شہوت نہ غضب ہی — دل اُسکے نے تحریک کی تصدیع بتائی
جسطرح سے خورداد کے خورشید کی گرمی — ہوتی ہی فرو چاند نے جب شکل دکھائی
وہ چرن کمل دھیان مین بس جاتے ہین جنکے — ناخون ہین جون شمس و قمر جسکے ضیائی
آتش سے طمع آزکی کب اُسکو خطر ہی — غم بلکہ نہین تن کا رہے یا ہو فنائی
جون مست کے سر سے اُتارے کوئی چادر — یا اُسکو اوڑھا دے کوئی معقول رضائی
گر جاے رہے سر پہ خبر کچھ نہین اُسکو — اس تن پہ سر و پا ہی کہ ہی بے سر و پائی
مشغول ہی وہ یاد مین آنند سروپی — کب دلمین اثر بخش ہی حطام نمائی
اے راجہ یہ ہی بشنو اعلے کی علامت — اوسط کی یہ استادون نے پہچان بتائی
ہی اسلیے اوسط کہ وہ سم درس نہین ہی — الفت ہی اُسے یار سے غیرون سے جدائی
ہی خلق کی مانند اُسے دنیا سے لگاوٹ — جو یا ہی موافق کا منافق سے جدائی
راجا نے کہا جیو جو مایا مین بندھا ہی — ہم برہم مین مایا ہی کہ ہی اُس سے جدائی
سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پرچیت — یہ سنکے مخاطب ہوے تب تیسرے بھائی
بھگوان کی مایا سے ہی خلقت کا ظہورا — ہی شخص سے سائے کو تعلق بھی جدائی
جب حق نے یہ چاہا کہ نمودار ہو عالم — مایا کی طرف آپ نے تب آنکھ اُٹھائی
مایا سے معاً ہوگیا مہتت ہویدا — مہتت نے عالم کی یہ تصویر بنائی
بھگوان کی مایا سے ہی سب زادن و مردن — پرلے نے بھی دو طرح سے شکل اپنی دکھائی
اک وہ ہی کہ جب ہوتا ہی برہما کا دن آخر — ارواح کی ہوجاتی ہی برہما مین سمائی
ہوتے ہی سحر ہوتی ہی سب خلق کی تکوین — پھر ویسی ہی قصہ ہی وہی خندہ نمائی
ہی دوسرا وہ جب ہوئی بھگوان کو خواہش — تہ کیجیے اب بستر ہستی کی چٹائی

آنند پرم اُسکو ملا چرن کمل مین ۔ ہی نت کُسل دلکو ہی آرام بقائی
راجہ نے کہا دل مین پریت آنی ہی مشکل ۔ پس یافت بھی مشکل مجھے دیتی ہی دکھائی
کب نے کہا وہ کونسی علت ہی جہان مین ۔ اُستادون نے جو لکھی نہین اُسکی دوائی
ہر جیکی کتھا سُنکے رکھے یاد وہ دلمین ۔ پرماتما بھگوان نے لیلا جو دکھائی
تکرار کرے دل مین اُسے لحظہ بہ لحظہ ۔ جس طرح چھنگلیا پہ پہاڑی تھی اُٹھائی
وہ رام اور گوپال جو بیاپک ہین جگت مین ۔ سمرن کرے ہر روز تو اک دن ہو رسائی
ای راجہ جسے پیش ہی سو کوس کی منزل ۔ دو چار قدم رکھے تو اکدن ہی رسائی
اک کوس بھی جاتا ہی ہے گر نہ وہ جاسے ۔ کیونکہ ہو اُسے منزل مقصد پہ رسائی
جب کب نے کہا مگن ہین جوہر کے چرن مین ۔ کلیان ہین وہ اسمین نہین ریب ہی رائی
گیانی بھی بچارا اُسکے سے سُن نت کُسل ہین ۔ کی راجہ نے یہ سُنکے بہت مدح سرائی
پھر پوچھا کہ اُس بھگت کی کیا کیا ہین علامات ۔ کیا چال چلن اُسکے کی پہچان ہی بھائی
رہتا ہی وہ کس طرح سے کیا نت کرم ہین ۔ کس وضع سے صورت سے وہ دیتا ہی دکھائی
کیا اُسکے ہین آثار ہو کس طرح سے پہچان ۔ بھگت اُسکے دل تنگ مین بھگوت کی سمائی
ای راجہ جنک پہلے تو وہ بھگت ہی ہنستا ۔ بعد اسکے وہ کرتا ہی بہت گریہ نمائی
ہنستا ہی یہ کہہ کہکے وہ بھگوان سے دلمین ۔ کہتے ہین اجیت آپکو سب اہل وفائی
یعنے کہ دل و عقل سے جیتا نہ کسی نے ۔ پر بھگتون سے کچھ آپ کے ہرگز نہ بسائی
اوتار لیا آپ نے انکی ہی خوشی سے ۔ اُنکے لیے خود آپ نے تکلیف اُٹھائی
رونے کا سبب یہ ہی کہ اس جسم کو پاکر ۔ کی عمر تلف بھگت نہ کچھ مجھسے بن آئی
ای راجہ جنک اور بھی ہین تین نشانی ۔ اعلے بھی ہی اوسط بھی ہی ادنے بھی ہی آئی
جب نام ہوا بھگت اُسے ادنے نہ کہیے ۔ ہی بندگی کی اُسنے ہی آغاز نمائی
ای راجہ جنک سُنیے اب اُتم کی علامت ۔ سب شی مین اُسی بشن کی ہیت نظر آئی

وہ چشم ضیابخش لگین مانگنے آنکھین — سُن لیتے تھے دیتا نہین اب اُنکو سُنائی
ہر روز ہی رخسار کی رنگت مین خسارہ — ہر صبح ہی دانتون کے لیے خندہ نمائی
ڈھونڈھے ہین زمین جھک کے کہو خاک کسل ہی — روتے ہین فلک دیکھکے ہی خیر ہوائی
راجہ ہی وہی خیر کہ اس جسم کو پاکر — بھگوان کے چرنون مین اگر لو ہو لگائی
ای راجہ جنک بھاگوتی دھرم جو پوچھا — ارجن کو بھی ہرنے تھی یہ تدبیر بتائی
ہی راج مگ اس ڈھرے کا نام اور سڑک بھی — رکھے جو اسے یاد وہ گم ہوگا نہ بھائی
اندھا بھی پہونچ جاتا ہی منزل پہ سلامت — ازبسکہ ہی اس راہ مین توسیع و صفائی
کی عرض جنک نے کہ کہو کون ہی اندھا — کیونکر نہ گرے جسکو نہ دیتا ہو دکھائی
کب نے کہا انسان کی دو آنکھ ہین راجا — اک بید ہی سمرت ہی دوم دونون ضیائی
ہی بید مین مسطور جو تڑکے نہ نہاوے — ہوتا ہی گناہ اُسکو نہین اسمین بھلائی
پر سُن تو دوم صبح جو ہو ہر کے بھجن مین — بے غسلی کی تقصیر کی ہی جرم زدائی
سمرت مین یہ مسطور ہی تیرونکو نہ دیجے — ہو دیوتون کے بھوگ مین جو شی کہ لگائی
سُن لو کہ مگر سرادھ مین بھگوان کو دیکر — ملتا ہی نہین پنڈ اُنھین باپ ہی بھائی
پھر کہتے ہین ہی حرف بشر کو اُسیدم تک — پہچان ہو جب تک نہ اُسے بشن کی آئی
اُس مرتب بیابی کو لیا جان جب اُسنے — بھی دور ہی ہر جا وہی دیتا ہی دکھائی
آلودہ ہی سنسار کی مایا مین وہ جب تک — ہی ایک سے الفت اُسے دیگر سے لڑائی
گر کہیے کہ سنسار تو بے اصل ہی جھوٹا — انسان نے کیون دلکی لگن اس سے لگائی
سمجھا ہی بشر خواب و دروغ اسکو و لیکن — سچ دیتی ہی شی حالت رویا مین دکھائی
جب خواب سے پایا ہی وہ بیداری کی حالت — سمجھا کہ وہ شی جھوٹ تھی دی تھی جو دکھائی
جب تک نہ کرے جانسے بھگوت سے محبت — دنیا کو نہین جھوٹھ سمجھتا ہی وہ بھائی
جب بھگت کی بھگوت کا ہوا دلمین گذارا — الفت نے کسی شی کی جگہ دلمین نہ پائی

مسند پہ بٹھا عجز سے راجہ ہوا گویا — شی جو جو کہ دُر لبھہ ہی مجھے حق نے دکھائی
جو جسم کہ ہی دام و دد و طیر سے افضل — اس قالب آدم مین جگہ جان نے پائی
لیکن نہ وہ انسان کہ جو لذت مین فنا ہین — جز خوردن و خفتن نہین کچھ اُنسے بن آئی
پھر جسم بھی وہ جسکے سب اعضا ہین سلامت — ہی عیب یہی چشم زدن مین ہی فنائی
اسواسطے واجب ہین مجھے چند سوالات — دو جلد جواب اُنکا کہ فرصت ہی فنائی
فرمائیے گر اسمین ہی کسواسطے تعجیل — چھن بھنگ ہی تن سانس بھی آئی کہ نہ آئی
پھر تمسے مہاپرش پرم نہسون کی اسجا — ہی فصل سے بھگوان کے قدم رنجہ نمائی
یہ بدو تولد سے بشر تا دم آخر — بھگوان سے نماقل ہی جو ہی یادی وغائی
اسواسطے سائل ہون مین خدمتمین تمھاری — یکجائی غنیمت ہی کہ فرصت ہی فنائی
ہنسکر کے کہا سب نے کہ اے طالب صادق — اب پوچھ بلا خوف جو شک دلمین ہو بھائی
کی عرض جنک راجہ نے خیریت سرمد — کسطرح بشر پائے سکھ پھر نہ ہلائی
گر کہیے جسے دولت و اولاد ہی حاصل — وہ چین سے ہی دلمین مرے یہ نسمائی
کلیان وہ ہی جسکو تمکن ہو ہمیشہ — ہرگز نہ گھٹے بلکہ بڑھے اور سوائی
یہ سُنکے وہ آپس مین لگے کرنے اشارے — فرمایا یہ کپٹ نے جو بڑے سب مین تھے بھائی
جو ہر کا پرستار دل و جان سے ہو تن سے — ہی تت کسل اُسمین ذرا شک نہین بھائی
مسرور ہی وہ بھگت مین سب سے ہی تنفر — دنیا زن و فرزند سمجھتا ہی فنائی
دنیا کے طلبگارون کے جب ہاتھ کچھ آیا — پوچھے جو کوئی خیر کہا خیر ہے بھائی
صبح اُسکے اگر گم ہو کوئی چیز جو پوچھی — کہتے ہین کہ بس خیر ہی خاموش ہو بھائی
گوئندہ تو احمق ہی ہی پرسندہ بھی نادان — دنیا کا یہی رنگ ہی بھاگی کبھی آئی
بھگوان سے ای راجہ جو انسان بکھ ہے — دیتی نہین سوتے مین اُسے خیر دکھائی
اس جسم کو ای راجہ ہمیشہ ہی تنزل — اول تھے سیہ بال سفیدی وہان چھائی

اس شہر مین ہم غرق ہین دریا مین سراپا — اس چاہ ضلالت مین جگہ دل نے ہی پائی
تمسا ہو کوئی سنت ہو وہ ہمکو نکالے — دے ہاتھ رسن گیان کی یا ذکر خدائی
فرمائیے گر یہ کہ تم ہو صاحب طالع — فرزند تمھارے ہین سریکرشن کنھائی
یہ سچ ہی مگر ہمسا بھی بے عقل ہی کوئی — اُس جنم مین بھگوان کی طاعت جو بجائی
ظاہر ہوے ہر دھر کے وہین شکل حقیر بھی — فرمایا طلب کر جو تیرے دل کو ہو بھائی
پتھر نہ پڑے عقل پہ جو ہمنے یہ مانگا — فرزند ہمارے ہون سریکرشن کنھائی
ایوا سے کہ اُسوقت یہ کیون مُنہ سے نکلا — وہ ہمکو غم زادن و مُردن سے رہائی
گر کوئی کہے مُکت ہو تم مُکت ہون الحق — پر کرشن کی کرپا سے نہ اعمال سے بھائی
نارد جی کرو بھاگوتی دھرم اب اُپدیش — کس طرح سے ہو اسکی حقیقت پہ رسائی
نیت جو کرے سُننے کی ہوتا ہے کرتارتھ — جو اُسکو کہے اُسکی کرون کون بڑائی
اسواسطے تم بھاگوتی دھرم سناؤ — ہون جس سے کرتارتھ یہ میرے دلمین ہی آئی
ہون پیر مین اب مجھسے نہین جوگ سدھیگا — تیرتھ جو کرون ضعف کی سے آپلہ پائی
رکھ نے کہا بسدیو جی کیا خوب ہی پوچھا — ہونگے جسے اہل تعلق کو رہائی
دیرینہ کہانی ہی جواب آپ کے شک کی — بیٹون نے رکھب دیو کے جو تم کو سُنائی
بسدیو سے نارد نے کہا راجہ سے سُک نے — اولاد رکھب دیو کی سو گنتی مین آئی
اکاسی برہمن ہوے تب جوگ کے بل سے — نو کھنڈ کے راجہ ہوے نو اسمین سے بھائی
تھے سب سے کلان راجہ بھرت عادل و باذل — جب باپ گئے بن کو تو جا باپ کی پائی
باقی جو رہے تو وہ ہوے جملہ پرم نہس — جو گیشور و صاحب دل و شاغل نہ رہائی
توڑے ہوے رشتہ وہ تعلق کا تھا پھرتے — مسکن بھی کیا گر کوئی جا اونکو خوش آئی
دارد ہوے یکرو زرہ محفل مین جنک کے — کی مہر کے مانند وہان نور فزائی
سر خم ہوے سب پنڈت و ارباب فراست — راجہ نے بھی گردن پے تعظیم جھکائی

جس دوارکا کے در پہ تھا شہر کا گذارا — ہر کوچہ و کاشانہ مین شکل اُسنے دکھائی
سیکرشن نے جانا کہ نہین خیر ہے اسجا — کچھ دن مین ہوا چہتی ہی سب خلق فنائی
واجب ہی کہ اب دیو کی بسدیو کسیطرح — سنسار کی پاجائین کشاکش سے رہائی

گیان سکھلانا نارد جی کا بسدیو جی کو

سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پریچھیت — سیکرشن کے اندیشے مین یہ بات تب آئی
اُپدیش اگر دیو کی بسدیو کو کیجیے — جانینگے پسر مجکو اثر ہوگا ہوائی
بہتر ہی کہ نارد جی سے دلوائیے تلقین — نارد نے وہین صورتِ پرنور دکھائی
فرمایا یہ نارد سے کرا سجا پہ اقامت — ہی دچھہ کی دعا کی یہ کہا خار بپائی
فرمایا کہ یہ دوارکا مسکن ہی ہمارا — ہی دچھہ کی دعا کو نہین اسجا پہ رسائی
اس شہر مین کی سُنکے یہ نارد نے سکونت — بسدیو کے کی گھر مین قدم رنجہ نمائی
بسدیو نے کی رکھہ کی بہت پریم سے پوجا — کی عرض کہ ان قدمونسے ہی جگ کی بھلائی
جانتے ہین جہان سنت طمع کچھ نہین اُنکو — جز یہ کہ رہِ حق کی کرین راہ نمائی
جو ہین زن و فرزند کی الفت مین مقید — خلّاقِ دو عالم کی ہی سُدھ دلسے بھلائی
سب عمر کٹی اُنکی تکبر مین نعم مین — ہو بھگت سے بھگوت کی اُنھین نہ رہائی
ہی دیوتون سے سنت کو بڑھکر کے بزرگی — ہی جنکی طبیعت مین فقط لطف نمائی
جسطرح کہ سورج ہین جسے آٹھوین چوتھے — پوجا جو اُنھین کرنے نہین اُتنی برائی
سایہ کی طرح رکھتے وہ ہین طرز طبیعت — گر شخص گھسے ناک کرین ناصیہ سائی
گھونسا وہ جڑے اُنکے جڑے پہلے یہ اُسکے — پوجے تو ہین خوش ورنہ بدلتے ہین کھائی
پر سنت بجز مہر نہین قہر پہ راغب — پرلوک کی کرتے ہین سدا راہ نمائی
آنے سے تمہارے ہین جگے بھاگ ہمارے — لازم ہی کرین سخت کی ہم مدح سرائی
دل ہمنے کیا دولت دنیا کے حوالے — فرزندونکی الفت مین ہی کو ہمنے لگائی

دیکھا جو رکھون کو ہین مگن عیش مین بیٹھے — کہنے لگے آپس مین یہ ہین جملہ ریائی
مستقبل و ماضی سے نہین کوئی بھی آگاہ — ٹھگنے کو گرہستون کے ہی دکان لگائی
ہنسکر کے کہا سانپ نے ہی رخ مرا سادہ — بہکانے کو انکے یہ اکت دلمین ہی آئی
گو ڈر سا بہت باندھکے مین ناف کے نیچے — مانند زنِ حاملہ دون انکو دکھائی
تم پوچھو ہی دختر کہ پسر اسکے شکم مین — کھل جائیگا یہ پردہ اگر ہین وہ ریائی
داڑونی تقدیر سے تقریر یہ سنکر — احسنت کہا سب نے یہ تدبیر خوش آئی
جا پیش رکھون کے ہوے جبوقت کہ سائل — اشراق نے کی آنکے حقیقت یہ رسائی
فرمایا سری کرشن کے تم جملہ پسر ہو — واجب نہین تم ہمپہ کرو خندہ نمائی
شدنی نے جو کین کو تھین چشمانِ بصیرت — یہ سنکے لگے کرنے پھر اسرار نمائی
اُن دو نے جواب انکا خموشی کیا تجویز — دریا سا نے فرمایا مدل کرکے دکھائی
ہی اسکے مشیمہ مین سیہ رنگ بلا ایک — سب قوم تمھاری جو کرے پل مین فنائی
سُن ہو گئے یہ سنکے کیا ہوش نے پرواز — کرنے لگے سب حمل لباسی کی صفائی
اس تہ سے نمایان ہوا اک آہنی دستہ — گھبرا کے اوگرسین کو اخبار سنائی
حیران ہوا وگرسین نے سیکرشن سے پوچھا — اب اس مرضِ سخت کی کیا ہوگی دوائی
سب نے کہا ہو اسکی سریدست یہ تدبیر — سوہن سے اسے ریت کے کردیجے ہوائی
ریتا اُسے جا خوب سمندر کے کنارے — وہ ریزگی سب ریت مین دریا کے ملائی
باقی جو رہا اسمین سے پیکان کی مانند — ہر چند کیا جہد ہوا وہ نہ فنائی
مجبور ہو وہ شست سمندر مین رہا کی — بتی سی وہ آٹے کی سمجھ مچھلی نے کھائی
ماہی وہ پھنسی جال مین صیاد کے ناگاہ — نیرنگی تقدیر نے رنگت یہ جمائی
ہاتھ آیا وہ کانٹا اسی ماہی کے شکم سے — صیاد نے لے تیر پہ پیکان چڑھائی
آہن کے برادے سے اُگی گھاس پیرا — قدرت نے صورت آہن سے دکھائی

اس وصل مین اکدن ہوا فرقت کا تصور — رٹ بلبلون نے عشق مین یون گلکے لگائی
رو کر کے کہا ایک نے جب آنکھ ہو لگتی — بے کرشن کے تاریکی گویا آنکھو نمین چھائی
اک نے کہا کشتی مین مری آنکھونکی ہین کرشن — پتلی کی طرح پر نہین غیرون کی سمائی
گنجائش اسیوجہ سے آنکھونمین ہماری — پاتی ہو نہین نیند اسی سے نہین آئی
اک نے کہا دل مثل سمندر ہو اُبلتا — اک لحظہ کی گر کرشن سے ہوتی ہو جدائی
اک نے کہا مدت کے بچھڑے جیتے ہین کیسے — ہم تم پہ تو یون صعب ہو یکدم کی جدائی
اے راجہ ریاضت ہو کڑی کاشی کی کروٹ — سخت اُس سے ہو جو دیہ ہمانچل ہین گلائی
پر سخت ہو سب سختیون سے حرقت فرقت — یارب نہو دشمن کو غم و درد جدائی
اسجا پہ دسم ختم اکادس کا ہوا آغاز — سکھدیو کی ہو راجہ سے ارشاد نمائی

آغاز اکادس اسکندھ اور بیان دعا دینا دربار رکھیشر کا اولاد سر کرشن مہاراج کو

سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پرکھیت — سیکرشن کے اک مرتبہ خاطر مین یہ آئی
ظالم سے شریرون سے سبکبار زمین ہو — اوتار ہمارے کی تھی یہ علت غائی
خودی مین بہت ہمنے دیت بھین مارے — بھتون کو کیا ہمنے جوانی مین فنائی
مغرور رہین جادو بھی بہت زور سے زرت — بوجھل ہو زمین انکی بھی واجب ہو دوائی
زیبا نہین قتل انکا مگر ہاتھ سے اپنے — بالا ہو جنھین قتل مین ہو انکے بڑائی
بہتر ہو دعا بد سے ہو طے کام سبھونکا — آئندہ ہو اور رونگے لیے چشم نمائی
فی الفور رہین یاد کیا دلمین رکھونکو — دُرباسا بشسٹ بھرگ نے شکل آ کے دکھائی
تعظیم سے پیش آئے سر کرشن جی اُنسے — فرمایا یہان رہیے تو ہو لطف نمائی
کی عرض رکھون نے نہین بستی مین گذارا — تیرتھ کی ہمیشہ سے ہمین سیر خوش آئی
فرمایا سر کرشن نے پرجھاس کے نزدیک — رہنے کی رکھون نے وہان نیو جا کے جمائی
جادونکو ہوئی دشت کی گلگشت کی خواہش — سب ملکے وہان پہونچے عجب دھوم مچائی

شاعر کا مورخ کا قصص خوان کا تھا مجمع
تھے بھاٹ بھی موجود پئے مدح سرائی

صاحبدل و دلبر تھا کوئی عاشق بیدل
واصل کوئی قاتل کوئی دیتا تھا دوہائی

اے راجہ حسینون مین ملی تجھکو فضیلت
پر حسن سے جادو نکے خجالت انھین آئی

وہ نایکا آٹھ اور وہ رانی بھی ہزارون
سبجت تھی جنھون نے ابدی کرشن سے پائی

کس خوبی سے داریں کی تشبیہ دون انکو
عقل اپنی نہین کرتی ہے اے راجہ رسائی

ہرگز نہ تھا اے راجہ کسیکو یہ تصور
پل بھر بھی سر کرشن سے ہے ہمکو جدائی

نارد کو بھی کیلاس کی خلقت کو سرونکو
کی عقل نے ہر بار یہی وہم فزائی

واحد ہین سری کرشن جی ازواج بکثرت
واحد کو ہے اس جمع سے کب عہدہ برائی

آآکے دوارا وتی مین اپنے گھرون سے
کی عین شہود یسے توہم کی دوائی

بعضون نے سر کرشن کو پرہم سمجھکر
اے راجہ دل وجان سے لو لب نے لگائی

دل باندھا تھا بعضون نے لب و چشم پہ ہمو پر
منظور فقط جنکو ہوئی کام روائی

دولت ہوئی دونون کو پرم گت کی میسر
جو گیشرون کو جو کہ میسر نہین آئی

اس رخ کا کیا جسنے گھڑی بھر بھی نظارہ
کی دولت سرمد نے اسے چہرہ نمائی

ہر دم جنھین دیدار ہو گفتار میسر
کس منہ سے کرون انکے نصیبونکی بڑائی

گو گوپیون نے عرصہ تلک حظ یہ اٹھایا
یکسان رہی پر انپہ وہ الطاف نمائی

جس جا کہ بہارا نسنے کیا وان کی رکھون نے
گو چھان پھرے خاک مگر خاک نہ پائی

جن قدمون کے بکرم کے توسل کے شرف سے
گنگا نے تہ عالم کی تلف جرم بجھائی

اک دن مین ہو سو بار جسے لطف یہ حاصل
ہاتھ اسکے ہون اس فضل مجسم کی کلائی

ہم جائی و ہم سیری ہم آغوشی ہم آبی
کیا انکے شرف کی ہوا اشرح نمائی

سیکرشن جی جن رانی سے کرتے تھے تکلم
بوچھار سے امرت کی گویا تھی وہ نہائی

تروِرنے محبت کے اسی تربتری سے
تھالے مین گویا ولکے تھی پرورگی پائی

تعریف دوارکا جیکی اور سری کرشن جی کی

رکھ نے کہا اے راجہ سر یکرشن کی لیلا — خردی کی جوانی کی بڑھاپے کی سنائی
پر اسکو مکمل نہ سمجھ راجہ کہ اب تک — اک فرد بھی دفتر کی تمامی پہ نہ آئی
اُس عرش کا یک ارش بھی اتنک منوا ہے — سب تجربہ کیا قطرے کی بھی تھاہ بتائی
اس نار سے پرسیں جی ہین شاہد عادل — اتمام صفت پر ہی جنھین عذر ورائی
تھے دیوتون کے انس سے سب اُنکا باہی — نیکی و خوشی اُنکے ہی حصّے مین تھی آئی
گہ عیش گہے رنج ہی گودھر کا خاصہ — پرنام وہان نم کا نہ بتیا تھا سنائی
ہر کوچہ و برزن سے اُبلتی تھی مسرت — آشب کی اُس شہر تلک تھی نہ رسائی
کرتی تھین سخن عرش سے سب وانکی عمارات — چھجے تھے پے خندہ و دندان نمائی
جاتا تھا نکل آنکہ چھپا مہر اُدھر سے — از بسکہ چمکتی تھی عمارات طلائی
رستے بھی صفا ویسے ہی شفاف تھے کوچے — از اودن کے دلسے بھی تھی بڑھکر صفائی
دیوارونکی شفافی پہ نظرین تھین پھسلتی — گھر گھر مین رہی گونج تھی آنند بدھائی
تھا گرد بگرد اُسکے بن و باغ کا جھرمٹ — پھولونکی مہک کوسون تلک ہتی تھی چھائی
شاخین تھین زمین پر بھی جھکی بار ثمر سے — جسطرح سے اصحاب تسالیم و رضائی
زنبورون کا تھا ہر گل و گلبن پہ تغنغن — ہر سو سے وہان بو کی لپٹ کھینچکے لائی
صحنون مین بھرے حوض تھے پانی کے مصفا — فوارون نے ساونکی جھڑی سی تھی لگائی
اقسام کنول اُسمین کوئی چاند کے عاشق — سورج کیطرح آنکھ کسی نے تھی لڑائی
سُرتال سے ہمکاسہ تھے قوال شب و روز — مہمانی مین ہر وقت خوشی کی تھی عطائی
بھانڈون کا طوائف کا تھا ہر کوچہ مین جلسا — بازیگر ونٹ دیتے تھے ہر در پہ دکھائی
پنڈت بھی جو بیدون کے پورانونکے تھے عالم — بیدونکی تلاوت کی تھی دھن سب نے لگائی
گیانی بھی ہمہ اوست تھے لاغیر تھے دھیانی — دانی وہ کہ کف چومتا تھا حاتم طائی

ہر سر پہ فیا بخش تھا ایک تاج مرصع — سرخ آنکھ دی جوان آتش بے دود دکھائی
نیلم سے سیہ رنگ تھی گردن بھی زبان بھی — پشت اُسکی پہ اک سانولی صورت نظر آئی
تھی زیب بر و دوش بھی پوشاک بسنتی — کنڈل کی عجب کانوتمین تھی جلوہ نمائی
بازو تھے دراز ایک جواہر تھا گلے مین — لچھمی کا نشان سینے مین دیتا تھا دکھائی
تھے سنکھ گدا پدم بھی ہاتھون مین مزین — سنکار کو تھی محویت مدح گرائی
دیوی تھی کھڑی جوڑے ہوے ہاتھ بھی لگے — سیکرشن نے پرنام کیا پشت جھکائی
ارجن سے کہا دونو بہم ہاتھون کو کرکے — رکھکر سر پہ نمشکار کرا اور ناصیہ سائی
بھیکر سخن گوئی کی ارجن کو تھی خجلت — فرمایا اُسی شکل نے کر خندہ نمائی
سیکرشن اور تم روپ ہو نارائن نر کے — یک جان دو دو قالب ہو نہین فرق ہرائی
جو بار ستمگار و نسے پر تھی گرانبار — ہلکی ہوئی کی تمنے شریرون کی صفائی
اب قتل کا کس شخص کے ہو دلمین ارادہ — معلوم ہو جس واسطے تکلیف اُٹھائی
نیکون کی حفاظت کو تھا اوتار تمھارا — یان آئیے کسواسطے اب دیر لگائی
ارجن نے کہا ہوگا جو ہو آپ کی مرضی — ہو جملہ بزرگی کی صفت تجھ مین سمائی
سب خرد ترے آگے بزرگان جہان ہین — وہ بھی ہو بزرگ آپ سے کو جنمے لگائی
ارجن نے یہ سب کہکے کیا پھیر نمشکار — پرنام کرا ارجن سے کہا آنکھ دکھائی
اسطرح سے اے راجہ مہر کیشن اور ارجن — باہمن کا پسر لیکے ہوے وانسے ہوائی
اے راجہ مہر کیشن نے دادے کو تمھارے — اندر بشے سے باہر ہو وہ تصویر دکھائی
غم دور کرا ارجن کا دوارا وتی آئے — لڑکے کو برہمن کو دیا آس پورائی
ارجن نے نجانا کہ کہان جاکے پھر آیا — بیداری مین یا خواب مین صورت نظر آئی
سیکرشن نے ارجن کو تماشا یہ دکھایا — کی اپنے محبون پہ بھی الطاف نمائی
ارجن کی حقیقت کو کسی نے بھی نجانا — ہو اصل حقیقت مین وہ انوار خدائی

زن جبکہ جنی مردہ جنین آیا نظر مین — حیرت سے دوچار آنکھ ہوئی ہاے مچائی
تھا راجہ کمانداری کا ارجن کو تکبر — سخوت کے مٹانے کی تھی یہ علت غائی
جو کاین وفانی ہو کرے خاک تبختر — ہو کبر و منی زیب وہ شان خدائی
اے راجہ برہمن وہ نکل گھر سے غضب مین — کہنے لگا ارجن سے کہ تف ہرزہ درائی
پہلے ہی مین سمجھا تھا فقط تیری یہ گپ ہی — کیا تیری توانائی ہو کیا زور نمائی
جب ہر سے نہ بن آیا مرے غم کا تدارک — ہو سکتی ہو کب تجھسے مرے غم کی دوائی
تف تجھپہ ہو سو بار تھڑی تیری کمان پر — آخر تھا بشر کیون نہ خودی دلمین سمائی
اس زور پہ بس دی تھی مجھے تو نے تسلی — کرتے ہین فرومایہ ہی سچ خویش ستائی
ارجن کا اودر ارنگ صہوبت ہوئی چنپت — مسکن کو دھرم راج کے تب باگ اٹھائی
جا پاس دھرم راج کے مایوس پھر آیا — ہتھیار وہان جلنے کے لیے ڈھیر لگائی
جلنے کے لیے چاہی سر کیرشن سے رخصت — ہرجی نے نہ پند سے تف دلکی بجھائی
فرمایا جوانمردون کو عجلت نہین چہیے — ہر کار مین در کار ہو اندیشہ نمائی
تجھکو نہین اس امر مین شایان تھی فضولی — اب اسمین پشیمانی بھی بے سود ہی بھائی
اے راجہ نژار ارجن تھے زاین تھے سر کیرشن — تھی بھگت کی منظور انھین عقدہ کشائی
فی الفور منگا کر کے رتھ ارجن کو لیا ساتھ — راہی ہوے مشرق کیطرف باگ اٹھائی
طے دیکھتے ہی دیکھتے کر سات سمندر — دی لشت پہ لوک اور الوکا کی چڑھائی
جا پہونچے وہان تھی نہ جہان شمس کی تابش — ارجن کو تحیر نے وہان شکل دکھائی
سیکرشن نے ارجن کو سراسیمہ جو دیکھا — کی چکر سودرسن سے وہ سب سمت ضیائی
ظاہر ہوا ایک مرتبہ سو خور ہوے طالع — خود دیکھکے ارجن کو چکا چوندھ سی آئی
آخر مین ارجن نے وہان ڈھانک لین آنکھین — پھر دیکھا تو پاتال کی منزل نظر آئی
منزل وہ ضیائی تھی فقط سیس کے من سے — پھر سیس سہنس پھن کی بھی صورت نظر آئی

ہونان سے نفقے سے برہمن جہان عاجز — یا کوئی اذیت ہو جہان گاے نے پائی
اس شہر کا کہنا اُسے حاکم نہین چہیے — چھتری کے لیے فخر ہی الطاف گرائی
گر جان بھی کام آئے رعیت کی مدد مین — مُرگ اُسکو ہے دھرم مین ہو نام بقائی
ہی برہمن اب تیری مدد میرے تعلق — کرتا ہون دل وجان سے ترے عکی دوائی
فائز ہو نہ مطلب کو تو یہ عہد ہی میرا — آتش کو بپا کرکے ہون یکدم مین فنائی
کی عرض کہ اے راجہ کرو عہد سمجھکر — جلنے سے ترے میری بھلا کیا ہی بھلائی
چپ رام جہان کرشن ہون پردمن ہون اندرودھ — اُس کام کی کب تجھسے ہوئی عہدہ برائی
اک شہر کا حاکم ہی تو کیا تیری ہی طاقت — کونین کے حاکم نے تو گردن نہ ہلائی
یہ زاہ کہین جسکو وہ ہو جاتی ہی رانی — یہ واس کہین جسکو اُسے ملتی ہی رائی
باوصف ان اشخاص کے کب مجکو یقین ہی — ہوگی ترے ہاتھون سے مری کام روائی
اسواسطے بہتر ہی کہ خاموش ہو ارجن — اس مشکل لاحل مین نکر ہرزہ درائی
ارجن نے کہا رام نہ مین کرشن ہون پردمن — ارجن ہون کماندار جدھشٹر کا ہون بھائی
شاید کہ سُنا شور نہین میری کمان کا — جم جسکو بزہ دیکھلے دیتا ہی دُہائی
خوش اس سے کیا رودر کو اور اگن کو مینے — لے تیری حفاظت کے لیے مینے چڑھائی
یہ کہکے برہمن وہ ہوا گھر کو روانہ — کرتا ہی عبث یار تو سر درد فزائی
اے راجہ ہوئی حاملہ کچھ دن مین زن اُسکی — یاد آگئی ارجن کی اُسے یا وہ درائی
دلمین کہا گو وقع نہین قول کو اُسکے — دون اسکو خبر جسنے کہ بے پر کی اُڑائی
ارجن سے برہمن نے کہا وقت ہی نزدیک — یہ سُنتے ہی ارجن نے اودھر باگ اُٹھائی
آدوار کا مین کر ہر و ہلدھر کو نشکار — کی گھر مین برہمن کے قدم رنجہ نمائی
کر جلد وضو دل کو دیا یاد مین شیو کی — زہ کرکے کمانداری کی شان اُسکو دکھائی
تیرون سے برہمن کا گھر اسطرح سے چھایا — مکھی تو ہی کیا باد نے بھی راہ نہ پائی

سب تیرتھون کا غسل ہوا اُسکو میسر — سب رنج سے دنیا کے ملی اُسکو رہائی
یُوجا سری بھگوان کو اُس جگ مین کھون نے — بھگوان کی بھگت اپنے عقیدے مین جمائی
آخر کو ہوا اُنکو پرم گت سے توصل — اس دار کی ہاتھ آئی کشاکش سے رہائی
سونک سے کہا سُوت نے اے جملہ رکھیشر — بھگوان کی سنت یہ سُنی جسنے سُنائی
سُننے کی ہوئی جسکے فزون دلمین محبت — ہی غم سے اُسے زادن ومردن کے رہائی
کلجگ مین درس دیوتون کا جملہ رکھونگا — یکبارگی ہوجائیگا دنیا سے خفائی
ہی بھاگوت اس دہر پر آشوب کی کشتی — کلجگ کی خلاصی کے لیے ہی یہ کفائی
یا برہمن وسادھ کے مان باپ کی خدمت — ڈونگی ہی اُترنے کے لیے اسکی بنائی
ہر اک کو کہان ایسی سعادت ہی میسر — یاور ہو جسے بخت اُسیکو ہی رسائی

لانا سری کرشن جیکا مکین برہمن کے لڑکون کا پاتال سے ارجن کے باعث سے

تھا دوارکا مین راجہ بلین ایک برہمن — جو اُسکے پسر ہوتا تھا ہوتا تھا فنائی
کی فکر برہمن نے کہ خود بد سے بری ہون — زانی ہون نہ خاکی ہون نہ موذی نہ ریائی
کس فعل کے پاداش سے ہو مجکو خجالت — اعمال سے حاکم کے بلا مجھپہ یہ آئی
ماخوذ گناہون سے رعیت کے ہی راجہ — ہی ظلم سے حاکم کے رعیت کو برائی
لیکر پسر مردہ کو آغوش مین اک روز — دربار مین سیکرشن کے وی جاکے دہائی
کہنے لگا جس شہر کا سردار ہو ظالم — یا حرص نے لالچ نے جگہ دلمین ہو پائی
ہوتا ہی رعایا کو الم اُسکے جزا مین — باعث مجھے دیتا ہی یہی غم کا دکھائی
اسطرح برہمن نے بہت شور مچایا — پر اُسکی خبر ہرگز کسی نے نہ سُنائی
ناچار ہو مایوس پھرا گھر کو برہمن — سب اپنی کتھا راہ مین ارجن کو سُنائی
فرمایا کہ اس شہر مین چھتری نہین کوئی — سُجھ کرم برہمن نہین اسجا کوئی بھائی
برہمن کی نہ فریاد سُنی دادرسی کی — اسطور کی شاہی سے تو لازم ہی گدائی

اس سینۂ سنگین سے جو صدمہ ہوا پاکو — خاطر میری البتہ ندامت نے ستائی
ای راجہ سری بشن نے کہ کہکے یہ تہین — پوچھی سے کی بھرگ کی پاسخ ر بائی
فرمایا سری بشن نے ای برہم کی مورت — گوتمنے یہان آنے مین تکلیف اٹھائی
پر آپ کے مقدم سے سعادت ہوئی حاصل — پایا وہ شرف جس سے ہوئی جرم زدائی
ہاتھ آئین تم ایسے کے جن اسکو ہی بیٹھ — بیٹھ کی اب مجھپہ ہی سچ کار کیائی
دل بھرگ کا ای راجہ تھا بھگوانمین مصروف — تھا اشک نجالت کے وہ دریا کا شنائی
بھگوان کی اور بھرگ کی جو گشٹ کہیگا — یا سنکے رکھے یاد وہ ہر بھگت ہی بھائی
آ بھرگ نے پھر جگیہ مین اُن جملہ رکھونکو — پرنام کیا گذری ہوئی سبکو سنائی
سنکر یہ کتھا وہم گیا دل سے رکھون کے — فرمایا کہ ہین بشن سزاوار خدائی
ہی برہم کی الفت سے دل وجانکو تسلی — دل چین مین ہوتا ہی غم وبیم ہوائی
مشہور رہے نام بھی نیکی سے جہان مین — ہاتھ آئے محبت کا اُسے گیج نہ لائی
کرتی ہی ترقی پہ یقین دانش کامل — جز اُسکے پرستش نکدوا ور کی بھائی
ای راجہ جو ہین گوشہ نشین صاحب تجرید — پاتے ہین بہت جہد سے انوار خدائی
پر اہل تعلق جو تمول سے بھرے ہین — آزاد رہین دل سے کرین یاد خدائی
ہوتی ہی اُسے دولت وحشمت کی فزونی — ملتی ہی پرم بھگت بافضال خدائی
یہ دہر ہی گرداب بہت جسکا عمق ہی — بیراگ کے پیراک کو مشکل ہی رہائی
جو جکڑے ہین غفلت کے تعلق کی رسن سے — کب اُس سے اُبھر سکتے ہین بے تیے ہین دوہائی
ہلوگ جو ہین طالب مطلوب حقیقی — دنیا کی کسی شی کے نہین ہم ہین ہوائی
بے یاد خدا ایک بھی گر سانس ہین لیتے — دوزخ کی طرح سانس وہ پڑتی ہی دکھائی
پس ساتکی ای راجہ سری کرشن ہی الحق — خلق اُنکی ثنا گو وہ برہمن کے ثنائی
یہ بھاگوت ای راجہ گھڑی بھر بھی سنے جو — سب دیوتا گویا کہ دیے اُسکو دکھائی

برہما کی طبیعت نے رجوگن جو دکھایا — غصّے کی دیے رخ پہ علامات دکھائی
فرمایا کہ کیا قہر ہی فرزند ہمارے — نخوت سے نہین کرتے ہمین ناصیہ سائی
اسواسطے مغرور کی تنبیہ ہی واجب — ہوتا کہ شریرون کے لیے راہ نمائی
برہما کے جو دربار مین بیٹھے تھے رکھیشر — کی سب نے شفاعت بصد اصرار نمائی
کیلاس کو پھر دانسے ہوے بھرگ جی راہی — پیوستہ جو ہی نور سے شنکر کے ضیائی
بیٹھے تھے بصد شوکت و شان شنکر و گوری — تھے حلقہ صفت گرد سروشان سمائی
استادہ ہوے جاکے قرین بھرگ جی نیچوں — دنڈوت کا کیا ذکر کہ گردن نہ جھکائی
آقہر مین ترشول اُٹھا کر کے مہادیو — چاہین کہ کرین حملہ ہوے بھرگ ہوائی
غلبے سے غضب کے کیا شنکر نے تعاقب — تفہیم سے گوری کی دیا دلمین کچھ آئی
لی بھرگ نے بیکنٹھ کی پھر راہ وہان سے — تھراتے ہین جس رہ مین سروشان سمائی
فرماتے تھے آرام سری لشن چترنبھج — آغوش مین لچھمی کے دھرے پاؤن حنائی
دروازے پہ دربان تھے کھڑے نند سونند بن — آنند کی ہر سمت گھٹا ایسی تھی چھائی
جو در پہ برہمن کی نہتی روک کسیوقت — بے ساختہ وارد ہوے بے وہم نمائی
وان آئے تو دیکھا کہ ہین آرام مین حضرت — تانے ہین تن پاک پہ اک زرد دلائی
بیساختہ تب بھرگ نے سینے پہ جڑی لات — اُٹھ بیٹھے کہا ہاے کہ کیون لات دکھائی
تھے بھرگ کھڑے سوچتے کیا ہوئیگی اب گت — سرزد ہوا وہ مجھسے نہین جسکی دہائی
خطرے پہ ہوے بھرگ جی جسوقت کہ ماہر — تعظیم و تحمل کی اُنھین شان دکھائی
فی الفور اُنھین کھینچکے مسند پہ بٹھایا — خود دست ادب باندھکے کی عذر نمائی
اے نیک قدم مجکو نہ مقدم کی خبر تھی — مغرور مجھے رکھو بالطاف نمائی
آنے سے ہوئی آپ کے کیا مجکو مسرت — فرمایئے تکلیف تو اسمین نہین پائی
منزل یہ مشرف ہوئی قدمون سے تمہارے — کچھ سخت نے کی ہی مرے امداد نمائی

محفوظ کیا شیو کو ترحم کی نظر سے — اک برہمن قاق کی شکل اپنی بنائی
لیکر کے کشا ہاتھ مین سچ موہنج کا کر دھن — اُس دیو کے آسامنے کی خندہ نمائی
فرمایا کہ مجکو تری دانش سے عجب ہی — شنکر کے بھروسے پہ جو جان اپنی کھپائی
سب بھوت پرتیونکا اُسے کہتے ہین افسر — کب قول نے اُس شخص کے تاثیر یہ پائی
گر شک ہی تو خود دیکھ لے رکھ ہاتھ کو سر پر — کسطرح سے ہوتا ہی تو ای دیو فنائی
ای راجہ وہ اسدم مین سراسیمہ ہوا دیو — نادم ہوا مفت مین اوقات گنوائی
جون سر پہ رکھا ہاتھ ہوا خاک سراپا — ہاتھ آئی مہادیو کو اُس غم سے رہائی
بھگوان کو تب شیو نے کیا جھک کے نمسکار — جے جے کی صدا سارے فرشتون نے مچائی
ہرجی نے کہا ہر سے کہ نیکی کے عوض مین — کی تمسے بدی اُسنے سزا اسکی یہ پائی
اب جائیے گھر اپنے ہم آغوش مسرت — اشرار پہ لازم نہین یہ لطف نمائی
کی عرض کہ ہی مجکو فقط آپ پہ تکیہ — اغلاط کی جو کرتے ہو اصلاح نمائی
جب موکش ہوئی رودر کی اس دیو یقین سے — اس نام سے تشہیر ہی اس قصہ نے پائی
ای راجہ یہ اتہاس سُنے یاد کرے جو — اندوہ کی اور غم کی نہ اُس تک ہو رسائی

جانا بھرگ جی کا واسطے آزمائش تینون دیوتا کے

سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ سری بنت — ہین عین ستوگن نہین شک اسمین ہی رائی
اک روز رکھون نے لب دریاے سرستی — آغاز کیا جگیہ کا لو اُس مین لگائی
دلمین ہوا وسواس کہ پہلے کسے پوجین — تا منزل مقصد کی کرے راہ نمائی
سانک ہی تعین جگیہ پورکھ اس سے ہی لازم — جو دیوتا ساتک ہو اُسے دیجے بڑائی
ای راجہ رکھون کی یہ ہوئی بھرگ سے خواہش — تنقیح کرے ایسی کہ ہو شُبہہ زدائی
حل کرنے مین مشکل کے ہوے بھرگ جی ساعی — اُسجا سے سو سطح فلک باگ اُٹھائی
پہلے سری برہما کے مقر مین ہوے وارد — تسلیم کا کیا ذکر زبان بھی نہ ہلائی

صحرائے توکل مین جو ہین شیر جوانمرد
بھگت اُنکو مری جملہ عبادات سے بھائی

دل اُنکا محبت مین مری بسکہ قوی ہی
ہی کاوش معنی مین بہت زور فزائی

جب جب کہ کڑی رُو در پہ برہا پہ پڑی ہی
جا جاکے وہان بشن نے کی عقدہ کشائی

ہی کون سوا اُنکے سزاوار پرستش
جنکے لیے خود جسنے کہ تکلیف اُوٹھائی

مارا جانا نرکاسُر کا سر بکرشن جیکے ہاتھ سے

تھا نرک اُسر ایک سکن دیت کا بیٹا
نارد سے کہا اُسنے کہ ای شخص صفائی

بتلائیے سب دیوتون مین کون ہی بہتر
نارد نے کہا دلمین کہ ہی دیت دہائی

بتلایا اُسے شیو ہین پذیرندۂ اندک
پر تھوڑی ہی تقصیر مین ہین قہر خدائی

سکھدیو نے فرمایا کہ نارد سے یہ سُنکر
اُس دیو نے اسطرح سے لو شیو سے لگائی

کرتن سے جدا گوشت کیا ہوم چھٹے دن
چاہے کہ کرے ساتوین دن سر کو فدائی

فی الفور عیان ہوکے کہا رودر نے اُس سے
لے مانگ جو خواہش ہو ترے دلمین سمائی

کی عرض کہ ہاتھ اپنا رکھون فرق پہ جسکے
تن خاک کا تو وہ بنے ہو جہان ہوائی

بھولا نے کہا دیو سے تب کرکے تبسم
درخواست کی کی ہمنے تری کام روائی

دلمین کہا یہ ہاتھ دھرون فرق پہ شیو کے
اس قول کی لازم ہی اسیوقت صفائی

کیا سیر ہی یہ جوگی اگر خاک ہو جلکر
ہاتھ آئے ستی مجکو کرون کام روائی

پارتی ۱۲

چاہا کہ دھرے ہاتھ مہادیو کے سر پر
ڈر کرکے مہادیو ہوے وانسے ہوائی

لپکا وہ لعین شعلہ صفت رُود کے پیچھے
رودر آگے وہ پیچھے یہ قیامت نظر آئی

سائے کی طرح پھرتا تھا ہمراہ وہ شیو کے
ہاتھ اُسکے سے تب رودر کی جان نکلمین آئی

دلمین کہا شنکر نے کہ بے بشن کی تائید
اس دیو کے آسیب سے ہی دور رہائی

اُسجا کا کیا قصد کہ وان جاکے کسی نے
شکل اپنی نہ اس دھر کو آکرکے دکھائی

بھگوان نے دیکھا کہ مہادیو ہین آتے
کرتے ہوے اک دیو کو بھی راہ نمائی

بھگوان کا ہی بھگت مہادیو کا کوئی — بھتیرون نے کو دیوتون سے بھی ہی لگائی
فرمائیے ارشاد ہی کون انمین سے بہتر — انجام مین کس طرحسے ہی عقدہ کشائی
سکھدیو نے فرمایا کہ جو لوگ ہین دانا — افعال کو دیتے ہین محبت سے دوتائی
نے فعل سے اپنے اُنھین پاداش کی خواہش — نے غیر کے کامون سے اُنھین رشک نمائی
لیکن وہ محبت کہ جو ہو پاک ریا سے — کم حوصلون کی مہر و محبت ہے ریائی
اک بشن ہین برہما ہین مہادیو باطن — عالم کو نظر آتی ہی صورت مین جدائی
مشہور خلائق مین جو یہ ست رج و تم ہین — اُن تینون خصائل سے بنا خلق نے پائی
سالک کو ہوا بش کے راجس کو ہین برہما — تامس نے مہادیو سے کی مہر فزائی
ست بشن کا ہی روپ ہی رج صورت برہما — تم گن کی مہادیو نے تصویر دکھائی
اے راجہ دوئی تو نہ سمجھ خالق کل نے — سب خلق کی خلقت اسی خواہش سے بنائی
آزاد ہی وہ سب سے پرے ہی سبکا نگہبان — ہی تینون مناظر سے وہ بینیاز خدائی
اک روز جدھشٹر نے جو تھے جد تمھارے — کی عرض کہ کیا سر حقیقت ہی کنھائی
سیکرشن نے فرمایا جسے چاہ ہی میری — پہلے اُسے افلاس کی دیتا ہون جھکائی
اے راجہ جو دانائی سے ہی دور کا ناظر — ناداری کی حالت ہی بہت اُسکو خوش آئی
آرام کی منزل مین اُسے صبر و سکون ہی — کرتا ہی عجب ذوق مین وہ زیست نمائی
جس ابلہ و نادان کو نہین عقل سے بہرہ — ہوتا ہی غم و غصہ کے دریا مین شناوری
ہر دم وہ پریشان ہی حرام اُسپہ ہی آرام — ہی زر کی تگ و دو مین اُسے آبلہ پائی
ہوتی ہی اُسے منتر سے اور جنتر سے الفت — شاید کہ اسی وجہ سے ہو رزق کشائی
تارک ہوا جو بھگت سے دشوار سمجھکر — ہوتی ہی اُسے دیوتون سے میل نمائی
ہر مرحلہ وہ دولت معنی سے رہا دور — گو شاہد مقصود نے کی چہرہ نمائی
سب دیوتا ہر چند کہ ہین اُنس ہمارے — پر مکت کے دینے مین نہین اُنکو رسائی

تکوین ہماری ہوئی گو تیری نفس سے — اسدم تلک اسدم کی کہین تھاہ نپائی
تو شاہ ہی سب کام ترے حکم سے جاری — یہ جان کے کی ہمنے تری مدح سرائی
لیکن یہی حیرت ہی کہ کیا کہیے خدایا — کس چیز سے مانند کرین تیری خدائی
شنک نے کہا نارد سے کیا بشن نے ارشاد — سنکادنے تفصیل رکھون کو یہ سنائی
ای نارد اگر محض ہو بیدانش و نافہم — سُنتے سے اس استت کے وہ ہوتا ہی ذکائی
سنکادہین برہما کے پسر تو بھی ہی نارد — جو بات رکھون سے کہی سو تجکو سنائی
جسدم کہ حقیقت سنی نرگن کی سگن کی — نارد نے بھی بھگوان کی کی مدح سرائی
کی عرض یہ نارد نے کہ ای بشن رکھی کہیش — یہ ذکر سُنے یا در کہے جو کہ ذکائی
ہو بھگت مین بھگوانکی طاقت اُسے افزون — ہو اُس سے مرادات حقیقی مین رسائی
ای راجہ جو نارد نے سنا ہر کی زبانی — نارد نے رکھون کو بھی وہی بات سنائی
وہ مینے کہا تمسے باعجاز پرکھیت — نرگن سے سگن کی ہوئی یون جلوہ نمائی
خالق وہی حافظ ہی وہی فاعل مطلق — آزاد ہی سب سے یہ ہی اعجوبہ نمائی
دریاے شک ووہم مین سب غرق ہی عالم — کب ساحل تحقیق پہ ہو اسکی رسائی
کچھ تیرگی جاتی ہی پہ ست سنگ وکتھا سے — جسطرح سے علت کو کرے دور دوائی
صد شکر کہ یہ گوہر اسرار حقیقت — رشتے مین ہوے مستعد جلوہ نمائی
ہندی کے خزینے مین یہ خفیہ تھے جواہر — ہو طالب مفلس کی جہان پر نہ رسائی
لایا ہون مین اردو مین چوراکر کے وہان سے — شی چوپری کی ارزان ہو گئی بیش بھائی
ہی فائدۂ عام کے خاطر یہ سدابرت — لو مفت شفاخانے مین ملتی ہی دوائی
گو خاص کے لہجے مین دفینہ ہی خزینہ — خاک ایسی سمجھ فیض ہو جسجا سے ہوائی

احوال حقیقت بہرسہ دیوتا

کی عرض پرکھیت نے کہ ای ہادیِ کامل — اس شک سے بہت دلمین ہوئی وہم فزائی

افعال مین جب تیرے ہی خاصون کو تحیر — عامی یہ کرین طعن تو ہی ہرزہ درائی
ہی سبز و صفا زرد و سیہ رنگ ترا ناتھ — ان رنگون سے اوتارون کی ہی جلوہ نمائی
ہیرنگی کے نیرنگ دکھاتا ہی جہانمین — سب دنگ ہین یہ دیکھکے اعجوبہ نمائی
کہتا ہی کوئی دہر عدم کسلیے کہتے — کرتا ہی نرنکار جہان نور فزائی
سودا ہو جہان مکت کا پھر ایسے مکانکو — بیفائدہ کرتا ہی فقط ہرزہ درائی
تت درشٹ فقط یعنی حقیقت کی بصارت — سنک نے کہا اے راجہ کسی نے نہین پائی
برہما بھی حقیقت سے نہین اپنی ہی ماہر — کو آنے کو باقی ہین ہوے کتنے فنائی
برہما کا تو کیا ذکر ہی مین بید بھی اندھے — ہمراہی نے اندھے کے جگہ چاہ مین پائی
راجہ نے کہا سنکے یہ گفتار تمہارا — کی سنک نے عجب دلمین مرے وہم فزائی
سکھدیو نے فرمایا حقیقت مین یہی ہی — انسان کو ہی پر آسکے تناقص ہین برائی
جو موہ مین مایا مین تکبر مین ہی اندھا — ہو اسکو خطر گر نہ کرے بید عصائی
ہر راہ مین ہر گام مین وہ کھائیگا سر کی — منزل نہ ملی مفت مین جان اپنی کھپائی
غالب ہین جو لذات پہ نس اندری ہین جنکے — ہی خاک سے کیا کام جو ہر وہین سمائی
انسان کی نبی ست سے ہی رج تم سے طبیعت — مغلوب طبائع ہی بناچار وہ بھائی
چلتا ہی طبیعت کی تبعیت کے مطابق — کرتی ہی بزور اپنی طرف راہ نمائی
اے راجہ ہی باریک بہت گیان کا رستہ — جسکو کہ ملا اسکے یہ دشمن ہین ہوائی
مایا سے نہ کچھ موہ سے ترشنا سے رہا کام — نخوت کی نہین حرص کی زنجیر بپائی
کہتے ہین یہی بید خلاصی کے مکان تک — اسکا ناتھ نہین بے تری رحمت کے رسائی
کر فرط عنایت سے عطا اپنی محبت — قبضے مین محبت کے وہ جاگہہ ہی در آئی
آیا وہی محسوس مین اس دیہہ کا دیہہ — اے ناتھ رئیس اسکا تو دیتا ہی دکھائی
مسکن سے خبر تیرے نہین لیک کسی کو — کس باغ مین ڈیرا ہی جگہہ کونسی پائی

ہی جملہ جہان تجھسے تری فکر سے غافل
ہی تیری خبرداری مین پر ساری جدائی

سیّال مین اجسام کے تو آپ ہی پنہان
جو بیدہ کو ہی اور جگہ آبلہ پائی

پاتا ہی وہ سیّال سے بے شائبہ پانی
جس شخص کو رحمت نے تری راہ دکھائی

قدرت نے تری خلق کیا دونون جہان کو
موصوف باوصاف طبیعی و ذکائی

اوتارونکی جو ندرت قدرت ہی تمھارے
عقل اُنکی کو کسطرحسے ہو اُنپہ رسائی

ہم جو کہ تمھارے ہین نفس کچھ نہین ماہر
جز اسکے کہ دیدین تری ہستی کی گوائی

بیٹھا جو ترے نام کے دریا کے کنارے
لیلا کے تموّج سے خوشی اُسنے اُٹھائی

محسوس کے گرد آتی نہین دامن دل پر
بے پردہ تری شکل اُسے دیتی ہی دکھائی

عامل کو عمل مین نہ نتیجے سے غرض ہو
ہوتی ہی اُسے اوج معانی پہ رسائی

اے ناتھ یہ قالب ہی تری راہ کی منزل
تن اُسکا ہی گھر جان سے ہی تن کی بھائی

جان اسکے سبب ہی عمل نیک کا فاعل
اعمال سے ہی دار خلاصی مین رسائی

شُک نے کہا اے راجہ جو ہین یاد مین ہری کی
فرصت ہی غم دہر سے آزاد ہی پائی

بھگوان نے نارد سے یہ فرمایا پرچیت
جوگی نے جو اشٹانگ مین تکلیف اُٹھائی

ہر چند اُنھین ہی مرا دیدار میسّر
پر عشق مجھے اپنے محبّون کا ہی بھائی

اے راجہ کہا بیاس نے اے مدّہ کے کشندہ
پہچان مین کب تیری ہو انسان کی رسائی

ہی موہ کی مایا کی کمند اُسکی گلوگیر
کہتی ہی اجل فیر ہی گردن جو اُٹھائی

اے ناتھ ہم اور جملہ سروشان معتبر
حیران ہین نہین بھید مین ہی تیرے رسائی

اُس روز سے آگاہ نہین اوسکا کیا ذکر
جس روز کہ ہستی نے ہمین شکل دکھائی

عالم ہوا جسدم کہ نہان تم عدم مین
پھر ہم نہ فرشتے ہین نہ ارضی و سمائی

رہتی ہی تیری ذات فقط قادر بیچون
خاکی ہین نہ بادی ہین نہ ناری ہین نہ مائی

ہو سکتی ہی کس طرح صفت ذات سے عارف
یعنی کہ سگن کو نہین نرگن مین رسائی

ہین نور علے نور طلا صاحب خوشبو — ہی ظاہر و باطن مین نہین مجسے جدائی
وہ روپ تجر بھج سے بھی بڑھکر ہی پیارا — قدر انکی کی پہچان نہین خلق کو آئی
ہی جسم بلا فرق مرا سر ہی برہمن — تہ انکے مراتب کی نہین خلق نے پائی
لازم ہی دل و جان سے کرا سکی پرستش — منے بھی انھین پوجا ہی باوصف خدائی
ای راجہ برہمن سنے سری ہر کی رکھونکی — پوجا کی دل و جان سے دی دلکو صفائی
اسطرحسے ہر بھگتون کو دی اپنے پرم گت — پھر دوارکا نگری کی طرف باگ اٹھائی

بیان کرنا بھگوانکا نارد سے نرگن اور سرگن کی حقیقت

پھر راجہ پریکھیت نے بصد عجز یہ پوچھا — سکھدیو نے ساری یہ کتھا جسکہ سنائی
فرماؤ سگن کیا ہے کس طرحسے نرگن — کس طرحسے ان دونون نے یکتائی ہی پائی
رکھ نے کہا ای راجہ تری فہم پہ رحمت — پوچھا ہی بہت خوب یہ پرشن مجھے بھائی
نارد نے بھی یہ بھید تھا بھگوان سے پوچھا — سن رکھ سے کہا ہر نے جو اسرار خدائی
نرگن تھا نرآکار فقط جبکہ تھا کچھ — ہون ایک بہت ہون یہ ترنگ آسمین سے آئی
جسطرحسے تج آب سے نیسان سے گوہر — دی شکل جلالی کی جمالی مین دکھائی
قطرے سے اسی بحر کے ہستی ہوئی پیدا — وہ گوہر یکدانہ یہ جس طرحسے رائی
وہ بید جو تھے سانس اسی مظہر کل کے — فی الفور لگے کرنے وہ یون مدح سرائی
ای ناتھ ترے نور کا ہی عکس یہ ہستی — عالم مین اسی نور سے ہی جلوہ نمائی
ہر شخص مین جلوہ ہی اسی نور سے ظاہر — پیدا ہی اسی نور سے سب مین یہ صفائی
پرہرہم جدا جان ہی جدا سائر دوزخ — پرہرہم کو گر کہیے تو ہی ہر زہ درائی
جب تک کہ گرفتار ہی کردار مین جان ہی — پرہرہم ہی کردار سے ہو جسکہ صفائی
پرہرہم ہر اک چیز مین موجود ہی بے شک — ہی اسکو مگر پوشش سے ہر شے کے جدائی
ای ناتھ یہ مخلوق بہت دور ہی تجھسے — تو سب مین ہی یہ ہی تری اعجوبہ نمائی

پاشویہ سے بھگوان کے کیا گھر کو متبرک — تقصیر سے کی اپنے دل وجان کی صفائی
ہی مجھسے کہا بڑھکے کسے فخر وسعادت — سچ ہی کہ سعادت ہی یہی اور فنائی
دادار جہان آنکے مہمان ہوا اسکا — اوقات بسر ہوتی ہو جسکی بگدائی
قدمون کے تلے فرش کیا نرم گیا کا — دل نکسی کے اور آب تھا گفتار مٹھائی
دریوزہ سے لایا تھا وہی دھر دیا آگے — وہ نانِ جوین لطف سے بھگوان نے کھائی
بھولا اس کی نعمت سے جو سیری ہوئی حاصل — باجھن کی خنک روئی سے سیری وہی پائی
کی عرض برہمن نے کہ گر ہمت بچارا — ہی موہ مین اندھا نہ پڑا اسکو سجھائی
گر چاہِ محبت مین زن وختر وپسر کے — کرتا ہی عبث خواری سے یہ زیست نمائی
ای حافظ کل ہے تری رحمت کی رسن کے — ہوسکتی ہی اس چاہ سے کب خمدہ برائی
مین وہ کہ بندھی لو ہی تری عشق مین تیرے — بخت اپنے کی کرتا ہو نمین اب مدح سرائی
جسجا پہ قدم پڑتے ہین تیرتھ ہی وہ منیک — اس گھر نے بزرگی بھی ہی آج سے پائی
ای ناتھ جو ظاہر ہی وہ ہی خواب وخیالات — جون خواب مین کرتا ہی یہ دل کار روائی
جب آنکھ کھلی بند ہوا کام وہ سارا — کامون نے جہان کے بھی یہ تمثیل ہی پائی
لائق ہی مکان آپ کے دل پاک ومصفا — اس کلبے مین آنا ہی فقط رتبہ فزائی
ای ناتھ اب اس راہ کی کر مجھسے حکایت — ہووے نہ کفِ پا سے پھر دلکو جدائی
فرمایا سریکرشن نے ہاتھ اسکا پکڑ کر — ای دوست زبس تھی مجھے خاطر تری بھائی
آیا ہون ترے گھر مع ان جملہ رکھونکے — یہ کون ہین کچھ انکی خبر تونے ہی پائی
نازل ہون جہان سبکے یہ اقدام مبارک — لازم ہی کرے خانہ خدا بخت ستائی
ہین دیوتا کونمین مین افضل جو ہین تیرتھ — کرتے ہین بہت دیر مین وہ کامروائی
پانی سے پکڑتا ہی مہابرش کے فی الفور — کرتا ہی بہت جلد ثمر روے نمائی
ہی قوم مین دراصل برہمن کو شرافت — ہو علم وعمل کی جو کہین نور فزائی

اس شادی سے بھولا اس خوشی سے ہوا باہر
جگتے مین کہ سوتے مین یہ دولت نظر آئی

بھگوان کی ہم لوگون کی باشوئی کی اُسنے
آنکھون پہ چڑھا کرنے لگا فخر نمائی

جو آپ بحق پاک کن جملہ جہان ہو
چوپائے وہ کیونکر نہ کرے فخر نمائی

پھر دھوب سے اور دیپ سے پنج گب اُسنے
کی سبکی پرستش بھی بصد عجز نمائی

باندھے تھا کھڑا ہاتھ کمر بستہ خدمت
ہر بات مین مسکینی تھی اور عجز نمائی

اے راجہ جو بھولا اس کے تھین دل کی مرادین
ہر کی نظر مہر نے کی کام روائی

کہتا تھا کہ اے ناتھ نگاہ کرم آلود
ہے جسپہ عیان جملہ اسرار خدائی

مبتذل ہو مجھ احقر و مسکین و گدا پر
تا تن مین گناہون کا اثر دے نہ دکھائی

جو دھیان مین سمرن مین شب و روز ہے تیرے
سنتا ہون کہ ہے اُسکے گناہون کی صفائی

مین خود ہون سرافراز قدم بوس سے تیرے
اس ملک مین غالب ہے نہ دے جرم دکھائی

تھی بھگت مری بید کے فرمان کے بموجب
رکھ من جسے کہتے ہین کہ ہے حکم خدائی

تھی شرم تمھین نام کی جو بھگت بچھل ہے
مجھ ایسے گداگر کی جو توقیر بڑھائی

اے ناتھ وہ ہے کونسا بدبخت گنہگار
جو تجھسے بجز تیرے چہے کام روائی

ملتی ہے تری خاک قدم دل کی لگن سے
پر اہل تعلق کو نہین اتنی رسائی

یہ تیرے فقط رحم و تفضل کا سبب ہے
جو مجھسے گنہگار نے یہ لوٹ ہے پائی

اے بھگوت نارائن و جگدیس نرآکار
اے بشن مین کرتا ہون تمھین ناصیہ سائی

گر عرض ہو مقبول تو یہ میرا ہے مسئول
کچھ دور نہین لطف سے ایجاب نمائی

بندے یہان رہنے سے مرا گھر ہو منور
درشن سے رعایا کے دل و جان ہون صفائی

بھگوان نے کچھ روزون کیا وانپہ توقف
اُس ملک کی خلقت کی ہوئی کامروائی

مترت دیو کے جو گھر مین سریکرشن پدھارے
ہر نارائن کی رٹ اُس نے لگائی

افراط مسرت سے لگا ناچنے یا مھن
بھگوان کو جھلایا بچھا کر کے جٹائی

جانا سر یکرشن جی کا بھولاس حاکم جنک پور اور شرت دیو برہمن کے مکانمین

تھا راجہ جنک پور مین شرت دیو برہمن
سیکرشن سے مدت سے تھی لو اُسنے لگائی

تھا محو وہ بھگوان مین تن من سے بچن سے
تھا قانع و خورسند با فلاس و گدائی

تھا بادشہِ وقت ثنا خوان نرنکار
اخلاص مین خالص تھا نہین قلب ریائی

بھولاس جو تھا شہر جنک پور کا حاکم
کچھ اُس سے فزون اُسنے تھی لو ہر سے لگائی

خلعت تھا محبت کا بر و دوش پہ اُسکے
ہر نام کا افسر تھا پئے جلوہ نمائی

تھا تخت عقیدت کا بھجن بھاو کا زیور
اسطور سے کرتا تھا وہ شاہی مین گدائی

محبوب جہان کرشن جو ہین بھکت کے عاشق
کی دل مین کشش باطنی نے عشق فزائی

دلمین یہ کہا کیجیے دونون کا تماشا
دارک کو دیا حکم اُدھر باگ اُٹھائی

ہمراہی مین نارد تھے ست ارتہ پہ سرام
کوکش تھے برھسپت تھے بصد نور فزائی

مین بھی تھا کنوا اور متیرے و جمن تھے
مسموع نہین کہتا ہون جو وید مین آئی

جا توس مین اور گوڑ مین اُتکل مین بھی پہونچے
پنچال ملاتس دیا مدھ دکھائی

کوشل مین بھی پوکھک مین کنک مین ہوے وارد
القصہ یہ سب طے کیا متھلا نظر آئی

زن مرد بڑے چھوٹے مع سرور و لشکر
اگوانی کو بھگوان کی خلقت اُمڈ آئی

جسپر کہ نگہ پڑتی تھی اُس مہرِ کرم کی
دل پاک ہوے ہو گئی ستیات ہوائی

اس راجہ ہر اک اپنی لیاقت کے موافق
دی نذر رکھا قدمو نپہ سر شت جھکائی

فرمایا سر یکرشن نے بھولاس سے اُسدم
ہے پہلے برہمن کی نیایش مین بھلائی

اُس روز کا راجہ نے رکھا نام مبارک
چاہا کہ کرین گھر مین قدم رنجہ نمائی

شرت دیو بھی اس امر کا ساعی ہوا اُسدم
منظور ہوئی دونون کی توقیر فزائی

دو شکل ہوے آپ مع جملہ رکھیشر
پہونچے اسیموت سے بصد جلوہ نمائی

بھولاس نے جانا کہ کرم مجھپہ ہے مخصوص
وہ سمجھا کہ ہے مجھپہ اخص لطف نمائی

سب تیرتھون کے بعد سہری دوارکا آئے — اک سال اُسی شہر مین دھونی سی رمائی
جادون نے کیا دھیان مہاپرش ہی کوئی — تر دنڈی کی صورتمین ہی کوہر سے لگائی
تعظیم ہر اک طرح سے سب کرتے تھے اُنکی — بلدھر نے بھی گھر لاکے اُنھین بھنبھیٹ چڑھائی
آئے وہان درشن کے لیے گھر سے زن و مرد — عورات کے ہمراہ سبھدرا وہان آئی
گو پاؤن سے تا فرق ملے خاک تھے ارجن — انگارے کی مانند وہ صورت تھی ضیائی
عاشق ہوئی ارجن پہ سبھدرا نے جو دیکھا — ارجن نے اُسے دیکھتے ہی عقل گنوائی
ہونے لگین ہر سمت سے جب گرم نگاہین — دلبر کی رضا آنکھون مین دلدار نے پائی
دل دیکے وہ آ بیٹھا اُسی دھونی پہ بیدل — تھی عشق کی چنگی نے اودھر آگ لگائی
یان یہ وہ وہان رہتی تھی بے چین شب و روز — تھا تاک مین اُس خوشے کی وہ مرغ ہوائی
اس عقدۂ سربستہ سے سیکرشن تھے آگاہ — تھی دلمین زبس کرشن کے ارجن کے صفائی
تیرتھ پہ قرین شہر کے اک روز تھا میلا — آئی تھی سبھدرا بھی مع خیل نسائی
پایا جو ہین ارجن نے سہری کرشن کا ایما — لیکر کے سبھدرا کو ہوا وا نے ہوائی
چلتے ہین کہا جادون سے ہو کر کے مخاطب — ارجن ہی مرا نام ہے دھشٹر کا ہون بھائی
ہمراہ سبھدرا کو لیے جاتا ہون دیکھو — کچھ جوش ہی گر دلمین کرو زور نمائی
بلدھر کا یہ سُن بچر غضب جوش مین آیا — فی الفور تعاقب کے لیے باگ اُٹھائی
سہر کرشن نے فی الفور قدم رام کے پکڑے — کی عرض حقیقت کو سمجھ لیجیے بھائی
فرمایا تھا حضرت نے یہ پہلے ہی تقرر — ہو کوروون کے گھر مین سبھدرا کی سگائی
ارجن نہین اُس قوم و قبیلہ سے ہی باہر — ہوتی ہی ہمیشہ سے یگانون مین سگائی
جب رام کے غصے کی فرو کر چکے آتش — کی جادؤن کو خوب سی تفہیم نمائی
ارجن کو بلا کر کے کیا شادی کا ساماں — اسباب دیا در خور و شایان کیائی
دلشاد روانہ ہوے کاشانے کو ارجن — کنتی نے بہو دیکھکے کی فخر نمائی

وہ پاس تمھارے ہین اُنھین لاہمین دیجے — مان باپ انھین پاکے کرین رنج زدائی
حاضر کیا راجہ نے لیا ہرنے اُنھین ساتھ — لاکر کے دیے دیوکی بسدیو کو بھائی
تب دیوکی نے ہرسے کہا فرطِ خوشی سے — ہو خالقِ کونین تمھین کرشن کنھائی
فرزندون کو جو دیوکی نے آنکھ سے دیکھا — جو شیر کی چھاتی سے محبت کی بہائی
آغوش مین ہر شش کو وہ لیتی تھی بنوبت — دیتی تھی اُنھین شیر بصد مہر نمائی
اک لحظہ اُنھین دور نکرتی تھی قرین سے — ہنستے تھے ادا دیکھکے بلرام وکنھائی
ہرسے کہا جو آج خوشی ہی مجھے حاصل — اس عمر مین اب تک یہ مسرت نہین پائی
القصہ جو ہر شش نے پیا دودھ وہ مان کا — ہمشکل ہو سیکرشن کے کی جلوہ نمائی
ویسا ہی مکٹ سر پہ وہی کان مین کنڈل — پوشاک وہی زرد وہی چہرہ ضیائی
ماں باپ کو کر رام کو ہرجی کو نمشکار — چڑھکر کے بوانو نپہ ہوے وانسے ہوائی
تھا دیوکی بسدیو کو جادون کو تحیر — سیکرشن کی یہ دیکھکے اعجوبہ نمائی
دونون نے کہا ہرسے کہ جنسے تمھین دیکھا — مُکت اُسکو ملی زاون و مردن سے رہائی
سجدہ کیا سیکرشن کو پھر دونون نے خم ہو — پاونپہ گرے عجز سے استت بھی سُنائی
یہ حال سُنے یا کہ پڑھے یا دکرے جو — سیکرشن کے چرنون سے نہو اُسکو جدائی

شادی ہونا سُبھدرا ہمشیرہ سری کرشن جیکا ارجن کے ساتھ

سکھدیو کی خدمت مین پریچھت نے یہ کی عرض — کیونکر ہوئی ارجن سے سُبھدرا کی سگائی
سُنتا ہون بزور آپسے لے آئے تھے ارجن — کسطرحسے ساکت رہے بلرام وکنھائی
سکھدیو نے فرمایا کہ اک مرتبہ ارجن — تیرتھ کو روانہ ہوے باوضع گدائی
جب جانا کہ اب بیاہ کے قابل ہی سُبھدرا — بلبھدر کی خاطر مین ترنگ ایسی سمائی
جُرجودھن بدبخت کو دین بیاہ سُبھدرا — اس بات کی ارجن نے خبر سُن کہین پائی
تیرتھ کے بہانے سے ہوے گھر سے روانہ — سالوسی سے سنیاسی کی تب شکل بنائی

مایا مین تری گم ہی نہین عقل بھی گم ہی — کو ہمنے ترے خاک قدم سے ہی لگائی
آخر کو تمھین سے ہی ہمین مکت کی امید — اسرار مین لیکن ہی نہین تیرے رسائی
گر پیر جہاں نے سنے رکھونگے بھی بیان — آیا یہ یقین ہمکو کہ تم حق ہو کنھائی
مقتول کیے کنس نے جو میرے چھ فرزند — ہون شائق دیدار بس اُنکی کنھائی
لون دیکھ اُنھین آنکھ سے غم مجکو بجدہی — دے غسل خوشی سے اُنھین کھلاؤن مٹھائی
جو آپ تمھین مالک ایجاد و فنا ہو — کیون کرتے نہین اس غم کہنہ کی دوائی
گر دیجیے سندیپنی مرشد نے تھی مانگی — مین مادری حق مانگتی ہون تمسے کنھائی
فرمایا یہی آپ کی خواہش ہی جو مادر — ایشر سے یقین ہی کہ یہ اُمید بر آئی
ای راجہ سریکرشن جہان بین نے وہان سے — فی الفور سوے راجۂ بل باگ اُٹھائی
راجہ نے نمشکار کیا پاؤن بھی دھوئے — وہ پاؤنکی دھوون بھی سر آنکھون سے لگائی
کی دھوپ سے اور دیپ سے نیبید سے پوجا — کنجی بھی خزانے کی منگا نذر دکھائی
آنند کے دریا کا ہوا دل مین تموج — گفتار گیا ڈوب ہوئین چشم ضیائی
کی عرض کہ ای جگبیہ پرکھ جوگ کے سالک — مقبول ہوای بش مری ناصیہ سائی
دنیا مین فقط آج ہو نہین صاحب طالع — تشریف جو گھر نے مرے ان قدمون سے پائی
جو ذات لطیف آپ کی مطلوب جہان ہی — سجدہ ہی مرا اسکو بصد عجز نمائی
ای ناتھ عدو تیرے کرم سے نہین مہجور — کب خاص غلامون پہ نہو لطف نمائی
فرمایا کہ خدمت تری مقبول ہی راجہ — پھر اپنی کتھا آپ نے راجہ کو سنائی
کہ ابن مریج آگے جو اوتار سے ہوے تھے — کرتے تھے فرشتون پہ کہین خندہ نمائی
مغضوب ہوے انکی دعا بد ہوئی اُنکو — تب دیوکی کے بطن سے تولید تھی پائی
مقتول کیا کنس نے سے سنگ سے مارا — دی لطف نے اب میرے دعا بد سے رہائی
خواہش ہو تو دیوکی کو منھ دیکھیے اُنکا — ہی دیوکی کو شیر دہی کی ہوس آئی

ہو جان کی بھی جان تمھین خالق جان ہو — ہستی بھی عناصر نے ترے حکم سے پائی
کو ہو نکی گران سنگی و افلاک کا بجا — ہی ذات مقدس ہین تری سبکی کھیائی
محسوس حقیقت مین خلائق سے تمھین ہو — مغلوب جو ہین جس کے ہو تم وہ بھی کھائی
دنیا کا تلوّن بھی ہی اک روپ تمھارا — ہشیاری دل عقل بھی ہی نور خدائی
اطباع ثلاثہ بھی تمھین ست رج و تم ہو — سب لوث بھی بالوث تمھین خود ہو کھائی
کہتے ہین جو ہین غفلت و پندار مین پابند — سنیے یہ کیا ہی یہ میرا مجھسے یہہ آئی
مین نے بھی پسر یو ہین کیا تمکو تصور — معلوم تھا سبکے پدر تم ہو کھائی
حکمت نے یہ چاہا کہ سبکبار زمین ہو — اوتار لیا خلق مین کی جلوہ نمائی
ای ناتھ یہ بسدیو سرن مین ہی تمھارے — ہو خاک قدم سے نہ مرے دلکو جدائی
ای ناتھ لیا آپ نے اوتار تھا جس روز — تھا گیان یہی حق جان کے کی مدح سرائی
مایا نے مجھے ڈال دیا شک مین اسیوقت — سب مغز سے میرے وہ ہوا گیان ہوائی
مایا مین تری جبکہ میری عقل ہی ناریں — کب ذات کی پہچان مین ہو اسکو رسائی
جسوقت کہ ای راجہ سریکرشن نے دیکھا — بسدیو نے پہچان مری ذات کی پائی
ہنس کر کے کہا آپ جو کہتے ہین بجا ہی — کامل ہی خرد آپ کی ہی دلمین صفائی
جسنے کہ سوا میرے گنا غیر کو معدوم — سمجھا وہ میرا روپ ہی جو شی نظر آئی
ہوتا ہی اسے دانش کامل سے نصیبہ — جا اسنے یقین منزل توحید مین پائی
ہین جو صفت ذات مری پنج عناصر — راہ اسمین کم و بیش کی تعلیل نے پائی
واحد ہی میری ذات پہ کثرت ہی صفت مین — ہی وحدت و کثرت مین یہ تفریق لگائی
دراصل تھا کوتاہی دانش کا تقاضا — جو سمجھے تھے دلمین کہ ہین فرزند کھائی
سکھدیو نے فرمایا کہ بسدیو جی جسدم — خاموش ہوے کرشن کی کر مدح سرائی
اسدم کہا مادر نے کہ ہو خالق خلقت — قائم ہی تمھین سے ہی تمھین سے ہی فنائی

بسدیو اوگرسین نے سیکرشن نے بل نے — کی نند کے پاس آکے بہت عجز نمائی
بسدیو پکڑ ہاتھ لگے نند سے کہنے — احسان سے تمہارے نہین تا عمر رہائی
اب تمسے جدا ہونے مین جو رنج ہی دلپر — ہی جان کی اور تن کی حقیقت مین جدائی
یارونکی فراموشی کا دولت ہی سبب ہی — اسطرح کی دولت سے تو بہتر ہی گدائی
بسدیو نے یون نند سے تکرار بہت کی — ملکر کے لگے رونے بہت ہاے لگائی
الفت کے سبب نند رہے تین مہینے — دیتی ہی کہین ہلنے یہ زنجیر بپائی
بعد اسکے ہوے نند جی گوکل کو روانہ — سیکرشن نے دوارا وتی کو باگ اٹھائی
گوگوپیونکی آنکھ سے نظہر مین نہان تھی — وہ صورت زیباے سر کرشن کنھائی
پر گوشۂ خاطر مین وہی شکل سویدا — جاگیر تھی دم بھر کی نتھی اُس سے جدائی
سب راہ مین تھا ورد زبان نام اُنھین کا — چاتک تھی زبان اُنکی سواتی تھے کنھائی
سیکرشن نے کر رانیون سے قطع محبت — ان روز ونمین جو گوپیون سے جان تھی لڑائی
پھر اسکو نئے سر سے کیا ہرنے دوبارہ — ناچار روانہ ہوئین الفت کی ستائی
ہرجی نے مبارک کیا تیرتھ کے سفر کو — سب دوارکا کی خلق کی کی روح فزائی

مدح کرنا سیر کرشن جیکی بسدیو جیکا اور لانا سری سیر کرشن جیکا اپنے چھ بھائیونکا

سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پرکھیت — اک دن سری بسدیو جی اور دیو کی مائی
کر چھتر مین جسطرح سنا جملہ رکھون سے — بلرام کی سیکرشن کی کی ناصیہ سائی
فرمایا سری کرشن نے اے باپ غضب ہی — کرتے ہو گمنگا رہمین کیا یہ سمائی
سیکرشن نے ہرچند کہا لیک نہ مانا — کی عرض کہ اوشن رکھی کیش کنھائی
ہشیار ہوا خوب مین کہنے سے رکھونگے — آنکھون مین مری گیان کی دی سب نے سلائی
مسجود ہوے شائبہ ہون ذرہ ناچیز — کیا نیک تھی ساعت وہ کہ جب فہم یہ آئی
جوگی جسے کہتے ہین پرم تت پرم گیان — پردھان پرکھ سو ہو تمہین کرشن کنھائی

بھگوان کی تو بھگت کرا سواسطے بسدیو — جو ہین ترے گھر لیئے سرکرشن کنھائی
تم لائق تحسین ہو بسدیو ہین جسکے — پر برہم پسر پاک کن جملہ خدائی
جسطرح کہ ہی بید مین امرت مین اگیا — غفلت نہ سرکرشن کے ہو دھیان سے بھائی
کرتا ہی تصور جو کوئی انکے چرن کا — ہی جنمے سے عالم کی کدورت کی صفائی
ہون یکصد و یک انکے نیاگان بہشتی — محکوم دل و جان سے ہو ساری خدائی
بلبھدر کو بسدیو اسیطرح سمجھنا — عالم کی اسی ذات سے ہی سبز قبائی
سرکرشن کی بلبھدر کی اے راجہ پرچھت — بسدیو نے نارد سے سنی جبکہ بڑائی
محظوظ ہوے فخر کیا بخت پہ اپنے — سیکرشن سے بلبھدر سے کودیسے لگائی
کی عرض رکھون ہے کہ مجھے جاگ کی ہی خواہش — بسدیو سے تب سب نے وہان جاگ کرائی
جاگ کرنے کو بسدیو جی جسوقت کہ بیٹھے — جادون نے بہت کار کنی اپنی دکھائی
تھے ایسر اگندھرپ وہان ناچنے گانے — آئے تھے تماشے کے لیے جملہ سمائی
جنکے لیے بسدیو نے کی جاگ کی مجلس — بیٹھے تھے بصد زینت و فرہام دکھائی
یکتا تھے برہمن جو بہت بید کے بکتا — سب جمع ہوے بید کی توقیر بڑھائی
عورات حسین جمع تھین با زینت و زیور — کی زلف سمن بو سے بہت غالیہ سائی
مردنگ کی آواز سے گم ہوش تھے سب کے — تھی بین بھی بس مستعد عقل ربائی
جسوقت کہ اجکھیک کیا جملہ رکھون نے — جو کرشن کی سب خلق نے آواز لگائی
سیکرشن نے بلبھدر نے دین برہمنو نکو — گائین بھی بہت عمدہ مع ساز طلائی
اشنان کیا رام سرور مین دیاوان — جب جاگ سے فراغت سری بسدیو پائی
راجاؤنکی کی ہدیہ و سوغات سے پوجا — کی جملہ عزیزونکی بھی اعزاز نمائی
رکھ دیوتا گندھرپ مرخص ہوے اسدم — سیکرشن کی بلبھدر کی کر مدح سرائی
پھر بھیکھم دھرشٹ ہڈمپنڈو دکنتی — رخصت ہوے سیکرشن کی کر ناصیہ سائی

بسدیو سے کہین رکھنے بہت ایسی ہی باتین ۔۔۔ ہنستے تھے اُدھر دیکھکے بلرام وکنھائی
بسدیو سے پھر رکھنے کہا کرم کا بندھن ۔۔۔ کٹتا ہی کرم سے ہی یہ اعجوبہ نمائی
بے لوث جو کرتے ہین ریاضات وعبادات ۔۔۔ محسوب نہین کرم مین ہی حق مین رسائی
رہتے ہین اسی بھول بھولیان مین ہمیشہ ۔۔۔ ہی کرم سے مقصود جنھین کا مروائی
جگ وان وریاضات وعبادات کی تدبیر ۔۔۔ بہتر ہی اگر حق کے لیے فعل مین آئی
بیدآنکھ ہی جنکی ہی یہ سب اُنکی زبان سے ۔۔۔ مین نے کوئی بسدیو نہین بات بلائی
بے لوث ہوا حق کا جو تن دل سے زبان سے ۔۔۔ رسّی سے تعلق کی چھٹا مکت ہی پائی
زینت ہی عبادت کی یہی جگیۃ کی رونق ۔۔۔ جو چار برن مین سے کرے مکت ہی بھائی
دوحال سے خالی نہین اعمال ہین بسدیو ۔۔۔ یا اُسکا سبب بھکت ہی یا حب روائی
خالی نہین پر دونون عمل اجر وجزا سے ۔۔۔ دیتا ہی مگر دونون مین کچھ فرق دکھائی
ایک وہ بھی ہین سنیاسی جو پھرتے ہین جہان مین ۔۔۔ اس شکل سے ہی قصد اُنھین محض گدائی
ہین دوسرے وہ جو کہ ہوے حرص پہ غالب ۔۔۔ تیرتھ ہی مین پھرتے ہوے جان اپنی گنوائی
ذلت سے تصنع کے مخلع ہی لباسی ۔۔۔ حرمت کے تذہب سے محلے مین فدائی
گر کیجے ریاضات وعبادات سے بسدیو ۔۔۔ کب اہل تعلق سے ہوئی عہدہ برائی
شارع نے بھی اُسکے لیے راہ نکالی ۔۔۔ کرتا ہون اُسی رو سے تمھین راہ نمائی
ہر کام مین خشنودی خالق کی ہو نیت ۔۔۔ دے نام پہ حق کے جو تجھے خیر ہی بھائی
کیا دان مین کیا دھرم مین پھل کی نہ ہو من مو ۔۔۔ جنت کی بھی خواہش ہو وہ طاعت ہی ریائی
بسدیو جی ہین تن کے سبب پنج عناصر ۔۔۔ کہتے ہین اسے پنج کرتی اہل ذکائی
تھا فرض رکھ ودیو نیاگان کا اُسپر ۔۔۔ تقدیر کے خامے نے یہ تصویر بنائی
تجرید سے ہی دام فرشتو نسے فراغت ۔۔۔ ہی زہد وریاضت سے رکھو نسے بھی ہائی
اولاد سے ہی فرض نیاگان سے سبکدوش ۔۔۔ جز اسکے نہین انمین کوئی اور بھلائی

ہو دلکو مرے بسکہ اسی کام کی خواہش
فرمایئے فرمایئے الطاف نمائی

نارد نے کہا دیکھیے قدرت کے تماشے
کونین کی جس ذات سے ہو کام روائی

کاشانے مین موجود ہین ہر وقت وہ انکے
راہ اسکی کی ہم انکو کرین راہ نمائی

اسوجہ سے جوگی وجتی دیوتا رکھ سادھ
جو رہتے ہین نت گھر مین وہ بیقدر ہین بھائی

جو رہتے ہین تیرتھ مین نہین قدر کچھ انکو
یکجائی مہاپرش کی منع اس سے ہی بھائی

باوصف سریکرشن کے کیا پوچھو ہو ہمسے
جو ہین عسل اربعہ مین علت غائی

اے راجہ یہ مت جان کہ بسدیو تھے غافل
باوصف کہ تھے گھر مین سریکرشن کنھائی

جسدم کہ سنی اونکی صفت منھ سے رکھونکے
معقول ہوے ہوش نے کی جلوہ نمائی

آزاد جو ہین زاون و مردن کے خطر سے
حیران ہو عقل انکی پہ اسرار خدائی

ہو سر پہ کھڑا جنکے سدا مرگ کا شحنہ
کیون کنہ مین ہو حق کی نہ عقل انکی ہوائی

برہما وشو و اندر جو ہین حق کے مقرب
کیا کیا اونھین مایا کی نہ نیچ اونچ دکھائی

نارد نے رکھون سے کہا یہ غور کی جا ہے
آدم نے جو خود اپنی حقیقت نہین پائی

ہو باپ پسر سے نہ پسر باپ سے آگاہ
کسطرح سکے جان وہ افعال خدائی

لذات مین اسطرحسے ہو غرق سراپا
کب سر وہ اٹھا سکتا ہو فرصت کہان پائی

ہو حصر محبت پہ چہ آزاد چہ پابند
وہ پائیگا اخلاص سے کوجنے لگائی

دیدار فقط ایک ہو گو آنکھ ہزارون
رستے ہین ہزارون پہ مفر ایک ہو بھائی

گر ہاتھی و چیونٹی کے کہو جان ہو برابر
ظاہر کے نہین فہم مین ہو اسکی سمائی

پردیدۂ باطن سے ہوا جو کوئی ناظر
اس شخص کو یکسان و مساوی نظر آئی

ہو جسم کے محسوس سے تنگی و فراخی
جسطرح مکانون مین چراغان ضیائی

گر حجرہ مین ہو شمع فقط حجرہ ہی روشن
ایوان مین وہی شمع کرے نور فزائی

جسطرح کہ ظاہر نہین جان تن مین کہان ہے
ہین خانۂ بسدیو مین وہان کرشن کنھائی

ست سنگ یقیناً ہی تری بھگت کا باعث — مست ہو جیو خواہش سے تری دلکو جدائی
ای سیام ترے دھام کو پرنام ہمارا — کی نام لے برہمن کی یہ لطف نمائی
ہم ورنہ ہین سب خاک صفت ذرہ بقدر — ہی مہر سے ذرے کی سدا نور فزائی
ترے ہی لیے سب یہ ریاضت ہی ہماری — ای بشن تری کرتے ہین ہم ناصیہ سائی
سطرحسے آتش ہی نہان چوب مین اسطرح — سب نظرون سے مایا مین ہی ذات اپنی چھپائی
بسدیو نے جو آج تلک تمکو نہ جانا — ہم کیا ہین جو ہو معرفت حق مین رسائی
جب سوتا ہی انسان کسی کی نہین سنتا — دیتا ہی جو اس خواب مین جب خواب دکھائی
ہوتی ہی دل وجان کو اسی سمت توجہ — جاگا تو نہ جانا کہ دیا کسکو دکھائی
دلاکون تھا بینندہ کہان چلدیا اسدم — گوئندہ ہی کسجا پہ دیا کسکو دکھائی
محسوسونکی بادی سے ہی سب خلق سپست — کیونکر تمھین پہچان سکے کرشن کنھائی
ہی چرم ہے اور گوشت ہے ہڈی ہے لہو ہے — اس قالب ناپاک کی سب جلوہ نمائی
ہوتا ہی اثر مو بمو یک شی کے طعم سے — پرخواری سے دشواری ہی اسدم کی رسائی
پیدا ہوا خواب اس سے ہوئی خواب سے غفلت — بینائی ہوئی چشم کی غفلت سے ہوائی
اس قالب ظاہر نے بجز تیرے کرم کے — دانش کے کمالات کی کب آنکھ ہی پائی
لذات کے دریا مین جو سب غرق ہین جاوہ — تیرے نہین مطلب کے شناسا ہین کنھائی
بن پڑتی نہین ہمسے محبت تیری ہرگز — گوپال کرو حال پہ اب رحم نمائی
ہی جن کمل آپ کے دکھ درد کے ہرتا — ہو یاد کو انکی نہ کبھی دل سے جدائی
تارک ہین ریاضت سے محق فضل وکرم کے — بھاگوت سے ہی اہل تعلق کی بھلائی
شکدیو نے فرمایا کہ اسطرح رکھون نے — سیکرشن دیا سندہ کی کی مدح سرائی
آشیر بچن کہکے سلاطین سے چاہی — اس محفل فردوس مشاکل سے جدائی
بسدیو نے آسدم یہ کہا جملہ رکھون سے — ہو کرم سے جون اہل تعلق کو رہائی

جینے مین ہمارے ہوا محسوب یہی روز
جو انکی زیارت سے ہوئی چشم ضیائی

دشوار فرشتون کو ہین دیدار تمھارے
آسانی سے دولت یہ مرے ہاتھ مین آئی

جسطرح عبادت سے ملی انکو کرامت
دیدار مین ہو انکے خلائق کی بھلائی

سب ملکون کے تیرتھ سے جو ہو مرتبہ حاصل
صد چند ہو فیض انکی ملاقات مین بھائی

ہو طینت آدم کی بنا ریم سے خون سے
ناپاکی کا پتلا ہو پلیدی ہو سمائی

دل اپنے کو جو گیان سے کرتا ہو مطہر
آتا ہو نظر اسمین اُسے نور خدائی

تیرتھ کے نہین آب سے سب آب مقابل
جو ایک کہے جانو کہ ہو عقل گنوائی

اسطرحسے کی کرشن نے جب انکی ستائش
سب سُنکے ہوے بحر خجالت کے شنائی

کی عرض کہ ہم سب ہین غلامان غلامان
کی آپ نے اسطرحسے جو مدح سرائی

یہ سُنکے سراسیمہ ہوئی عقل ہماری
کچھ کہہ نہین سکتے کہ خرد غوطہ مین آئی

ہو مالک کُل کرتے ہو تیرتھ کا حوالہ
کامون مین تمھارے نہین دانش کو رسائی

کس طرحسے جادون کی نہو عقل پریشان
ہم ایسونکی ان باتون نے جب عقل بھلائی

مایا کی رسن مین نہین اسطرح سے جکڑا
جو چھوٹ کے بشر جان سکے سر خدائی

ای صاحب حکمت تری حکمت ہی اسی مین
قادر ہی توانا تری برق ہی خدائی

موجود ہی ہر شی مین تری ذات یقیناً
آزاد ہی سب سے یہ ہی اعجوبہ نمائی

کہتا ہی پسر خویش کوئی کوئی برادر
ہی تیرے چلتر مین کسیکو نہ رسائی

یہ عقل سراسیمہ اگر قدرے ہی قائم
وہ فیض سے دیدار کے دیتی ہی دکھائی

معلوم ہوا اسقدر اسوجہ سے ہمکو
اوتار لیا آپ نے قدرت یہ دکھائی

مظلومونکی کی داد دہی دھرم کی ترویج
کی تختۂ دنیا سے شریرون کی صفائی

مسند ہی بقا بید ہی گفتار تمھارا
کامون مین ترے عقل کے ہین پاؤن جمائی

کیا طائر افکار کرے بال فشانی
میدان کا پایان نہین دیتا ہی دکھائی

جا اُسکو سبکدوش کیا بار سے سر کے — دی بلکہ زمین کو بھی گرانی سے رہائی
احسان کی زنجیر مین ہم سبکو لیا باندھ — دی قید سے ظالم کی اُسیوقت رہائی
خواہش نہین یہ ہمکو کہ کہلائیے رانی — درکار زر و مال نہ آونہ طلائی
ہو جاہ شب و روز رہے جاہ انھین کی — دلکو نہ کبھی یاد سے ہو اُنکی جدائی
گر جا بہ فرمائین تو بس پار ہی بیڑا — فرمائین جو خدمت تو ہی مخدوم نمائی
دعوی جو کرے بس مین سر یکرشن ہین میرے — گوپی کی طرح ہجر مین بس عمر گنوائی
کیا گوپیونکی گوالونکی قسمت کو سراہین — طفلی مین اُنھین کرشن نے جو شان دکھائی
کیا اس بلاس آنسے کیا کیسے تعیش — حاصل ہوئی جو جو کہ انھین کامروائی

مدح سری کرشن جیکی کرنا سب رکھیشر ونکا ہستنا پور مین

سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پریچھت — پٹ رانیون نے جب کہ کتھا اپنی سنائی
گندھاری و کنتی و سبھدرا و جبودا — تھین دروپدی اور گوپیان باخیل نسائی
سب لوگون نے پٹ رانیون کے بھاگ سراہے — سُن ہو گئین سُن کرشن کی اعجوبہ نمائی
آئے تھے وہان دور سے جو جو کہ رکھیشر — ہری کے درس پانے کی تھی علت غائی
نارد چون و دلوال و بسوامت و گوتم — بیاس و اتب و بھرگ و پلہ بھرگ کے بھائی
رت اتر ستانند بھرد واج برہت برت — آئے تھے پرسرام مع خیل فدائی
مرکنڈ یسر جاگبلک گالو و کشپ — جابال اگست انگرا مقبول خدائی
پارشہر وجی گی کھپ و باشسٹ متیری — تھے اور کہ لفظ اُنکی نہ اس بحر مین آئی
سب آئے سر یکرشن کے درشن کو بصد شوق — تعظیم سے پیش آئے سر یکرشن کنھائی
لاکر کے بعزت اُنھین مسند پہ بٹھایا — کی اُنکی پرستش مین بہت شوق فزائی
وہ برہمہ نر نکار کہ اوتار ہے جنکا — مخصوص بے حفظ مجتان خدائی
بادست ادب بستہ کھڑے ہو گئے آگے — مرتاضون کو حضار کو یہ بات سنائی

آپہونچے تماشے کے لیے سارے فرشتے — آغاز سری کشن کی کی مدح سرائی
ملتا تھا کوئی ہاتھ کوئی سر تھا جھکائے — جب سنیے سری کرشن کو جیال بچھائی
سیکرشن جتر بھج نے جو ہین بید کے حافظ — فی الفور بچھا رتھ مین مجھے باگ اٹھائی
سب راجون نے چڑھ چڑھکے رتھ و فیل و فرس پر — ہرجی کے تعاقب کے لیے فوج بڑھائی
جسطرح سے لے صید کو ہوشیر روانہ — درپے ہون شغال اُسکے بصد ہرزہ درائی
اک حملے مین ہرجی کے ہوے جملہ پریشان — جسطرح گران سنگ سے پھٹ جاتی ہی کائی
آپہونچے دوارادتی مین خیر و خوشی سے — جون شرق سے مغرب کی طرف مہر ضیائی
کیا تمسے بیان مین کرون اُس شہر کی خوبی — جس شہر کی کرتا ہی جہان مدح سرائی
والد نے روانہ کیا اسباب جہیزی — آلات مرصع مع اشیاے طلائی
نقد و زر و گوہر ہمہ اقسام جواہر — فیل و شتر و اسپ مع ساز طلائی
خوش شکل کنیزان و غلامان دلاور — ہتیار بہت عمدہ جڑاؤ و طلائی
ہرچند یہ سب کچھ دیا جو اُنکو تھا مقدور — تقصیر سے خدمت کی بھی کی عذر نمائی
کہتا ہی جو رانی مجھے ہوتی ہی خجالت — ہی فخر کنیزی مین جو لین مجکو کھفائی
پھر سولہ ہزارون نے کہی اپنی کہانی — سب ایک زبان ہوکے بدین شرح نمائی
تھا بھوم اسُر دیت قوی پنجہ زبردست — تھی دیوتون کے ملک مین دھوم اُسکے مچائی
جس راجہ کی دختر کی سُنی حسن مین شہرت — لاکر کے رکھا قید بصد زور زمائی
حامی تھا نہ شافی تھا کوئی حال کا پُرسان — اے رانی وہ سب ہم ہین اُسی بدکی ستائی
اس قید مین معلوم ہوے کرشن کے اوصاف — بو مشک کی جسطرح کرے غالیہ سائی
دل نے کہا برحق نہین اس درد کا درمان — یہ سوچکے کو کرشن سے ہم سنے لگائی
کچھ دن مین اثر نالہ و فریاد نے بخشا — کی تیر نے آماج اجابت پہ رسائی
سیکرشن کا دریاے کرم جوش مین آیا — ہی وقف جو بھگتو پہ سدا لطف نمائی

پاتی تھی مزا واو مین مین سیب دقن کا — دی ناف مجھے ہائے مدور مین دکھائی
تھا لام الف قشقۂ پیشانی کا مظہر — یے نے مجھے یاد اوس خم گردن کی دلائی
نقطون سے مجھے خال کا ہوتا تھا تصور — حرفونکی کشش نے تھی کشش دلکو بتائی
دل میرا ہوا دائرۂ شوق کا مرکز — کچھ شرم کے شوشو نسے تھی تشویش بھی پائی
روشن تھی سیاہی سے وہی سانولی صورت — پتلی کی طرح تھی مری آنکھون مین سمائی
ذرات سویدا کی طرح دل مین بسے تھے — سب لوک پلک بھی مری آنکھو نمین سمائی
مژگان کے قلم سرمئی آنکھون کی دوات مین — اشکون کی سیاہی تھی روان خوب بنائی
تھی دھیان کی وصلی پہ مجھے مشق اسیکی — جو عشق کے استاد سے تعلیم تھی پائی
ہر سمت سے طلباؤن نے خط بھیجے طلب کے — استادی مین تھی جنکو بہت خویش ستائی
اس رو سے تو معنی مین سنو ورد پدر کی — شاگرد یمین ہر کی مین اُسی روز سے آئی
ہر باپ نے ظاہر مین کیا مدرسہ برپا — مشہور سویمبر پے اصلاح نمائی
تا مجکو کسی ممتحن اوستاد کو سونپے — مٹ جاے مخلط فہمونکی بھی ہرزہ درائی
کی مثل قلم ایک بپا بزم مین برق — وصلی کی طرح نوک پہ مچھلی تھی جمائی
زیرا سکے بنا حوض کہ تا خوض کر آسمین — دکھلائے اوڑا ماہی کو باتھونکی صفائی
تب وصل پہ مطلوب کے موصول ہو طالب — ہی ورنہ وہ استاد یکے دعوی مین خطائی
جسوقت سویمبر مین سب استاد ہوے جمع — ڈھیری وہان تیرونکی کمانون کی لگائی
جرجودھن و سپال و کرن سال و جیدرتھ — تھے ارجن و بھیم اور بہت خلق تھی آئی
گو سب نے کیا خوض نہ کچھ حل ہوا مطلب — یکسو ہوے دعوی کی کتاب اپنی دبائی
ماہی کو کیا کرشن نے فی الفور نشانہ — ماہیت ماہی جو کماہی نظر آئی
کی مجھپہ نظر ہرنے نشانہ تھا بہانہ — قلاب محبت مین جو پہلے تھی پھنسائی
اصفت کا اک شور اُٹھا چار طرف سے — گردون سے سُرون نے دہل صور بجائی

پر بھائیون کو میرے تھا دلسے یہ منظور — جدو نبس مین ہو میری کسیطرح سگائی
پر تھا جو مرے باپ کو مادھو سے عقیدہ — اُنکی نہ سُنی کرشن سے کی میری سگائی
اے رانی وہی دن ہین حقیقت مین جبالی — سیکرشن کی خدمت مین جو گذرین بصفائی
شتیا نے کہا گن جتی نام ہی میرا — کی باپ نے مشروط مری اسپہ سگائی
نرگا دقوی سات جو یکرتبہ نا تھے — دختر کی کرون اُس سے بلا عذر سگائی
راجاؤن کا مجمع تھا سویمبر مین ہمارے — اس شرط کی تقدیم کسی سے نہ بن آئی
سیکرشن مجھے لیکے ہوے گھر کو روانہ — مُنھ زوری کی لذت اُنھین ارجن نے چکھائی
مترا نے کہا راج سُنا عہدِ صبا سے — تھی لاگ مرے دلکو کہ ہو ہر سے متائی
جر جودھن سرکش سے جو تھی بھائیکو الفت — سیکرشن کی نسبت کی رضا اُسنے بنائی
ظاہر ہوا بھائی پہ کہ ہون کرشن پہ مائل — مجبوری پہ کی اُسنے مری ہر سے سگائی
خواہش ہی یہی دلمین کہ ہر جنم مین مجکو — ہرگز نہو سیکرشن کی خدمت سے جدائی
لچھما نے کہا ہی میری بس طول کہانی — ہی تھوڑے ہی لفظون مین یہ ایجاز نمائی
محفل مین مرے باپ کے وارد ہوے نارد — نکھ سکھ سے سر یکرشن کی تعریف سُنائی
مین نے اُسی نقشے کو لکھا تختۂ دل پر — ابجد کی طرح رٹ وہی دنرات لگائی
قامت کا مجھے دھیان تھا صورتمین الف کی — بے تے تھی مری یاد مین ابرو کی صفائی
تھا جیم رے خے مرا کُنڈل سے ارادہ — رے دال تھی گیسو کی بناوٹ نے بنائی
یاد آتا مجھے شین مین تھا ہر کا تشیّن — تھی سین کے دندانے مین دانتونکی صفائی
طوصاد مین آیا مجھے چشمون کا تصور — تھی عین سے ظاہر مجھے عارض کی صفائی
تھا نے سے سراپا کا مجھے فائدہ حاصل — تھی قاف سے مفہوم مجھے خندہ نمائی
پُتلے کا مجھے کاف مین ہوتا تھا تصور — گردش سے عیان لام کی زلفونکی دوتائی
تھا میم مین بے شبہہ مجھے دھیان ہون کا — تھا نون اوٹھا ہاتھ جو لینے تھے ضیائی

شادی کی ادا ہونے لگی ساری رسومات — کنگن کی بھی ہاتھونمین ہوئی زیب فزائی
بیدل مرا سیکرشن کی الفت مین پھنسا تھا — کہتی تھی کہ اسے ناتھ کرو عقدہ کشائی
اُس عالم باطن نے کہ ہے حامیٔ طالب — کی پیک خیالی کی طرح جلوہ نمائی
بھوچک سے وہ سب دیکھتے ہی رہگئے راجہ — سیکرشن مجھے ہر کے ہوے والسے ہوائی
خدمت سے مجھے انکی ہے اب دولتِ کونین — کیا بخت مبارک کی کرون اپنے بڑائی
ستیا نے کہا میرا پدر تھا ستراجت — پاس اُسکے تھا اک گوہر خورشید ضیائی
سیکرشن نے فرمایا طلب اُس سے وہ گوہر — انکار کیا بخل نے جو عقل گنوائی
گوہر وہ چچا سج کے گیا سیر کو بن کی — کی شیر نے جان اُسکی یک زخم ہوائی
جمونت نے اُس شیر کو جنگل مین پچھاڑا — گوہر وہ لیا اُس سے ہوا دان سے ہوائی
بھائی نہ پھرا بن سے ہوئی باپ کو تشویش — نادان نے تہمت انھین دزدی کی لگائی
تہمت کے مٹانے کے لیے کرشن نے اک روز — جمونت کو جا دشت مین سرجنگ چکھائی
گوہر وہ دیالا کے مرے باپ کو ہر نے — اس شرم سے گردن مرے والد نے جھکائی
تدبیر نہ بن آئی بجز اسکے پدر سے — سیکرشن کے کی ساتھ مری اُسنے سگائی
حاصل ہو جسے کرشن کی خدمت مین تقرب — کون اُسکے نصیبے کی کرے مدح سرائی
پھر جامونتی کہنے لگی اپنی کہانی — گوہر کے لیے جبکہ ہوئی ہر سے لڑائی
تب ہار کے والد نے کیا عذر گنہ کا — گوہر بھی دیا میری بھی ہر سے سگائی
اُس فرس کی ہین تخت ہون ہین اُسکے زمانے — قدمونکے تلے ہر کے جگہ جسنے ہو پائی
کالندی لگی کہنے کہ ای راج ستاسن — تپ مینے کیا بر پہ گوہر سے لگائی
ارجن کو لیے ساتھ گئے وانپہ سر کرشن — مقبول کیا مجھکو مری آس پرائی
ہرگز نہین دعوی ہے کہ مین انکی ہون رانی — ہون خاک قدم انکی بصد فخر نمائی
بھدرا نے کہا مینے سنا وصف جو ہر کا — طفلی سے سر کرشن سے لو مینے لگائی

اس چاہ سے مایا کے جو لذت سے بھرا ہی — ہرجی کی محبت کی رسن سے ہی رہائی
ورنہ ہی اسی زاون ومرون مین گرفتار — اس آمد ورفتن کی کبھی تھاہ نپائی
ہم ایسون کا کس طرح بھلا پار ہو بیڑا — کشتی ہی نہ ملاح نہ پیراک ہین بھائی

بیان کرنا پٹ رانیونکا اپنی شادی کی کیفیت دروپدی سے

سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پریچھیت — گربھ مین جبتک کہ رہے کرشن کنھائی
حاضر رہے خدمتمین سدا کورو و پنڈو — معلوم نتھا دن ہی کہان رات کب آئی
عورات بھی راجاؤنکی بھی راجہ اسیطرح — خدمات مین پٹ رانیونکی لوتھی لگائی
ای راجہ ملے ذکر سے اور فکر سے جسکی — جسمانی وروحانی مصائب سے رہائی
ہوا سکی جسے دولت دیدار میسر — ہم صحبت وہم کاسہ ہوے فکر جدائی
ہون کاسہ گوش اسکے پہ از شہد تکلم — آرام ہم آغوشی سے ہو جسم نے پائی
کس منھ سے کہون اسکی قرابت کے تعلق — کسطرح کرون اسکے نصیبون کی بڑائی
سب راجہ درکھ اپنی سمجھ بوجھ موافق — کرتے تھے ادا قاعدہ مدح سرائی
نارائن وپربرہم جگت ایس پرم ہنس — لازال مکان کو ہی تیری ناصیہ سائی
ہی رطب لسان ایسی ہی گفتار سے ہر دم — کی انکے گناہون نے تن وجان سے صفائی
پٹ رانیون سے دروپدی اک روز یہ بولی — اس بات کی ہی دلمین مرے چاہ سمائی
شادی کا تمھاری مین سنون حال تشریح — جسطرح تمھین بیاہ کے لائے ہین کنھائی
رکمن نے کہا جبسے سنا وصف تمھارا — یکجائی کی تھی دلمین بہت چاہ سمائی
صد شکر کہ قسمت نے دہ دن ہمکو دکھایا — کیا کیجیے اسدن کی سعادت کی بڑائی
خندہ نہ کرو سنکے گرا حوال ہمارا — شادی کی کرون اپنی مین تشریح نمائی
سسپال جو ہی ملک چندیری کا سرافراز — ٹھہرائی تھی بھائی نے مرے اس سے سگائی
سج کرکے برات آوہ مرے شہر مین پہونچا — راجونکی جماعت بھی تھی ہمراہی مین آئی

ہوتا ہی حقیقت مین پسر جان سے پیارا — ہی اُسکی خبر تمنے دل وجان سے بھائی
ممنونی کا کیا اپنی کرین تم سے تلافی — کس مُنہ سے تمھاری ہو ادا مدح سرائی
جسودا کی اسیطرح سے تھی دیو کی مدارح — صدقے مین تمھارے ہین ملے رائم کنھائی
یہ دولت وثروت جو ملی کرشن سے مجکو — یہ جملہ ہین تمسے گویا مینے ہی پائی
ہی دلکو یقین میرے کہ درشن سے تمھارے — پھل تیرتھون کا دیتا ہی آنکھون سے دکھائی
شفقت کا تیری ہر تھا سدا مجھسے مُعترف — جو مہر و محبت سے تھی مادر کے سوائی
سب گوپیون نے ملکے کہا کرشن سے اُسدم — ای قاتل عشاق سریکرشن کنھائی
آنے کا حقیقت مین سبب سبکی کہین ہی — جز اپنے کہ لو ہمنے تمھین سے ہی لگائی
اس دعوی پہ ہی آپ کا دل شاہد عادل — طرفین کے رہ دل نے اگر دلمین ہی پائی
اب آپکے درشن سے ملے چارون پدارتھ — باقی نرہی دل مین کوئی کامروائی
اودھو نے جو کی پیش ازین ہمکو ہدایت — خاطر مین نہ آئی تھی پر اب دلمین سمائی
جو لطف کہ ہی یاد مین جانان کی میسر — جوگی کو نہین خواب مین ویسا وہ دکھائی
فرمایا مرے دل نے جو وان تمسے اُٹھائے — دستے نہین اس دولت وثروت مین دکھائی
یکسان نہین ای گوپیو احوال جہان کا — ہر لحظہ نئے رنگ کی دنیا ہے جھکائی
ہوتی ہی برشکال مین جو بارش پیہم — آتے ہی زمستان کے وہ ہوتی ہی فنائی
اس طرح جو دو دل کو ملی وصل کی لذت — مر تلخ انھین دونو کو فرقت کی چکھائی
رہتا ہون بلا فصل سدا ساتھ تمھارے — وہ یاد ہی جسنے نہ مری یاد بھلائی
ہی جان خلائق کی مری ذات سے قائم — ممکن نہین بس جان سے جانان سے جدائی
کب بھیتی ہی ظاہر کی ملاقات نظر مین — باطن کی ملاقات کی لذت جو اُٹھائی
اودھو تم اسیطرح سے کر آپ نے اپدیش — سب گوپیون کے دلکی تپ و تاپ مٹائی
ای راجہ سزاوار ہی اُس شخص کا جینا — گر یاد مین سریکرشن کی عمر اپنی گنوائی

یہ فیل و شتر بیڑھ کے لائے ہیں کہان سے
یہ دولت و ثروت ہے کہان لوٹ مین پائی

ہنستے تھے تمھین ایک ہی شادی کے لیے ہم
یہ فوج کی فوج آپ نے کسطرح سے پائی

یاد آتی تھین جب نند جسودا کو وہ باتین
شراتے تھے اوکھل سے جو باندھے تھے کنھائی

سر رکھتے تھے ہر بار سریکرشن کے پا پر
کہتے تھے کہ خدمت نہ تری ہمسے بن آئی

دل سے تھی یہی دیو کی بسدیو کو تکرار
گھر انکے سریکرشن نے رحمت جو اٹھائی

دین کرشن اگر دوارکا کا راج سب اِنکو
اک روز کی خدمت سے نہین عہدہ برائی

ای راجہ اُسیوقت مین گنتی ہوئین وارد
سیکرشن نے تب دوڑ کے کی ناصیہ سائی

آغوش مین لیکر کے کہا ہر سے پھوپھی نے
جانا تھا پھوپھی زادون پہ ہی لطف نمائی

جو جو دھن ظالم نے جو ایذائین دین انکو
ای بیخبر اک روز خبر بھی نہ منگائی

بلبدھر نے کی عرض پھوپھی سچ کہا تمنے
اپنا وہ کرے اپنے کی امداد نمائی

دنیا مین ہر اک کو نہین حاجت سے ہی چارہ
ہم آج تمھارے لیے تم کل ہو فدائی

پر کیا کرین معذور تمھے اسوجہ سے ہم بھی
پیہم جو جرا سندھ نے کی ہمپہ چڑھائی

بیراٹ و بدرکنت و درپد بھیکھم و دھرشٹ
وارد ہوے جسجا تھے سریکرشن کنھائی

ہر شخص سے کی ہر نے ملاقات ادب سے
اُن لوگون نے بھی کرشن کی کی مدح سرائی

جد نبیونکی قوم کی کی سب نے تلاش
ظاہر ہوے جس گھر مین سریکرشن کنھائی

کیا کیجے بیان ایسے گھرانے کی بزرگی
جسجا پہ قدم رکھین وہ ہی ارض سمائی

جس مالک کونین کے دیدار کی دھن مین
رکھ مُنی نے ریاضات مین عمر اپنی گنوائی

آسانی سے جادو کو وہ نعمت ہے میسر
کس شخص سے اُنکی عظمت جاے بتائی

سب خلق نے راجاؤن نے گوالونکو جو دیکھا
وضع اُنکی پہ کی سب نے بہت خندہ نمائی

بسدیو نے فرمایا یہ نند راے سے اُسوقت
احسان سے سبکدوش تمھارے نہین بھائی

اک روز کے احسان کا تلافی نہین ممکن
کی تمنے بہت پرورش رام و کنھائی

اے راجہ یہ تیرتھ کے ہین آداب مین داخل
گھر پر سے پیادہ چلے بے خویش نمائی

اس قاعدے مین گرچہ کوئی وجہ ہو عارض
رتھ دور کرے دور سے دے جبکہ دکھائی

فارغ ہوے اشنان سے خیرات سے جسدم
تھے عابد و زاہد کے تجسس مین کنھائی

جو پیش نظر آیا کیا اُسکو نمشکار
جسجا کہ سنا آپ گئے کرشن کنھائی

جسطرح بجا لائے خود آداب و قواعد
جادو کو اسیطرحسے کی راہ نمائی

پنجاب و بدر کوشل و مگدھ دیس کے راجہ
سیکرشن کے درشن کی تھی لو سب نے لگائی

جسدم کہ سریکرشن کا درشن ہوا حاصل
قسمت کی لگے کرنے وہ سب اپنی بڑائی

وارد ہوے وان نند جسودا بھی اُسیدن
سب گوپی و گوالونکی بھی اک فوج تھی آئی

تقریب سے گرہن کی سب آئی تھی خلائق
پربرج کی خلقت کو تھے مقصود کنھائی

جب نند جسودا ہوے کرشن مین داخل
حیران تھے تجسس مین کہ کس جا ہین کنھائی

فرمایا تھا سیکرشن نے جادو سے بتاکید
لے آئیو دین نند جسودا جو دکھائی

غالب ہی وہ اس پرب مین آئے ہون مقرر
سب نے کہا آنکھون سے اُدھر تاک لگائی

ناگاہ نظر نند جسودا کی پڑی جا
بر روے دلارا سے سریکرشن کنھائی

بیتاب ہو دوڑے کہ ملین کرشن سے جا جلد
پر راہ ندی چشم پر اشکون سے دکھائی

اُس جوش محبت کو مین اے راجہ پرکھیت
جو ذوق ملاقات نے کی شوق فزائی

جو دلمین کہ کی سیل مسرت نے فزائش
کس شے سے مشابہ کرون کس مُنھ سے بڑائی

سیکرشن بھی تھے اُنکے اُسیطرحسے شائق
چشمونسے رواں اشک تھے دل اُنمین تھا بھائی

قدمون پہ رکھا نند جسودا کے سر اپنا
تھے اور بڑے جو اُنھین گردن بھی جھکائی

حضار کو حیرت تھی کہ سردار دو عالم
گوپون کا سلامی ہی بدین ناصیہ سائی

ہر گوپ سے سیکرشن نے کی خیر کی پرسش
کی سبکی ہر اک طرحسے تو قبر فزائی

سیکرشن کے اے راجہ جو تھے یار لنگوٹیا
کرتے تھے سریکرشن سے بون خندہ ہنسائی

مردان خدا حق سے نہین مانگتے جز حق
حاجت کرے ہر چند بہت زور نمائی

ہر چند سدا ما تھا گیا زر کا تلاشی
ہر بکت بھی اور بکت بھی سر کرشن سے بائی

ان دونون سے تھا اُسپہ یہ الطاف علاوہ
زر پاکے دماغ اُسکے مین مستی نہین آئی

جو اُسکو ملا صرف کیا خیر مین اوسکو
الفت مین فقط کرشن کی لو اُسنے لگائی

جو ذکر سدا ما کا سُنے گوش سے دل کے
تا عمر نہ دے روز زبون اُسکو دکھائی

جانا سر یکرشن جی کا ہستناپور واسطے اشنان سورج گرہن کے اور ملاقی ہونا نند جسودا سے

سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پریچھت
دل دیکے سُنو کرشن کی اعجوبہ نمائی

سورج گہن اک مرتبہ ایسا ہوا واقع
تاریکی شب چار طرف روز مین چھائی

جسطرح سیہ برقع ہو معشوق کے رخ پر
مطلق نہ دیا مہر سیا ہی مین دکھائی

اشنان کی تقریب سے کُرچھیتر مین آسدن
ہر شہر سے ہر ملک سے خلقت اُمد آئی

راجہ بھی اسی شوق سے سب آئے کہ شاید
فرمائین قدم رنجہ وہان کرشن کنھائی

اے راجہ یہ تیرتھ ہی بہت روز سے معروف
کر راجہ نے بستی ہی یہ پیچھے سے بسائی

آباد کیا اسکو پرسرام نے پہلے
کر چھتریونکو قتل ندی خون کی بہائی

حوض اُسمین اُسی خون سے تھے پانچ بنائے
اسلاف کے ترپن کو نئی جگت بتائی

اُسجا پہ رکھون نے بھی بہت کی ہی عبادت
اُس پرب مین بھی اُنکی جماعت وہان آئی

سیکرشن بھی اس پرب مین با قوم و قبیلہ
وارد ہوے اُس خاک کی توقیر بڑھائی

جسوقت کہ وارد ہوے کُرچھیتر کی حد پر
فی الفور پیادہ ہوے رتھ پر سے کنھائی

تیرتھ کو نمسکار کیا ہرکے مودب
سب جادون کو ویسی ہی تدبیر بتائی

اشنان کے بعد آپ نے خیرات بہت کی
رتھ فیل گئو اسپ مع ساز طلائی

در سیم زمین افسر اقسام جواہر
میوے تر و خشک اطعمہ پکوان مٹھائی

حاصل ہوا اسطرح مسالین کو تموّل
محتاج کی صورت وہان پر دی نہ دکھائی

کب گھر مین امیرون کے فقیرونکا گذر ہی — عزت کی تو گاہک ہی میری چھوٹ کلائی
ہوا اپنے مجھے کلبۂ احزان کا تحبس — دھوکے سے مین آیا یہان معذور ہون بائی
مخدومہ کے ایما سے انھین ہاتھون مین ہاتھون — لے آئین وہ ڈیوڑھی پہ بصد زور نمائی
وہ مبالغہ فی الفور گری قدمون پہ آکر — سہ بار کیا طوف بھی کی ناحیہ سائی
کی جوش زنی دلمین زبس جوش خوشی نے — چشمون سے نکل آئی نہ سینے مین سمائی
تھا حسن کے دریا مین زبس جوش لطافت — اُسپر دُر و گوہر کے حبابون کی صفائی
ہیرون کی لہر دیکھکے خیرہ ہوئین آنکھین — فرمایا سُدامان نے کہ کیا کہتی ہو مائی
کی عرض کہ خادمہ ہون نام سوسیلا — سیکرشن کے الطاف نے صورت یہ دکھائی
خوش ہوکے سُدامانے رکھا پاؤن جو گھر مین — سب غرق جواہر وہ عمارت نظر آئی
بچھے ہوے کمرونمین چھپر کھٹ تھے جڑاؤ — سنگھاسن و کرسی کی قطارین تھین جمائی
اعزاز سے جاکر اُنھین مسند پہ بٹھایا — نمگیرہ کھڑا جسپہ تھا با چوب طلائی
چنوری ہوئین لیکر کے مگس رانی مین مصروف — پوشاک بھی لا بھاری سوسیلا نے پہنائی
کہنے لگے تب دلمین کہ جو اہل کرم ہین — یون دیتے ہین پر ہونٹھون تلک بات نہ آئی
فرمایا سوسیلا سے کہ صد حیف وہ ایام — اسطرح کے محسن سے نہ لو ہمنے لگائی
اس گم شدہ دانش پہ دریغ اس سے زیادہ — سیکرشن سوا اور سے لو جنے لگائی
یارب مجھے رکھ دست نگر عمر بھر اپنا — ایسا نہ کر اس دلکو کرے تجھسے جدائی
دیتا نہ زمین کو رسپر جنکو وجب بھر — آفاق کی اِن پنڈو کو دی کار کیسائی
جرجودھن سرکش نے جب اسطرح سے چاہا — کی دروپدی کی شرم پہ تذلیل نسائی
کسطرح سے کی آپ نے اُس زن کی حفاظت — شاید کہ وہ کپڑے ہی کی پُتلی تھی بنائی
دنیا مین اُسیطرح مری شرم تو رکھ لے — اے راحم بے لوث و خطا پوش و عطائی
سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پریچھت — حق سے طلب مال ہو بس بُہدہ رائی

(حاشیہ ۱۲)

دلمین کہا آمد مین وہ تعظیم و تواضع
چلتے ہوے پھر آنکھ بھی ہرنے نہ ملائی

سیکبشن یہ اسرار دوعالم ہی ہویدا
تھی ظاہر و باطن سے عیان میری گدائی

جز دولتِ آغوش و مدارات زبانی
کوڑی بھی ندی ذہن مین یہ بات نہ آئی

اُس ناقصۃ العقل کو کیا منھ مین دکھاؤن
دولت کے لیے جسنے یہ سب خاک اڑائی

پھر دلمین کہا یہ نہین حکمت سے ہی خالی
دولت جو ندی کرشن نے کی لطف نمائی

سو مفسدے دولت کے ہوے ہاتھ سے برپا
بدخواہ بنے دوست عدو ہو گئے بھائی

یاد آتا نہین خوف خدا شاہونکو اس سے
درویشونکو بھی یادِ خدا اُسنے بھلائی

ہی کون گنہ جسکی نہ تولید ہوا اس سے
ہی کون بشر اسکے لیے ہو نہ دعائی

آپہونچے یہی سوچتے ہی سوچتے گھر پر
یان دیکھا ہوا پھوس کا چھپر بھی ہوائی

وہ رخنۂ دیوار نہ وہ سقف ہی کہنہ
دروازہ سلامی بھی دیا پھر نہ دکھائی

دیکھے وہان ایوان کلان منظر عالی
بلور کے قصرون پہ چڑھے برج طلائی

وہ حوض جسے دیکھکے تسنیم ہو پانی
وہ باغ کہ دل خلد کا ہو جس سے حنائی

ہانھی تھے کھڑے جھومتے با ساز و عماری
تیار تھے گھوڑے بھی مع زین طلائی

دربان تھے کھڑے پہنے ہوے فاخرہ پوشاک
لونڈین تھین کھڑین در پہ گویا حور کی جائی

ہر سمت کھڑے تاکتے بھوچک تھے سداہان
حیرانی سے آئینہ صفت چشم بنائی

تب دلمین کہا کیا ہونمین پھر دوار کا آیا
یا اور کوئی عمدہ دیا شہر دکھائی

سُن پائینگے جو کرشن یہی دلمین کہینگے
جلد اتنا یہان آیا یہ پھر مہر گدائی

لوگون سے لگے پوچھنے یہ کون ہی بستی
کیا نام ہی کرتا ہی جو یان کا رکیائی

اس عرصہ مین زوجہ نے جھروکھے سے جو دیکھا
وہ صورت پُر حیرت شوہر نظر آئی

دوڑایا کنیزون کو کہ لے آؤ شتابی
بیتابی سے خود ڈیوڑھی پہ دوڑی ہوئی آئی

ہر چند کنیزون نے محل مین کہا چلیے
فرمایا کہ بے محل یہ کیا کہتی ہو مائی

سریکرشن نے فرمایا اُسے خوار نہ سمجھو — ہی نعمتِ کونین سے وہ شے مجھے بھائی
بھوکھا ہون محبت کا نہین چاہ کسیکی — بے اُنس مجھے آبِ خضر زہر ہی بھائی
کی کور پسر نے مری بے اُنس جو دعوت — سب کچھ تھا تکلف کوئی شے مجکو نہ بھائی
جاکر کے بدر صاحبِ اخلاص کے گھر مین — کس ذوق سے وہ بھاجی تھی سوکھی ہوئی کھائی
یہ کہکے لگے چھیننے وہ پوٹلی اُس سے — شرما گیا وہ اپنی طرف اُسنے دبائی
پرزے ہوے چادر کے اسی چھین جھپٹ مین — چانول ہوے سب فرش زمین مثل چٹائی
پٹ رانیون سے ہرنے کہا جلد انھین چُن لو — اِک آنمین چُنکر وہ رکھے پیشِ کنھائی
لے اُسمین سے اک لپ دہنِ پاک مین ڈالی — کی ذائقے کے اُنکی بہت مدح سرائی
ایسا نہ کبھی دیو کی ماتا نے کھلایا — کھانے مین جسودا کے یہ لذت نہین پائی
چاہا کہ بھرین اُسمین سے پھر دوسری مٹھی — گر کمن نے دہن دوڑکے لی ہر کی کلائی
کی عرض کہ کیا آج سُدامان کے حوالے — کر دیجیگا ہر تہ جہان دل مین یہ آئی
رکھنے کہا فرمانے لگے جبکہ سبھون سے — چانول کے مزے کا جو بیان کرشن کنھائی
ہنستے تھے کھڑے دیو کی اور ادھو و بسدیو — فرمانے لگے سب سے بصد خندہ نمائی
افلاس زدہ ایک تھا لایا جو یہ چانول — کھانے مین اُنھین اُس سے سوا مفلسی آئی
فرمایا سریکرشن نے سُن دیو کی ماتا — پُوچھے کوئی ان چالونکی مجھسے مٹھائی
جز میرے کسے آج یہ نعمت ہی میسر — ہی اُنکے درس سے تمھین بس فخر نمائی
سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پرچھیت — اس ذوق مین وہ روز کٹا رات جب آئی
تھی خاص جو سیکرشن کے سونے کی مسہری — سُلوایا سدامان کو باعزاز نمائی
خود آپ سدامان کے لگے پاؤن دبانے — برہما و دیو کی جان لرزے مین آئی
ناچار ہو مشغول ہوے قطرہ زنی مین — حیرت تھی فقط ساتھ مین با آبلہ پائی
فرمایا سحر ہوتے سُدامان کو مرخص — آتی ہی چڑھی دھوپ رواں جلد ہو بھائی

مجھسے کہا تمنے کہ ترے ہاتھ ہین نازک ایسا نہو کانٹون سے ہو مجروح کلائی
میری بھی عوض تمنے اکٹھا کیا ایندھن گٹھے کو رکھا سر پہ یہ کی مہر فزائی
رستے مین پڑا پانی چلی سرد ہوا بھی گھر تک جو نہ پہونچے تو وہین رات گنوائی
جاڑے سے ہوا سے مجھے پانی سے بچایا عریان رہے خود کملی مجھے اپنی اڑھائی
جب صبح کو اُستاد چلے بہر تجسس ✣ بسدیو کو یہ حال ندے تاکہ سُنائی
جان اپنی ہر اک شخص کو ہوتی ہی پیاری کی جان سے بھی مجھپہ فزون مہر فزائی
اوس روز کا ہو سکتی ہی کب مجھسے تلافی راحت مجھے دی آپ ہی تکلیف اُٹھائی
خالق نظر لطف رکھے تجھپہ ہمیشہ دیتے ہین دعا تمکو یہی سمجھے بن آئی
خوش طالع ہی شاگرد جو اُستاد ہو محظوظ شاگرد کی پیرون کی دعا سے ہی بھلائی
یہ جاہ و حشم دولت و اقبال سُدامان اُستاد کی رحمت سے ہی سب کا مروائی
ہی پیر کا اُس رو سے مجھے دھیان شب و روز دی جسنے ہی عالم کی مجھے کار کیائی
دیکھا جو تمھین آج گویا پیر کو دیکھا مسعود ہی یہ روز جو کی لطف نمائی
کی عرض سُدامان نے کہ ای مالک کونین کیا اُنکی دعا کی ہی یہ اعجوبہ نمائی
جو حق مین تمھارے ہوئی فی الفور اجابت محروم ہین ہم مضطرب دل و گدائی
یا خدمت اُستاد مین خود مجھے ریا کی یا پیر کا تھا لطف و کرم ہمپہ رہائی
ناطق ہی یہی بید جو ہی نطق تمھارا ہو خالق کونین تمھین کرشن کنھائی
بہکاتے ہو کیون مجھکو ہی سب اُنکی بدولت ہی جملہ تمھین سے یہ جو دیتا ہی دکھائی
تم کرتے ہو سند مین مرشد پہ حوالہ مین آیا ہون تم پاس کہ ہو کام روائی
فرمایا سریکرشن نے ای دوست سدامان شیرین سخنی تیری بہت مجھکو ہی بھائی
اب لاؤ جو لائے ہو مرے واسطے گھر سے تم لیکے چلے جب سے ہی کونے لگائی
شرمایا سدامان وہ سمجھ تحفہ محقر وہ پوٹلی زانو کے تلے اپنی چھپائی

لڑکے ہین خوشی شہر مین ہی امن تمھارے — ہی بھائیون مین متفقی یا کہ لڑائی
خوب آئے مجھے شوق تھا دیدار کا ازبس — ان قدمونسے عزت مرے کاشانے نے پائی
پھر کھانا تکلف سے بہت خوب کھلایا — خوش جس سے ہین سب خاصہ جو کرتے ہین گیائی
تھی شکل برہمن کی زبس لاغر و مکروہ — خود آپ کمر باندھے تھے خدمت مین کنھائی
رکھن ہوئین استادہ چنور ہاتھ مین لیکر — حیرت تھی تماشائیون کے چہرے پہ چھائی
اسطرح کبھی کی تھی نہ بسدیو کی خدمت — یہ برمھہ ہی یا رودر ہی یا اندر ہی بھائی
ای راجہ سدامان کو جو مسند پہ بٹھایا — پائین خود آ بیٹھے سر کرشن کنھائی
کی عرض سدامان نے یہ کیا ظلم ہی مجھ پر — نزدیک ہی ہو جسم مرا پیکر مائی
لازم ہی دل و جان سے مجھے آپکی خدمت — تا ہووے تناسخ کی کشاکش سے رہائی
سر کرشن نے فرمایا کہ اے دوست سدامان — سب طرحسے حاصل ہی تمھین مجھپہ بڑائی
یاد آتے ہین جب طفلی کے احسان تمھارے — ہوتی نہین چار آنکھ مری شرم سے بھائی
جسوقت کہ خدمت مین تھے استاد کی ہم تم — آئی تھی تمھاری انھین روزون مین سگائی
کہیے وہ عفیفہ بھی ہی باعشرت و صحت — گو نکلو تھی آگے سے بھی تجرید خوشی آئی
ہم ہی کہ خرد ور نہین پابند علائق — حاصل نہین کچھ اس سے بجز رنج فزائی
گو سولہ ہزار آٹھ سو ہین رانیان میری — آزاد ہون مین سب سے بدین عیش فزائی
فرمائیے صحت سے ہین استاد ہمارے — تعلیم سے جنکی ہی سب آفاق ضیائی
اک حرف پڑھے جس سے ادا حق نہین ہوتا — ہمنے تو بہت دولت علم اُنسے ہی پائی
استاد کے حق سے نہین شاگرد سبکدوش — دی علم کی جان ہی وہ سزاوار خدائی
ہی یاد جو فرمایا کسی کام کو مجھسے — تم کرتے تھے اُس کام کو از مہر فزائی
تم مجھکو بتا دیتے تھے بھولی ہوئی سنتھیا — واجب ہی گر استاد بھی کہیے تمھین بھائی
ہیزم کے لیے ایک دن استاد نے بھیجا — اُس روز بھی تو تم مرے ہمراہ تھے بھائی

کہتی ہی خلائق انھین پر برہمہ کا اوتار — یہ سچ ہی تو وہان کیا نہین تیری ہی رسائی
ای مالک جان دلمین نہ یہ اپنے سمجھنا — لالچ کے لیے مین نے یہ تمہید اٹھائی
دیدار بزرگون کا ہی ہی مثمر برکت * — واجب ہی یہ تصدیع نہ از بہر گدائی
ازبسکہ انھین قوم برہمن سے ہی الفت — ذرّے کی کرین مہر صفت کا مروائی
اس بات نے کی دلپہ سدامان کے گرانی — تب ٹلنے کو اسنے یہ تمہید اٹھائی
درباروں مین بادست تہی عیب ہی جانا — کچھ پاس نہین نذر جو وان جاے دکھائی
یہ سُنکے کہا زوجہ نے کچھ رنج نہ کیجے — لائی ہون برنج آج مین کچھ کرکے گدائی
گوشے مین جو چادر کے لگی باندھنے زوجہ — تعقید زبس کھنگی اشکال سے پائی
ناچار ہوا دوار کا کو گھر سے روانہ — رستے مین شگون نیک نے کی روے نمائی
تھے دلسے یہ رستے مین سوالات وجوابات — کسطرح سے وان دیکھیے ہوتی ہی رسائی
درگاہ سلاطین مین کیسا ہو ہنرمند — بے جامہ زیبا نہین اعزاز نمائی
کیا جھکیون مین مجکو اڑائینگے گلی مین — دیکھینگے جو نوخیز مری کہنہ ردائی
ہون برہنہ تن سر پہ پھٹی چادر کہنہ — بدوضع ہون بدشکل ہی پیرون مین بوائی
بے پائے ہوے مرد ہے کب چھوڑینگے دامن — کسطرح خبر ہوئیگی کس طرح رسائی
بالفرض اگر بار ہوا اونکو غرض کیا — جو مجھسے فقیرون پہ کرین لطف نمائی
جانیکی نہ ہی راے نہ پھر جانیکا منھ ہی — ٹوٹی ہوئی وہ چھان بھی اس غم نے چھڑائی
اس کوفت پہ جب کوفت ہوئی آبلہ پائی — آرام کی خواہندہ ہوئی آبلہ پائی
ای راجہ ادھر پاؤن رکھا اسنے تھا باہر — ہرجی کے تفقد نے اُدھر آنکھ لڑائی
چٹ لیٹ گئے تکیہ لگا پیڑ کی جڑ کا — اُس حالت رویا نے یہ تعبیر دکھائی
کھلتے ہوے آنکھونکے کھلا اسکا نصیبا — دوارادتی کے پاس عمارت نظر آئی
کی پرسش احوال بہت بعد پرستش — تکلیف تو کچھ رہ مین نہین تمنے اٹھائی

جو دل سے پڑھے یا کہ سُنے رام کی لیلا | گنتی گویا سیکرشن کے بھگتو نمین گنائی

احوال سدامان کا

راجہ نے کہا رکھ سے کہ یہ دھیان نکرنا | سیری میری خاطر نے کچھ اس ذکر سے پائی
ہفتہ کہ مری عمر نے پایا ہی تقرر | طالع نے مدد کی کہ دیے آپ دکھائی
اک قبلہ پڑھی جاتی ہی جسجا پہ یہ پوتھی | سُننے وہان آتے ہین سر و شان سمائی
نارد کہ ٹھہرتے نہین اک لحظہ زمین پہ | ملتے نہین سُنتے ہین جہان ذکر خدائی
اسلاف کو گو میرے ملا درجۂ عالی | پر علمیین اعلے ہی مری وجہ سے پائی
یہ تذکرہ ہی اصل مین گو مثمر نیکی | اسعد ہی جو حضرت کے دہا منہ سے سُنائی
انسان حقیقت مین ہی بھگوان کا اوتار | ہر نام ندے اُسکے اگر منہ سے سُنائی
بدتر ہی سگ و خوک سے وہ مرد زیان کار | لذات مین جس شخص نے عمر اپنی گنوائی
خلقت ہوئی ان ہاتھونکی از بھر پرستش | ہی ورد خدا منہ کا مگر علت غائی
ہی ورنہ وہ بد شاخ درختان کہن سے | ہی موش کے سوراخ کی مانند یہ کھائی
دیدار و تصور کے لیے حق کے ہین آنکھین | سر وہ ہی در حق پہ کرے ناصیہ سائی
پھل جسم کا یہ ہی جو ہو فرسودِ عبادت | ہی بار وگرنہ یہ سپے نور خدائی
اس راہ مین ثابت ہون اگر اہل تعلق | ترجیح تعلق نے ہی تجرید سے پائی
سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پرہیت | یہ بات بہت تیری مرے دلکو خوش آئی
کس شوق سے سُنتا ہی زبس دانش و بینش | بھگوان کی ہی تجھپہ بہت لطف نمائی
فوج مین رہتا تھا سُن ای راجہ برہمن | سیکرشن کی الفت مین تھی کو جسنے لگائی
سنکوچہ کا کیا اُسکی کرون وصف مین راجہ | سیتا سی ستی سے تھی وہ رتبے مین سوائی
ناداری کی حالت مین وہ رہتی تھی شگفتہ | تھی خجلت کی دلجوئی مین وہ شان خدائی
اک روز بصد شور کہا شوہر سے یہ اُسنے | سُنتی ہون ترے دوست شری پت ہین کنہائی

دین بہار گو استھان مین متھرا مین دکن کے — دس الف گئو سیت یہ با سازِ طلائی
پھر وان گئے کنبھج نے جہان کی تھی ریاضت — دیواچل و ڈنڈک مین بھی کی سیر نمائی
ای راجہ پھرے رام جی یون بارہ مہینے — جسجا گئے کی خلق کی آرام فزائی
سب تیرتھون سے پھر کے سری دوارکا آئے — وان کورون و پنڈو کی سنی آکے لڑائی
بلبھدر نے فرمایا چلو خوب ہوا اب — وی بار گنہگارون سے پرتھی کو رہائی
پھر دوارکا سے رام جی کرچھیتر مین آئے — جرجودھن اور بھیم سے ہوتی تھی لڑائی
فرمایا وہ ماہر ہی اتھک بھیم ہی دم مین — پرزور مین ہمسر ہی مساوات لڑائی
اُسوقت کیا بھیم نے ہلدھر کو نمشکار — جرجودھن سرکش نے بھی کی ناصیہ سائی
ہرچند کہ تھے دیوتون کے انس سے دونون — سیکرشن کے مقدم کی بھی تھی مین فزائی
اوسپہ بھی رجوگن نے انھین آکے ڈرایا — سیکرشن کی قدرت کی یہ ہی جلوہ نمائی
گو رام ہین ای راجہ نرنکار کا اوتار — لکھی ہوئی انکے بھی نہین مٹتی مٹائی
نادانی ہی گر اور کرے انکا ارادہ — تقدیر مین دم مارنا ہی بیدہ رائی
بلبھدر جی پھر وہانسے سری دوارکا آئے — وان ختم ہوئی کورو و پنڈو کی لڑائی
جادو کو تحیر تھا کہ کیون رام نے اسطرح — دنیا کی رسومات کی تکلیف اُٹھائی
بلبھدر نے فرمایا نہین چین ہی مجکو — جب تک گنۂ قتل سے رکھ دین نہ رہائی
پھر رام جی نیکھ مین گئے پاس رکھون کے — درشن سے خوشی سبکے دل و دیدہ مین چھائی
کی عرض کیا یہ نہین حضرت نے کفارہ — سب خلقت آیندہ کو یہ راہ بتائی
خود آپ یہ ناظر نظر گیان سے تھے رام — تھی مثل مہ چاردہ شب نور فزائی
بلبھدر کو دی فاخرہ پوشاک رکھون نے — کی عجز و تملق سے بہت مدح سرائی
ای راجہ سنو قلت فرصت کے سبب سے — اس قصہ مین کی مینے بھی ایجاز نمائی
ہی ذات شریرام کی نرلیپ و نرنکار — لیلا یہ سگن اپنی ہی قدرت سے دکھائی

دانو خلل انداز ہی اک جگ مین ہماری — کر دیجے سزا اُسکو تو ہی لطف نمائی
فرمایا سری رام نے سب امر ہین مشہور — اُس دیو کو ہو پہلے کہا چشم نمائی
سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پرچھیت — نیکھ مین اُسی روز ہوا تند جو آئی
آثار ہوے آمد بلوں کے ہویدا — بلبھدر کو جاکر یہ خبر سب نے سُنائی
گرنے لگے اولون کی طرح گوشت کے ٹکڑے — تھی خون کی بارش بھی بصد زور نمائی
باصورتِ مکروہ ہوا دیو نمایان — بنیندون پہ بہوتی اُسے دیکھکے چھائی
آمادہ ہوے رام بھی لیکر ہل و مُوسل — اُسنے بھی شریرام سے تب آنکھ ملائی
معلوم کیا دلمین قوی زور ہی کوئی — کی دیو نے آغاز عجب سحر نمائی
ظاہر کبھی پوشیدہ کبھی آکے ڈرایا — کرتا تھا کبھی جست کبھی خندہ نمائی
چالاکی سے بلدھر نے اُسے ہل پہ اُٹھایا — پھر فرق پہ اک ضرب بھی مُوسل کی جمائی
پنجرے سے نکل جسم کے صحرائے قدم کو — کی مرغ نے روح اُسکے کے پرواز نمائی
فرمایا سریرام نے مینے نہین مارا — لائی یہ بلا اُسپہ فقط زشت دعائی
خوش ہوکے لگے رکھ وہ دعا رام کو دینے — ممنون ہو بخبتی بھی بلدھر کو نہائی
پوشاک بہت فاخرہ زیور بھی مرصع — دی نذر فرشتون نے بھی کی مدح سرائی
رخصت ہوے بلبھدر اُسیوقت رکھون سے — منظور جو تھی تیرتھون کی طوف نمائی
بلبھدر گئے پہلے پلکھہ رکھ کی جگہ پہ — پریاگ مین پھر آئے لیے غسل نمائی
پھر گومتی گنڈک بھی سون بھدر نہاکر — پترون کے لیے سوے گیا باگ اُٹھائی
اے راجہ کیا رام نے جب عزم گیا کا — رکھی پتر فرشتون کے خوشی دلمین سمائی
دیتے تھے سریرام کو سب ملکے دعائین — اِن ہاتھون نے دی فکر تناسخ سے رہائی
جا ساگر و گنگا کے بھی سنگم مین نہائے — پھر گنگا و گوداوری کی سُرت لگائی
اسکندھ کے آتھل کو شری بٹ کو سدھارے — لوکانجی و درو ڑو کرشنا مین لگائی

جب آپ ہین سب کسکو ہی پھر فتح و نہر ہمت | مایا کی فقط اسکی ہی یہ غیب نمائی
بعد اسکے سر کرشن سو دوارکا آئے | بجنے لگی اس فتح کی گھر گھر مین بدھائی

جانا بلبھدر کا طواف تیرتھ کو اور پہونچنا میسارمین اور مارنا سوت پورانک کو اور پھر کفارہ کرنا

سن پنڈو و کورو کے تنازع کی حکایات | بلرام نے کو طوف معابد پہ لگائی
پھرتے ہوے بلرام ہوے وارد متھرا | اتھا سی الف رکھ نے جہان بزم جمائی
اتھاس سناتے تھے انھین سوت پورانک | شہرت ہی پورانون نے اسی شخص سے پائی
بلدیو کو رکھ دیکھکے سب سر و قد اٹھے | گردن بھی نہ پر سوت پورانک نے ہلائی
بلدھر نے رکھو نسے کہا یہ خوب ہی معلوم | اوتار ہمارے کی تمھین علت غائی
بدنفسی سے جنے کہ رہ راست کو چھوڑا | معقول ہی اس شخص کی تادیب نمائی
صد حیف کہ پڑھکے عمل جو نہین کرتے | دانائی کی پھر کرتے ہین تشہیر نمائی
اصلا نہین تمیز انھین امر و نہی کا | اتبک نہوئی قید حواسون سے رہائی
تعظیم نکی سوت پورانک نے ہماری | نخوت ہی اسے بیاس کی گدی کی سمائی
بدنفس ادھرمی کو اگر قتل کرین ہم | کچھ اسمین قباحت نہین پرتی ہی دکھائی
بلبھدھر نے پھر نوک سے اک کاہ کشا کی | دی شاخ سے تن کی ثمر سر کو جدائی
عمل کرکے کہا رام سے سب فوج خدا نے | تھا فوج کا یہ شخص علم رام دہائی
گو آپ ہین اوتار بری کرم کے پھل سے | منصوط سند ایک مگر خلق نے پائی
اس امر کا گر آپ کفارہ نہ کرینگے | اس فعل کی ہو جائیگی دنیا مین ہنسائی
بلبھدر کا اسوقت فرو ہو گیا غصہ | فرمایا کرون وہ جو کرو راہ نمائی
فرمایا کہ سب تیرتھون کا کیجیے اشنان | معروف جو ہین جگ مین پئے جرم زدائی
مقتول کے بیٹے کو بھی دو باپ کا منصب | باعلم پدر ازرہ اعجاز نمائی

اس قلعہ تیار کو دریا مین ڈبویا ✣ سُر خوش ہوے گردونیہ ہوئی ختم لڑائی

مارا جانا دنت بکتر اور بدورتھ کا سر کرشن جیکے ہاتھ سے

سکھدیو نے فرمایا کہ سسپال نے جسدم
پاداش مین دشنامون کی جان اپنی گنوائی

سُنکر کے کُڑھے دلمین بہت اسکے برادر
کینے پہ کمر باندھکے کی ہر سے لڑائی

سیکرشن نے کی تھی نہ ابھی گھر کو توجہ
آپہونچے وہ دونون تھے جہان کرشن کنھائی

کہنے لگا سیکرشن سے یون دنت بکھ اُسدم
لیکر کے گدا ہاتھ مین باشور فزائی

کرتا ہون دل وجان سے دعا جانکو اُسکی
کینہ کشی مین جسکی یہ صورت نظر آئی

ای مالک کونین مجھے اُسکا یقین ہے
درشن سے ترے ہوتی ہی ہر غم سے رہائی

کر قتل نہ پیچھے زادون کو ہوتے ہو جو مسرور
دنیا ہی مین دشمنون مین عیب دکھائی

ہر شکل سے حاصل ہی ہمین منزل مقصود
گر قتل ہوے مکت ملی عکس مین رائی

فرمائیے یہ گر کہ جو ہونا تھا ہوا وہ
کیون تونے خصومت پہ کمر باندھی ہی بھائی

ای ناتھ شر و خیر ہی انسان مین جبلّی
ہوتی نہین عادت سے بجز مرگ رہائی

طفلی سے جمی دلمین عداوت ہی ہمارے
کب چھٹتی ہی جون نقش حجر دلکی یہ کائی

سیکرشن پہ یہ کہکے کیا وار گدا کا ✣
جون کوہ نے ٹکر ہو کہین کاہ سے کھائی

غالب ہی کہ سب صرف ہوا زور تمھارا
ہشیار ہو اب تم کہ میری بار ہی آئی

سر اُسکے پہ یہ کہکے کیا گرز حوالے
آواز کے ہوتے ہی پھر آواز نہ آئی

دم سینے سے خون پیٹ سے جان سر سے نکلکر
سیکرشن کے سر صدقے ہوئی مُنھ مین سمائی

بعد اُسکے بدورتھ نے کیا کرشن پہ حملہ
کی تن سے سر اسکے کی سو درشن نے صفائی

جب دنت بکھ و سال بدورتھ گئے مارے
دیکھ دیونے سیکرشن کی کی مدح سرائی

راجہ سے کہا رکھ نے کہ کم عقل تھے جو لوگ
وہ کہتے تھے سب فتح سری کرشن نے پائی

لیکن تھا جنھین عقل مکمل سے نصیبا
کہتے تھے محیط آپ ہین سب شی پہ کنھائی

پھر جنگ مین جب ہفتسر کی مرے دست کو مارا — اب آج نہوگی مرے ہاتھون سے رہائی
فرمایا سریکرشن نے ای سال مبارز — زنہار نہین کرتے کبھی خویش ستائی
معلوم ہی جون خور سے شب تیرہ کی مانند — مٹ جائیگی اک آن مین سب ہرزہ درائی
یہ کہکے گدا ایک جڑا فرق پہ اُسکے — ہو تیر سا قد جس سے کمان وار دوتائی
دو گھنٹے وہ نائب رہا اس ضرب کو کھاکر — قاصد کیطرح شکل پھر آکر کے دکھائی
کی عرض کہ بسدیو نے تم پاس ہی بھیجا — فرمایا ہی ای ملتزم عقدہ کشائی
کر قید مجھے سال علے الزعم تمھارے — اسطرح لیے جاتا ہی جون گاے کسائی
ہرجی نے کہا دل مین بیان واقع ہی اسکا — یا سال بدافعال کی ہی سحر نمائی
ناگاہ ہوا سال اُسی جا پہ نمودار — کی اُسنے عجب سحر سے اعجوبہ نمائی
بسدیو مقلد کو مقید کی طرح پر — دکھلاکے سریکرشن کو یہ بات جتائی
صد حیف کہ فرزند ہو جس شخص کا ایسا — دشمن سے ملے اسکو یہ تعذیب نمائی
لے دیکھ مرے سامنے ہوتا ہی ابھی قتل — ملعون نے پھر فرق پہ تیغ اُسکے چلائی
سیکرشن ہوے دیکھکے یہ حال پریشان — اشراق نے اس حال پہ کی جلد رسائی
آتش کی طرح پھر تو کیا سال کا پیچھا — ہر سال ہوا باد صفت دانسے ہوائی
ڈر شعلہ سے جون دود گیا گرچہ فلک پر — پیچھا نہ چھٹا گرچہ بہت خاک اُڑائی
گو راجہ یہ ہی بعض رکھیشر کا مقولہ — ہی یہ اثر جسم جو زک سحر سے کھائی
اصلا نہین پر راجہ ہمارا یہ عقیدہ — ہوگیان سے ہرجی کو کسیوقت جدائی
ہوجاتے ہین سرگمہ بیشبر دھیان سے جسکے — کب دھیان مین جمتا ہی کہ حیرت اُسے آئی
القصہ مری کرشن قرین سال کے پہونچے — کانور شب سحر ہوئی دی نہ دکھائی
سرگرز سے سخت اُسکا بیک ضرب کیا نرم — جیون باد کرے ابر کے قلعے کو ہوائی
سو بار اسیطرح گدا کرشن نے مارا — ہر بار بچا جاتا تھا دیکر کے جھکائی

رتھ بان نے قسم کھائی تو کر آچمن اُسوقت
پر دُمن نے پھر سال سے کی جا کے لڑائی

جد بنسیون نے دیکھا جو پر دُمن کا پرچم
دل ٹوٹکے قوی ہو گئے جان جان مین آئی

پر دُمن نے آکر کے کمارن مین سبھون سے
بیخوف کرو جنگ مین آپہونچا ہون بھائی

آتے ہی کیا خصم کے گھوڑون کو نشانہ
رتھ بان کیا قتل وہجا اُسکی اُڑائی

اس خوف سے دشمن کا فراری ہوا لشکر
دریا مین کنوئین کھائی مین گر جان گنوائی

اللہ رے کیا جنگ کی آتش کی ہی صولت
یون مر گئے سب تیر کی پرتاب نہ آئی

تا کس اسیطرح سے دن جنگ مین گذرے
اسکو نہ خطر تھا نہ ظفر اُور نے پائی

جد بنسی یہ کہتے تھے کہ دنیا کے زبردست
دو چار بھی دن کر نہ سکے ہم سے لڑائی

صد آفرین اس سال پہ اور اسکے پدر پر
کی جسنے بہت روز تلک زور نمائی

رستے مین سر کرشن کو ای راجہ پرجیت
کی زشت شگونون نے جو ہین روبے نمائی

دوڑائی نظر چشم جہان بین نے اُسدم
کی حال کے اخیام نے آئینہ نمائی

دلمین کہا پر دُمن ہی گرما ہر رزمن
جا کُود مین کمسال کو ہی طرفہ رسائی

وارک سے یہ فرمایا کہ رتھ بانک بسرعت
باگ اُسنے اُٹھا گھوڑون کے اک ہانٹ لگائی

وہ اسپ اُدا فہم تھے چون پیک خیالی
جا پہونچے وہان ہان نہ یہان مونھ تک آئی

جون سال کے لشکر نے نشان آتے وہ دیکھا
آڑ بھاگے دیا اُنکا نشان تک نہ دکھائی

نزدیک سر کرشن کو جب سال نے دیکھا
نیزے کو لیا ہاتھ مین اور گھات لگائی

سیکرشن نے اک تیر سے توڑا اُسکی سنان کو
پرزے کیے نیزے کے بچا اُسکی کلائی

برسانے لگے سال پہ پھر تیر و نکا باران
فرصت بھی بچانے کی لگانے کی نہ پائی

افروختہ غیرت نے کیا سال کو اُسدم
اک تیر لگا کر کے کمان اُسنے اُڑائی

ٹوٹی جو کمان شور گیا اُسکا سما تک
اس رنگ سے دی صورت فتح اُسکو دکھائی

نخوت سے کہا کرشن سے وہ یادو حسین تم
لے آئے ہو سپال سے تھی جسکی سگائی

عاجز ہوا جب سال تو کیا رنگ دکھایا — غائب کبھی حاضر تھا کبھی ارضی و سمائی
چھوٹا کبھی موٹا کبھی لانحہ کبھی لمبا — کی آگ عیان گاہ کبھی آب نمائی
ہر جا ہمین عاجز کیا پردمن نے اُسکو — سب بھول گیا باس نے شکل اُسکو دکھائی
درمان ندیم اُسکا کماندار تھا قادر — اس حال مین پردمن پہ شست اُسنے لگائی
پردمن کو بیہوش کیا تیر نے اُسکے — دارک کا پسر لیکے ہوا رتھ کو ہوائی
ہوش آیا جو پردمن کو رتھ بان سے پوچھا — حرکت یہ بغو دلمین ترے کیونکہ سمائی
صد حیف شجاعت پہ مری داغ لگایا — سُنکر یہ خفا ہونگے بلرام و کنھائی
شرمائیگی منکوحہ زبس طعنہ زنی سے — نکلیگی مرے حقمین زبانون سے برائی
عار آئیگی مادر کو بھی تولید سے میری — نامردی سے منسوب کرینگے مرے بھائی
دارک کو بھی شرمندہ کیا فعل سے اپنے — کس منھ سے مین دنیا مین کرون روے نمائی
کونین کی خوبی تھی جہان اُنسے لے آیا — مرنے سے ہی مردونکے لیے رہتمین بھلائی
کی عرض دھرم پت نے کہ ای صاحب عالم — اُستادون نے اس فن کے یہ تدبیر بتائی
بیہوش ہو جسدم کہ لڑائی مین مہارتھ — رتھ بان پہ ہی فرض کہ ہو لیکے ہوائی
اسوجہ سے اقدام کیا مینے بھی اس پہ — ہی عین صوابات نہین امر خطائی
رتھ ٹوٹے اگر رن مین و با اسپ ہو پس پا — گر پاگ گسستہ ہو تو بیشک ہو خطائی
سوگند کہ اُسوقت بجز فکر خداوند — جان اپنی کا کچھ خوف نہ رکھتا تھا فدائی
ثابت نہین اس امر مین تقصیر کبھی اپنی — امید یہ رکھتا ہون کہ ہو لطف نمائی
اک لحظہ مین انسان ہو جسجا کہ فرشتہ — وہ کون ہی بیعقل جو ہو وانسے ہوائی
پردمن نے فرمایا کہ ای واقف آداب — گو تو ہی چلا راہ جو مرشد نے بتائی
لیکن مجھے اس بات کا وسواس ہی ہر دم — خلقت کی نہو حق مین مرے خندہ نمائی
اس بات کی ای یار مرے سر کی قسم کہا — کیونکہ کہ رتھ لیکے ہوا رن سے ہوائی

اُسدن سے سُلگنے لگا وہ آتش غم مین
مایا نے سریکرشن کی یہ آگ لگائی

بوجھل جو زمین بار گنہگار و نسے دیکھی
یکمشت جلانے کی یہ تدبیر لگائی

چکتی ہی کہین تاپنے سے ہیزم صحرا
بے آگ لگائے نہین ہوتی ہی صفائی

بٹھر کاتے تھے اسواسطے آتش کو جسدکی
تا وقت ضرورت پہ کرے کار نمائی

مارا جانا سال کا سریکرشن جیکے ہاتھ سے

سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پریکھیت
جب رُکمنی کی شادی نے تقریب تھی پائی

آفاق کے راجاؤنکا اُسجا پہ تھا جمگھٹ
سیکرشن کے آگے پہ کسی کی نہ بسائی

اُسدن سے کیا سال نے تھا عہد یہ دلمین
جادو کو کرون قتل ندین جگ مین دکھائی

مقتول ہوا جگ مین جدھشٹر کی جو سپال
غیرت نے دوچند آتش غم دلمین لگائی

دلمین کہا اس زندگی سے خوب ہی مرنا
جب عہد گیا دوست مرا کچھ نہ بسائی

مرجائیے یا لیکہ عوض گیری کی کیجے
اس ضد پہ مہادیو سے لو اُسنے لگائی

بس شاق ریاست سے ہوا قاق وہ ملعون
خوش ہوکے مہادیو نے شکل اُسکو دکھائی

فرمایا غرض کیا ہی تو کی عرض یہ اُسنے
دشمن سے عوض لینے مین امداد نمائی

فرمایا کہ حاضر ہی یہ کہکر ہوے غائب
خوش ہوکے متین ایک گدا اُسنے بنائی

جادو سے وہ اُرتی تھی سُبک چمک کے ناند
تب جنگ کو سیکرشن کی باگ اُسنے اُٹھائی

سیکرشن تھے اُن روزون مین مہان جدھشٹر
خالی ملا میدان تو کیا دھوم مچائی

باغات کو ویران کیا شہر کے اُسنے
دروازے مین پھر شہر کے آگ اُسنے لگائی

جدبنسی ہوے سُنکے پئے جنگ برآمد
پردُمن سے اور اُس سے لگی ہونے لڑائی

جادو کو سے عجب اُسنے تھا اندھیر مچایا
دیتا تھا نہین ہاتھ سے وان ہاتھ سجھائی

پردُمن زبردست نے جو مارا ادت بان
کی اُسنے شب تیرہ فنا صبح نمائی

مقتول ہوے گھوڑے گرے رتھ کے نگہبان
رتھبان کیا قتل پتاکا بھی اُڑائی

ناظر ہوا اس جلسے کا جو حاضرِ جگ ہو — عصیان نے اُسے پھر کبھی صورت نہ دکھائی
اس جگیہ کے سامان کا جو کوئی ہو سامع — شرکت گویا اُسوقت کے حضار نہین پائی
حضار کے رخ سے تھے عیان فیض کے آثار — تھے مہر کے مانند سراپا وہ ضیائی
پابند تھے سب راجہ زبس خلق و کرم کے — منظور نتھی قرب سے راجا کے جدائی
مجبور گئے دیس کو پر کہتے تھے دل مین — پردیس کو جاتے ہین وطن چھوڑ کے بھائی
ایسا نہین دنیا مین کوئی صاحبِ قسمت — خاطر کسی حاجت نے نہو اُسکی ستائی
پر راجہ کو سیکرشن کے افضال و کرم نے — جس چیز کی خواہش ہوئی وہ کر کے دکھائی
جل بھن کے ہوا سوختہ جُرجودھن ہر کش — سب خلق نے کی خلق کی راجا کے بڑائی
سیکرشن کو منظور تھا جو اُسکو جلانا — پٹ رانیون کو آپ نے یہ بات سکھائی
حاضر رہین سب دختر دُرپد کی جلو مین — خُردانہ بجا لائین سب اعزاز نمائی
پٹ رانیون کے وصف کہون کیا مین پرچیتے — تشبیہ کو جنکی کوئی شے جگ مین نہ پائی
اُٹھ بیٹھ مین چل پھر مین اُن اصحاب نعم کی — چھدرا دل و جہیر نے جب آواز سُنائی
بیہوشی سی چھا جاتی تھی سب دیو ورکھی پر — انسان تو ازل سے ہین حسینو نکے فدائی
جب عکس پڑا جوہر صد رنگ کا رخ پر — بینندہ نے مُوندآنکھ لی چکچوندھ سی چھائی
خوبی نہین ہو سکتی ادا میرے قلم سے — مَے ویت نے راجا کی سبھا جو تھی بنائی
دیوار بلورین پہ نصب سب تھے جواہر — تھا آبِ زمین خشکی پہ تھی آب نمائی
جُرجودھن بدبخت گیا سیر کو اک روز — تھی راجہ جدھشٹر کی جہان زیب فزائی
پانی مین پھسل کر کے گرا خشک سمجھکر — خشکی تھی جہان اُسنے ازار اپنی اُٹھائی
سچ ہی یہ مثل ہوتے ہین بس اندھے کے اندھے — قہقہہ سے یہ بھیم نے آواز لگائی
ہر چند جدھشٹر نے بہت بھیم کو روکا — باز آئے نہ وہ بلکہ ہنسی اور ونکو آئی
جُرجودھن بدبخت ہوا غرقِ ندامت — اُسجا سے پھرا گھر کی طرف باگ اُٹھائی

گلدستۂ حقیقت ۱۹۵

اُسدن سے سُلگنے لگا وہ آتش غم مین — مایا نے سریکرشن کی یہ آگ لگائی
بوجھل جو زمین بار گنہگار رونسے دیکھی — یکمشت جلانے کی یہ تدبیر لگائی
چُبھتی ہی کہین تا نپے سے ہیزم صحرا — بے آگ لگائے نہین ہوتی ہی صفائی
بٹھر کاتے تھے اسواسطے آتش کو جسدکی — تا وقت ضرورت پہ کرے کار نمائی

مارا جانا سال کا سریکرشن جیکے ہاتھ سے

سُکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پرکھیت — جب رُکمنی کی شادی نے تقریب تھی پائی
آفاق کے راجاؤنکا اُسجا پہ تھا جمگھٹ — سیکرشن کے آگے پہ کسی کی نہ بسائی
اُسدن سے کیا سال نے تھا عہد یہ دلمین — جادو کو کرون قتل ندین جگ مین دکھائی
مقتول ہوا جگ مین جدھشٹر کی سبھا پال — غیرت نے دوچند آتش غم دلمین لگائی
دلمین کہا اس زندگی سے خوب ہی مرنا — جب عہد گیا دوست مرا کچھ نہ بسائی
مرجائیے یا لیکہ عوض گیری کی کیجے — اس ضد پہ مہادیو سے لو اُسنے لگائی
بس شاق ریاست سے ہوا قاق وہ دلمون — خوش ہوکے مہادیو نے شکل اُسکو دکھائی
فرمایا غرض کیا ہی تو کی عرض یہ اُسنے — دشمن سے عوض لینے مین امداد نمائی
فرمایا کہ حاضر ہی یہ کہکر ہوے غائب — خوش ہوکے متین ایک گدھی اُسنے بنائی
جادو سے وہ اُڑتی تھی سُبک جھٹک کے ناند — تب جنگ کو سیکرشن کی باگ اُسنے اُٹھائی
سیکرشن تھے اُن روزون مین مہان جدھشٹر — خالی ہُا میدان تو کیا دھوم مچائی
باغات کو ویران کیا شہر کے اُسنے — دروازے مین پھر شہر کے آگ اُسنے لگائی
جدنبسی ہوے سُنکے پئے جنگ برآمد — پردُمن سے اور اُس سے لگی ہونے لڑائی
جادو سے عجب اُسنے تھا اندھیر مچایا — دیتا تھا نہین ہاتھ سے وان ہاتھ سجھائی
پردُمن زبردست نے جو مارا ادت بان — کی اُسنے شب تیرہ فنا صبح نمائی
مقتول ہوے گھوڑے گرے رتھ کے نگہبان — رتھبان کیا قتل پتا کا بھی آڑائی

ناظر ہوا اس جلسے کا جو حاضر جگ ہو — عصیان نے اُسے پھر کبھی صورت نہ دکھائی
اس جگیہ کے سامان کا جو کوئی ہو سامع — شرکت گویا اُسوقت کے حضار نے پائی
حضار کے رخ سے تھے عیان فیض کے آثار — تھے مہر کے مانند سراپا وہ ضیائی
پابند تھے سب راجہ زبس خلق و کرم کے — منظور نتھی قرب سے راجا کے جدائی
مجبور گئے دیس کو پر کہتے تھے دل مین — پردیس کو جاتے ہین وطن چھوڑ کے بھائی
ایسا نہین دنیا مین کوئی صاحب قسمت — خاطر کسی حاجت نے نہو اُسکی ستائی
پر راجہ کو سیکرشن کے افضال و کرم نے — جس چیز کی خواہش ہوئی وہ کر کے دکھائی
جل بھن کے ہوا سوختہ جرجودھن ہرکش — سب خلق نے کی خلق کی راجا کے بڑائی
سیکرشن کو منظور تھا جو اُسکو جلانا — پٹ رانیون کو آپ نے یہ بات سکھائی
حاضر رہین سب دختر درپد کی جلو مین — خُردانہ بجا لائین سب اعزاز نمائی
پٹ رانیون کے وصف کہون کیا مین بہ بیت — تشبیہ کو جنکی کوئی شے جگ مین نہ پائی
اُٹھ بیٹھ مین چل پھر مین اُن اصحاب نعم کی — چھدرا مل وجیہ نے جب آواز سُنائی
بیہوشی سی چھا جاتی تھی سب دیو ورکھی پہ — انسان تو ازل سے ہین حسینو نکے فدائی
جب عکس پڑا جو ہر صد رنگ کا رخ پہ — بینندہ نے مُوندآنکھ لی چکچوندہ سی چھائی
خوبی نہین ہو سکتی ادا میرے قلم سے — مے ویت نے راجا کی سبھا جو تھی بنائی
دیوار بلورین پہ نصب سب تھے جواہر — تھا آب زمین خشکی پہ تھی آب نمائی
جرجودھن بدبخت گیا سیر کو اک روز — تھی راجہ جدھشٹر کی جہان زیب فزائی
پانی مین پھسل کر کے گرا خشک سمجھکر — خشکی تھی جہان اُسنے ازار اپنی اُٹھائی
سچ ہی یہ مثل ہوتے ہین بس اندھے کے اندھے — قہقہہ سے یہ بھیم نے آواز لگائی
ہر چند جدھشٹر نے بہت بھیم کو روکا — باز آئے نہ وہ بلکہ ہنسی اور ونکو آئی
جرجودھن بدبخت ہوا غرق ندامت — اُسجا سے پھرا گھر کی طرف باگ اُٹھائی

راجا سے مرخص ہوے سب خوش شمل و محظوظ — راجا کی عیان کرتے ہوے مدح سرائی
جرجودھن سرکش کے سوا سب ہوے خوشدل — خود اٹھگیا محفل سے خجالت جو اٹھائی
سسپال کا قتل اور سنے جنگ کا احوال — نام آسکا رہے نیک نہو جگ مین برائی

تمام ہونا جگ جدھشٹر کا اور ندامت اٹھانا جرجودھن کا

راجہ نے کہا رکھ سے کہ خدمات نے جگ کی — کس طور سے کس کس پہ تفاریق تھی پائی
اس بزم سے کیون اٹھگیا جرجودھن بدبخت — کیا بھائی کے جگ کی اسے صحبت نہین بھائی
ہنسکر کے کہا رکھ نے کہ شاباش پرچھیت — سامع کو اسیطرحسے ہو شوق فزائی
ہر کام کو ای راجہ بدل دیتے تھے انجام — راجہ کی اطاعت مین زبس محو تھے بھائی
اس کام مین غیرت ہو یا ننگ کا باعث — خوش ہوکے کیا جسمین کہ رچ راجہ کی پائی
خدمات کی تقسیم کے سیکرشن تھے مالک — ہین جسکے اشارے سے خور و ماہ ضیائی
نکلین بھیم کے قبضے مین مقالید خزاین — کھانے پہ نگہبان تھے نچالی کے بھائی
مہمانون کی دلداری و ترتیب مجالس — تھی راسے پہ ارجن کے یہ انجام گرائی
حاکم تھا کرن صرف کا اور جنگیہ کا سہدیو — تجھیکھر کی مدارات مین تھی راہ نمائی
تھا دھوم کی تجویز پہ سب بنگتیہ کا سامان — ہارس تھا نکل نذر ہو راجون نے دکھائی
سب جنگل برہمن پہ تعین ہیاس و دروپہ — مہمانی نسوان پہ تھی کنتی کی کیائی
جسوقت ہوئی جگت سے راجہ کو فراغت — دریا پہ کیے غسل ہوئی زیب فزائی
ہمراہی مین راجہ کی تھا سب خلق کا جمگھٹ — از بسکہ تماشے کو تھی خلقت امڈ آئی
راجہ نے کیا غسل ہوئی بید کی قرأت — بوچھار فرشتون نے تھی پھولون کی لگائی
رقاص تھے بر روے زمین چرخ زنی مین — بالا سے فلک کرتے تھے سر نغمہ سرائی
جس زن نے نہ رکھا تھا قدم صحن مین گھر کے — اس میلے کو وہ چھوڑ کے گھر دیکھنے آئی
میلے کا تو حیلہ تھا نہانے کا بہانا — سیکرشن کے درشن کی ہوس کھینچکے لائی

کہتا نہین مین تجھسے کہ کر میری پرستش
پریان پہ بہت لوگ ہین اس کام کے بھائی

شاہانِ جہان دیوی رکھی داہنی حق ہین
سب چھوڑ کے خوش آیا تمھین گوال کنھائی

لازم ہی فرشتونکو ملے ہوم کی آہوت
سونا نہ کوئی دیتا ہی یہ کیا عقل گنوائی

جس شخص نے متروک کیے بید کے احکام
دے سکتے ہو کیطرحسے تم اسکو بڑائی

کیا تو نہین واقف ہی انھین راجہ جدُ نے
فرمایا ہی ہرگز نہ ملے منصبِ رائی

جو چھوڑ کے متھرا وہ گیا پھیکر دکاشی
اطرافِ سمندر مین بسا گھاٹ لگائی

مصروف شب و روز رہا ڈاکہ زنی مین
گھر اسکا لیا لوٹ اودھر آگ لگائی

تمییز کرو تم کہ ہی کیا اس مین بزرگی
ایسے کہین ہوتے ہین سزاوارِ خدائی

اس مرگ رسیدہ نے اسیطرحسے راجہ
بدنفسی سے کی دیر تلک ہرزہ درائی

بیرنج بریخ آپ رہے گنتے سریکرشن
پُر کیجیے پیمانہ جو نسو تک ہو رسائی

جسطرحسے ہو آگ سے اسبند گریزان
اُس بزم سے بھتون کو پسند آئی جدائی

آمادہ ہوے جنگ پہ راجہ کے برادر
سالکت ہوے مانع ہوے جب کرشن کنھائی

دُشنا مونکی تعداد جو مین پہونچی تھی سو تک
سر اُسکا ہوا چکر سودرشن سے ہوائی

اک آتش جوالہ پھر آکر کے ہوا سے
سیکرشن کے پاؤنپہ گری مُنہ مین سمائی

سیکرشن کے دربانونکا سپال تھا اوتار
مقہور نے سنہ جنم مین گت مُکت کی پائی

جسوقت جدُھشٹر کا جگ انجام کو پہونچا
شاہونکی اُسے شاہی ملی راجون کی رائی

رہکر کے سریکرشن نے وان چند مہینے
راجہ سے پئے حُبِّ وطن بات چلائی

غم کرشن کی دوری کا ہوا راجہ کو ایسا
جسطرحسے ہو جان سے اور تن مین جدائی

مجبوری سے راجہ نے کیا کرشن کو رخصت
خدمات کی تقصیر کی کی عذر نمائی

اس جگہ مین جسطرحکا سامان تھا راجہ
مہلت نہین باقی کہ بنے شرح ضمائی

القصہ کہ سب اندر و بیرن شنکر و برہما
موجود تھے اس جگ مین باعجاز کنھائی

ہی حکم سے بیدون کے یہی بات ہویدا
دانا ؤن کے اقوال کی تائید بھی آئی

خالق کی پرستش مین ہی جملہ کی پرستش
جڑ سینچے سے ہی پانی کی شاخون مین رسائی

ہی جسکی کتھا سُننے سے بے شبہ ترا مین
کب اُسکی حضوری مین ہی اور نکی سمائی

جگ قالب بیجان ہی یہ جان جہان ہین
کب جان پہ بیجان نے تفضیل ہی پائی

موجود بہر شی جہان موجود ہو راجہ
افسوس ہی اندرون کی تیرے دلین سمائی

فرمایا سری کرشن نے سہدیو کو خاموش
موقع نہین اس بات کا اسوقت ہی بھائی

سہدیو کی حقگوئی کو سُن جوش خوشی سے
حضار نے احسنت کی آواز لگائی

جرناکس چند اوس گھڑی اے راجہ کہہ کس
کہتے تھے کہ سہدیو نے خوش بات بتائی

یہ بات جو راجہ کی تھی اور سب کے موافق
فی الفور وہ دھونے ہی لگے پاے کنھائی

پاشویہ وہ بھر آنکھون سے ماتھے سے لگایا
بارام کی پھر اودھو کی کی پاؤن دھلائی

لانذر کیے کرشن کے اقسام نفائس
مسکینی سے اور عجز سے کی ناصیہ سائی

سب جادونکو پھر تو اسٹیر سے پوجا
کی نذر دکھا کر کے بہت عجز نمائی

جب راجہ جدھشٹر نے سر کرشن کو پوجا
آواز زہازہ کی فرشتون نے سنائی

پر راجہ سسپال نے یہ حال جو دیکھا
ناراض ہوا دل مین بہت تاب نہ آئی

استادہ ہوا بزم مین ہو کرنے منغض
کرنے لگا بیخوف و خطر ہرزہ درائی

اے راجہ سنو مجسے تم اس گوال کے اوصاف
من بعد سمجھکے اسے پوجو بھائی

اطفال کے بہکانے پہ ہی تمسے تعجب
کرتے ہو جو گوپال کی توقیر فزائی

گر عقل سے خالی ہی دماغ آپ کا راجہ
لازم تھی بزرگون سے تمہین مشورہ نمائی

گر خوب بھی ہو لڑکون کی تجویز نہ کیجے
خود منع ہی جسوقت کہ ہو محض خطائی

افسوس کہ ہو تجھا نکو کار خطا پر
زنہار نکر مان کہا بہبودہ رائی

ہر چند کہ حضار ہین اس فعل سے راضی
کچھ خوف نہین مجھکو کہ حق بات بتائی

چاہا کہ کرے مدح ہوے اشک گلوگیر
تب ہار کے اشکون کی لڑی سر پہ لٹائی

سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پرکھیت
جو سن مین جدھشٹر تھے کان خرد کھائی

پیش آتے تھے خردانہ وہ راجہ سے اسی لیے
دیتا تھا جدھشٹر کو مگر عیب دکھائی

کی عرض کہ اس رسم کو اب کیجیے موقوف
شرم آتی ہی مجھکو کہ کہان ور کہان رائی

ای خالق کونین شو و سرپت و برہما
کرتے ہین بصد عجز تری ناصیہ سائی

اس امر کا گو بھگت بچھل نام ہی باعث
پر واسطے میرے ہی مہبت ہین برائی

گو وصف سے کچھ آپکا رتبہ نہین بڑھتا
گھٹتا نہین کچھ گر نہ کرے مدح سرائی

پر حمد سے ہیگی دل حامد کی کشائش
اثبات عبودیت و خاطر کی صفائی

سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پرکھیت
کیا کیجیے قسمت کی جدھشٹر کی بڑائی

سیکرشن کے اخلاص کا جو رنگ چڑھا تھا
جو دل نے کہا بخت نے وہ شکل دکھائی

حاضر ہوے سب جگ مین فرشتے و رکھیشر
ہر ملک کے پنڈت نے بھی صف اپنی جمائی

راجہ کے جو مخلص تھے وہ راجے بھی سب آئے
شمشیر خصومت تھی جنھین کھینچ کے لائی

آغاز ہوا جگ کا بہ آداب مروج
شرح اسکی مین خامے نے زبان اپنی دکھائی

ظاہر کے جو پابند تھے تھا انکو تعجب
راجہ نے کہان دولت بے حصر یہ پائی

سمجھاتے تھے اُن لوگونکو یون اہل بصیرت
کیا اسکو کمی ہو جہان یادو رہون کھائی

راجہ نے کہا جگیہ کے آغاز سے پہلے
ای جملہ امم مجکو کرو راہ نمائی

آغاز مین ہو کس کی سزاوار پرستش
تا جادۂ مقصد مین نہو آبلہ پائی

ای راجہ ابھی لب نہ کوئی کھولنے پایا
سہدیو نے اُٹھکر کے یہ تلقین سنائی

جو پوچھتے ہو دیدہ و دانستہ تم اسوقت
پرسش کی ضرورت ہی کچھ اس امر مین بھائی

خود آپ جہان مالک کونین ہو حاضر
واجب نہین ناظر کو ہی تشخیص نمائی

ای راجہ سرسیکرشن کی واجب ہی پرستش
کیا حاجت حجت ہی جو حاضر ہین کھائی

اس قلعۂ تیار کو دریا مین ڈبویا ✣ | سُر خوش ہوے گرد و نیہ ہوئی ختم لڑائی

مارا جانا دنت بکتر اور بدورتھ کا سیکرشن جیکے ہاتھ سے

سکھدیو نے فرمایا کہ سسپال نے جسدم | پاداش مین دشنامون کی جان اپنی گنوائی
سُنکر کے کڑھے دلمین بہت اسکے برادر | کینے پہ کمر باندھکے کی ہر سے لڑائی
سیکرشن نے کی تھی نہ ابھی گھر کو توجہ | آپہونچے وہ دونون تھے جہان کرشن کنھائی
کہنے لگا سیکرشن سے یون دنت بکھ اُسدم | لیکر کے گدا ہاتھ مین باشور فزائی
کرتا ہون دل وجان سے دعا جانکو اُسکی | کینہ کشی مین جسکی یہ صورت نظر آئی
ای مالک کونین مجھے اُسکا یقین ہے | درشن سے ترے ہوتی ہی ہر غم سے رہائی
کر قتل بھوپھی زادون کو ہوتے ہو جو مسرور | دیتا ہی یہی دشمنون مین عیب دکھائی
ہر شکل سے حاصل ہی یہین منزل مقصود | گر قتل ہوے مکت ملی عکس مین رائی
فرمائیے یہ گر کہ جو ہونا تھا ہوا وہ | کیون تو نے خصومت پہ کمر باندھی ہی بھائی
ای ناتھ شر و خیر ہی انسان مین جبلّی | ہوتی نہین عادت سے بجز مرگ رہائی
طفلی سے جمی دلمین عداوت ہی ہمارے | کب چھٹتی ہی جون نقش حجر دلکی یہ کائی
سیکرشن پہ یہ کہکے کیا وار گدا کا ✣ | جون کوہ نے ٹکر ہو کہین کاہ سے کھائی
غالب ہی کہ سب صرف ہوا زور تمھارا | ہشیار ہو اب تم کہ میری بار ہی آئی
سر اُسکے پہ یہ کہکے کیا گرز حوالے | آواز کے ہوتے ہی پھر آواز نہ آئی
دم سینے سے خون پیٹ سے جان سر سے نکلکر | سیکرشن کے سر صدقے ہوئی مُنھ مین سمائی
بعد اُسکے بدورتھ نے کیا کرشن پہ حملہ | کی تن سے سر اسکے کی سو درشن نے صفائی
جب دنت بکھ و سال بدورتھ گئے مارے | دیکھ دیونے سیکرشن کی کی مدح سرائی
راجہ سے کہا رکھ نے کہ کم عقل تھے جو لوگ | وہ کہتے تھے سب فتح سری کرشن نے پائی
لیکن تھا جنھین عقل مکمل سے نصیبا | کہتے تھے محیط آپ ہین سب شی پہ کنھائی

پھر جگ مین جب ہفشر کی مرے دست کو مارا — اب آج نہوگی مرے ہاتھون سے رہائی
فرمایا سریکرشن نے ای سال مبارز — زنہار نہین کرتے کبھی خویش ستائی
معلوم ہی جون خور سے شب تیرہ کی مانند — مٹ جائیگی اک آن مین سب ہرزہ درائی
یہ کہکے گدا ایک جڑا فرق پہ اُسکے — ہو تیر سا قد جس سے کمان وار دوتائی
دو گھنٹے وہ نائب رہا اس ضرب کو کھاکر — قاصد کیطرح شکل پھر آکر کے دکھائی
کی عرض کہ بسدیو نے تم پاس ہی بھیجا — فرمایا ہی ای ملتزم عقدہ کشائی
کر قید مجھے سال علے الرغم تمھاری — اسطرح لیے جاتا ہی جون گاے کسائی
ہرجی نے کہا دل مین بیان واقع ہی اسکا — یا سال بدافعال کی ہی سحر نمائی
ناگاہ ہوا سال اُسی جا پہ نمودار — کی اُسنے عجب سحر سے اعجوبہ نمائی
بسدیو مقلد کو مقید کی طرح پر — دکھلاکے سریکرشن کو یہ بات جتائی
صد حیف کہ فرزند ہو جس شخص کا ایسا — دشمن سے ملے اسکو یہ تعذیب نمائی
لے دیکھ ترے سامنے ہوتا ہی ابھی قتل — ملعون نے پھر فرق پہ تیغ اُسکے چلائی
سیکرشن ہوے دیکھکے یہ حال پریشان — اشراق نے اس حال پہ کی جلد رسائی
آتش کی طرح پھر تو کیا سال کا پیچھا — ہر سال ہوا باد صفت دانسے ہوائی
ڈر شعلہ سے جون دود گیا گرچہ فلک پر — پیچھا نہ چھٹا گرچہ بہت خاک اُڑائی
گو راجہ یہ ہی بعض رکھیشر کا مقولہ — ہی یہ اثر جسم جو زک سحر سے کھائی
اصلا نہین پر راجہ ہمارا یہ عقیدہ — ہوگیان سے ہرجی کو کسیوقت جدائی
ہوجاتے ہین سرگمیہ بشر دھیان سے جسکے — کب دھیان مین جمتا ہی کہ حیرت اُسے آئی
القصہ مری کرشن قرین سال کے پہونچے — کافور شب سحر ہوئی دی نہ دکھائی
سرگرز سے سخت اُسکا بیک ضرب کیا نرم — جیون باد کرے ابر کے قلعے کو ہوائی
سو بار اسیطرح گدا کرشن نے مارا — ہر بار بچا جاتا تھا دیکر کے جھکائی

رتھ بان نے قسم کھائی تو کر آچمن اُسوقت
پر دُمن نے پھر سال سے کی جا کے لڑائی

جد بنسیون نے دیکھا جو پر دُمن کا پرچم
دل ٹُٹکے توی ہو گئے جان جان مین آئی

پر دُمن نے آکر کے کہا رن مین سبھون سے
بیخوف کرو جنگ مین آپہونچا ہون بھائی

آتے ہی کیا خصم کے گھوڑون کو نشانہ
رتھ بان کیا قتل وہیں اُسکی اُڑائی

اس خوف سے دشمن کا فراری ہوا لشکر
دریا مین کنوئین کھائی مین گر جان گنوائی

اللہ رے کیا جنگ کی آتش کی ہی صولت
یون مر گئے سب تیر کی پر تاب نہ آئی

ستائیس ۲۷ سیطر سے دن جنگ مین گذرے
اسکو نہ ظفر اُور نے پائی

جد بنسی یہ کہتے تھے کہ دنیا کے زبردست
دو چار بھی دن کر نہ سکے ہم سے لڑائی

صد آفرین اس سال پہ اور اسکے پدر پر
کی جسنے بہت روز تلک زور نمائی

رستے مین سر کرشن کو ای راجہ پرجیت
کی زشت شگونون نے جو ہین روبے نمائی

دوڑائی نظر چشم جہان بین نے اُسدم
کی حال کے اخیام نے آئینہ نمائی

دلمین کہا پر دُمن ہی گر ماہر ہر فن
جانون مین کہ سال کو ہی طرفہ رسائی

دارک سے یہ فرمایا کہ رتھ ہانک بسرعت
باگ اُسنے اُٹھا گھوڑون کے اک ہانٹ لگائی

وہ اسپ اوا فہم تھے چون پیک خیالی
جا پہونچے وہان ہان نہ یہان مونھ تک آئی

جون سال کے لشکر نے نشان آتے وہ دیکھا
آڑ بھاگے دیا اُنکا نشان تک نہ دکھائی

نزدیک سر کرشن کو جب سال نے دیکھا
نیزے کو لیا ہاتھ مین اور گھات لگائی

سیکرشن نے اک تیر سے توڑا اُسکی سنان کو
پرزے کیے نیزے کے بچا اُسکی کلائی

برسانے لگے سال پہ پھر تیرونکا باران
فرصت بھی بچانے کی لگانے کی نہ پائی

افروختہ غیرت نے کیا سال کو اُسدم
اک تیر لگا کر کے کمان اُسنے اُڑائی

ٹوٹی جو کمان شور گیا اُسکا سما تک
اس رنگ سے دی صورت فتح اُسکو دکھائی

نخوت سے کہا کرشن سے وہ یادو ہین باتین
لے آئے ہو سپال سے تھی جسکی سگائی

عاجز ہوا جب سال تو کیا رنگ دکھایا — غائب کبھی حاضر تھا گہ ارضی و سمائی
چھوٹا کبھی موٹا کبھی لانبا کبھی لمبا — کی آگ عیان گاہ کبھی آب نمائی
ہر جا ہمین عاجز کیا پردمن نے اُسکو — سب بھول گیا بس نے شکل اُسکو دکھائی
درمان ندیم اُسکا کماندار تھا قادر — اس حال مین پردمن پہ شست اُسنے لگائی
پردمن کو بیہوش کیا تیر نے اُسکے — دارک کا پسر لیکے ہوا رتھ کو ہوائی
ہوش آیا جو پردمن کو رتھ بان سے پوچھا — حرکت یہ بغیر دلمین ترے کیونکہ سمائی
صد حیف شجاعت پہ مری داغ لگایا — سُنکر یہ خفا ہونگے بلرام و کنھائی
شرمائیگی منکوحہ زبس طعنہ زنی سے — نکلیگی مرے حقمین زبانون سے برائی
عار آئیگی مادر کو بھی تولید سے میری — نامردی سے منسوب کرینگے مرے بھائی
دارک کو بھی شرمندہ کیا فعل سے اپنے — کس منھ سے مین دنیا مین کرون رو نمائی
کونین کی خوبی تھی جہان دل سے لے آیا — مرنے سے ہی مردونکے ملتے رہین بھلائی
کی عرض دھرم پت سے کہ ای صاحب عالم — اُستاد ون نے اس فن کے یہ تدبیر بتائی
بیہوش ہو جسدم کہ لڑائی مین مہارتھ — رتھ بان پہ ہی فرض کہ ہو لیکے ہوائی
اسوجہ سے اقدام کیا مینے بھی اس پہ — ہی عین صوابات نہین امر خطائی
رتھ ٹوٹے اگر رن مین و با اسپ ہو پس پا — گر باگ گسستہ ہو تو بیشک ہو خطائی
سوگند کہ اُسوقت بجز فکر خداوند — جان اپنی کا کچھ خوف نہ رکھتا تھا فدائی
ثابت نہین اس امر مین تقصیر کچھ اپنی — امید یہ رکھتا ہون کہ ہو لطف نمائی
اک لحظہ مین انسان ہو جسجا کہ فرشتہ — وہ کون ہی بیعقل جو ہو دانسے ہوائی
پردمن نے فرمایا کہ ای واقف آداب — گو تو ہی چلا راہ جو مرشد نے بتائی
لیکن مجھے اس بات کا وسواس ہی ہر دم — خلقت کی نہو حق مین مرے خندہ نمائی
اس بات کی ای یار مرے سر کی قسم کھا — کیونکہ کہ رتھ لیکے ہوا رن سے ہوائی

اُسدن سے سُلگنے لگا وہ آتش غم مین
مایا نے سر یکرشن کی یہ آگ لگائی

بوجھل جو زمین بار گنہگار و نسے دیکھی
یکمشت جلانے کی یہ تدبیر لگائی

چکتی ہی کہین تاپنے سے ہیزم صحرا
بے آگ لگائے نہین ہوتی ہی صفائی

بھڑکاتے تھے اسواسطے آتش کو حسد کی
تا وقت ضرورت پہ کرے کار نمائی

مارا جانا سال کا سر یکرشن جیکے ہاتھ سے

شکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پرکھیت
جب رُکمنی کی شادی نے تقریب تھی پائی

آفاق کے راجاؤنکا اُسجا پہ تھا جھگھٹ
سیکرشن کے آگے پہ کسی کی نہ بسائی

اُسدن سے کیا سال نے تھا عہد یہ دلمین
جادو کو کرون قتل ندین جگ مین دکھائی

مقتول ہوا جگ مین جدھشٹر کی بسیپال
غیرت نے دوچند آتش غم دلمین لگائی

دلمین کہا اس زندگی سے خوب ہی مرنا
جب عہد گیا دوست مرا کچھ نہ بسائی

مرجائیے یا لکھکہ عوض گیری کی کیجے
اس ضد پہ مہادیو سے لو اُسنے لگائی

بس شاق ریاست سے ہوا قاق وہ ملعون
خوش ہوکے مہادیو نے شکل اُسکو دکھائی

فرمایا غرض کیا ہی تو کی عرض یہ اُسنے
دشمن سے عوض لینے مین امداد نمائی

فرمایا کہ حاضر ہی یہ کہکر ہوے غائب
خوش ہوکے متین ایک گرج اُسنے بنائی

جادو سے وہ اُڑتی تھی سُبک چنگ کے مانند
تب جنگ کو سیکرشن کی باگ اُسنے اُٹھائی

سیکرشن تھے اُن روزون مین مہمان جدھشٹر
خالی ہُا میدان تو کیا دھوم مچائی

باغات کو ویران کیا شہر کے اُسنے
دروازے مین پھر شہر کے آگ اُسنے لگائی

جدنبسی ہوے سُنکے پئے جنگ برآمد
پردُمن سے اور اُس سے لگی ہونے لڑائی

جادو سے عجب اُسنے تھا اندھیر مچایا
دیتا تھا نہین ہاتھ سے وان ہاتھ سجھائی

پردُمن زبردست نے جو مارا ادت بان
کی اُسنے شب تیرہ فنا صبح نمائی

مقتول ہوے گھوڑے گرے رتھ کے نگہبان
رتھبان کیا قتل پتا کا بھی اُڑائی

ناظر ہوا اس جلسے کا جو حاضرِ جگ ہو — عصیان نے اُسے پھر کبھی صورت نہ دکھائی
اس جگیہ کے سامان کا جو کوئی ہو سامع — شرکت گویا اُسوقت کے حضار نہین پائی
حضار کے رخ سے تھے عیان فیض کے آثار — تھے مہر کے مانند سراپا وہ ضیائی
پابند تھے سب راجہ زبس خلق و کرم کے — منظور نہ تھی قرب سے راجا کے جدائی
مجبور گئے دیس کو پر کہتے تھے دل مین — پردیس کو جاتے ہین وطن چھوڑ کے بھائی
ایسا نہین دنیا مین کوئی صاحب قسمت — خاطر کسی حاجت نے نہو اُسکی ستائی
پر راجہ کو سیکرشن کے افضال و کرم نے — جس چیز کی خواہش ہوئی وہ کر کے دکھائی
جل بھن کے ہوا سوختہ جرجودھن ہر کش — سب خلق نے کی خلق کی راجا کے بڑائی
سیکرشن کو منظور تھا جو اُسکو جلانا — پٹ رانیون کو آپ نے یہ بات سکھائی
حاضر رہین سب دختر دُرپد کی جلو مین — خُردانہ بجا لائین سب اعزاز نمائی
پٹ رانیون کے وصف کہون کیا مین پرچھیت — تشبیہ کو جنکی کوئی شے جگ مین نہ پائی
اُٹھ بیٹھ مین چل پھر مین اُن اصحاب نعم کی — چھدرا مل و جیہر نے جب آواز سنائی
بیہوشی سی چھا جاتی تھی سب دیو رکھی پر — انسان تو ازل سے ہین حسینو نکے فدائی
جب عکس پڑا جو ہر صد رنگ کا رخ پر — بینندہ نے مُوندآنکھ لی چکچوندھ سی چھائی
خوبی نہین ہو سکتی ادا میرے قلم سے — مے ویت نے راجا کی سبھا جو تھی بنائی
دیوار بلورین پہ نصب سب تھے جواہر — تھا آب زمین خشکی پہ تھی آب نمائی
جرجودھن بدبخت گیا سیر کو اک روز — تھی راجہ جدھشٹر کی جہان زیب فزائی
پانی مین پھسل کر کے گرا خشک سمجھکر — خشکی تھی جہان اُسنے ازار اپنی اُٹھائی
سچ ہی یہ مثل ہوتے ہین بس اندھے کے اندھے — تھقاہ سے یہ بھیم نے آواز لگائی
ہر چند جدھشٹر نے بہت بھیم کو روکا — باز آئے نہ وہ بلکہ ہنسی اور ونکو آئی
جرجودھن بدبخت ہوا غرق ندامت — اُسجا سے پھرا گھر کی طرف باگ اُٹھائی

راجا سے مرخص ہوے سب خوشدل و مخطوظ
راجا کی عیان کرتے ہوے مدح سرائی

جرجودھن ہرکش کے سوا سب ہوے خوشدل
خود اٹھگیا محفل سے خجالت جو اٹھائی

سسپال کا قصہ اور سنے جنگ کا احوال
نام آسکا رہے نیک نہو جگ مین برائی

تمام ہونا جگ جدھشٹر کا اور ندامت اٹھانا جرجودھن کا

راجہ نے کہا رکھ سے کہ خدمات نے جگ کی
کس طور سے کس کس پہ تفاریق تھی پائی

اس بزم سے کیون اٹھگیا جرجودھن بدبخت
کیا بھائی کے جگ کی اسے صحبت نہین بھائی

ہنسکر کے کہا رکھ نے کہ شاباش پہ بھیپت
سامع کو اسیطرحسے ہو شوق فزائی

ہر کام کو ای راجہ بدل دیتے تھے انجام
راجہ کی اطاعت مین زبس محو تھے بھائی

اس کام مین غیرت ہو یا ننگ کا باعث
خوش ہوکے کیا جسمین کہ رخ راجہ کی پائی

خدمات کی تقسیم کے سیکرشن تھے مالک
ہین جسکے اشارے سے خور و ماہ ضیائی

تھین بھیم کے قبضے مین مقالید خزاین
کھانے پہ نگہبان تھے نچاپی کے بھائی

مہمانون کی دلداری و ترتیب مجالس
تھی راسے پہ ارجن کے یہ انجام گرانی

حاکم تھا کرن صرف کا اور جگیہ کا سہدیو
بھیکھم کی مدارات مین تھی راہ نمائی

تھا دھوم کی تجویز پہ سب جگیہ کا سامان
حارس تھا نکل نذر ہو راجون نے دکھائی

سب خیل برہمن پہ تعین ہوے دوروتہ
مہمانی نسوان پہ تھی کنتی کی کیائی

جسوقت ہوئی جگ سے راجہ کو فراغت
دریا پہ کیے غسل ہوئی زیب فزائی

ہمراہی مین راجہ کی تھا سب خلق کا جمگھٹ
ازبسکہ تماشے کو تھی خلقت امڈ آئی

راجہ نے کیا غسل ہوئی بید کی قرأت
بوچھار فرشتون نے تھی پھولون کی لگائی

رقاص تھے بر روے زمین چرخ زنی مین
بالاے فلک کرتے تھے سر نغمہ سرائی

جس زن نے نہ رکھا تھا قدم صحن مین گھر کے
اس میلے کو وہ چھوڑ کے گھر دیکھنے آئی

میلے کا تو حیلہ تھا نہانے کا بہانا
سیکرشن کے درشن کی ہوس کھینچکے لائی

کہتا نہین مین تجھسے کہ کر میری پرستش
پریان پہ بہت لوگ ہین اس کام کے بھائی

شاہانِ جہان دیو رکھی واصل حق ہین
سب چھوڑ کے خوش آیا تمھین گوال کنھائی

لازم ہی فرشتونکو ملے ہوم کی آہوت
سو زاغ کو دیتا ہی یہ کیا عقل گنوائی

جس شخص نے متروک کیے بید کے احکام
دے سکتہ ہو کسطرحسے تم اسکو بڑائی

کیا تو نہین واقف ہی انھین راجۂ جد نے
فرمایا ہی ہرگز نہ ملے منصب رائی

جو چھوڑ کے متھرا وہ گیا پھیر وکاشی
اطرافِ سمندر مین بسا گھات لگائی

مصروف شب و روز رہا ڈاکہ زنی مین
گھر اسکا لیا لوٹ ادھر آگ لگائی

تمییز کرو تم کہ ہی کیا اس مین بزرگی
ایسے کہین ہوتے ہین سزاوارِ خدائی

اس مرگ رسیدہ نے اسیطرحسے راجہ
بدنفسی سے کی دیر تلک ہرزہ درائی

بیرنج بہ نیج آب رہے گنتے سریکرشن
پر کیجیے پیمانہ جو نسو تک ہو رسائی

جسطرحسے ہو آگ سے اسبند گریزان
اُس بزم سے بھتون کو پسند آئی جدائی

آمادہ ہوے جنگ پہ راجہ کے برادر
ساکت ہوے مانع ہوے جب کرشن کنھائی

دشنامونکی تعداد جو مین پہونچی تھی سو تک
سر اُسکا ہوا چکر سودرشن سے ہوائی

اک آتش جوالہ پھر آکر کے ہوا سے
سیکرشن کے پاؤنپہ گری منہ مین سمائی

سیکرشن کے دربانونکا سیال تھا اوتار
مقہور نے سہ جنم مین گت مکت کی پائی

جسوقت جدھشٹر کا جگ انجام کو پہونچا
شاہونکی اُسے شاہی ملی راجون کی رائی

رہکر کے سریکرشن نے وان چند مہینے
راجہ سے پئے حبِّ وطن بات چلائی

غم کرشن کی دوری کا ہوا راجہ کو ایسا
جسطرحسے ہو جان سے اور تن مین جدائی

مجبوری سے راجہ نے کیا کرشن کو رخصت
خدمات کی تقصیر کی کی عذر نمائی

اس جگہ مین جسطرح کا سامان تھا راجہ
مہلت نہین باقی کہ بنے شرح ضمائی

القصہ کہ سب اندر و برن شنکر و برہما
موجود تھے اس جگہ مین باعجاز کنھائی

ہی حکم سے بیدون کے بھی بات ہوید ا
دانا ؤن کے اقوال کی تائید بھی آئی

خالق کی پرستش مین ہی جملہ کی پرستش
جڑ سینچے سے ہی پانی کی شاخون مین رسائی

ہی جبکی کتھا سُننے سے بے شبہہ ترا مین
کب اُسکی حضوری مین ہوا اور نکی سمائی

جگ قالب بیجان ہی یہ جان جہان ہین
کب جان پہ بیجان نے تفضیل ہی پائی

موجود بہر شی جہان موجود ہو راجہ
افسوس ہی اندرون کی ترے دلمین سمائی

فرمایا سری کرشن نے سہدیو کو خاموش
موقع نہین اس بات کا اسوقت ہی بھائی

سہدیو کی حقگوئی کو سُن جوش خوشی سے
حضار نے احسنت کی آواز لگائی

جز ناکس چند اوس گھڑی ای راجہ ہمہ کس
کہتے تھے کہ سہدیو نے خوش بات بتائی

یہ بات جو راجہ کی تھی اور سب کے موافق
فی الفور وہ دھونے ہی لگے پاے کنھائی

پاشویہ وہ بھر آنکھون سے ماتھے سے لگایا
ہار ام کی بھر اودھو کی کی پاؤن دھلائی

انذر کیے کرشن کے اقسام نفائس
مسکینی سے اور عجز سے کی نامیہ سمائی

سب جا ؤنکو پھر تو اسٹیر سے پوجا
کی نذر دکھا کر کے بہت عجز نمائی

جب راجہ جد ھشٹر نے سر کرشن کو پوجا
آواز زہازہ کی فرشتون نے سُنائی

پر راجہ سسپال نے یہ حال جو دیکھا
ناراض ہوا دل مین بہت تاب نہ آئی

استادہ ہوا بزم مین ہو کر نے منغض
کرنے لگا بیخوف و خطر ہرزہ درائی

ای راجہ سُنو مجسے تم اس گوال کے اوصاف
من بعد سمجھکے اسے پوجو بھائی

اطفال کے بہکانے پہ ہی تمسے تعجب
کرتے ہو جو گوپال کی توقیر فزائی

گر عقل سے خالی ہی دماغ آپ کا راجہ
لازم تھی بزرگون سے تمہین شورہ نمائی

گر خوب بھی ہو لڑکون کی تجویز نہ کیجے
خود منع ہی جسوقت کہ ہو محض خطائی

افسوس کہ ہو تجھسا نکو کا خطا پر
زنہار نکریان کہا بہبود رائی

ہر چند کہ حضار ہین اس فعل سے راضی
کچھ خوف نہین مجھکو کہ حق بات بتائی

چاہا کہ کرے مدح ہوے اشک گلوگیر
تب ہار کے اشکون کی لڑی سر پہ لٹائی

سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پرکھیت
جو سن ہین جدھشٹر تھے کمان خرد کہائی

پیش آتے تھے خردانہ وہ راجہ سے اسی لیے
دیتا تھا جدھشٹر کو مگر عیب دکھائی

کی عرض کہ اس رسم کو اب کیجیے موقوف
شرم آتی ہی مجھکو کہ کمان اور کہان آئی

ای خالق کونین شو و سرپت و برہما
کرتے ہین صمد عجز تری ناصیہ سائی

اس امر کا گو بھگت بچھل نام ہی باعث
پر واسطے میرے ہی بہت ہین برائی

گو وصف سے کچھ آپکا رتبہ نہین بڑھتا
گھٹتا نہین کچھ گر نہ کرے مدح سرائی

پرحمد سے ہیگی دل حامد کی کشائش
اثبات عبودیت و خاطر کی صفائی

سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پرکھیت
کیا کیجیے قسمت کی جدھشٹر کی بڑائی

سیکرشن کے اخلاص کا جو رنگ چڑھا تھا
جو دل نے کہا بخت نے وہ شکل دکھائی

حاضر ہوے سب جگ مین فرشتے درکھیشر
ہر ملک کے پنڈت نے بھی صف اپنی جمائی

راجہ کے جو مخلص تھے وہ راجے بھی سب آئے
شمشیر خصومت تھی جنھین کھینچ کے لائی

آغاز ہوا جگ کا بہ آداب مروج
شرح اسکی مین خامے نے زبان اپنی دکھائی

ظاہر کے جو پابند تھے تھا انکو تعجب
راجہ نے کہان دولت بے حصر یہ پائی

سمجھاتے تھے اُن لوگونکو یون اہل بصیرت
کیا اُسکو کمی ہی جہان یادرہون کہائی

راجہ نے کہا جگیہ کے آغاز سے پہلے
ای جملہ اُمم مجکو کرو راہ نمائی

آغاز مین ہی کس کی سزاوار پرستش
تا جادۂ مقصد مین نہو آبلہ پائی

ای راجہ ابھی لب نہ کوئی کھولنے پایا
سہدیو نے اُٹھکر کے یہ تلقین سنائی

جو پوچھتے ہو دیدہ و دانستہ تم اسوقت
پرسش کی ضرورت ہی کچھ اس امر مین بھائی

خود آپ جہان مالک کونین ہو حاضر
واجب نہین ناظر کو ہی تشخیص نمائی

ای راجہ سرکرشن کی واجب ہی پرستش
کیا حاجت حجت ہی جو حاضر ہین کہائی

تائب ہوا جسوقت کیا منہ مری جانب — مین اُسکے گناہون کو نہین دیکھتا بھائی
ہو مجکو وہ اُس عابد و زاہد سے پیارا — جسنے کہ ہدایت سے ہو لو مجھسے لگائی
اندھا کیا پھر عُجب و تکبّر نے ہی جسکو — گرتا ہی بلندی سے وہ مقہور خدائی
پر دولت جاوید اُسی پر ہی مسلّم — دولت مین مری یاد نہین جسنے بھلائی
یا خاطر مجموع تم اب ملک مین اپنے — جاکر کے فراغت سے کرو کام روائی
از بسکہ بہر حال مین خشنود ہون تمسے — یکدم نہ مرے ذکر سے ہو تمکو جدائی
کرتے ہین عطا تمکو ہم اب دولتِ دانش — تا قید سے سنسار کی ہو جاوے رہائی
یارو وہی عاقل ہی وہی صاحبِ دانش — جو یاد مری کوئی جسے چیز نہ بھائی
اس عارتی زیست کا رکھے نہ بھروسا — ایشر کے سوا نام کے سب شی ہی فنائی
دنیا مین رہے مثل کنول صاحبِ دانش — پیدا ہی گل و آب سے ہی اُس سے جدائی
نسمت مین تمھاری ابھی باقی ہی تنعم — آخر کو مری ذات مین پاؤگے سمائی

سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پرچھیت — جب ملکِ پدر راجۂ سہدیو نے پائی
سب راجہ ہوے خدمتِ بھگوان سے مرخص — یکبارگی اسکن کیطرف باگ اُٹھائی
سیکرشن بھی سہدیو سے ہوکے مرخص — با ارجن و بھیم آپ نے بھی باگ اُٹھائی
آگاہ ہو مقدم سے سر یکرشن کے راجا — کچھ دُور نکل شہر سے کی ناصیہ سائی
اعزاز سے ہمراہ لیا شہر مین آئے — کنتی نے سر یکرشن کی کی مدح سرائی
ہنسکے کہا بھیم نے کیا خوب ہی انصاف — کرتی ہین تماشا یونکی آپ بڑائی
لڑکر کے جراسندھ کو مینے ہی پچھاڑا — اک گوشے مین یہ دونون تماشائی تھے بائی
سیکرشن نے فرمایا پھو بھی بھیم ہی حق پر — پر مین نے بھی خس پھاڑ کے گھات اُسکو بتائی
سیکرشن کے درشن سے یہ راجا کو خوشی تھی — جسطرح سے مفلس نے بڑی درب ہو پائی
روکے نہ رُکا دلمین ہوا جوش خوشی کا — چشم اُنکو دئے افراطِ مسرت کی بھر آئی

رحمت سے تری دور ہوئی زحمت و محنت
شادی نے عوض رنج کے کی جلوہ نمائی

واقع مین جرا سد سد تھا اس امر کا باعث
دشمن کی تھی ان قدمون تلک ورنہ رسائی

آنکھون پہ پڑا پردہ تھا ایام دول مین
باعث سے اُسکے یہ ہوئی نور فزائی

لائق ہی کہ مرشد کہین یا اُسکو میانجی
کی جنسے ہمین حق کیطرف راہ نمائی

ان قدمونکی بے یاد جودن گذرے ہین بیکار
غم اُسکا ہتوڑا ہی یہ خاطر ہی نہائی

دل تشنۂ حرص آہ سراب آب سمجھکر
آہو کی طرح کرتا ہی یہ جست نمائی

ہی دام مین یہ لذت فانی کے گرفتار
لذت نہ کبھی نام بقا بخش کی پائی

یہ کھیل حقیقت مین ہین ہایا کے تمھاری
افضال پہ ہی تیرے یہ موقوف کھائی

غلبے سے طمع کے تھی ہمین فکر شب و روز
ملک اُسکا بھی لین چھین کرین اُسپہ چڑھائی

کیا ظلم رعایا پہ کیے فرط طمع سے
بے شرمی سے پھر زیست کی امید لگائی

ہوگی مروت بھی کہین اس سے زیادہ
ہم ایسے بد اطوار و نہ یہ لطف نمائی

ستار بھی غفار حقیقت مین تمھین ہو
کرتے ہو گنہ بخشی و اعزاز نمائی

کرتے تھے تمھین یاد جو ہم قید مین ہر دم
تھی اُسمین غرض اپنی کہ کب ہوگی رہائی

مستغنی تیری ذات مبرا ہی غرض سے
ہوسکتی ہی کب ہمسے تری مدح سرائی

ای ناتھ مگر اب یہی خواہش ہی ہماری
شاہی کو کرین ترک کرین تیری گدائی

ای کرشن ہری بشن پربرہم پرا ین
ہم سبکی ہو مقبول تمھین ناصیہ سائی

سی کرشن نے سب راجونکا سُن عجز و تضرع
الطاف و عطوفت کی اُنھین شان دکھائی

فرمایا کہ مین تمسے بہر نوع ہون راضی
اظہار نے توفیق ہی ایجاب کی پائی

دل سبکا مری یاد مین مصروف رہیگا
طرفین کی یکجائی نے سب بات بتائی

یکسان مری درگاہ مین سب شاہ و گدا ہین
مین اُسکا ہوا جسنے کہ کو مجھسے لگائی

تقصیر کا گر عذر کرے عاصی دائم
مایوس نہین رکھتی مری عفو نمائی

مرغان خوش الحان و خوش الوان چمن نے
آزادی گویا دام سے صیاد کے پائی

اُن راجون نے ای راجہ بس خام خیالی
امدادِ عزیزان کی بہت آس لگائی

جسوقت کہ اُٹھی نہ صدا کوئی طرف سے
مایوس ہوے کرشن سے کوشش نے لگائی

اُس قید مین آئی یہ بھنک کانو نمین اُنکے
اُمید نے مایوسونکو کیا شکل دکھائی

فریادرس دھرو اماں بخش جہان نے
کاشانۂ بدیو مین کی جلوہ نمائی

اُسدن سے کیا رو بسوے قبلۂ حاجات
کرتے تھے اُسے یاد پے عقدہ کشائی

اس یار نے بے یارون کے ازراہ ترحم
دی اپنے طلبگارون کو یون آکے رہائی

مجلس سے برآمد ہوے جسوقت وہ راجہ
باطن مین تھی لو جبکی وہ صورت نظر آئی

سُن رکھے تھے جسطرحکے آثار و علامات
خوش قسمتی نے اُنکو وہی شکل دکھائی

حاصل ہوا جب عین یقین علم یقین کو
تب صورت حق الیقین آنکھون مین سمائی

گھنشام جنہین بھجو وہ جن مثل کمل تھے
تھی کانون مین کنڈل کی عجب جلوہ نمائی

تھا جوہر مشہور کا کنٹھا بھی گلے مین
بیجنتی کی تھی زیر گلو زیب فزائی

تھے نرگسی آنکھون مین بھرے کوٹکے موتی
تھی دارو جان بخش بھی نظرونکو بلائی

تھا زرد لباس افسر طاؤس تھا سر پر
تھی ماہ دو ہفتہ سے بڑھی خلکی صفائی

صف باندھکے راجاؤن نے کی کورنش اُسوقت
آنکھونکی عطش جلوے کے شربت سے بجھائی

پھر ہوکے عصا دار رکھا قدمونپہ سر کو
سرمے کی طرح خاک کفِ پا کی لگائی

اک اک کو سر بکرشن نے چھاتی سے لگایا
خود آپ بھی شرمندہ ہوے آنکھ چھپائی

کرتا ہی جو تھوڑی سی زمانے مین مروت
کہتا ہی کہ مین کون ہون ممنون تھی رائی

ای راجہ سر بکرشن کے اخلاق کو دیکھو
احسان بھی کیا آنکھ بھی پھر آپ چھپائی

وہ راجہ کہ مجلس مین بڑھے بال تھے جنکے
سبکرشن کو استت اُسی ہیئت سے سُنائی

ای مالک کونین فنا دور ہی جس سے
کرتے ہین ترے کامونکی ہم ناصیہ سائی

سیکرشن نے اِک خس کو اُٹھا کر کیا پارہ — تحریک وہی بھیم کی نظرون مین سمائی
کی بازُودن مین بھیم کے قوت نے فزونی — دھر پٹکا جراسندہ کو دیکر کے جھکائی
سکھدیو نے فرمایا کہ ہرگز نہ سمجھنا — جو فتح جراسندھ پہ بھیم نے پائی
تھا راجہ جراسندھ بھی مرگ اپنی سے آگاہ — جون کرشن کی تحریک پڑی اُسکو دکھائی
اعضا ہوے سب سُست ہوا زور بھی کافور — ہان سچ ہی عجب مرگ کی ہی زور نمائی
تھا قتل جراسندھ کا بس بھیم بہانہ — ہی قدرت قادر کی یہ اعجوبہ نمائی
سُکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پریچھت — چالاکی عجب بھیم نے اُسوقت دکھائی
اک پانوُن جراسندھ کا رکھ پانوُن کے نیچے — پھر ہاتھ مین وہ دوسری پنڈلی بھی اُٹھائی
اس زور سے جھٹکا کہ مبادی کفل سے — تا کاسۂ سر صورتِ تنصیف دکھائی
یون بھیم نمودار تھا ساقین سے اُسکی — بہرام کی جوزا مین ہو جون جلوہ نمائی
سب رہگئے تکتے ہی ہوئی سکتے کی حالت — آئینے مین اک صورتِ حیرت نظر آئی
برسائے فرشتون نے بھی گل بھیم کے اوپر — سیکرشن نے ارجن نے بھی کی مدح سرائی
سہدیو جراسندھ کے بیٹے کو بُلا کر — اُس ملک کی دی ہر نے اُسے کار کیائی
سمجھایا تغیر ہی زمانے کی طبیعت — ہر آن مین کرتا ہی یہ اعجوبہ نمائی
کھانہین مٹتا ہی کسی کے بھی مٹائے — غم مُردہ کا اسواسطے ہی بیدہ رائی
واجب ہی کہ ہر دم رہے غم زیست کا اپنی — مُردون سے ہی زندون کے لیے راہ نمائی
ہی ماضی و آئندہ کا بیکار تردد ✣ — ہر حال مین ہی حال سے مقصود نمائی
اب افسر و اورنگ پدر کیجیے روشن — شاہان مقید کی بھی واجب ہی رہائی
جو راجے کہ محبس سے جراسندھ کے نکلے — تھے بیس ہزار آٹھ سو گنتی جو گنائی
کر قید اُنھین جنگ مین لایا تھا جراسندھ — جسطرح مواشی ہو کہین بڑھ مین آئی
سکھدیو نے فرمایا کہ سہدیو نے فی الفور — سیکرشن کے فرمانے سے دی سبکو رہائی

ہتیاروں سے خالی ہوا جب اسلحہ خانہ
کی ٹکروں سے مشت سے تب زور نمائی

ہر علم میں ہر فن میں رہے دونوں برابر
اک پیر نے گویا تھی انھیں مشق بتائی

ستائس اسیطور سے دن لڑتے ہی گذرے
مغلوبی ذرا بھی نہ کسیکی نظر آئی

تھا زور میں اک دوسریکی جان کا گاہک
پر شب میں تھے جسطرح سے ہم بطن ہوں بھائی

باہم تھا خور و خواب عبادات حکایات
جو بات کہی اُنمیں سے بُو اُنس کی آئی

سرانو پہ رکھ سوتے تھے یہ اُنکے وہ اُنکی
کچھ کینہ نتھا دلمیں تھی سینو نمیں صفائی

اک روز کہا بھیم نے سیکرشن سے شب کو
کیا تمنے مری جان ہر آفت میں پھنسائی

میرا ہی نہیں کام جراسندھ سے لڑنا
مُشت اُسکی سے ہی جان مری ناک میں آئی

دامن مرا ہمچشمونکی ہی شرم نے پکڑا
اس خاک سے ہو جاتا وگرنہ میں ہوائی

اس حال کو سُنکر ہوا ارجن کا بُرا حال
فق ہو گیا اُڑنے لگی چہرے پہ ہوائی

اس جگبیہ کا ای جانِ حزیں کاش ارادہ
کرتے نہ جُدھشر تو نہوتی یہ لڑائی

ہر نے کہا ای بھیم ترا بھائی ہنومان
ہوتا تھا نوی گر اُسے کی مدح سرائی

میں بھی تری توصیف بیان کرتا ہوں سن کہ
جن روزوں میں تولید ترے جسم نے پائی

آیا جو نظر کوہ بھرا سبزہ و گل سے
دلمیں تری مادر کے ہوس سیر کی آئی

آغوش میں لیکر تجھے اُس سمت سدھاری
گرتے تھے شجر جڑ سے لگد تو نے چلائی

ناگاہ گرا گود سے تو کوہ کے پائین
جس کوہ پہ سر ہو پنچا وہ پرزے ہوا بھائی

صدمے سے ترے ٹوٹ گئے سیکڑوں پتھر
ملتی ہوئی مان ہاتھ تلے کوہ کے آئی

پھرتی تھی پڑی ڈھونڈتی لاشہ ترا ہر سو
بارے تو پڑا زندہ دیا اُسکو دکھائی

فی الفور اُٹھا کر کے لگی شکر وہ کرنے
گھر گود میں لیکر تجھے بنبستی ہوئی آئی

ای بھیم وہی تو ہی تجھے خوف ہی کس کا
کیون سخت جراسندھ کی سمجھا ہی لڑائی

ارشاد سے سیکرشن کے قوت ہوئی دلمیں
پھر صبح کو دونون میں لگی ہونے لڑائی

سیکرشن نے فرمایا مُن اے راجہ جراسندھ ہم دُند سمر کے لیے کرتے ہین گدائی +
پہچان لے یہ بھیم ہی یہ دیکھلے ارجن گر شک ہو تو کر غور کہ ہون کرشن کنھائی
تب ہنسکے امیرون سے ہوا اپنے مخاطب اس گوال کی شوخی تو ذرا دیکھیو بھائی
میدان مین یہ کھاکے کئی بار شکست پھر رُخ نہ کیا لڑنے سے یون جان چھپائی
اب دیکھو کہ پھر زور کیا اسکی ہوس نے لڑنے کے لیے آیا ہی بنکر کے ریائی
بہتر ہی کیا ہمنے بھی مسئول پذیرا باقی نرہے یہ بھی ہوس دل مین جو آئی
اب بھاگ کے جاؤگے کہان ہاتھ سے میرے تھی جب تو سمندر کے پرے جان چھپائی
دستور میرا پر نہین مفرور سے لڑنا ارجن سے بھی معقول نہین میری لڑائی
رکھتا ہی مگر بھیم تن و توش تو انا دل چاہے اگر اُسکا کرے زور نمائی
سُکھدیو نے فرمایا جراسندھ نے اُسوقت کی تن سے جدا بھیم کی پوشاک گدائی
پھر بولا کہ کس اسلحے کا شوق ہی دلمین فرمایا کہ کافی ہی گدا بہر لڑائی
فی الفور جراسندھ نے دو گز منگائے پھر دونون لگے کرنے بہم زور نمائی
کر پہلے نمشکار بہم ہاتھ ملائے + پھر چوٹ لگی چلنے لگی ہونے لڑائی
تھے واقعی بجرنگ زبس دونون تہمتن لے گز کی زد گز پہ خود چوٹ بچائی
ہوتی تھی تصادم سے صدا اُنکی چوبر پا اُڑتی تھی تماشائیونکے مُنہ پہ ہوائی
تھی بھیم کے غلبے کی خوشی ارجن و ہر کو اُس سمت جراسندھ کی جو سب نے منائی
تھی بھیم کی یاری پہ مدد باد کی ہر دم اسوجہ سے تھی اُسکی بہت جیت لڑائی
تھا کند سواری سے جراسندھ بھی قائم دم چھوٹتا تھا اُسکا پہ جرأت تھی سوائی
صدمون سے اگر ٹوٹ گیا گز کسیکا جب تک نہ لیا اور رہی بند لڑائی
باقی نہ رہے گز تو پھر تیر و کمان سے شمشیر سے نیزے سے لگی ہونے لڑائی
جس قسم کے حربے سے ہوا بھیم مخاطب اُسنے بھی اُسی حربے سے کی اُس سے لڑائی

مشک و اگر و ارگجہ و کیسر و عنبر — صندل تگر و میعہ و کافور ہوائی
سب اسقدر اسباب ہوا جگ کا مہیا — تفصیل محاسب کے نہ دفتر مین سمائی
اخوان کو جدھشٹر نے دیے خلعت تحسین — ہر سمت سے احسنت کی آواز بر آئی
سیکرشن سے پھر رسم ادب باندھنے کی عرض — کیا قتل جراسندھ کی تدبیر لگائی
تا گشتہ نہووے نکرے یا وہ اطاعت — تکمیل کہان نام نے اس جگ کے پائی
اودھو نے مخاطب ہو کہا راجہ سے اسدم — حاصل اسے اس ویپ کی ہو کار کیائی
مغلوب نہین ہونیکا یہ فوج سے ہرگز — تدبیر بہت عمدہ مرے دلمین ہو آئی
جائین جو وہان شکل برہمن کی بناکر — بھیم ارجن و خود آپ سریکرشن کنھائی
ازبسکہ سخا مین ہو وہ بمثل زمانہ — سائل کی وہ کرتا ہی سدا کام روائی
جسوقت کہے وہ کہ ہو کس چیز کی خواہش — اسوقت کہین دھرم کی کر ہمسے لڑائی
اس امر کو فی الفور وہ منظور کریگا — دینے سے کبھی آنکھ نہین اسنے چھپائی
کام آئیگا جسوقت وہ کام آپکا ہوگا — آیندہ وہ بہتر ہی جو ہو آپ کو بھائی
ای راجہ سخاوت کا بڑا سب سے ہی رتبہ — سب شی کو فنا ہی پہ سخاوت ہی بقائی
ہرچند دوجیہ اشٹ شو و راجہ بل سب — صیتا دو کبوتر ہین سخاوت سے بقائی
سکھدیو نے فرمایا کہ ہنسکر کے برہمن — راہی ہوئے بھیم ارجن و سریکرشن کنھائی
جا پاس جراسندھ کے جسوقت وہ پہونچے — نارائن کی تینون نے آواز لگائی
ہنسکر کے جراسندھ ہوا اُنسے مخاطب — کب راکھ مین انگارے کی چھپتی ہی صفائی
ہی شکل فقیری مین عیان شان امیری — سچ سچ کہو کسواسطے یہ شکل بنائی
طالب سے نہ منھ پھیرون جو ہو جانکا طالب — اصلی وہ برہمن ہو دیا ہووے ریائی
جسطرح کہ باون نے چھلا راجہ بل کو — دیتا ہی وہی مجھکو بھی آثار دکھائی
پر عہد پہ اپنے مین اُسیطرح ہون قائم — مطلوب ہو مجھسے ابھی مانگ لو بھائی

یہ شادی و غم اصل مین ہی خاصۂ عالم — کردار سے ہی جسکے یہان جلوہ نمائی
فرمایا سری کرشن نے اے راجہ جدھشٹر — خوش رکھو دل اپنا نکرو وہم فزائی
جو نام لیا تمنے کہ ہی جگ کا ارادہ — اس بات نے تشہیر ہی اطراف مین پائی
رنجیدہ عدو سُنکے ہوے دوست ہوے خوش — دل اُنکا جلے جسمین مجھے دل سے ہی بھائی
اس جگ کا سرانجام بہت گرچہ ہی مشکل — ہوجائیگی نیت سے تری عہدہ برائی
ہی واقعی راجہ تو سزاوار ستائش — زینت تری نیت نے حیا حلم سے پائی
ثابت ہی پُرانون سے کہ جگ کرتے ہین سُرمن — تا نام نکو اُنکا ہو دنیا مین بقائی
اے راجہ کراب جگ کا سامان مہیا — اطراف مین اب بھیجیے چار اپنے یہ بھائی
اخوان تیری قوت مین فرشتونپہ ہین غالب — کیا تاب سلاطین نہ کرین ناصیہ سائی
مین جو کہ کسیکی نہین ہون قید مین آیا — خود تیری محبت کا ہون زنجیر بپائی
دل سیر ہوا راجہ کا دلداری سے ہری کی — ہر چار طرف اُسنے روانہ کیے بھائی
مغرب کو گیے بھیم نکل جانب مشرق — ارجن نے بھی اُتر کی طرف باگ اٹھائی
سہدیو روانہ ہوے پھر جانب دکھن — تھرا گیے سب سُنتے ہی پنڈو کی چڑھائی
حلقے مین اطاعت کے ہوے سارے سلاطین — معتون جراسندھ کی رکھ کر کے لڑائی
پابند کیا جسنے ذرا کان ہلایا — سر جسنے اُٹھایا اُسے سر جنگ چکھائی
گذران کے سب پیشکش و نذر و ہدایا — بیچارون نے اُن چارو سے جان اپنی بچائی
با فتح و ظفر عود کیا تھوڑے دنون مین — کی راجہ کی حضرت مین وہ سب ڈھیر کمائی
رتھ فیل و شتر اسپ و غلامان و کنیزک — سیم و زر و لعل و دُر و آوندِ طلائی
اقسام قماش الطف و زربافت و گہربافت — پشمینہ حریری و روپہلی و طلائی
دیبا و قصب اطلس و خز مخمل و سنجاب — دارائی و بانات شجر بافت ختائی
محمودی و بیج تولیہ گنگا جل و ململ — سب اقسام مروانہ و موضوع نسائی

راجہ نے خبر پائی تو چلکر کئی منزل — درشن سے کیے جان و دل و دیدہ ضیائی
ہمدوش خوشی لاکے انھین گھر مین اتارا — اُس روز تھی کسطرح خوشی شہر مین چھائی
گویا کہ اُسی روز خوشی کا تھا تولد — تھی عرصہ سے ہر دل کے مشیمو نہین سمائی
سب برہمن و رکھ سے ملے کرشن بتعظیم — کُنتی کے قدم چُوم کے کی ناصیہ سائی
پھر دُروپدی سے رانیون سے کرکے ملاقات — ہر اک کے گرے پاؤنپہ کی ناصیہ سائی
مہانی کے آداب بجالائے جو راجہ — شرح اُسکی سے کرتا ہی قلم عجز نمائی
گذرے اسی عشرت سے وہان چند مہینے — پر ایک بھی ساعت نہ خیالون مین سمائی
اک روز ہی برہما کا سن افراط خوشی مین — اک شب کا ہی غم طول مین جون عمر بقائی

جگ کرنا راجہ جدھشٹر کا اور مارا جانا جراسندھ کا بھیم کے ہاتھ سے

اک روز جدھشٹر نے کر آراستہ مجلس — دی صدر مین جا کرشن کو کرناصیہ سائی
بیٹھا وہ جلیل القدر اسوقت فروتر — عالم کو عقیدت کی بڑی شان دکھائی
کی عرض کہ ای کامروائے ہمہ عالم — رگ راجسوی جگ نے مرے دلکی بلائی
ہوتا نظر آتا نہین پر اسکا سرانجام — ہان آپ جو فرمائیے امداد نمائی
گر کیجے کہ کیون اپنے بزرگون سے نہ پوچھا — مشہور جو ہین خلق مین باصائبہ رائی
ای کامروا بید و مقالات بزرگان — ہین متفق اللفظ دیا مجکو سنائی
ہی دافع اضرار و خلل نام تمھارا — شُورانہ مجھے تمنے دیا خوب دکھائی
ای ناتھ خیال آتا ہی گہ گاہ یہ دل مین — ہی دور کوئی تم سے کوئی مجبور رضائی
اُن دونون سے یکسان ہی مگر حال تمھارا — صادق ہو عقیدے مین وہ یا ہو وہ ریائی
پھر دلمین یہ آتا ہی تو ہی خالق عالم — درگاہ مین تیری نہین لالچ کو سمائی
پروا تجھے کیا ہی تو ہی مستغنی و قادر — تفریق کرے وہ ہو غرض جسکو ہمائی
درجات جو پاتا ہی پرستار تمھارا — ظاہر ہی کہ پھلتی ہی اُسے اُسکی بھلائی

تھی اسکی اجل بھیم کے ہاتھون سے مقدر — اودھو نے پر اس راز سے آگاہی تھی پائی
اودھو نے کہا بر سے کہ اُن راجونکی رانی — نیچے مین جراسندھ کے ہی جنکی کلائی
اُمید پہ وہ آپ کے الطاف وکرم کی — یون روتے ہوے لڑکونکو سمجھاتی ہین بھائی
ای نور بصر کرتے ہو کسواسطے رقت — رکھوارے ہمارے ہین سریکرشن کنھائی
فرماتے ہین جو دور الم سارے جہان کا — یہ غم ہی اگر کوہ سمجھتے ہین وہ رائی
جاگو پسون کو سنگھ کے ہاتھون سے چھڑایا — گجراج کو دی گراہ کے پھندے سے رہائی
سیتا کے لیے راونِ بدبخت کو مارا — بسدیو اوگرسین کو دی اُسنے رہائی
لے ہاتھ پہ کوہ اندر سے سب برج بچایا — کی ناتھ کے پھر کالی کو جمنا کی صفائی
پرلنب کو کیشی کو بکا تبس اگھا کو — اک آن مین اشرار کیے جملہ فنائی
اب ہاتھ مین اُس ناتھ کے ہی ناتھ ہماری — شرمائینگے کسطرح نہ بخشینگے رہائی
اسطرح ثنا خوان جو ہو آپ کا ہر دم — تصدیع مناسب ہی پئے عقدہ کشائی
ہی جملہ جہان آپ کے ملجاے سرن مین — بندے نے بھی لو آپ کی رحمت سے لگائی
سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پرچھیت — ہم تم بھی اُسی کے ہین تفضل کے رجائی
پھر اودھو نے کی عرض کہ فرمائین اگر آپ — اقدام مین کیا اسکے نکلتی ہی بھلائی
راحت کے لیے ایک کی ہو دوسرا منصوب — اک قتل کیا جاے تو اک پائے رہائی
یہ بات بخوبی دل دانا پہ ہی روشن — جسطرح جراسندہ نے لو تمسے لگائی
یہ جگ بدون اُسکے نہین پائیگا انجام — یا قتل ہو وہ یا کہ کرے ناصیہ سائی
جدبنسیون نے سُنکے یہ اودھو کے مقالات — شاباشی و احسنت کی رٹ سب نے لگائی
تب حکم ہوا خیمہ و خرگاہ نکالین — بلبھدر سے فرمایا چلین آپ بھی بھائی
تیار ہوے پردمن و سانب وغیرہ — سب رانی و پٹ رانی بصد جلوہ نمائی
باخیل و حشم کوچ کیا دہلی کی جانب — تشریح سے ہوتا ہی قلم جسکی حوا ہائی

ای ناتھ ترا نام ہی سب عیش کا مبدا — نگہیرہ ہی وہ چوب تری لطف نمائی
گنگا جو تہ عالم کی طہارت کا سبب ہی — پاشوئی سے ہی پاے مبارک کے بڑائی
سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پرکھیت — نارد نے جب اسطرحسے کی مدح سرائی
شیرینی شیرین سخنی ہر نے عطا کی — رخصت ہوے رکھ چکھکے تلطف کی مٹھائی
بعد اسکے کہا آپ نے اودھو سے بلاکر — اسرار کے ہی تمکو چھپانے کی سمائی
رہنے مین بھی ہو مصلحت نیک کے استاد — جو علم کی تعلیم پرسپت سے ہو پائی
پنڈو کو بھروسا ہی فقط میرے کرم کا — کیا مصلحت اسمین ہی تری عقل مین آئی
ہی جگیہ کی محفل مین بھی شرکت کی ضرورت — راجون کی بھی ہی ہمپہ اہم فکر رہائی
جسطرحسے ہون کام سرانجام یہ دونون — تجویز ہوا صوب نہو تدبیر خطائی
سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پرکھیت — گویا ہوے اسطرح جب اودھو سے کنہائی
اس محرم رغبت نے کہا کہ کے تامل — دشوار ہی اس جگ کا سرانجام کنہائی
لازم نہین انسان کو اس امر کی شہرت — جب تک کہ نہو بحر تامل مین شناوئی
زور اپنے پہ اول تھا انھین غرور بھی واجب — کس طرحسے شاہان جہان پہ ہو چڑھائی
پھر آپ سے بھی مشورت انکو تھی مناسب — بعد اسکے نہ تشہیر مین تھی اسکی برائی
ازبسکہ بھروسا ہی انھین آپ کا مضبوط — اس کام پہ اس نام نے جرأت ہی دلائی
جو شخص کہ رکھتا ہو فقط آپ پہ تکیہ — اس شکل پہ ہی اسکی اہم عقدہ کشائی
مغرور جراسندھ جو ہی زور پہ اپنے — کافی ہی اگر بھیم سے تنہا ہو لڑائی
تنہا دو سہ کس کافی ہین اس کام کی خاطر — لازم نہین سامان سے ہو اسپہ چڑھائی
پاس اسکے جو جائینگے برہمن کی طرحسے — آسانی سے ہو جائیگی اس پاس رسائی
رکھتا ہی زبس قوم برہمن سے ارادت — لین دھرم کی اس حیلے سے مانگ اس سے لڑائی
سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پرکھیت — کیا جنگ جراسندہ سے قاصر تھے کنہائی

ای عالمِ پیدا و نہان کون سی جا ہی
جسجا کہ نہین علم کو حضرت کے رسائی

مبذول ہی از بسکہ کرم حالِ گدا پر
نو یاتے تکلم سے ہو توقیر فزائی

حیران ہون اس باب مین ای قادرِ مطلق
قدرت کی تری ہی عجب اعجوبہ نمائی

گردشمین ہین برہما تری تفتیش مین ہر دم
کھلتا نہین بیچارہ پہ اسرارِ خدائی

ٹھہراتی ہو سب خلق مجھے دوست تمھارا
اسرار مین پر خاک نہین مجکو رسائی

کرنے کو سبک بازرمین لیتے ہو اوتار
کرتے ہو ستمگار و نہ جو چشم نمائی

الطاف غریبون پہ ستمکش کی حفاظت
اِن کا مونکی کرتا ہون سدا مدح سرائی

کردار ترے دیکھکے مقیاس سے باہر
حیرت نے مجھے کور کیا عقل گنوائی

اِن کا مونکو کرتا ہون سجود آپ کے ہر دم
جسجا پہ نہین عقل کو برہما کی رسائی

یکجا نہین رہ سکتا ترے امر سے یکدم
اِلّا وہان جسجا ہو تری مدح سرائی

تا وان ہی جانون کے لیے قالب انسان
دیتا نہین خرمرگ ثمر اسکا دکھائی

لیکن ہی جنھین صحبتِ ابرار میسر
لذت اُنھین البتہ نتیجے نے چکھائی

دنیا مین مزا اسکا ہی پانڈو نے اُٹھایا
ہر لحظہ جنھین فکر ہی اور ذکر کنھائی

اِن روز و نمین ہی فکر اُنھین بل پہ تمھارے
جو راجسوئی جگ کی تمہید اُٹھائی

اس بات مین ای ناتھ مرے دلکو ہی حیرت
دیتا نہین انجام بخیر اسکا دکھائی

ہو چکروتی شرط ہی اس جگ کا کرنا
شاہان جہان اُسکی کرین ناصیہ سائی

پانڈو کہ نہین حصہ پہ سب اپنے ہین قابض
کر سکتے ہین کسطرح سے کیا دل مین سمائی

سب دوست جو ہین اُنکے وہ ہین وارِ دہلی
پر آپ کے مقدم پہ ہی کوشش نے لگائی

ہو آپ کی مہر اپنہ فزون سبکی بہ نسبت
غالب ہی کہ تشریف سے ہو لطف نمائی

بے غم ہین جو ہین یاد مین مصروف تمھاری
مجہول نسب رکھتے ہون یا منصب رائی

پانڈو کہ دل و جان سے ہین آپ کے ذاکر
ہو گی اُنھین کس درجہ اعلے پہ رسائی

گو لائق تعزیر ہین افعال ہمارے
غالب ہو مگر جرم پہ الطاف نمائی

مشہور ہی انسان نے پیا دودھ ہی کچّا
کر جاتی ہی ہر بات مین عقل اُسکی کچائی

ہی اسکے نصیبون مین کہان دانش کامل
جب تک نہ کرے مہرِ کرم مہر فزائی

لذات حواسون کی اسے پھیر کے تم سے
کرتی ہین تلذذ کی طرف راہ نمائی

پیش آتا ہی جس وقت مگر روز بد اُسکو
کرتا ہی تمھین یاد بصد عجز فدائی

جس طرح سے آلام مین یاد آتے ہین ماں باپ
ماں باپ ہو تم سب کے پسر ساری خدائی

ہر چند کہ ہین دُور مسافت کی نظر سے
پر دل سے نہین یاد کفِ پا کی بھلائی

گو آپ سے ظالم وہ کئی بار ہی بھاگا
جیتا ہی جو مردود وہ آخر کی لڑائی

نخوت خلل انداز ہی وہ مغز مین اُسکے
نمرود صفت کرتا ہی دعوائے خدائی

کیا قوت و طاقت ہی کہ مقدار ہماری
ہو جنگ جراسندھ سے ہو عہدہ برائی

امید ہی حضرت مین کہ یہ عرض ہو مقبول
ممکن نہین بے فضل و کرم اپنی رہائی

قاصد نے کہا جو ہی اُنھین شوقِ قدمبوس
یارا نہین جو اُسکی کرون شرح نمائی

سُکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ اسیطرح
کی قاصدِ خوشگو نے بہت عجز نمائی

ہر نے کیا رخصت اُسے دیکر کے تسلّی
نارد نے اسی عرصے مین شکل اپنی دکھائی

پیتانبر اور سر پہ جٹا ہاتھ مین بینا
نارائن نارائن کی رٹ تھی لگائی

کی کرشن نے تعظیم بہت صدر مین جا دی
گو صدر مین تھے جلوہ نما رکھ کے کنھائی

درویش جہان بین نے جو بین کو چھیڑا
سُنتے ہی صدا سب کے ہوے ہوش ہوائی

اُسوقت سر کرشن نے نارد سے یہ پوچھا
عرصے سے جد ھشٹر کی خبر کچھ نہین پائی

کیا جور سے اُس کور پسر کے ہی گذرتی
سوچے ہی شب و روز جو اخوان کی برائی

نارد نے کیا عرض کہ اے برھم نرنجن
اس پرسش حضرت سے کہ ہین خیر سے بھائی

یکبار کھڑے ہو گئے سب رونگٹے تن پر
دلمین نہین طاقت ہی ہوے ہوش ہوائی

جسوقت کہ اجلاس کیا جادون کے ساتھ — اُس نوردہ مہر نے بارو سے ضیائی
تھا نار شعاعی کی طرح حلقۂ مجلس — بینندہ کی آنکھونمین چکا چوندہ سی چھائی
ہو ملکی ومالی کی مہمات سے فارغ — پھر مصلحت وشورے مین کچھ دیر لگائی
اُسدم ہوا سامان طرب آکے مہیا — یاکوبی رقاص وسُرِ نغمہ سرائی
تھا بین وطنبور اور رباب اوج پہ اُسدم — کرتال سے تھا طائر اندوہ ہوائی
وارد ہوا اُسوقت شریف ایک برہمن — دربانون نے فی الفور خبر اُسکی سُنائی
فرمایا طلب اُسکو باعزاز بٹھایا — کی عرض برہمن نے پس از ناصیہ سائی
ای تاج دہ وتاج ستانندۂ عالم — احوال جراسندہ پڑا ہوگا سُنائی
اپنے کو سمجھتا ہی وہ شاہنشہِ عالم — کی اُسنے جہانگیری سے کیا رعب فزائی
جو جُھک کے ملا ملک کیا مسترد اُسکو — سر جسنے اُٹھایا اُسے زنجیر بنھائی
اُن جملہ اسیرون کا فرستادہ ہی احمد — کو دھیان ہین قدمونکے جنھون نے ہی لگائی
ہر جا پہ ہر اک ملک مین خشکی وتری مین — حضرت کی جہانگیری ہی الطاف نمائی
بھیجا ہی اس امید سے خدمت مین تمھاری — تا کارِ فروبستہ کی ہو عقدہ کشائی
ای دُور کن خوف ورنگ اسمین نکیجے — ہی ظلم سے اُس موذیکے جان تنھنو نہین آئی
اُس خیل مصیبت زدہ کی عرض ہی یہ بھی — ای داور رسل جملہ سزاوار خدائی
مظلومونکی غمخواری ہی آئین تمھارا — ہمپر بھی کرم کیجیے ای کرشن کنھائی
تمیز بدونیک سے انسان ہی غافل — بدکام اسے نیک ہی دیتا ہی دکھائی
ہم گم شدہ راہان رہ راست یقین نے — سمجھا تھا جراسندہ کو شہ خود کو خدائی
اب جیسے سُنے آپ کے اوصاف عجائب — معلوم ہوا ہمکو بالقے سے خدائی
تنبیہ شریران وپئے حفظ غریبان — کی آپ نے ای جان جہان جلوہ نمائی
یہ مشت ستمدیدہ بھی آئے ہین سرن مین — اس بات کی ہی شرم تمھین کرشن کنھائی

گایتری کہ ہے صیقل زنگِ دلِ انسان — پڑھتے تھے اُسے بادلِ مجموع کنھائی
فرماتے تھے پھر غسل پس از وردِ سحرگاہ — پھر جاتے تھے خدماتِ بزرگان مین کنھائی
جاتے تھے سپس راجہ اوگرسین کے دربار — تدھیان کی سندھیا تھی سپس ورد کنھائی
اسطرح بجالاتے تھے پھر شام کی سندھیا — موقوف تھی ہنگامِ خورش حرف سرائی
دیتے تھے رکھ دیو کے بھی نام پہ ترپن — ہر روز گئودان کی تھی قید لگائی
ابریشمی جھول اُسپہ تھی موتی کی حمائل — کھر نقرئی دُھٹی تھی مسی شاخ طلائی
زائندہ و زایندہ و خوش صورت و سیرت — اک گائے دودھار ایسی مع بچھڑہ منگائی
دانا و نکو صاحب و کھٹ کرم برہمن — پاتے تھے گئودان و یک سالہ کھلائی
فرماتے تھے جسوقت کہ کھانا وہ تناول — رکھتے تھے جدا قدرے پئے نذرِ خدائی
شکل اپنی کا خود آپ ہی فرما کے تصور — پر برہمہ کالے تمام غذا آپ نے کھائی
ہر روز مقرر تھے کئی ایک برہمن — کھانا جو کھلاتے تھے باداب صفائی
پوشاک پھر آراستہ فرماتے تھے تن پر — پھر ارگجہ و عطر کی کی عالیہ سائی
کھاتے تھے پہنتے تھے جو کچھ سونگھتے ملتے — دے پیر کو خود آپ مین لاتے تھے کنھائی
ہر صبحگے دیکھتے تھے روے مبارک — رکھ روبرو روغن کا بھرا ظرفِ طلائی
بیٹون کو بنیرون کو زن و خرد و کلان کو — جس شے کی ضرورت تھی پے کام روائی
پوشاک و خورش زیور و زر فیل و رتھ و اسپ — کرتے تھے خود آپ اُسکا سرانجام کنھائی
ساتھ کبھی اودھو کبھی اکرور کو لے ساتھ — رتھ فیل پہ فرماتے تھے اجلاس کنھائی
ہوتے تھے جو ہین خانۂ دولت سے برآمد — خورشید صفت کرتا تھا رتھ نور فزائی
درشن کے لیے خلق در و بام پہ اپنے — تھی منتظر و مستعد ناصیہ سائی
گھوڑونکی عنان روکے ہوے جاتا تھا دارک — خود روک اُسے دیتے تھے گر باگ اُٹھائی
اُس مجلس عالی مین کہ تھا نام سُدھرما — جو اندر سبھا کہنے سے عار اُسکو تھی آئی

مسکین کہ نہین رکھتا بجز نام وظیفہ — مایا نے تمھاری مجھے گردش یہ دکھائی
امید یہ رکھتا ہون ترے فضل و کرم سے — ہو نامۂ اعمال سے حک جرم ڈھٹائی
فرمایا مرے کام مین کیا دخل ہو شک کا — تا لاب مصفا ہو یقین وہم ہے کائی
کرتا بھی ہو نہین بھوگنا بھی اسکا مجھے جان — ظاہر عمر و زید کی ہو قید لگائی
کام اپنے مین مشغول ہو تکلیف نہ کیجے — گمراہون کی اب جاکے کرو راہ نمائی
سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پریچھت — جب رکھ نے یہ تلقین سری کرشن سے پائی
گوبند کے گن گاتے ہوے بین بجاتے — آسجا سے کسی اور طرف باگ اٹھائی
یہ حال سری کرشن کا جو کوئی سنیگا — تکرار سے یا اسکی کرے دل کی صفائی
عمر اسکی بڑھے نام نکو قوت و صحت — اولاد کرے تا بہ ابد کام روائی

کیفیت سر یکرشن جیکی اور انا قاصد کا راجونکی طرف سے جو کہ جراسندہ کے محبس مین تھے

سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پریچھت — دل دیکے سنو کرشن کی اعجوبہ نمائی
کرتے تھے ادا اہل تعلق کے فرائض — تھی بید کے احکام کی منظور روائی
ہر فرد سے مرعی تھا سلوک اسکے موافق — بیشی و کمی کی نہین تھی اسمین سمائی
تھی بادفروشون کی عجب گرمی بازار — دروازے پہ ہر صبح پئے مدح سرائی
کیا گونج تھی زنبورون کی پھولون پہ خوش آیند — کرتی ہین گویا کرشن کی سب مدح سرائی
رکمن تھین سر آمد جو صف سیم تنان مین — سیکرشن کی اک لحظہ تھی شاق انہ جدائی
تھی کرشن کی بھی انپہ سدا خاص توجہ — جسطرح سب اعضا مین جان دل پہ لبھائی
ہر روز سری کرشن دم برہمہ مہورت — فرماتے تھے اول تن اطہر کی صفائی
کچھ دیر مین کرتے پن و سندھیا سے فراغت — دھیان اپنا کیا کرتے تھے خود آپ کمائی
سندھیا کے جو معروف ہین اوقات ثلاثہ — کفارۂ اعمال مدامی ہو یہ بھائی
گر کوئی کہے ہر کو تھا کیا اس سے سروکار — ظاہر کی رعایت ہو پئے راہ نمائی

کچھ عذر کیا جلد ہوے واں سے مرخص
کاشانۂ دیگر کی طرف باگ اُٹھائی

واں دیکھا تو ہین بازی اطفال کے ناظر
ہین جاے دگر مستعدِ غسل نمائی

ہین خواب مین کرتے ہین تناول کہین کھانا
دعوت مین برہمن کی کہین صف ہی جمائی

ورزش کہین کرتے ہین پرستش کہین کرتے
ہتیاروں کی ہی سیر کہین رنگ نروائی

معتاد یہ ہی غور کہین فیل و فرس کی
اکرور سے اودھو سے کہین شورہ نمائی

ہین خانۂ دیگر مین گئووان وان مین مصروف
سُنتے ہین لبِ حوض کہین نغمہ سرائی

فرماتے ہین یک جا پہ پورانون کی حکایت
بازی کہین شطرنج کی چوسر کی بچھائی

مشغوف ظرافت ہین کسی محل مین حضرت
اشرار پہ ہوتی ہی کہین چشم نمائی

یک جا پہ تھی خیرات و تصدق مین توجہ
تسبیح کہین دھیان مین تاری ہی لگائی

کرتے ہین کہین جگیہ کہین بید کی قرات
آتش کی کہین ہوم مین ہی نور فزائی

روٹھی ہوئی عورات کہین پرہن مناتے
انعام سے کہین کرتی ہین عورات لڑائی

درپیش ہی سامان جہیز ایک جگہہ پر
دختر کی پسر کی کہین کرتے ہین سگائی

جاتے ہین کہین بیاہنے لائے ہین کہین بیاہ
ہی صلح کہین جنگ کہین عزمِ لڑائی

تالاب کی ہی چاہ کہین چاہ کی کاوش
ہی نہر کہین نہر کی تخفیر کی آئی

اسطرحسے نارد جی پھرے جملہ گھرون مین
مصروف بیک کار نظر آئے کنھائی

سکھدیو نے فرمایا بس رنج و مشقت
اُڑنے لگی جب چہرے پہ نارد کے ہوائی

یک مرتبہ مدیلے کرم جوش مین آیا
دیکھی نہ گئی بھگت کی پھر آبلہ پائی

فرمایا کہ اے رکھہ جو تمھین کو ہو توہم
انعام کا لانعام تو معذور ہین بھائی

ہرانی سے نارد جی فدا علحدہ پوچھو
اک لمحہ بھی ہوتی ہی کہین مجھسے جدائی

ہر وقت مرے پاس ہین ہر سیکو یقین ہی
منظور نظر ہر کی ہون مین سب سے سوائی

نارد نے کیا عرض کہ اے فاعل مطلق
ہی کُنہ مین حضرت کی کسیکو بھی رسائی

لونڈی تھین کھڑین دست ادب باندھے ہزارون — تھی ہاتھ مین رانی کے چنور بال ہمائی
خود آپ ہی مصروف مگس رانی تھی رانی — ایما جو گلوری کا ہوا آپ کھلائی
اتنے مین سریکرشن نے نارد کو جو دیکھا — تعظیم کو سر خم کیا توقیر بڑھائی
پنجوایا سبھون سے انھین خود آپ بھی پوجا — پھر شیرین زبانی کی حلاوت بھی چکھائی
پاشوئی سے کی دور سپس مغز کی گرمی — کی رشحہ سے اسکے تن اطہر کی صفائی
پھر آپ نے فرمایا آہو بھاگ ہمارے — جو دیدہ و دل مین ہوئی درشن سے صفائی
نادم ہو کہا رکھمنی نے کہ اے مالک کونین — ہی فخر شہ و مہ ترے در کی گدائی
اصلا نہین مین اسکے غلاموں سے مقابل — مریا نہین حضرت کو میری نامہ سائی
برہمن جو تھا نام وہی عہد بنا ہا — کی رکھ کو بٹھا تخت پہ توقیر فزائی
رکھ تن مین سماتے نہ تھے افراط خوشی سے — ان کامون کی کی دل مین بہت مدح سرائی
قدر آپ کی رحمت کی نہین جانتا کوئی — مبذول ہی بھگتون پہ سدا لطف نمائی
اوتار کا باعث ہی یہی دار فنا مین — نیکون کی حفاظت ہو شریرون کی صفائی
مخطور نہو خاطر اشرف مین مبادا — ہی طالب خدمت یہ سزاوار گدائی
ہی چاہ ضلالت مین پڑی ساری خلائق — ممکن ہی کہان بے رسن رحم رہائی
گرداب توہم مین سراسیمہ تھے نارد — کی گرچہ بہت مدح وثنا عجز نمائی
تھی فکر کہ اب دوسری جا محل مین دیکھون — جائینگے وہان یا نسے کہ وان خود ہین کنھائی
رخصت ہو سریکرشن سے نارد جی بسرعت — کاشانۂ ثانی مین گئے گھات لگائی
سریکرشن کو دیکھا کہ وہان رکھتے ہین تشریف — مسند پہ اسیطرح سے ہی جلوہ نمائی
دلمین کہا نارد نے کسی راہ نہان سے — مجھسے بھی یہان پیشتر آپہونچے کنھائی
سریکرشن نے نارد کو جو ہین دور سے دیکھا — کی رکھ کی اسی طرح سے تعظیم نمائی
فرمایا یہ گھر عرش ہی مقدم سے تمھارے — کچھ روز یہان رہیے تو ہو قدر فزائی

کی قطرہ زنی رکھنے سو دوار کا فی الفور — باخاطر ژولیدہ و بابیدہ رائی
اک لحظہ مین آپہونچے سواد اُسکا جو دیکھا — باغات نظر آئے بانواع صفائی
اقسام گل و بار سے تھا ناضر و دلکش — فوارہ و انہار نے کی جوش نمائی
بازو پہ پے دفع نظر حرز کی مانند — جا خانقہ عابد و زہاد نے پائی
جو گچھون پہ پھولونکے غنا کرتے تھے زنبور — اُسطرح سے دُھن بید کی دیتی تھی سنائی
حوضون مین کنول سا رس و نہنس آب کے باہر — کرتی تھی ہوا مرد عجب لطف نمائی
رفعت سے عمارات کی بس پست تھا گردون — بلور کی دیوارون مین تھا جوش صفائی
اقسام جواہر سے دریچے تھے مرصع — کوٹھے پہ تھی نگہبان کی کیا زیب فزائی
تھے پاک خس و خار سے سب کوچہ و بازار — دروازون پہ دکانونکے تھا کار طلائی
دکانون مین انبار تھے دنیا کے نوادر — سیری جہان گاہک نے فقط سیر سے پائی
آتے تھے جہان سیر کو سُر اندر پوری سے — ترجیح جو اُس شہر نے تھی سُرگ سے پائی
سیارہ ہون جسطرح نوابت مین نمودار — پٹ رانیونکے محلون نے جا وسط مین پائی
اُن محلونمین جسوقت کہ نارد جی در آئے — تکنے لگے حیرت سے چکا چوندہ سی چھائی
ہیرے جہان مونگے کی ستونونمین جڑے تھے — رخشندہ مرصع تھا جہان صحن طلائی
زربفت کا استادہ تھا اک شاہ میانہ — ہر چار طرف موتی کی جھالر تھی لگائی
اطفال تھے ہر سمت مین مشغول ببازی — مصروف کنیزین تھین پے کار روائی
جلتا تھا زبس مشک و اگر عنبر و کافور — افراط سے تھا ابر صفت دُود ہوائی
طاؤس جو تھے محلون مین برسا کے دھوئے — کرتے تھے بہم رقص و طرب نغمہ سرائی
از بسکہ دُر و لعل عمارت مین جڑے تھے — ظلمت نے دل خضر مین جا جان چھپائی
ہر چند کہ نارد نے کیا غور و تعمق — تفریق نہ کچھ خادم و مخدوم مین پائی
اول گئے اے راجہ رکھ اک محل کے اندر — بیٹھے تھے سنگھاسن پہ سیر کرشن کنھائی

لے شانب کو لجھا کو کیا کوروں نے حاضر — کوروں کی خطا بخش کے کی مہر فزائی
جان بخشی کے شکرانے مین سب خلق نے ملکر — پھر رام کی استت برہ عجز سنائی
اے رام الکھ روپ ہو تم سیس کا اوتار — اک پھن پہ ہی یہ ساری زمین تمنے اٹھائی
ایجاد و فنا خلق کی ہی کھیل تمھارا — پھن آپ کا آرا مگہر کرشن کنھائی
یہ قہر نہین مہر ہو احق مین ہمارے — کی ندرتِ قدرت سے جو اعجاز نمائی
بے عقلون کو کب آپکی قدرت سے خبر ہی — کب کُنہ مین ہی تیری فرشتونکو رسائی
جُرجودھن سرکش کا نشا جب ہوا زائل — کی اُسنے بہت دھوم سے دختر کی سگائی
چُن کر کے بہت فیل دیے مست و سبکرو — تھے بارہ ہزار اسپ مع زین طلائی
رتھ اُنکے دیے نصف مع سازِ مرصع — سورج کی طرح کرتے تھے سب نور فزائی
دین ایک ہزار آئنہ رو خوب کنیزک — جاتی نہین سب جنس کی تفصیل گنائی
القصہ سریرام بھتیجا و بہو لے — رخصت ہوے مسکن کیطرف باگ اٹھائی
سب راہ مین نقارۂ شادی کا شغب تھا — کرنا کی صدا کی ہوئی گردون پہ رسائی
خوش خرم اسیطرحسے دوارا وتی آئے — حد نبسیون نے سُنکے خوشی خوب منائی
تعظیم سے لیجا کے اُنھین گھر مین اُتارا — بجنے لگی ہر خانہ مین آنند بدھائی
اے راجہ اُسی روز سے اس شہر مین اب تک — اوتر کی طرف پستی ہی دکھن مین اُنچائی

وہم ہونا نارد کو

نارد کو ہوا وہم کہ کسطرح سر کرشن — کرتے ہین بسر گھر مین بانبوہ نسائی
کہتے ہین اُنھین نرگن و نرلیپ نرنجن — کس طرح تعلق کی ہوس دلمین سمائی
یک زوجہ و یک مرد جہان رہتے ہین باہم — اک ہفتہ مین ہوتی ہی کئی بار لڑائی
وان سولہ ہزار آٹھ سو اور آٹھ ہین رانی — دشوار ہی اک مرد کو بس عمدہ برائی
اس بھید کا جبتک کہ نہو کشف بخوبی — ہی عقل کو دریاے توہم مین شنائی

جُرجودھن بدمست کو پھر گھر سے بُلایا — دھرتراشٹ کو بلرام نے جب ڈانٹ بتائی
جب آیا وہ مجلس مین کہا رام نے اُس سے — اے کورپسر کاہیکو اب آنکھ چھپائی
بدکارونکو کاروخسر دپرورو نادان — اِن سبکی ہی باتون ہی مین پہچان بتائی
ہر فعل مین آیندہ پہ ناظر ہین خردمند — دیتا نہین نادان کو پس و پیش دکھائی
بے کوڑے کے توسن نہین جون راہ پہ آتا — بدکار کو بے لت نہین دیتا ہی دکھائی
اے بد تجھے کس نرمی سے سمجھایا تھا ہمنے — افروختہ ہو طبع میری تو نے جلائی
جُدُپت کی تقنِ قہر فرو کرکے بہ تدبیر — ہم آئے تھے اسجا پہ پئے صلح نمائی
افسوس کہ کچھ تو نے سلوک اُسکا نہ مانا — نرمی و نصیحت مری خوش تجکو نہ آئی
اب ہوتی ہی کسطرح تری سرد حرارت — ہیجانی صفرا کی مین کرتا ہون دوائی
توصیف خود و غیرون کی تحقیر و نکوہش — جُرجودھن بے عقل پہ ہی سخت بُرائی
کیا خوب پدر جسکا ہو خلاقِ دو عالم — اُس شخص کی دامادی سے عار آپکو آئی
سیکرشن وہ ہین جنکی نگہبانی ورکی — دگپالون کو خواہش ہی کہ ہو رتبہ قرائی
اے تیرہ درون بات یہ روشن ہی جہان مین — مچھی نے ہی قدر اُنکی ہی پاچیتی سے پائی
ہر ذرہ کو اور اندر کو برہما کو تجسس + جو خاک قدم پائین کرے بخت رسائی
کون ایسا ہی کورون مین سلاطین جہان مین — یہ کہکے اُٹھے رام بدل کرکے دکھائی
اِس زور سے آطیش مین ہل مار زمین پر — شق ہوگئی نوک اُسکی پہ بستی وہ اُٹھائی
چاہا اُسے یکبارگی گنگا مین ڈبودین — سب خلق لگی کہنے ارے رام دہائی
دھرتراشٹ نے بھیکھم نے جدھشٹر نے کرن نے — سب مخلصون نے رام کی کی ناصیہ سائی
سب برہمن و رکھ نے منیشر نے بصد عجز — کی ایک زبان ہوکے بہت مدح سرائی
اے رام تم آرام دہ ہر دو جہان ہو — اک بد کی عوض مت کرو سب شہر فنائی
فی الفور غضب ہوگیا رحمت سے مبدل — منظور نہی حضرت کو فقط چشم نمائی

اسواسطے ہم آئے ہین ای بھیکھم ودھرتراشٹ کی شانب نے بے سمجھے اگر تمسے ڈھٹائی
شایانِ بزرگی تھا کہ کرجرم سے اغماض فرماتے تلافی مین بہت مہرفزائی
طرفین مین آگے سے نتھی کوئی خصومت ہوتی ہی عزیزون مین عزیزونکی سگائی
ہوتا جو عزیزانِ قدیمی مین یہ پیوند رشتے مین محبت کے نظر آتی دوتائی
پاسنج مین لب اُن لگونکا وا ہونے نہ پایا جرجودھن سرکش نے عجب شکل بنائی
کی پشت خفا ہوکے سریرام کی جانب اورون سے مخاطب ہوئیکی ہرزہ درائی
نیرنگِ زمانہ سے عجب آتا ہی یارو جادو بیان کرتے تھے سدا ناصیہ سائی
اب انکو ہوس ہی کہ گھرانے مین ہمارے دختر سے کرین طفلِ بداختر کی سگائی
ہرایک بشر محض توسل سے ہمارے جدنبسیون کی کرتا ہی توقیر فزائی
اُس خرمن بچے زادے کی بے شرمی پہ ہرگز کی رام نے نصفت سے نہ کچھ خورنمائی
دختر کو سویمبر سے ہوا لیکے گریزان واجب تھا ہمین اُسکو کرین چشم نمائی
تھا بلکہ مناسب کہ اُسے جان سے مارین تاپھر نہ کرین بوالہوس اسطرح ڈھٹائی
کرتے ہین خلاف اسکے ہمین رام ملامت اسجا پہ بزرگونکی مثل راست ہی آئی
گستاخ نہ خدمت مین کبھی عام کو کیجے خاص اُنکو کہ جنکے ہو خودی دلمین سمائی
جادو ہین بڑے بھول بزرگونکی ہی اپنے توقیر تو کیا کرنے لگے عجز نمائی
اس خام خیالی کا سبب ہی وہی توقیر ازماست کہ برماست مثل راست ہی آئی
المختصر اس بزم سے اُٹھ راہ لی گھر کی جرجودھن بدعقل نے کی یاوہ درائی
بلدھر کو یقین آیا کہ بے چوبِ دوستی مشکل خرِ بدراہ کو ہی راہ نمائی
ارشاد کیا بھیکھم ودھرتراشٹ سے پھر یون کیون اُٹھگیا بیعقل وہ کر ہرزہ درائی
سُننا تھا ضرور اُسکو جواب اپنے سخن کا جلد اسکو طلب کیجیے ہی اس مین بھلائی
ثابت ہوا زمی کا میان کام نہین ہی بُو ہی مے نخوت کی دماغون مین سمائی

باران کی طرح کرن نے کی تیر کی بارش
میدان مین اک شکلِ نیستان نظر آئی

بیکار کیے تیر وہ سب تیرون سے اپنے
باری ہی مری کرن کو آواز سنائی

رتھ اسپ دُھجا کاٹ کیا کرن کو پیدل
ہر ایک کو اک تیر سے کی زور نمائی

راہی ہوا بیکار مین بیکار کراون کو
سادنتی کی اسطرح اُنھین شان دکھائی

برہم ہو کیا کرن نے پھر اُسکو پیادہ
گھوڑون کو کیا قتل دُھجا اُسکی اُڑائی

جون زلفِ بتان ایک کمند اُسپہ رہا کی
کر قید اُسے مسکن کیطرف باگ اُٹھائی

نارد نے سریکرشن کو یہ حال سنایا
آمادہ ہوے کرشن پے چشم نمائی

سمجھایا سریکرشن کو بلدیو نے آکر +
کورون مین عزیز آپکے کی گرچہ ڈھٹھائی

اس لغو پہ جنگ آپ کو شایان نہین اُنسے
تفہیم سے واجب ہی اُنھین راہ نمائی

سمجھانے سے میرے نہ کھلے آنکھ گرا ونکی
ہم کافی ووافی ہین پے چشم نمائی

لے اودھو اکرور کو باچند برہمن
جو جودھنِ سرکش کی طرف باگ اُٹھائی

اودھو کو وہان جاکے خبر کرنے کو بھیجا
اک باغ مین یو خود نے اقامت کی جائی

آگاہ ہو بلرام کے تشریفِ قدم سے
کی کورون نے شہر کی تزئین وصفائی

کچھ دور نکل شہر سے کی سب نے ملاقات
اعزاز سے لا شہر مین کی مہر فزائی

سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پرچھیت
اسوقت عجب بزم مین ندرت نظر آئی

تھا رتبۂ باطن سے جو بلرام کے آگاہ
کی اُسنے غلامون کی طرح عجز نمائی

جو سلسلۂ رسم کے پابند ہین نادان
ہمچشم سمجھ کرنے لگے ہرزہ درائی

دھرتراشٹ سے بھیکھم سے کہا رام نے پھر یون
جسوقت خبر سانب کی سیکرشن نے پائی

فرمایا اُسیوقت کہ ہو کوچ کا سامان
سب جنگ کی پیکار کی صورت نظر آئی

سُنکر یہ خبر ہمنے سریکرشن کو روکا
سمجھایا کہ بہتر نہین آپس مین لڑائی

سمجھائینگے ہم جاکے رہِ راست پہ اُنکو
ہو جائیگی کچھ بات نہین جلد صفائی

ہلدھر نے سنبھل کر کے لیا موسل وہل کو — اُس شوخ نے بھی شاخ سے کی حملہ نمائی
جو حملہ کیا ہل پہ اُسے رام نے روکا — اسطرحسے کی دیر تک اُسنے لڑائی
اُس کوہ پہ رکھا نہ شجر ایک بھی باقی — ہر سمت سے اشجار کی بوچھار لگائی
برسانے لگا سنگ شجر جبکہ نہ پائے — ضرب اُنکی مگر رام نے سب ہل پہ اُٹھائی
پھر سنگ کلان مارا وہین روک کے ہل پر — اک ضرب بھی بلرام نے موسل کی چکھائی
خون تن سے لگا بہنے دوانہ ہوا میمون — پر جنگ سے ہلدھر کی طبیعت نہ ہٹائی
اک مشت جڑا رام پہ ہو کر کے مقابل — دینے لگا شوخی سے چپیڑ راست جھکائی
آطیش مین ہلدھر نے جڑا تان کے گھونسا — فی الفور وہ چکرا کے گرا جان گنوائی
جیون گیند ڈھلکتا وہ گرا کوہ کے نیچے — اس صدمے سے جون بید رمین لرزہ مین آئی
برسانے لگے رام پہ تب پھول فرشتے — دُھن ملکے سبھون نے وہان جیجے کی مچائی
سب دیوتون نے آکے کیا رام کو سجدہ — بندر کی شرارت سے امان رام نے پائی

شادی ہونا سانب پسر کرشن جیکی دخت جرجودھن سے

جرجودھن بدبخت کی اک دخت تھی لچھما — چاہا کہ کرے بزم سویمبر مین سگائی
اطراف کے راجاؤنکا اُسجا ہوا جھرمٹ — جاسانب نے بھی اپنی وہان گھات لگائی
چالا کی سے اُس دخت کو لیکر ہوے راہی — اسطرحسے کی کورون نے تب ہرزہ درائی
جد بنسیون کی دخت سدا آتی تھی اسجا — کسطرح کرین دخت کی ہم اُنسے سگائی
اس طفل نے شوخی سے بہت کی ہی دلیری — واجب ہی کہ اب کیجے اسے چشم نمائی
کیا ڈر ہی سر کرشن اگر آئینگے لڑنے — کس بات مین ہی ہمکو کمی اُن کو بڑائی
بھیکھم سے لیا اذن کیا اُنکا تعاقب — ہمراہ کرن اُنکے تھا اوگرسین تھے وہ بھائی
میدان مین جب سانب کو سب لوگون نے گھیرا — للکارا کہان ای پسر کرشن کنھائی
رتھ روک کے تب سانب ہوا اُسکے مقابل — ہونے لگی پھر کرن سے اور اُنسے لڑائی

برپا ہوا غُل مچ گئی سب شہر مین ہل چل
دی خلق نے جاکر درِ دولت پہ دُھائی

چوسر تھی بچھی آپ تھے معشول بازی
سنکر کہا شنکر نے یہ بازی ہے لگائی

فی الفور کیا چکر سُودرشن کو اشارا
اُس سُرخ کے پیچھے وہ سیہ گوٹ لگائی

ششدر ہو ہوا دیو وہ چکرا کے گریزان
بولا یہ سُدچھن سے کہ کی خوب بھلائی

غیرت سے ہزیمت کی سُدچھن کو جلایا
سمجھا وہ لعین و لمین مگر چوٹ بچائی

پھر اُسکو سُودرشن نے کیا خاک جلاکر
اس لگے مین سب ارضِ مقدس بھی جلائی

دونون کو ہوئی سوختگی جب ہر گئے بازی
ہر چند اڑی کھائی بچی پر نہ بچائی

حاضر ہوا خدمت مین پھر آکر کے سودرشن
کھیل ایسے ہی سب جگ کو کھلاتے ہین کنھائی

رکھو نے کہا سُننے سے سُدرسن کی کتھا کے
ہوتی ہی سب آفات سے سامع کو رہائی

مارا جانا دوبدبندر کا بلبھدر جیکے ہاتھ سے

بندر تھا دوبد نام سودچھن کا بڑا دوست
جب اُسنے سُدچھن کی خبر مرگ کی پائی

یمون کو ہوئی فکر عوض لیجیے اُسکا
فی الفور اُسی سمت زقند اُسنے لگائی

کی دوارکا مین آکے بپا اُسنے شرارت
سب خلق تبنگ اُسکی اُچھل کود سے آئی

تھا پھینکتا دریا کا اوپ شہر مین پانی
باغیچون سے کرتا تھا درختونکی صفائی

سب کنگرہ و برج شکستہ کیے اُسنے
اطفال چرانے کی بھی گھات اُسنے لگائی

پتھر کی چٹانون سے کبھی کرتا تھا دربند
لنکا کی طرح بعض عمارات جلائی

اک روز قضا کا رگیا ریوتا چل پر
بلدیو جی کرتے تھے جہان عیش فزائی

سب باغ کے جاکر کے درخت اُسنے اُکھاڑے
یہ توڑ اُسے پھوڑ عجب واندمچائی

آشفتہ ہو بلدیو نے دی اُسکو جو گھرکی
شوخی سے پلٹ کر کے اُنھین ڈانٹ بتائی

جھنجھلا کے گرفتار کیا رام نے اُسکو
فی الفور گیا چھوٹ جھٹک کر کے کلائی

سب ضائع کیا وڑ کے سامانِ تعیش
سب پھاڑ کے پوشاک سمندر مین بہائی

سیکرشن نے مامور کیا چکر سُودرشن — اِک آن مین سب خس کی طرح فوج جلائی
راجہ سے کہا کیجیے اب یاد وہ پیغام — تا اصلی و تقلیدی کی ہو جاے صفائی
یہ سُنکے وہ برسانے لگا تیر و نکا باران — سیکرشن نے روکر کے دُھجا اُسکی گرائی
رتھ بان کو رتھ پر سے گرا گھوڑے بھی مارے — فرمانے لگے اُس سے تب اسطرح کنہائی
ہے خیر ابھی دعوی بے اصل سے باز آ — ہوتی ہے ابھی ورنہ سر و تن سے جدائی
اس مرگ رسیدہ نے کہا ہرگز نہ مانا — تب چکر نے سر اُسکے کی تن سے صفائی
اِک جوت برآمد ہوئی تب اُسکے دہن سے — آکر کے سر سیکرشن کے تب منہ مین سمائی
رکھ نے کہا تھا دھیان یہی اُسکو شب و روز — کب روبرو ہون میرے سیکرشن کنہائی
دی ہرنے اسیوجہ سے ساچرج گت اُسکو — رکھتی ہے برائی میہمان ہوزن بھلائی
اے دوستو جیسا یہ خصومت کا اثر ہے — کیا ہوگی محبت کی وہان قدر فزائی
القصہ ہوا قصہ جب اُس راجہ کا آخر — دوارادتی کی سمت کو تب باگ اُٹھائی
اُس راجۂ مقتول کا بیٹا تھا سودھنوا — اُسنے غم مقتول مین سوگند یہ کھائی
جب تک کہ نہ لون ہر سے عوض خون پدر کا — خون ہی وہ غذا دانے جو ہاتھ سے کھائی
یہ ٹھان کے جا بیٹھا وہ گنگا کے کنارے — شنکر کی پرستش مین وہین دھونی رمائی
بے آب و غذا چلّے لگا کھینچنے پیہم — ظاہر ہو مہادیو نے کی مقصد کشائی
فرمایا غرض کیا ہے کہا باپ کا بدلا — مقبول ہے مقبول ہو سے کہکے ہوائی
اک دیو ہویدا ہوا تب آتش جگ سے — تن فیل صفت شیر کی مانند کلائی
آنکھین قدح خون تھین اور بال بھورے نیلگون — تھے دانت بڑے نیزہ تھا گویا قلعے کی کھائی
انگارہ تھا منہ غصے سے اور ہونٹ پھڑکتے — عامل کو گویا مرگ مجسم نظر آئی
دشمن ہے کہان تیرا سُدھن سے یہ پوچھا — کی اُسنے سوے دوارکا انگشت نمائی
ہو آگ چلا وہ خس و خاشاک جلاتا — جاتے ہی وہان چار و طرف آگ لگائی

مارا جانا راجہ کاشی کا کرشن چندر جیکے ہاتھ سے

رکھنے کہا جن روز وہ نمین تھے برجمین بارام — اک ایلچی آیا تھے جہان کرشن کنھائی
کی عرض کہ یہ فرض سفیرون پہ کہ بیخوف — پیغام رسانی مین کرین زور نمائی
ہو حکم جو حضرت کا کرون جملہ گزارش — فرمایا کہ ہو اذن کیے ہرزہ درائی
کی عرض کہ ہی راجہ کاشی کا یہ پیغام — کی ہمنے پے بار زمین جلوہ نمائی
پُرانیان بھی آٹھ ہین کاشانے مین میرے — جوہر کی بھی ہی زیر گلوریب فزائی
ہی سنکھ و گدا چکر و پدم چار ہین بازو — سیمرغ نے بالاے دھجا جا بھی ہی پائی
آفاق مین بدیوسون نام ہی میرا — پھر ظلم ہی جو تم کہ ہی دعوی خدائی
موقوف کرو جملہ علامات دروغی — ہی حق مین تمھارے انھین باتونمین بھلائی
اس ساز سے باز آؤ کرو جنگ کا یا ساز — تا راستی و کذب کیے جلوہ نمائی
خندہ کیا سب جادوون نے سنکے یہ پیغام — سیکرشن نے کی انکو بہت چشم نمائی
محفل مین ہنسے عیب ہی خلوت مین ہی جائز — وقعت کی نہین غیر کی نظرو نمین سمائی
فرمایا سر کرشن نے پیغام کا پاسخ — کہیو یہ توکل سے کہ ای لائق رائی
مشتاق بہت ہم بھی ہین مدت سے تمھارے — مشہور ہی گوہر کی تیری بیش بھائی
یہ قصہ بہت جلد ہی ہو جائیگا یکسو — جسطرح ضو مہر سے انجم کی صفائی
اُس ملک کے ہین زاغ و زغن جمع بہت سے — مدت سے نہین خونسے دھرتی ہی اگھائی
سامان سے پیکار کے رہنا نہین غافل — پہونچا ہی مجھے جانیو جیون قہر خدائی
رخصت کیا پھر ایلچی راجہ کاشی — کچھ دن مین بنارس کیطرف باگ اُٹھائی
آمادہ ہوا سنکے خبر راجہ کاشی — دو چھونہی لشکر سے چلا بھرلرائی
ہمراہی مین تھا اُسکی پسر بھوم اسکا — سہ چھونہی فوج اُسکی بھی ہمراہ تھی آئی
سر کرشن نے دیکھا جو وہ تزویر مجسم — کچھ اصلی و دخلی مین تفاوت نہین پائی

تھی سیر سے مہتاب کی خاطر کو مسرت — حاضر تھی ہوا سرد پہ غالیہ سائی
پانی مین کبھی دُر کی طرح غوطہ زنی کی — ہوتی تھی کبھی مہر کی مانند شنائی
تھی مجمع گوپی کی لب بحر پہ آسدم — نیلوفر آبی کی طرح جلوہ نمائی
اُسوقت پئے نذر برن بارنی لایا — اک مستی سی بُو اُسکی سے سب بزم مین چھائی
اُس کیف نے آکر کے تکلف کیا رخصت — دل کھول کے کی رقص زنی نغمہ سرائی
تھی رقص کی کثرت سے جبین عرق آلود — جسطرح سے گلبرگ پہ شبنم ہو جمائی
اُس حال مین جمنا سے کیا بل نے اشارہ — ہو سامنے حاضر مرے اے پیکر مائی
القصہ ندی جبکہ ندا کچھ بھی ندی نے — کرنے لگا تب بحر غضب جوش نمائی
بلدھر نے لیا ہاتھ مین اُسدم ہل و موسل — دریا کی طرف دیکھکے تب بھونہہ چڑھائی
ہل ڈال کے دریا مین کشش اپنی طرف کی — موسل کے لگانے کی مگر بار نہ آئی
حاضر ہوئی فی الفور لرزتی ہوئی جمنا — ہونٹھون سے قدم چومکے کی مدح سرائی
اے بلدھر و دھرنی دھر و بل سیس مہتل مکھ — بین آپ امنت اُسمین کہان میری رسائی
برمھانڈ ہی سب ذرہ صفت آپکے سر پر — رہ ذات مبارک مین فنا نے نہین پائی
بلرام تمھین رام تمھین کرشن تمھین ہو — دو بندۂ احقر کو تردد سے رہائی
دریاے کرم آپ مین خس خوار و زبون ہون — دریا مین ہو تنکے کی عیان بے سروپائی
حاضر ہون مین خدمتمین جو دل چاہے سو کیجے — کیا تاب کرون حکم سے اعراض نمائی
جمنا نے جو اسطرح کیا عجز و تملق — طبع غضب آلودہ تب اصلاح پہ آئی
ہل کھینچکے مشغول ہوے شغل مین اپنے — کالندری رخصت ہوئی کرنا صیہ سائی
نیل انبر و زیور کیا لا نذر برن نے — پھر دست ادب باندھکے استت بھی سنائی
بلبھدر نے دو ماہ وہان رہکے اسیطرح — کی عیش و مسرت سے غم و رنج زدائی
اُسجا پہ ہویدا ہی اُسی روز سے اب تک — جمنا کی کجی رام کی اعجاز نمائی

ہوا اور بھی سب رانی و پٹ رانی کے اولاد — ہر ایک گل بانچہ صنع خدائی
گل آنکھ مین ہوتند جو اُس بانکو دیکھے — ہوا دمخالف کی وہان تک نہ رسائی
سنتی ہین کہا ایک نے اے رام سریکرشن — پاتے ہین ظفر جسپہ کہ کرتے ہین چڑھائی
معقول سنر آکے اسے کیون نہین دیتے — سب رجمین ہجران نے جو ہی دانہ مچائی
اُن نے کہا ہین اودھو اگر در سلامت — خس بھر نہین ہین جانتے جو پیر پرائی
ہنسکر کے کہا ایک نے کہنے سے ہمارے — اے رام نہ تم لانا دل اپنے مین بُرائی
جو لوگ کہ ہوتے ہین محبت مین دوانے — کرتے ہین اسیطرحسے وہ ہرزہ درائی
تبلائیے اُن سولہ ہزارون کا سچ احوال — سیکرشن کی اور اُنکی دلونسے ہی صفائی
اون لوگون کو کچھ اُنکے قرینون سے خبر ہی — خود کامی و بیمہری سے آگاہی ہی پائی
اک سوچکے بولی کہ جسے کچھ بھی سمجھ ہی — کب اُنکے فریبون مین وہ آسکتی ہی مائی
اک بولی کہ کیا بکتی سریکرشن ہی ساحر — جب تمکو کیا بس تھا کہان عقل گنوائی
اک بولی کہو رام جی اُس جلسے مین گاہی — سیکرشن نے کچھ بات یہان کی بھی چلائی
بلدیو جی ہم لوگون کی دیکھو تو حماقت — تھے قوم و قبیلہ مین ہمارے نہ کنھائی
اک مرتبہ سب چھوڑکے مان باپ برادر — داغ اُنکے لگا عرض مین لو اُنسے لگائی
سیکرشن کی بیمہری و بیدردی کو دیکھو — معلوم نہین کسنے یہ رسم اُنکو سکھائی
گویا کہ کبھی جان نہ پہچان تھی ہمسے — ہم لوگون کی اسطرحسے سُدھ دلسے بھلائی
اسطرحسے کہہ رونے لگین مار کے ڈھاڑین — سر آہین لگین کھینچنے دیکر کے دُھائی
بلدھر نے بہت طرحسے دیکر کے تسلی — دلداری و غمخواری سے آگ اُنکی بجھائی
خوش خلقی سے کی کرشن کی پیغام رسانی — پیغام نے دیکر کے طپش دلکی بجھائی
القصہ سریرام مہ برج شرافت — دو ماہ رہے برج مین کی مہر فزائی
اکدن پے گلگشت گئے جانب جمنا — سب گوپیونکی فوج بھی ہمراہی مین آئی

ممنون بہت ہم ہوے بلرام تمہارے — جو یاد ہماری نہین خاطر سے بھلائی
افسوس مگر کرشن کی ہی سنگدلی کا — بھولے سے کبھی برجکی سدھ دلمین نہ آئی
آنا تو بہت دور ہی اودھو کے سوا پھر — قاصد کا تو کیا ذکر ہی چٹھی بھی نہ آئی
نفرت ہی غریبون سے سدا اہل دول کو — ملنا تو ہی کیا ذکر سے عار آتی ہی بھائی
اصلا نہین سر کرشن کی تقصیر کچھ اسمین — ہی اپنے ہی کم بخت نصیبون کی کھٹائی
خوش ہم ہین بہرحال تمہاری ہی خوشی سے — جسجا کہ رہو دونون سلامت رہو بھائی
کرتے ہین کبھی یاد بھی بسدیو ہماری — صد شکر ملی کنس کی ایذا سے رہائی
جب تک رہی متھرا مین تو دیکھ آتے تھے جب جب — اب وانکی خبر بھی نہین دیتی ہی سنائی
کیا اونکو ہی پروا جو کرین ہمپہ نوازش — معذور ہین ہمتو سفر دور سے بھائی
سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پرکھیت — جب بار ملاقات کی سب گوپون سے آئی
ہمعمر ونسے اٹھ اٹھکے لے رام بصد شوق — قدمونپہ بزرگون کے گرے تاب نہ آئی
دیکر کے دعا چھوٹون کو چھاتی سے لگایا — مل گوپیون سے دلکی طپش انکی بجھائی
سن سنکے خبر گوپیان آجمع ہوئین وان — پروانہ کی صف شمع کے نزدیک گھر آئی
مدت کی دبی آتش غم منقل دل مین — اٹھی جو بھڑک کرنے لگی نور فزائی
جلکر کے کہا ایک نے دل دیتی نہ ہرگز — معلوم جو ہوتا کہ ہی بیدرد کنھائی
مانند سپند ایک تڑپ کر کے یہ بولی — سنتی ہین بہت تمنے ہی دولت وہان پائی
کیون یاد وہان آئیگی ہم اور یہ صحرا — تکلیف جہان گاے چرانے مین ہوپائی
ہی مجھکو یقین نام سے ہوتی ہو ندامت — سچ ہی کہ کرے یاد جو راحت ہو اٹھائی
اونمین سے لگی ایک کڑی ہوکے بھبکنے — دل سخت کیا ہمنے ہین جس طرح کنھائی
سنتی ہین بڑھا اب ہی بہت قوم و قبیلہ — اس سے بھی خدا اونکو ترقی ہو سوائی
سنتی ہین کہ پرد مُن قوی زور و زبردست — ہین صورت و سیرت مین وہ مانند کنھائی

افراط سے کرتا تھا مین ہر روز گئودان — خوش سیرت و خوش رنگ مع ساز طلائی
ہر قسم کے دان اور کیے اسکے علاوہ — تفصیل بیان کرنے مین ہو خویش ستائی
اک روز برہمن کو جو دی گاے قضارا — کچھ دنمین گئو سالہ مین وہ بھاگ کے آئی
دی اور برہمن کو وہ نادانی سے مینے — آپس مین ہوئی اسکے لیے خوب لڑائی
قصہ وہ ہوا آکے مرے سامنے درپیش — مینے کہا لو اسکے عوض سیکڑون بھائی
مانا نہ کہا دونون ہوے گھر کو روانہ — جمراج نے کی بعد اجل چشم نمائی
اُس روز سے ہون قالب حیوانی مین معذب — افضال سے حضرت کے ملی آج رہائی
یہ کہکے مرخص ہوا چرخ پہ صاعد — سیکرشن نے اطفال کو یہ پند سکھائی
سہواً نہ کبھی کرنا تلف حق برہمن — ہو اسکی مکافات سے دشوار رہائی

جانا بلبھدر جیکا بندرابن کو دوارکا سے

الفت نے کیا جوش جو بلبھدر کے دلمین — سُدھ نند کی جسدا کی ملاقات کی آئی
فی الفور سر یکرشن سے ہوکر کے مرخص — بندرابن و گوکل کیطرف باگ اُٹھائی
مقدم کی خبر سُنکے جو حالت ہوئی اُنکی — شرح اُسکی کرے خامہ یہ قدرت کہان پائی
بیساختہ دوڑے وہ جو بلدیو کو دیکھا — بلدیو گرے قدمون پہ کی ناصیہ سائی
قدمون سے اُٹھا کر اُنھین چھاتی سے لگایا — نہلا دیا اشکونسے یہ رقت اُنھین آئی
کیا ذکر جو کچھ بات کرین تاب کسے تھی — ٹکی گئی بندھ مٹی کی مورت نظر آئی
ہوش آیا جو کچھ پوچھا کہ ہین خیر کسل سے — بسدیو جی اور روہنی اور دیو کی مائی
سوتے سے کہان جاگ پڑے بھاگ ہمارے — جو آنکھونکو یہ آنکھونکی پتلی نظر آئی
تھے خواب مین بھی دیکھنے کو جسکے ترستے — بیداریمین لو دولت بیدار یہ پائی
لڑکائی کے یاد آتے ہین جب کھیل تمھارے — دیجاتی تھی تصویر یہ آنکھون کو دکھائی
اوجھل نہین ہوتے تھے جو آنکھون سے گھڑی بھر — تقدیر سے برسونکی ہوئی اُنسے جدائی

سابق مین کیا قول ہی پہلاد سے مین نے — اولاد کو تیری ہی مصیبت سے رہائی
تھا بوجھ سے ہاتھونکے یہ خود مضطر و تینگ — دی مینے اسے اسلیے اس غم سے رہائی
باچار ید اب آپکی خدمت مین ابد تک — موجود رہیگا یہ پئے ناصیہ سائی
وہ شخص حقیقت مین پرستار ہی میرا — جس شخص نے تو تیری پرستش مین لگائی
برہا بھی ہو نہین بشن بھی مین رُودر بھی مین ہون — دوبان کو مژدہ کہ ہی اب غم سے رہائی
خوش ہوکے مہادیو نے لے بان کو ہمراہ — اُنرُدھ کو دی قید سے جاکر کے رہائی
اعزاز سے اُنرودھ کو لاکر شن کو سونپا — کی ساعتِ مسعود مین اُوکھا سے سگائی
رخصت کیا دیکر کے زر و مال و جواہر — رتھ فیل و شتر اسپ و کنیزان فدائی
بافتح و خوشی ساتھ نبیرہ و بہوئے — داخل ہوئے دوراوتی مین کرشن کھنائی
سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پرکھیت — جس طرح مہادیو نے اسنت یہ سنائی
اُنرُدھ کا جسطرح سے اُوکھا سے ہوا بیاہ — جس طرح کہ مقتل سے امان بان نے پائی
جو شخص پڑھے یا کہ سُنے دھیان لگاکر — ہو جلد اُسے تپ کی اذیت سے رہائی
عزت مین کبھی حرف بھی محفل مین نہ آوے — غلبہ بھی تکلم سے کرے جلوہ نمائی

احوال راجہ نرگ کا

اک مرتبہ جدونسیون نے گھر سے نکلکر — گلگشت کو صحرا کی طرف باگ اُٹھائی
چل پھر کے حرارت سے ہوا پیاس کا غلبہ — نگدو سے بہت چاہ کی صورت نظر آئی
دیکھا تو پڑا اُسمین قوی جثہ ہی گرگٹ — چاہا کہ نکالین نہ کوئی بات بن آئی
سکیرشن سے کی جاکے بیان اُسکی حقیقت — تب آپ نے اس چاہ پہ کی جلوہ نمائی
فی الفور اُسے ہاتھ پکڑکر کے نکالا — اک شکل عجب قالبِ حربا سے برآئی
کی اُسنے بہت عجز سے سکیرشن کی استت — فرمایا کہ ہی نوع بشر یا کہ سمائی
ہی نرگ مرا نام مہان اجھواک کا بیٹا — دنیا کے مجھے اہل کرم مین تھی بڑائی

کب حسن ترا دیکھ سکے دیدۂ ظاہر
دیتا نہین بے شمس و قمر جنکو دکھائی

ظاہر تری قدرت کے ہین اطراف مین سردار
کرتے ہو حقیقت مین تمھین کام روائی

ان کامون کو تیرے ہی نمشکار ہمارا
ای قادر دانا و سزاوار خدائی

جو ایک ہی اس دیگ سے قالب کی نکالے
رحم و غضب و غم کا نمک قند کھٹائی

ہم نقش و صور تو ہی ہو نقاش و مصور
ہم سبزہ و گل کرتا ہی تو باد صبائی

جسطرح نہان ابر مین ہی تیر اعظم
ہی قالب انسان مین تری جلوہ نمائی

جو یا ہین اُسی نور کے خشکی و تری مین
دیتا نہین پردۂ غفلت سے دکھائی

کچھ صحبت صاحبدل و اصفاے کتھا سے
غفلت کی رداسر سے ہٹائی تو ہٹائی

ڈوبا ہوا جسطرح کبھی پانی کی تہ سے
سر اپنا نکال آب سے دیتا ہی دکھائی

مشکل ہی تری دید شناسائی ہی دشوار
اقرب ہ تری مہر سی دیتی ہی دکھائی

لذات نے آمادہ کیسا اُسکو خطا پر
محکوم حواس اُسکی طبیعت نظر آئی

بے ساختہ چھوڑ آب حیات اسلیے اُسنے
تریاک کے دھوکھے سے ڈلی زہر کی کھائی

جسنے قدم جہد تری راہ مین رکھا
برہا نے بھی اور ہمنے دعا اُسکی سنائی

لیکن تو ہی مقبول کنندہ ہی دعا کا
دی فضل و کرم سے یہ ہمین جگمین بڑائی

ای ناتھ مجھے بان نے غفلت سے بھلاکر
حق جان کے نادان نے لو تمسے لگائی

مین تم نہین ہو سکتا مگر ہون مین تمھارا
کرتا ہون پر اب عفو جرائم کی گدائی

تھا بان بہت بادۂ پندار سے بدمست
سب نشہ ہرن ہو گیا اب مُنھ کی جو کھائی

مامور جو ہی قطع ایادی پہ سو درشن
دو چار اُسے کیجیے باقی کی صفائی

شنکر سے کہا ہرنے کہ یہ عہد ہی میرا
دیتا ہون درس جسنے کہ لو تمسے لگائی

اسجا مرے آنیکا یہی امر ہی باعث
اب آپکی خاطر سے امان بان نے پائی

منظور جو ہو اسکے لیے تمکو رعایت
منظور وہی ہمکو ہی الطاف نمائی

استت کرنا پت جُرکا سر یکرشن جیکی

ای خالق کونین عیان ذرہ و خور مین — ہی عقل کو کب تیری حقیقت مین رسائی
سر پوش سے مایا کے ڈھکا سارا جہان ہی — کس طرح سکے دیکھ تری جلوہ نمائی
پیدا کیے رکھ دھرم کی ترویج کو تو نے — نیکون کو جزا نیک سزا بد کو برائی
اشرار سے فرمایا سبکبار زمین کو — احرار یہ ہر طرح سے کی لطف نمائی
جان بخشی کی امید ہی درگاہ سے تیری — کہتے ہین جہان جن و ملک ناصیہ سائی
غالب تپ محرق پہ ہوا سیت جُرا ایسا — افسردہ ہوئی جو تھی خود نی لیین سمائی
ای ناتھ وہان سنت کو لازم ہی تکلن — جسجا کہ ندے تیری تف عشق دکھائی
مین بندۂ ناچیز ہون درگاہ مین تیری — مجھپر نہ سزاوار تھی یہ چشم نمائی
فرمایا سری کرشن نے ای صاحب سہم — خوش تجھسے ہون یہ عاجزی تیری مجھے بھائی
جو تیرے اس الہاح کا مذکور سنیگا — پائیگا وہ دونون کی اذیت سے رہائی
بعد اُسکے ہوا پت جُرا اُسجا سے مرخص — آ پہونچا وہان بان بھرا ربھر لڑائی
سر یکرشن نے سر اُسپہ کیا چکر سو درسن — تا مار سے اُن ہاتھونکے دے اُسکو رہائی
وارد ہوے اُسجا پہ مہادیو جی فی الفور — کی دست ادب باندھکے تب ناصیہ سائی

استت کرنا مہادیو جیکا سر یکرشن جیکی

تعریف کرون ناتھ مین کس روپ کی تیرے — پوشیدہ بھی تو تو ہی جو دیتا ہی دکھائی
گردون ہی سر آتش ہی دہن گوش ہین اطراف — خور آنکھ زمین پاون قمر دل کی صفائی
ہاتھ اندر ہی دریا ہی شکم قہر ہی بندہ — برہما ہی خرد ابر کی کاکل ہی بنائی
مُوتن پہ نباتات ہین احجار ہین ہڈی — ہی آنکھونکی کھل موند شب و روز نے پائی
ہی برق تہی شعبدہ و کھیل ہے مایا — نرگن تری خلوت ہی سگن جلوہ نمائی
ای مظہر کل ہو کے بصد عجز خمیدہ — کرتا ہون دل و جان سے مین ناصیہ سائی

مرکب تھا مہادیو کا نندی گن مشہور — سب فوج تھی گن کنھر و بیتال کی آئی ٭
تھی بھوت پریتون کی پشاچونکی جماعت — بے سر کوئی دہ سر کوئی بے پا و کلائی
القصہ ہوئی کرشن و مہادیو سے مٹ بھیر — پردمن نے اسکندھ پہ کی زور نمائی
کومہاند زبردست جو تھا بان کا نائب — بلبھدر پہ چالاکی سے تیغ اسنے چلائی
ساتک سے ہوا بان خود آکر کے مقابل — تھی بولکرن سانب مین اسوقت لڑائی
برہما و جم و اندر و برن جملہ فرشتے — گردون سے لگے دیکھنے ہر ہر کی لڑائی
القصہ بہت دیر رہی جنگ ترازو — پرجادون نے فوج شیو آخر کو بھگائی
جو بان مہادیو نے سیکرشن پہ مارا — وہ تیر سری کرشن کے ہوتا تھا ہوائی
جھنجھلا کے مہادیو نے تب بان کیا سر — ٹھنڈا ہوا سیکرشن نے جب شست لگائی
فی الفور کیا سیت نے اس تپ کو گرفتار — نادم ہو لگے لینے مہادیو جمہائی
اسکندھ نے پردمن کو کومہاند نے بل کو — بلکرن نے بھی سانب کو مٹھ اپنی دکھائی
مغلوب مہادیو کو جب بان نے دیکھا — تب چھوڑ کے ساتک کو چلا سمت کنھائی
تھے دست ہزار اسمین لیے تیر و کمان تھا — تب تیر دو سو فار سے شست اسنے لگائی
ہر بار ہزار اس سے خدنگ آتے تھے ہر پر — اک موے تن کرشن نے زد اسکی نہ کھائی
اک تیر سے سیکرشن نے کین چور کمانین — بسمل کیا گھوڑون کو دھجا اسکی اڑائی
بے حربہ کیا بان کو پھر سنکھ بجایا — افلاک کو چرخ آیا زمین لرزہ مین آئی
فرزند زبون دیکھکے تب بان کی مادر — سب جسم برہنہ کیا اور بیچ مین آئی
سیکرشن نے احکام پہ بیدون کے نظر کر — نظارۂ نادیدنی سے آنکھ چھپائی
رخصت جو ملی بان کو مادر کی بدولت — اسجا سے ہوا تیر کے مانند ہوائی
تب ایک مہادیو کا گن تپت جر آیا — سیکرشن نے تب سیت کی شست اسپہ لگائی
عاجز کیا جب سیت نے تب تپت جر آخر — آیا وہ سرن کرشن کے کی مدح سرائی

سب جاہ و حشم خیل و خدم در پہ ہین حاضر — تکلیف کسی شے کی نہین ویگی دکھائی
یہ سُنکے کچھ اَنرودھ کا تب دل مین دل آیا — مانوس ہوے شکل توحش کی مٹائی
صیاد نے اُس صید کو کر رام بہ تدبیر — لا غیری کی بولی اُسے الکدم مین پڑھائی
کیا عاشق شیدا کو ہی دل دینے مین پھر عذر — معشوق نے جب شکل ہو عاشق کی بنائی
بادام کی مانند وہ ہل مِل گئے دونون — یا شیر مین جسطرح سے شکر ہو در آئی
منصوب ہوا اُنس تکلف ہوا مغرول — شہرت کی لگی پھرنے ہر اک سمت دُہائی
بو عشق و می و مشک کی مشہور جہان ہی — چھپتی نہین ہشیارون نے ہر چند چھپائی
ہی سفرۂ ناموس پہ کچھ دال مین کالا — مخبر نے خبر والدِ اُوکھا کو سُنائی
سُنکر سخنِ تلخ اُٹھا بدمزہ ہوکر — تصدیق تصور کی کماہی نظر آئی
کر جوش مین غیرت کے وہ شمشیر برہنہ — اَنرُودھ پہ بیاختہ تلوار چلائی
اَنرُودھ نے رد کرکے کیا وار عدو پر — کی رد و بدل خوب اُچھل کود مچائی
عاجز ہوا جب جنگ سے وہ تیر و تبر کی — بخشی ہوئی شنکر کی کمند اُسنے چلائی
اَنرُودھ اسیر آسمین ہوے بال کے باندھے — قیدی کو خمِ زلف کی زنجیر پنھائی
چاہا کہ کرے تیغ سیاست سے دوپارہ — سمجھا کے وزیرون نے مگر جان بچائی
القصہ رہے چار برس قید مین اَنرودھ — ہی وصل کے گلشن مین نہان خار جدائی
محفل مین سری کرشن کی وارد ہوے نارد — سب غمزدہ اُس بزم کی صورت نظر آئی
پُوچھا جو سبب ہر نے کہا گم ہوے اَنرودھ — سب جنگ کی نارد نے خبر ہر کو سُنائی
ہمراہی مین لے لشکر و فرزند و برادر — سیکرشن نے کی شاہِ بنارس پہ چڑھائی
تھی چھوہنی بارہ سے فزون فوج کی تعداد — غارت کیا جب ملکِ مخالف مین در آئی
آمد جو سُنی ہر کی ہوا بان پہ برآمد — گھبرا گیا تب یاد مہادیو کی آئی
حاضر پے امداد ہوے جلد مہادیو — سب فوج بھی اسکند کی ہمراہی مین آئی

اُس شوخ نے کی غرض کہ بے آپکے ہو کون
دنیا مین تو ہی جس پہ کرون زور نمائی

فرمایا سری کرشن ہین جدنبس کے دیپک
اس علت فاسد کی ہو اُن پاس دوائی

اُوکھا تھی اُسی بان کی اک دخت جمیلہ
اُنرُدھ دیے خواب مین اک رات دکھائی

ہاتھ آئی ہم آغوشی کی اُس حال مین دولت
بیداری مین آعشق نے پھر شکل دکھائی

اِس لو مین لگی شمع صفت ہر گھڑی گھلنے
کی خواب خورش نے دلِ پرغم سے جدائی

تھی دُختِ وزیر اُسکی فقط محرم و ہمراز
مصروف ہوئی پاکے مرض بہرِ دوائی

رکھ سامنے فی الفور مصطر لابِ تصور
تصویر فرشتون کی اُسے کھینچ دکھائی

دنیا کے طرحدار و نپہ جسدم ہوئی مائل
لا عالم تصویر مین سب خلق دکھائی

بلبھدر کو سیکرشن کو پردُمن کو دیکھا
اُنرُدھ کی صورت اُسے جسدم نظر آئی

محرم سے لگی کہنے وہ تب پیٹ کے چھاتی
اس دزدنے پونجی ہی مرے دلکی چُرائی

ہمراز لگی کہنے کہ کیون ہوتی ہی مضطر
اک پل مین مٹا جاتا ہی اب رنج جدائی

اُس ماہرِ فن نے کیا سحر نرالا
فی الفور زمین پر سے اُڑی مثل ہوائی

اُس نیم خفتہ کا پلنگ اُسنے اُٹھایا
پانی نہ ہلا پیٹ کا اسطرح سے لائی

اک دم مین کیا تشنۂ دیدار کو سیراب
مہجور کو دی دولتِ بیدار دکھائی

سُوکھا ہوا اُوکھا کا ہرا ہو گیا چہرہ
نظارۂ دلبر نے نضارت یہ دکھائی

فی الفور لپٹ کر اوسے آغوش مین کھینچا
اُنرُدھ پڑے چونک تو حیرت نظر آئی

کہنے لگی بیداری ہی یا خواب ہی ایدل
وہ گھر ہی نہ وہ لوگ بھی دیتے ہین دکھائی

اُوکھا سے کہا کون ہو کیا نام ہی تیرا
کیون شرم کے مُنھ پہ سے نقاب اپنے اُٹھائی

کی عرض کہ دلدادہ ہون اُوکھا ہی مرا نام
تمکو کششِ عشق یہان کھینچ کے لائی

اس بندۂ بے زر کو کنیز اپنی سمجھیے
گھر اپنا سمجھ گھر کو کرو کام روائی

آنکھون سے بچھالاؤن جو ارشاد ہو فی الفور
تکلیف قدم کے لیے آنکھین ہین بچھائی

اِن دونون کا جگ بندھگیا بلدھر ہوے چیل — جیت آنکی پڑی رام نے بازی جو لگائی
مَردود ہنسے جیت کے نادم ہوے بلدھر — تب رام نے رکھ داؤن صدا آنکو سنائی
ہون پاک دغل سے تو پڑے جیت ہماری — حق حق ہی تو تحقیق کرے جلوہ نمائی
بلدھر کی ہوئی جیت حریفون کو ندامت — کجباز رکم نے وہ دغل کرکے مٹائی
مردود لگا کہنے کہ ہی جیت ہماری — حضار نے دی راہ خوشامد سے گوائی
اس جھوٹھ سے بلرام بہت دل مین آئے — بلبھدر کی ہی جیت صدا غیب سے آئی
ہٹھ دھرمی سے مردودون نے اسپر بھی نمانا — اسوقت گلنگیس نے کی ہرزہ درائی
ہی کھیل سے راجاؤن کے نسبت نہین کچھ — سب عمر اہیرون مین رہے گاے چرائی
زیبا ہی تمھین کھیل بھی ہمجنس سے اپنے — جاتی نہین موتی مین کبھی پوت گندھائی
یہ سُنتے ہی دریاے مغضب جوش مین آیا — دلمین یہ ٹھنی کیجیے اب چشم نمائی
مُوسل سے گلنگیس کے کر دانت شکستہ — بھیجا ہوا نسو ٹکڑے جو اک ضرب چکھائی
بلبھدر نے پھر کھینچ لیا ہل سے رُکم کو — مُوسل سے کیا نرم کہ آواز نہ آئی
جتنے تھے رفیق اُنکے اُنھین مار گرایا — باقی جو رہے بھاگ گئے جان بچائی
رُکمن نے نہ کچھ بل سے کہا ہر کے ادب سے — مارا نہ ذرا دم بھی کہ مارا گیا بھائی
سب وانسے روانہ ہوے دوارا وتی آئے — خوش ہوگئی سب خلق لگی بجنے بدھائی

شادی ہونا اُنرودھ کی اُوکھا کے ساتھ اور لڑنا شنکر کا سیکرشن جی سے

پھر راجہ پریچھت نے یہ سکھدیو سے پوچھا — سُنتے ہین ہوئی کرشن سے شنکر سے لڑائی
اس قصے کی تشریح کا مشتاق ہون از بس — ہی گرچہ جسارت سے فقط رنج فزائی
فرمایا کہ فرزند تھے تنو راجہ بل کے — پر بان کو سن سال مین حاصل تھی بڑائی
خدمت سے کیا اُسنے مہادیو کو راضی — ہاتھ اُسکے ہزار ایس نے دے قدر بڑھائی
پھر اُسپہ کیا راج بنارس کا اضافہ — اقرار حفاظت کا کیا دھن یہ سمائی

شادی ہونا پردمن کی دختر رکم سے اور مارا جانا رکم کا بلبھدر جیکے ہاتھ سے

راجہ سے کہا سنک نے کہ سن کان لگاکر — اس بانی کونین کی اعجاز نمائی
تھین سولہ ہزار ایک سو ازواج جلیلہ — تھا آٹھ کو ان سبکا ملا منصب رائی
درخیل حرم محرم اسرار تھی رکمن — جسطرح کواکب مین جلا چاند نے پائی
پرکرشن کے اخلاق سے تھا سب پہ یہ حالی — رکھتے ہین بہت مجھپہ عنایات کنھائی
ہر ایک تھی گو دوسری سے حسن مین فائق — پر بس مین کسیکے نہوئے کرشن کنھائی
اس شمع پہ پروانے کی مانند فدا تھین — وہ سب تھین چکورین مہ کامل تھے کنھائی
ہر ایک کے اک دختر تھی فرزند تھے دس دس — کچھ کم نہ زیادہ یہ سویت تھی رکھائی
تھے چند اسیطرح سے بلرام کے فرزند — اعیانی تھے دو اور بھی بلبھدر کے بھائی
فرزندون مین سیکرشن کے پردمن کلان تھے — تفصیل مین سب کی ہی فقط ہرزہ درائی
پردمن سے انرودھ ہوے دختر رکم سے — انرودھ کے گھر بجر نے کی نور فزائی
رکمن کی جو تھی چار ستا دختر جمیلہ — کی اسکی کرت برما کے بیٹے سے سگائی
راجہ نے کہا ہر سے خصومت تھی رکم کو — کی دخت کی پردمن سے کسطرح سگائی
فرمایا رکم جبکہ سر کرشن سے ہارا — پھر گھر نہ گیا بستی وہان ایک بسائی
دختر کا کیا اسنے وہان اپنی سویمبر — پردمن بھی رکمن بھی گئے رام و کنھائی
کچھ خوف بھی کچھ خاطر خواہر کا ہوا پاس — کی دخت کی پردمن سے ناچار سگائی
مہمان تھا اسوقت گلنگیس رکم کا — شورے مین شرارت کی اسے گھات سکھائی
گو زور مین جاوہین زبردست جہانمین — بازی مین مگر نرد کی ہم فرد ہین بھائی
اس ڈھنگ پہ لاکر کے خجل کیجیے انکو — یون جیتیے مشکل ہی اگر اسسے لڑائی
ٹھہراکے یہ منصوبہ کہا رام سے اک روز — بہلانے کو دل ہمنے یہ چوپڑ ہی بچھائی
بس پانسہ وغلی سے لگا کھیلنے چوپڑ — بڑھ بڑھکے وغلبا زنے بازی بھی لگائی

تھا تیری محبت کا مجھے تجربہ منظور
بیغش یہ کسوٹی پہ طلا خوب ہی آئی

پہچان مری تجھے کوئی رکمنی سیکھے
ہی میرے مجنون مین تجھے منصب رائی

ناداں ہی دنیا کے لیے مجکو جو چاہے
دانا نے مرے واسطے لو مجھ سے لگائی

جسطرحسے ہی مجھسے تجھے الفتِ خالص
مسلوک ہی یہ شیوۂ خاصانِ خدائی

اس ذکر کا ذاکر جو کوئی ہوگا جہان مین
پائیگا ترے درجۂ اعلے پہ رسائی

پھیکی ہوئی گو تلخیٔ گفتار سے رنگت
پٹ بنگئی وہ رنگ محبت مین کھٹائی

جو شخص کہ دم بھرتا ہی الفت کا ہماری
کرتا ہی اُسے طرزِ ترا راہنمائی

مرتاض ہین عابد کوئی عاشق ہین ہمارے
سالک ہین وہ جو راہ کہ مرشد نے بتائی

دنیا اُنھین ہر رنگ مین دیتی ہی چھلاوا
تا جادۂ مقصود مین ہو آبلہ پائی

پر تیری طرح رکھتے ہین جو پاک عقیدت
پاجاتے ہین اِک آن مین وہ اس سے رہائی

رکمن مرے مداح ہین سب جن و ملایک
بھاٹون کیطرح کرتا ہو نہین تیری بڑائی

رکھا ہی قدم جب سے مری راہ مین تونے
ہر لحظہ محبت مین ترقی ہی سوائی

اس شرم و ندامت نے کیا مجکو نگون سر
ماتھے کا پسینا مرا دیتا ہے گوائی

جس روز کہ سر مونڈ کے باندھا تھا رکم کو
اصلا مری جانب سے بدی دلمین نہ آئی

بلبھدر نے جسوقت کہ کی سرزنش اسکو
غم ضبط کیا تونے ذرا منھ پہ نہ لائی

رکھتی ہین پتی برت قبیلہ سے پدر کے
شوہر کے گھر آنے پہ رعایات سوائی

شہرہ تری صورت کا نہ لایا مجھے تجھ تک
خوبی تری سیرت کی مجھے کھینچ کے لائی

سکھدیو نے فرمایا کہ اے راجہ پریچھت
جسطرحسے رکمن کی کتھا تجکو سنائی

کرتے تھے سریکرشن اسیطرح شب و روز
سب رانیون کے ساتھ سدا کامروائی

تھا صبح سے تا شام گرستون کو جو واجب
کرتے تھے ادا اُسکو بدین طرز کھنائی

فرمایا کسی چیز کی خواہش نہین ہمکو ۔ ہی مجکو خصومت نہ کسی سے ہی ستائی
ہر ایک جو کرتا ہی فرشتون کی پرستش ۔ سب تمکو پہونچتی ہی حقیقت مین کنھائی
میری ہی اسیوجہ سے کچھ فکر نہین ہی ۔ مہان نے کب اپنے لیے دیگ چڑھائی
ہوتی ہی زن وشو مین بافراط محبت ۔ اولاد جو پیدا ہو وہ افراط گھٹائی
دولت طلب حق مین اسیطرح مخل ہی ۔ بھکتون کو تمھارے نہین اسوجہ سے بھائی
تم خالق کونین ہو سب خلق کے مالک ۔ نسبت نہین سیسال کو کچھ تمسے کنھائی
کس طرح تمھین چھوڑ کے دل اُس سے لگاتی ۔ کب چھوڑ کے گنگا کوئی سرور مین نہائی
دنیا مین ہوے چکروتی جو کہ اُنھون نے ۔ سب جاہ وحشم چھوڑ کے لو تمسے لگائی
جو تمسے پھرا اُس سے پھرا گنبد گردون ۔ جس در پہ گیا قدر ذرا خاک نہ پائی
سیسال کو دل دیتی اگر چھوڑ کے تمکو ۔ تا حشر نہ تھی زاون و مُردن سے رہائی
سب فکر سے بیغم ہون مین حضرت کی سرن مین ۔ ہین دینیال آپ جو مشہور کنھائی
محروم نرکھ پیارے مجھے اپنے کرم سے ۔ مین فخر سمجھتی ہون ترے در کی گدائی
یہ رنگ سیہ خام سیہ دلکو سیہ ہی ۔ رنگت مری پتلی مین یہی آکے سمائی
ہی دلمین سراپاے نگارین کا تصور ۔ کب عشق مین ہی لذت فانی کی سمائی
گو آپ کہین کب ہی پتی برت کا یہ دھرم ۔ جو نسبت اوّل سے کرے فکر جدائی
زندہ ہی وہی جو ہی تری یاد مین زندہ ۔ مردہ ہی وہ لو جسنے نہین تمسے لگائی
سیسال بکھ آپ سے مُردے سے تبر تھا ۔ بے جانو نسے جاندارونکو واجب ہی جدائی
کی برکت خدمت نے عطا فہم یہ مجکو ۔ کب معرفت حق مین ہی نسوان کو رسائی
ہی حال ظرافت کا مجھے سارا یہ معلوم ۔ آمینہ ہی اس شوخی سب کام روائی
لیکن مجھے ہی نام سے رانی کے گرانی ۔ حضرت کی پرستار ہین ہی مجکو بھلائی
ہر نے کہا صد رحمت و شاباش ہی رکمن ۔ فلمین ترے جون نقش مری شکل سمائی

دل آگیا غوطے مین لگین تیرنے آنکھین — دم رکنے لگا دمبدم آتی تھی جمہائی
غش کھاکے گری فرش پہ بیضمین ہوئین ساقط — بے حس ہوئی سکتے کی سی صورت نظر آئی
سیکرشن نے تب دوڑ کے جلدی سے اٹھایا — نطق لب جانبخش کی بوٹی بھی سنگھائی
دیکر کے گلاب عرق جبہہ کے چھینٹے — کی اشک ترحم کی بہت لطف سائی
لمس کف جانانسے ہوئی جسم کو حرکت — نطق لب دلبر سے ذرا ہوش مین آئی
فرمایا سر بکرشن نے یہ کیا ہوا بیماری — بیوجہ بگڑ کے یہ کیا شکل بنائی
کی سنے منہسی مان لیا تمنے بیج اسکو — ہانسی کا ہسندر یہ مثل رست اب آئی
ہوتا ہی عجب لطف حسینونکے غضب مین — دھن اسکے تماشے کی مرے دلمین سمائی
یہ مشغلے ہین راجہ جراسندھ کے اکثر — کچھ ہمنے نہین آپ سے یہ ریت چلائی
گفتار سے جانان کی ہوئی رفع کدورت — شوہر کا کرم دیکھکے جان جان مین آئی
پھر بیبھی سنبھل کر کے کہا کرشن سے اسدم — کب فہم مین اس امر کے ہی مجکو رسائی
اب اپنے سوالون کے سنو مجھسے جواباب — ای بحر کرم کے درشہوار کھنائی
کیا رتبے سے حضرت کے ہی سسپال کو نسبت — کرتی ہو جہان خلق سدا ناصیہ سائی
اس دوارو تی پر سے تصدق ہی چندیری — طوبی کی فضا جسکی ہی سب شاخونسے چھائی
شاہان جہان آپ کے درپہ کے گدا ہین — کرتے ہین جہان اندرو برن ناصیہ سائی
تھا عرش پہ جنکا کہ دماغ آج یہ دولت — میرے ہی حضور انکو زمین تمنے دکھائی
ہرگز نہین دکھو کھ کو بدیو سے نسبت — کرتے ہین سلاطین جہان ناصیہ سائی
دولت آپ کے اور آپ ہین کسطرح سے مفلس — ہی دلمین جگہ لچھمی کے ان قدمون نے پائی
جو دولت اخلاص سے حضرت کے غنی ہین — کب دولت دنیا مین نظر انکی در آئی
فرمایا کہ رغبت سے نہین لایا مین تمکو — جس وجہ سے نخوت ہی ترے سر مین سمائی
ہو اسکو تنجر جو گئے آپ کو ہمسہ — ہی مجکو کنیزی مین مباہات کھنائی

گلگونۂ عارض کو لیے ایک تھی تیار — گلبرگ سے ہونٹھون کے کوئی لالہ لائی
گلدستہ کوئی نرگسی آنکھون کا لیے تھی — گردن کی صراحی تھی پے ہوش ربائی
آمادہ پے جنگ کوئی تیر مژہ سے — ابرو کی کمان ایک نے جلدی سے چڑھائی
خنجر نگہ تیز کا ہتوا نسے تھی کوئی — تھی ڈھال سیہ ایک نے چوڑیکی بنائی
اک زلف چلیپا کا زرہ جامہ تھی پہنے — دو گز بھی پٹان کے پے جنگ نمائی
تھی کاکل پیچان کی کمند ایک کے کاندھے — آنکھونکی کوئی سانگ لیے زہر بجھائی
منڈلاتے تھے ہر سمت مین جاسوس کرشمہ — دل اپنا چھپائے ہوے بیٹھے تھے کنھائی
کہتے تھے یہی نازو ادا مثل سفیران — دل دوگے اگر اول تو چھوٹوگے کنھائی
اس لشکر جنگی کی سپہدار تھی ستیا — اُس محفل رنگین کی رکمن کو تھی رائی
ازبسکہ وہ شیرینیٔ الفت مین پگی تھی — تلخی سے کبھی اُسنے نہ تھی بھونہہ چڑھائی
سکرشن نے چاہا کہ کسی طرحسے رکمن — گفتار کرے تلخ بدل کرکے دکھائی
ہوتا ہی بگڑنے مین حسینونکے عجب لطف — دیتی ہی مزا تلخی پہ چکھے جو مٹھائی
رکمن سے کہا کرشن نے ہوکر کے مخاطب — سیپال سے ٹھہری تھی تمھاری جو سگائی
تھا دولت و دولت مین بڑا راے چندری — اسطرحکی نسبت مین بھلا کیا تھی برائی
تھا مجھ مین ہنر کونسا کیا بات تھی اچھی — جو چھوڑکے سیپال کو کی ہمسے سگائی
صورت مین نہ سیرت مین جسب مین نہ نسب مین — سیپال سے تھی ہمکو کسیطرح بڑائی
دولت نہین کچھ پاس نہ کچھ ملک و حکومت — صحبت مین اہیرون کی رہا گاے چرائی
تم جاؤ اُسی پاس ابھی تک ہی سبیرا — سب طرحسے ہوگی وہان تو قیر فزائی
تن ہوگئی یہ سُنکے لگی کانپنے تھر تھر — نزدیک تھا جان اُسکی کرے تن سے جدائی
آنکھون سے رواں اشک ہوے بندھگئی ہچکی — حلقوم ہوا خشک پسینے سے نہائی
رخ ہوگئے زرد و سیہ گاہ تھا ابیض — چہرے کا عجب رنگ تھا اُڑتی تھی ہوائی

پھر لچھمی نے اسیطرح سے بخشا — سینے مین جگہ بشن کے اس راہ سے پائی
پھر اندر کو بخشا ہی اسیطور سجی نے — ہوتی نہین اسوجہ سے آپس مین جدائی
گر تم بھی سر یکرشن کو دو باندھکے آمین — ہوگی نہ کسی جنم مین پھر تمسے جدائی
ستیا نے کیا کرشن کو نارد کے حوالے — جسطرح سے نارد نے اُسے راہ بتائی
لیکر کے سر یکرشن کو نارد ہوے راہی — ست بھامان کو نارد نے بھی پھر راہ بتائی
پرواز کیا ہوش نے یہ حال جو دیکھا — رنگ اڑ گیا چہرے پہ لگی اُڑنے ہوائی
پچھتاتی تھی نادانی پہ کرتی تھی تاسف — نارد سے کہا کھیل گئے نزد و غائی
نارد نے کہا مال جو دو ہر کے برابر — فی الفور ابھی ہوتی ہی اس غم سے رہائی
یہ سُنتے ہی ستیا نے منگا کر زر و زیور — اک سمت رکھا دوسری جانب تھے کنھائی
ہر چند کیا جد ہوا پھر نہ برابر — تب کرشن نے ستیا کو یہ تدبیر بتائی
اک پتّی پہ تلسی کے لکھو نام ہمارا — تولو جو میرے ساتھ تو ہو عقدہ کشائی
فرمانے پہ بھگوان کے ستیا ہوئی عامل — نارد کو دیا برگ لیے چھین کنھائی
القصہ سر یکرشن بصد شوکت و حشمت — کرتے تھے دوارا وتی مین عیش فزائی
اُس شہر کی رونق کا بیان کیا کرے کوئی — جسجا کہ کرے خالق کل جلوہ نمائی
ہر چند ہر اک پاس ہزارون تھین کنیزین — خود کرتی تھین وہ رانیان خدمت کنھائی
اک کان ملاحت تھی تو اک بحر صباحت — اک رشک قمر ایک تھی خورشید ضیائی
قامت مین تھی اک سرو گلستان نزاکت — عارض مین تھی اک گلشن خندان صفائی
تھی شانۂ مژگان لیے اک سامنے حاضر — اک کرتی تھی پیشانی سے آئینہ نمائی
جام نگہ مست لیے ایک تھی حاضر — اک پستۂ لب بہر گزک سامنے لائی
شیرینی گفتار کا اک خوان لیے تھی — لے سیب و انار ایک نے ڈالی تھی دکھائی
دامان معطر کا لیے ایک تھی پنکھا — کاکل سے عیان کرتی تھی اک ارگجہ سائی

تھین باغ لطافت مین گویا برج مشمن — تھی جنت خوبی مین ہر اک قصر طلائی
تھین سولہ ہزار ایک سو افزودہ وہ رانی — جو بھوم اسر مار کے لائے تھے کنھائی
راجا نے کہا رکھ سے کہ یہ حال ہی کیونکر — تفصیل اس اجمال کی تب رکھ نے سنائی
کچھ پھول کلپ برچھ کے لے اندر نے اکروز — ہاردن کو دیے لاکے پے نذر کنھائی
ہاردن نے سر کرشن کو دی لاکے وہ سوغات — رکمن کو وہ دی کرشن نے کی مہر فزائی
ست بھامان کو ہاردن نے یہ سب حال سنایا — فرمایا کہ رکمن سے محبت ہی سوائی
دے آئے جہان پھول وہان تم بھی سدھارو — ستیا نے کہا ہر سے بدل کر کے مرکھائی
فرمایا اگر بیکلی ہی پھولون کی خاطر — ہو جاے کلپ برچھ کی یہان نشو و نمائی
لے ساتھ اسے ہر ہوے سیمرغ پہ اسوار — سیمرغ نے کی سوے فلک بال کشائی
اک آن مین جون پہنچ فلک سرگ مین پہونچے — حاضر ہو بہت اندر نے کی ناصیہ سائی
کی عرض کہ اس شرط پہ حاضر ہی کلپ برچھ — دشمن کو اگر مار کے دو غم سے رہائی
پھر مار سر زمین لیگیا آوت کے کنڈل — کی جنگ بہت مینے مگر پیش نہ پائی
فرمایا سر کرشن نے درکار ہی کلپ برچھ تیرے — ست بھاما اسیواسطے ہو سرگ مین آئی
سر کرشن نے جا کر اسے اک آن مین مارا — دی قید سے راجاؤنکی دختونکو رہائی
سب نے کہا تھا آپ سے اک دھیان ہمارا — ان بختون سے ہی دولت بیدار بھی پائی
ہی دولت کونین کنیزی مین تمھاری — ہی دلکو گوارا نہین قدمون سے جدائی
القصہ ہزارون چمن حسن کے بلبل — سیمرغ پہ بٹھلاکے ادھر باگ اٹھائی
جب صحن مین ستیا نے کلپ برچھ کو دیکھا — افراط مباہات سے پھولے نہ سمائی
ست بھامان کو خوش دیکھے گلگت ہے اسکی — تاثیر کلپ برچھ کی ہاردن نے سنائی
جو شے کہ کرے وان کوئی سلے مین اسکے — ہاردر ابد وہ نہ کرے اس سے جدائی
باندھ اسمین مہادیو کو گوری نے کیا دان — اسواسطے شنکر نے وہ اردھنگ بنائی

گوہر وہ رکھیشر نے کہا ہر سے بکھ تھا — تاثیر اسی واسطے برعکس دکھائی
سُچھلک جو بہت نیک تھا اکروُر کا والد — خدمت مین کسی رکھ کی تھی جان اُسنے کھپائی
دی اُسنے دعا ہوگا تو جس شہر سے ناراض — ہوجائیگی سب خیر و خوشی واُسنے ہوائی
اولاد پہ بھی تیری یہی فیض ہی شامل — درویشونکی خدمت مین یہ ہوتی ہی بھلائی
القصہ سر یکرشن نے کر سب سے فراغت — دہلی کی طرف اسپ کو مہمیز دکھائی
مقدم سے مشرف ہوے ہر پنج برادر — گھر اُنکا ہوا بیت شرف مہر کنھائی
ازبسکہ دل وجان سے تھے کرشن پہ عاشق — وہ سال گھڑی بھر کا دیا اُنکو دکھائی
سرگرم جو خدمت مین دل وجانسے دیکھا — کی ہرنے برس روز وہان جلوہ نمائی
ہمراہی مین ارجن کو لیا آپ نے اکروز — جمنا کی طرف سیر کمنان باگ اُٹھائی
اک دخت لب بحر پہ کرتی تھی ریاضت — سورج کی طرح رنگ دمکتا تھا طلائی
ارجن سے کہا جاکے قریب اسکی خبر لو — ہو کون یہ کسکے لیے لو اسنے لگائی
ارجن سے کہا اُسنے کہ ہی نام کلندری — ہون دختر خور کرشن سے لو مینے لگائی
ارجن نے کہا آکے وہ ہی آپ کی طالب — کیجے نظر مہر سے اب عقدہ کشائی
پھر بھیجکے ارجن کو اُسے پاس بولایا — ہمراہ لیا گھر کی طرف باگ اُٹھائی
اک قصر جداگانہ بنا غیرت جنت — اُس حور نے اُس قصر مین کی زیب فزائی
گھر آگے بدستور کیا عقد مروج — دولہ نے ہر سر پہ دیا مور طلائی
بھدرا کو اسی طرحسے سی کرشن نے بیاہا — پھر لکشمنا گھر مین اسیطرحسے آئی
تھے بندوان بند کئی بھائی حقیقی — تھا ملک اُنھین کا اُنھین تھا منصب رائی
خواہر تھی متہ بند اگل گلشن خوبی — کی کرشن سے اُس غیرت حوزا کی سگائی
جرجودھن بدبخت ہوا مانع نسبت — دختر نے نہ منظور کیا غیر کنھائی
بُرائی کا آٹھون نے لقب عرف مین پایا — ہر ایک تھی اُنمین سے دُر بحر صفائی

سیمرغ پہ اسوار ہو بلدیو و سرکرشن — راہی ہوے متھلا کی طرف باگ اُٹھائی
دشمن کا مرا راہ مین گھوڑا نظر آیا — بلبھدر سے فرمانے لگے کرشن کنھائی
ہم چلتے ہین مرکوب پہ دشمن ہی پیادہ — معیوب ہی اس شکل پہ دشمن سے لڑائی
یہ کہکے گرے پر سے اُتر دونون برادر — کی بلدۂ متھلا کی طرف گام گشائی
سر اُنکا وہان چکر سودرس سے اُتارا — ظالم کو سزا فعل کی فی الفور چکھائی
لیکن نہ ملا رخت مین مقتول کے گوہر — ہر نے کہا بے سود مشقت یہ اُٹھائی
سیمرغ پہ اسوار ہو سیکرشن سدھارے — نیو رام نے متھلا مین اقامت کی جائی
قسمت سے سمجھ رام کے مقدم کو غنیمت — کی راجۂ متھلا نے بہت ناصیہ سائی
دلمین کہا اکرور نے ہر طرح ہی مشکل — گوہر کو جو دون دزد کہے ساری خدائی
گر اسکو چھپاون تو ہی امکان سے باہر — دامان مین مشعل کہین چھپتی ہی چھپائی
بہ سوچکے اُسجا سے ہوا وہ بھی فراری — رہنے کو جگہ اُسنے بنارس مین بنائی
اکرور کے جاتے ہی ہوا قحط نمودار — اک بوند فلک پر سے نہین مینہ کی آئی
بیتاب ہوے دوارکا کے سارے زن و مرد — نایابی غلات سے جان ناک مین آئی
مضطر ہوے جب بھوکھ سے سب طفل و زن و مرد — سیکرشن کے دروازے پہ دی آکے دہائی
سیکرشن نے فی الفور کیا عزم بنارس — دلجوئی سے اکرور کو پھر لائے کنھائی
فرمایا کہ تم ایسے بزرگون سے یہ افعال — دتیے ہین بہت دور دیانت سے دکھائی
اکرور یہ سُن لجہ حیرت مین در آیا — لاکر کے سنتک کو کیا نذر کنھائی
گوہر وہ کیا کرشن نے ستیا کے حوالے — کین خواہی پہ جسنے تھی بہت جان لڑائی
ستیا سے وہ لیکر کے پھر اکرور کو بخشا — نصفت کی مروت کی اُسے شان دکھائی
راجہ نے کمار کھ سے کہ کیا خوب تھا گوہر — جسکے لیے بہتون نے عبث جان گنوائی
اکرور کے مقدم مین یہ تاثیر تھی کیسی ✤ — غیبت مین ہوئی خشکی و تکلیف نمائی

تعظیم سے پیش آئے جدھشٹر کو بڑا جان — راجہ نے بھی گردن سے پابوس جھکائی
کی عرض جدھشٹر نے کہ ای مالکِ کونین — ملتی نہین کچھ سن کی بزرگی سے بڑائی
ہی ہمکو مباہات غلامی سے تمھاری — ذرّے نے ضیا تابش خورشید سے پائی
چھاتی سے لگا کنتی نے لین خوب بلائین — کی اشک سے اُن دونون نہالونکی سچائی
پھر دیو کی و روہنی بسدیو کو پوچھا — سچ کہیو کبھی یاد ہمین کرتے ہین بھائی
اکرور کے آنے سے یقین ہمکو ہوا تھا — حامی ہین مرے ناتھ انا تھونکے کنھائی
کوروکے سلوکات نہین قابلِ تشریح — جسطرح گئی ہاتھ سے ہین اُنکے ستائی
اب سب گئے دُکھ بھول وہ درشن سے تمھارے — سنجیونی مجروح کو جس طرح کھلائی
اب دلکو یقین آتا ہی اطفال ہمارے — پا جائینگے بیرحمی دشمن سے رہائی
ست دھنوا نے اکرور سے کی مصلحت اک روز — موقع ہی گئے دور ہین بلرام و کنھائی
کی کرشن پہ ستراجیتِ مبغل نے تہمت — لازم ہی سزا سخت اُسے دیجیے بھائی
جاکر شبِ تاریک مین گھر اُسکے کسی دن — بیرحمی سے شمشیر ستم اُسپہ چلائی
چورنگ اُسے کرکے وہ لے آیا سمنتک — بیجوہری سے اُسنے یہ سب خاک اُڑائی
ست بھامان نے جب حال سنا قتل پدر کا — سر پیٹ کے آنکھون سے ندی خون کی بہائی
تھا اُسکا پدر بے پسر اسوجہ سے اُسنے — مقتول کی لاش اپنے ہی ہاتھونسے جلائی
راہی ہوے دلخستہ سر یکرشن کی جانب — سب اپنی مصیبت اُنھین رو رو کے سُنائی
سیکرشن نے دی اُسکو بہت طرح تسلی — دشمن کے تجسس کیطرف باگ اُٹھائی
ست دھنوا ان نے سُنتے ہی سر یکرشن کی آمد — امداد کی درخواست غریبونکو سُنائی
سب نے کہا کس مین ہی بھلا آج یہ طاقت — حامی ہو سر یکرشن کے مجرم کا وہ بھائی
ست دھنوا ہوا امداد سے مایوس بعجلت — اکرور کو من دیکے ہوا آپ ہوائی
از بسکہ شب و روز چلا اسپ جو سرپٹ — رستے مین رہا جسم ہوئی جان ہوائی

گوہر وہ کیا کرشن نے پھر اسکے حوالے | فرمایا کہ لے جسکے لیے خاک اُڑائی

شادی ہونا سیر کرشن جیکی ستیا کے ساتھ

تھا راے اودھ کہتے تھے سب اُسکو نگن جت | اس شرط پہ کرتا تھا وہ دختر کی سگائی
نرگا دقوی جُثہ جو ہین سات عدد مین | تھی گا و زمین کو بھی زمین جسنے دکھائی
اک ساتھ جو دے ناتھ تو ہو بیاہ اُسی ساتھ | شہرت بہت اش شرط نے آفاق مین پائی
گوپال قوی پنجہ نے سب بیل وہ ناتھے | سب دنگ ہوے شکل تحیر کی بنائی
مراد از کرشن جی ۱۲
راجہ نے سیر کرشن سے دختر کو دیا بیاہ | راجاؤن کے رخسار و نپہ تھی مُردنی چھائی
سامان جہیز ایسا کیا دُخت کے ہمراہ | گنتی مین نہ کی عقل محاسب نے رسائی
رخصت ہوئی با عیش و خوشی دُخت پدر سے | ہمدوش طرب سوے وطن باگ اُٹھائی

جانا اگن دیوتا کا سیکرشن کے پاس

اک روز اگن دیو نے رکھ شکل برہمن | سیکرشن سے ارجن سے یہ درخواست سنائی
بدھی نے مدت سے ستا رکھا ہی ہمکو | پر حرقتِ کھنڈو بن اسکی ہی دوائی
تجھک کے سمت اندر ہی اُس بن کا محافظ | گر آپ مدد کیجے تو ہو غم سے رہائی
آتش نے وہ بن ہر کی اجازت سے جلایا | میدیت کو دی جلنے سے ارجن نے رہائی
ارجن کو دیے آگ نے ہتیار بہت سے | میدیت نے بمثیل سبھا ایک بنائی

جانا سری کرشن کا ہستناپور کو اور مارنا ست دھنوا کو متھلا پور مین

لیکر کے اوگر سین سے اک روز اجازت | ہستن پور و دہلی کو گئے رام و کنھائی
دھرتراشٹ سے بھیکم سے ملے کرن و دروں سے | فرمائی بدر بھگت کی بھی قدر فزائی
فرمایا تعجب ہی جہان ایسے ہون عاقل | اُسجا پہ عزیزون مین رہے بغض و لڑائی
پھر پانڈون کے گھر مین گئے دونون برادر | کُنتی کے گرے پا و نپہ کی ناصیہ سائی
کی بھیم سے ارجن سے جد حشر سے ملاقات | سہدیو و نکل پر بھی ہوئی لطف نمائی

حاضر ہوا جسوقت کہا کرشن نے اُس سے — دو نذر او گر سین کو یہ گوہر شائی
اُسنے کہا حاصل یہ مشقت سے ہوا ہی — کسطرح سے دون اسکے لیے جان کھپائی
خاموش ہوے کرشن وہ رخصت ہوا گھر کو — اس حکم عدولی کی سزا اُسنے یہ پائی
صحرا کو گیا بہر شکار اُسکا برادر — وہ تاج رکھا سر پہ پنے جلوہ نمائی
جنگل مین شکار اُسکو کیا شیر نے آکر — گھبرایا خبر جبکہ برادر کی نہ پائی
رنجیدہ ہو عالم مین کہا اُسنے یہ مشہور — گوہر کے لیے کرشن نے مارا مرا بھائی
صحرا کو سر کیرشن گئے بہر تجسس ✣ — اک جا پہ بڑی لاش پڑی دشت مین پائی
ظاہر ہوا اس شخص کو ہی شیر نے مارا — شیرون کے لیے سیر لگے کرنے کھنائی
اک جا پہ نظر ٹر گیا اُس شیر کا لاشہ — معلوم ہوا ریچھ نے کی جان گزائی
کچھ دور پہ محسوس ہوا اُسکا نشیمن ✣ — اُس غار مین داخل ہوے تب کرشن کھنائی
طے کرتے ہوے جاتے تھے اُس غار کی وسعت — گلگشت مین وان دخت جمیلہ نظر آئی
ہرنے کہا تو کون یہ ہی کس کا نشیمن ✣ — اس دشت خطرناک مین تو کسلیے آئی
پاسخ دیا یون جامونی نام ہی میرا — والد کا کیا نام بیان قوم بتائی
جمواں نے سر کیرشن کو جو دور سے دیکھا — آیا غضب آلودہ ڈپٹ ایک بتائی
ہونے لگی جمواں سے سر کیرشن سے کشتی — اک ہفتہ دو دو عشرے رہی خوب لڑائی
عاجز ہوا جانا کہ نگہبان ہی میرا — کی دست ادب باندھکے تب مدح سرائی
گوہر وہ دیا گوہر ناسفتہ کے ہمراہ — دونون کو مرخص کیا کرنا صیہ سائی
گھر آئے سر کیرشن ہوا شہر مین غوغا — نقارہ شادی کی صدا عرش پہ چھائی
ستراجت نادان کو سر کیرشن نے بلوا — گوہر وہ دیا ساری حقیقت بھی سنائی
شرمندہ ہو نادان نے گردن کو جھکایا — تدبیر کوئی رفع خجالت کی نہ پائی
دختر کو بہ آئین بہین کرشن کو سونپا — گوہر وہ دیا اُسکے ضمیمے مین بدائی

منکوحہ جو تھی کام کی رت نام تھا اُسکا
شنبر نے زبردستی تھی منکوحہ بنائی

مولود کا پردُمن رکھا نام پدر نے
ہم سیرت و ہم شکل پدر جسنے تھی پائی

پاکر کے خبر اُسکو چورا لے گیا شنبر
دریا مین دیا پھینک دیا دلمین نہ آئی

گرتے ہوے فی الفور اُسے مچھلی نے نگلا
تقدیر سے صیاد کی وہ دام مین آئی

صیاد نے کر ڈالا شکم اُسکا دو پارا
زندہ نکل آیا وہ بہ تقدیر خدائی

صیاد نے شنبر کو اُسے لاکے دکھایا
دشمن کو کیا دوست ہوئی خواست خدائی

مولود کو شنبر نے کیا رت کے حوالے
پہچان کے شوہر کو نبی اُسکی وہ دائی

جب بڑھکے ہوا ماہ شب چاردہم وہ
بدیا جو اُسے آتی تھی لڑکے کو سکھائی

ایام شباب آئے تو پھر رت نے شتابی
احوال گذشتہ کی کتھا اُسکو سُنائی

شنبر کو نظر پڑ گئے اک روز بہم وہ
آطیش مین شمشیر پے قتل چلائی

پردُمن بھی اُٹھ کر کے ہوا اُس سے مقابل
دونون مین بہت دیر ہوئی خوب لڑائی

پردُمن نے آخر کو اُسے مار گرایا
رت لیکے گئی گھر تھے جہان کرشن کنھائی

رُکمن کی نظر جو ہین پڑی دونون کے اوپر
جانا کہ کہین اور ہوئی ہر کی سگائی

تب مادری الفت نے کیا جوش درونی
چھاتی سے بہا دُودھ یہ ندرت نظر آئی

مادر نے پسر دوڑ کے چھاتی سے لگایا
آنکھون سے بہا دلمین جو تھا رنج جدائی

مان باپ کا غم دور ہوا دیکھکے فرزند
نقارے بجے در پہ خوشی شہر مین چھائی

ستراجت کا بیان

جدبنسیون مین ایک تھا ستراجت ذیشان
خورشید کی خدمت مین بہت عمر کھپائی

خورشید نے خوش ہوکے دیا اُسکو سمنتک
تھا شمس کے مانند وہ گوہر بھی ضیائی

اگلے دن اُسی گوہر کو لگا تاج پہ اپنے
آیا وہ جہان بیٹھے تھے بلرام و کنھائی

دربان نے کہا حضرت خورشید ہین آتے
ہر نے کہا گوہر کی ہی یہ جلوہ نمائی

استھان مین دیبی کے گئی شہر کے باہر
پھل پھول رکھے تھال مین منڈپ مین در آئی

اشنان کرا صندل و اچھت بھی چڑھائے
کی آرتی اور پھولونکی مالا بھی پہنائی

پھر دھوپ اگر عنبر و کا فور جلایا
دنڈوت او اکر چکی نیبید لگائی

کچھ اہل وظائف کو دیا پھر ہوئی طائف
استت بھی بہت صدق عقیدت سے سنائی

تھا حاصل مضمون کہ ہو سیکرشن کی وصلت
مقصد دیا دیبی نے پوجاری نے مٹھائی

جا پہونچے سر سیکرشن بھی وان توہ لگاکر
رتھ سامنے مندر کے لگا گھات لگائی

جسدم ہوئی مندر سے عیان جوت وہ جگمگ
رتھ بنگیا فانوس تودہ شمع چھپائی

پھر آپ بھی جا بیٹھے کر ابرو سے اشارا
دارک نے سو دوارکا تب باگ اٹھائی

غل سنتے ہی آندھی کی طرح فوج مین پہونچے
رتھ اوڑ گیا جون ابر کہین گرد نہ آئی

پر رتھ پہ رکم جاہی پڑا صاعقہ کردار
سیکرشن سے اور اس سے ہوئی خوب لڑائی

سیکرشن نے ابرو کی طرح تیغ دودم کھینچ
چاہا تن ناپاک سے دین جان کو رہائی

کی دست ادب باندھکے رکمن نے شفاعت
کی رتھ سے اسے باندھکے بالونکی صفائی

سن سنکے خبر سال وجرا سندھ او سپسال
آطیش مین لے جیش چلے بہر لڑائی

ہلدھر نے انھین خوب ہی تب ٹھیک بنایا
منھ موڑ کے بھاگے نہ ادھر آنکھ اٹھائی

جا ہر سے ملے رام بندھا دیکھا رکم کو
ہنسکر کے کہا ہر سے کہ دو اسکو رہائی

غیرت سے نہ گھر والون کو منہ جاکے دکھایا
بستی وہین رہنے کے لیے اسنے بنائی

سیکرشن ہم آغوش عروس ظفر آئے
نصرت کی عروسی کی لگی بجنے بدھائی

گل گل ہوے ماں باپ بہو پاکے شگفتہ
محتاجون کی زر باشی سے امید بر آئی

پیدا ہونا پردمن کا رکمنی سے اور لیجانا شنبر کا پردمن کو اور پھر ملنا رکمنی کو

کچھ عرصہ مین گلشن سے کھلا غنچہ امید
شادی کے نتیجے نے جو کی جلوہ نمائی

اوتار ہوا کام کا رکمن کے شکم سے
شنکر نے جلا کر کے سزا جسکو چکھائی

دل رنج کے دریا مین لگا ڈبکیان لینے
رو رو کے جھڑی مینہہ کی آنکھون نے لگائی

یکجا نہ قرار آتا تھا سیماب کی مانند
گہ کوٹھے پہ گہ گھر مین اُتر چڑھ تھی لگائی

تھی بام پہ ٹکی لگی نقش قدم پر
گو گرد رہ یار کی سُرمے سے لگائی

تھی بحث یہ دل سے کہ وہ بُت گر نہ پسیجا
اُس پیر برہمن نے کہان دیر لگائی

کوٹھے سے گرون یا کہ یہ سر سنگ سے ماروں
دم ناک مین ہی جان بھی ہی ہونٹھ پہ آئی

تھی دلمین یہ اُلجھن کہ پھڑک بازو مین اُٹھی
دی دور سے گرد رہ دلدار دکھائی

دل آگیا اُس جوش تلاطم سے ٹھکانے
دم آگیا پھر دم مین تو جان جان مین آئی

رتھ آیا قریب آنکھون نے کی پیش سلامی
پہچان لیا دل نے جو دی آکے گوائی

آنکھون مین تو دلدار کی پہلی ہوئی منزل
کی منزل دوم کے لیے دلکی صفائی

غل شہر مین اُٹھا کہ سری کرشن جی آئے
کی دوڑ کے بھیکم نے بہت ناصیہ سائی

تعظیم سے پیش آیا نصیحون کو سراہا
جنوا سے کو اک منزل پاکیزہ بتائی

بازار مین جسوقت کہ آپہونچی سواری
درشن کو سری کرشن کے خلقت اُمڈ آئی

کہنے لگے آپس مین وہی کرشن ہین یارو
دی کنس کج اندیش کو دوزخ سے رہائی

کبجا کو انھون نے کیا تدبیر سے سیدھا
کالی کی جو نخوت تھی جبلی وہ مٹائی

اک بولا کہ یاد انکو عجب منتر ہے یارو
سیدھا کیا جن جنکے کجی دل مین سمائی

کچھ دنمین بہت بڑھے یہان سید بنینگے
بھوگیگا جو کرتا ہی رُکم ہرزہ درائی

سب عورتین کرتی تھین دعا ہاتھ اُٹھاکر
رُکمن سے کنور کرشن سے یارب ہو سگائی

سمپال کے تھا ساتھ بہت راجون کا جمگھٹ
آپس مین لگے کرنے وہ سب ہرزہ درائی

سیکرشن اگر آئینگے بان برسر شوخی
دکھلائینگے نیچا اُنھین ہم کرکے لڑائی

جب بیاہ کا دن آیا تو تھی رسم مقرر
جاتی تھی دُلھن پوجنے کو کالکا مائی

القصہ چلی ٹھاٹھ سے رُکمن کی سواری
سکھپال کے تھی گرد گھٹا جو جگی چھائی

اک نامہ لکھا جلدی سے کر عقل سے شورا
دیکر کے برہمن کو کہا اپنی سنائی

فرمایا سو دوارکا ہو جلد روانہ
پہونچا دے سریکرشن کو کر باد صبائی

تعمیل کا اُس حکم کی انعام یہی ہی
نکلیگا ترے مُنھ سے نہ پھر نام گدائی

قاصد نے لیا نامہ اُڑا مثل کبوتر
تاثیر اُسے طی مکان کی نظر آئی

چالاکی سے جلد آکے سر مَیْ دوارکا پہونچا
شیکرشن کے دربان کو خبر اُسنے سنائی

حقہ ہون جواہر کا بدیس سے لایا
کندن پورا سے کنتے ہین بھیکم کی ہی رائی

دربان نے کہا روک برہمن کی نہین ہی
بیخوف چلے جاؤ کرو سوچ نہ بھائی

دلدار کا خط جاکیا دلبر کے حوالے
کاتب کی زبانی جو تھی تقریر سنائی

یہ شوقیہ ہی دختر بھیکھم کی طرف سے
پر نام کہا کی ہی بہت ناصیہ سائی

جس روز سے نارد نے کہا آپ کا احوال
دل دوڑ گیا عشق نے کی کاہ رُبائی

اب ہون ہمہ تن چشم مین طاؤس کی مانند
واجب ہی کرے ابر کرم جلوہ نمائی

ماں باپ کو بھی فخر ہی خدمت سے تمہاری
ہی راہ مین جون نقش قدم آنکھ بچھائی

گمراہ گر ایک رُکم دشمن دین ہے
سسپال سے ٹھہرائی ہی نادان نے سگائی

ہشیار ہوا آگاہ کیا مین نے خبر لو
کتے نے طمع صید عضنفر مین لگائی

بیتابی سے دم سینے سے آلب پہ ہی ٹھہرا
ہوجائیگا بے شربت دیدار ہوائی

جانامے نے کی چشم یہ مضمون نے دلمین
پہلو مین جگہ قاصد دلدار نے پائی

خط کھول کے جانان کا پڑھا گوشے مین جاکر
مضمون کا اثر دلمین ہوا آنکھ بھر آئی

دوارک سے ملنگار تھ ہوے فی الفور روانہ
قاصد کو بٹھا ساتھ اودھر باگ اُٹھائی

نام سانجھی نے سنا حال تو لے فوج کو ہمراہ
تاخیر نہ کی جلد اُدھر باگ اُٹھائی

سسپال کی آمد سنی جسوقت رُکم نے
لاکر کے اترنے کی جگہ خوب بتائی

رکمن نے سُنا حال کیا ہوش نے پرواز
اُڑنے لگی اندوہ سے چہرے پہ ہوائی

تھے پانچ پسر اُسکے بڑا جس مین رُکم تھا — تھی رُکمنی دُختر اُسکی گویا حور کی جائی
جب ہرنے لیا خانۂ بدیو مین اوتار — کی مچھی کے اوتار نے یان جلوہ نمائی
مان باپ نے ہاتھ اُسکا جو نارد کو دکھایا — فرمایا نہین جفت بجز کرشن کنھائی
اُسدن سے دل و جان سے ہوئی کرشن پہ عاشق — سُننے لگی سکھیون سے کہتا اُنکی جو بھائی
گھر دلمین محبت نے کیا سُنتے ہی سُنتے — تاثیر تعشق کی لگی کرنے حنائی
در عشق کے آنے کے لیے دونون کھلے ہین — آیا کبھی کانون سے کبھی آنکھ خوشی آئی
سیر کرشن کی نسبت کا کیا ذکر پدر نے — یہ بات رُکم کو نہ کسیطرح خوش آئی
کہنے لگا مجہول نسب کرشن ہین مشہور — خواہر گی مین کسطرح کروں اُنسے سگائی
داماد ی شاہان کی لیاقت کہان اُنکو — جنے ہوا ہیرون کی طرح گاے چرائی
کب جامۂ ململ مین بھلا تمنے سُنا ہی — سنجاف گزی کی ہی کسی نے بھی لگائی
ہی راے چندیری کا پسر لائق نسبت — محمودی کی چمکن ہو تو دستہ ہو طلائی
تُجھ زوری سے بیٹے کی پدر ہو گیا کہت — راحت ہی کپونون سے کہین بانے پائی
القصہ علے الزعم پدر بھیجکے قاصد — سسپال کیا جلد طلب ضد یہ سمائی
سسپال ہوا سُنتے ہی اُس سمت روانہ — سج دھج سے سلیقے سے برات اُسنے بنائی
رُکمن نے خبر پائی کہ گردش سے فلک کی — مان باپ کی تجویز برادر کو نہ بھائی
عرصہ نہین کچھ آتا ہی دکھوکھ کا بیٹا — ظاہر ہوا چہتی ہی نصیبون کی بُرائی
سُن ہو گئی سُنتے ہی لگی دلسے یہ کہنے — اس روز کو دیکھیگا تجھے موت نہ آئی
افسوس ہی برعکس سدا چرخ کا دورہ — شاہی کا تصور ہو تو دیتا ہی گدائی
احوال مقابل ہی مرا راجہ بل سے — کی سرگ طلب دی اُسے پاتال کی رائی
نارد کا کہا جھوٹھ ہوا کیا اُسے کہیے — کچھ حکم نے جو تش کے نہ کی جلوہ نمائی
یُوجانے فرشتونکی نتیجہ یہ دکھایا — تقدیر سے سچ ہی کہ کسی کی نہ بسائی

کی مین نے بہت جنگ فرشتونکی طرف سے — مصروف شب و روز رہا نیند نہ آئی
خوش ہوکے فرشتون نے کہا مانگیے مطلب — مینے کہا ہی مکت کی خواہش مجھے بھائی
فرمایا کہ باہر ہی یہ قدرت سے ہماری — بے ہرکے یہ توفیق کسی نے نہین پائی
مین نے کہا دو خواب اگر بے خلل غیر — گویا کہ سب اُمید مرے دل کی بر آئی
اُس روز سے سوتا ہون کہ جب جاگ تھا تریتا — آکر کے اب اس سوختہ نے خاک اُڑائی
فرمایا کہ چھتری کو نہین مکت کا اوھکار — بے زہد و ریاضت کے نہین عقدہ کشائی
اوتار برہمن کے یہان ہوگا تمہارا — تب ہوگی مری بھگتی سے اس جنم سے رہائی
مچھندگیا بن کو جراسندھ نے جاکر — اطراف سے تب گھیر لیے رام و کنھائی
تب دونون برادر ہوے دو کوہ پہ صاحب — تب دلمین جراسندھ کے تدبیر یہ آئی
لکڑی کے لگا ڈھیر کیا خوب احاطہ — ہر چار طرف کوہ کے تب آگ لگائی
جلنے لگا جب کوہ ہوا گھر کو روانہ — تب کرشن پڑے کود زقند ایک لگائی
بلبھدر نے تب کوہ کو دھرتی مین دھسایا — پانی نے اُبل کر کے وہ سب آگ بجھائی
داخل ہوے تب دوارکا مین خیر سے دونون — کر جنگ جراسندھ مین اعجاز نمائی
گوکل مین رہے پانچ برس جمن شش سال — متھرا مین رہے سات برس رام و کنھائی
اس عہد مین جسبطر حسے کی کرشن نے لیلا — وہ مخبر خامہ نے باجمال سنائی
اب آگے وہ لیلا ہی جو کی دوارکا جاکر — اجمال کی پرواہ طبیعت کو خوش آئی

رُکمنی منگل

برہما نے کیا راجہ ریوت سے جوار شاد — کی دختر خوش شکل کی بلدھر سے سگائی
پھر دختر بھیکھم کو سر کرشن جی لائے — شبہال و رُکم کی نہ چلی ہرزہ درائی
راجہ نے کہا رکھ سے کہو اسکو مفصل — سکھدیو نے تب بیاہ کی تفصیل سنائی
ہی دیس برہبھ ایک عیان ملک دکھن مین — تھا راجہ بھیکھم کو وہان منصب راجائی

جب قتل ہوا کنس تب اوسکے دامادوں نے آکر دہائی
دامادکا سُن حال بہت قہر مین آیا مغرور نے کی جلدی سے متھرا پہ چڑھائی
نوچھونی افواج سے آشہر کو گھیرا شی کرشن نے اک آن مین سب فوج بھگائی
چالاکی سے ہلدھر نے جراسندھ کو پکڑا چاہا کہ اُسے قید سے دین تن کی رہائی
ہرنے کہا ہلدھر سے ابھی اس سے ہی مطلب ہتھیار فقط چھین لو دو اسکو رہائی
اسطرحسے وہ سات اوس مرتبہ آیا ہر بار ہزیمت پہ ہزیمت تھی اُٹھائی
پھر لایا یالعین کال جون اپنی مدد پر متھرا کو لیا گھیر بہت لوٹ مچائی
عاجز ہوئی بھیم کی لڑائی سے رعایا دی کرشن کے دروازے پہ جاکر کے دہائی
ہلدھر نے کہا ہر سے رعایا ہی پریشان فکر انکی کرو پہلے تو پھر ہووے لڑائی
لشکر یا فرشتون کا جو ہی میر عمارت ساحل پہ سمندر کے پوری اُسنے بنائی
سونے کے مکانات مرصع بجواہر چاندی کی دکاکین مین کیا کار طلائی
سب نعمتین دنیا کی تھین اُس شہر مین یکجا رونق تھی وہان اندر پوری سے بھی سوائی
نام اُسکا ہوا دوارکا سب خلق مین مشہور ہی سات پوری مین اُسے نہایت کی بڑائی
کی عرض سری کرشن سے وہ شہر ہی تیار جسطرح سے تھا دلمین عمارت وہ بنائی
کر ۱۲ سیم نے سی کرشن کے ایاسے اُسیدم متھرا کی رعیت وہان لیجاکے بسائی
کی دونون برادر نے پئے جنگ غزمیت تنہا تھے بلا فوج فقط رام و کنھائی
ہرجی کے پکڑنے کو چلا کال جون تب پیچھے تھے جون آگے ہوے کرشن کنھائی
تھا خواب مین مچکند جہان اُس مین چھپے ہر مچکند پہ اُس موذی نے تب لات چلائی
بیدار ہوا اُسکو نگہ قہر سے دیکھا جل خاک ہوا تھا جو بہت خاک اُڑائی
ظاہر ہوا دیا کرشن نے مچکند کو درشن تب راجہ مچکند نے کی ناصیہ سائی
کی کرشن نے راجہ سے سبب خواب کا پوچھا کی عرض ہوئی دیو فرشتون مین لڑائی

وہ پٹھہ جو تھی برگ سے کیلے کے مشابہ — گویا اُسی تپے کو اُلٹ کر کے بنائی
حمائلۂ روح اُسکا تو اُڑجاتا کبھی کا — ٹانگ اُسکی مگر وعدے کے پھندے نے پھنسائی
اک روز کا ہی ذکر کہ کچھ کہنے کو پیغام — مجھ پاس بصد قصد وہ دل گم شدہ آئی
سو بار گری گر کے اُٹھی غش پہ غش آیا — پیشانی کا چھٹھر کا جو عرق ہوش مین آئی
حیرت تھی مجھے روح مجسم ہی کہ شاید — تشریح کی تصویر حکیمون نے بنائی
یا تاڑ کے پتے کا سپٹے بادبنا ہے — یا کوئی پری شیشے کے مُنہ سے نکل آئی
جب مہر سخن لب وہ رگِ گل سے ہلائے — مین تھا ہمہ تن گوش وہ تھے کان سلائی
گلبانگ کے مانند صدا غنچۂ لب کی — وہی مثلِ صریرِ قلم البتہ سُنائی
اُسوقت عجب طرحسے کی طے لسانی — مطلق نہ مری فہم مین کچھ بات وہ آئی
تب آنکھونمین بھر اشک رکھی سینے پہ انگلی — مدھ بن کو اشارہ کیا پھر ہونٹھ پہ لائی
حیرت سے لگا دیکھنے مین اور ونکی جانب — تب ایک سکھی نے مجھے یہ شرح سُنائی
آنکھون سے اشارا ہی کہ بہکایا انھون نے — سینے سے ارادہ ہی سنان عشق کی کھائی
مدھ بن سے یہ ہی قصد کہ دل لیگیا دلبر — ہونٹھون سے یہ مطلب ہی کہ جان لبپہ ہی آئی
یہ کہتے ہی اودھو کے ہوے اشک گلوگیر — بیتاب ہو رونے لگے پھر تاب نہ آئی
اودھو کا بیان سُنکے کہا شیام نے ہنسکر — وہ گیان کہان گم ہوا کیا شکل بنائی
اودھو نہ کرو فکر تم اس بات مین ہرگز — اک لحظہ بھی رادھا سے نہین مجھے جدائی
رادھا کا یہان دل ہی وہان جان ہی میری — باطن مین ہم آغوشی ہی ظاہر مین جدائی
سُن نکتۂ سربستہ کہ جب دل سے ملا دل — کب عاشق و معشوق مین ہوتی ہی جدائی
اسجا پہ کرو ختم تم اس حال کو اقصہ — گو عشق کے قصے نے تمامی نہین پائی

احوال جنگ جبر اسندھ

تھا ایک جبر اسندھ خسر کنس لعین کا — رکھتا تھا مگدھ دیس کا وہ منصب رائی

رنج فرقت سے ہوئی جسم کو کاہش ایسی — مو بھی ہو تن پہ گران
جان بھی تن سے نکلجائیگی اب گھبرا کے — گر نہ آؤ گے یہاں
تم سے امید وفا کوئی بھلا کیا رکھے — آپ انصاف کرو
ساتھ اکرور کے بھاگے نہ ہوئے تم ہا کے — رہگئی گریہ کناں
وہ جو پیغام تھا اودھو کی زبانی بھیجا — سر بسر رنج فزا
سنتے ہی ہوش نے پرواز کیے رداھا کے — ہی نہیں جسم میں جان
ہم سے جو خدمتِ عالی میں ہوئی ہو خطا — ہو مبدل بعطا
ایکبار اور یہاں آؤ کرم فرما کے — پائیں اس غم سے امان
درد ہی نام تمہارا ہمیں مثلِ چاتک — اور کچھ کام نہیں
ابتو سیراب کرو ابر کرم برسا کے — سبز ہو مزرع جان
شرح اس درد درونی کی کرے کیا احقر — لڑکھڑاتی ہی زبان
جو تڑپتا ہو پڑا خنجر مژگان کھا کے — کیا کرے حال بیان

پھر نند خود ہاتھ سے ہوئے اودھو جی رخصت — سوغات کی رو رو کے تفصیل سنائی
یہ کرشن کی پالی ہوئی گایوں کا دہی ہی — ہی انکے لیے شیر کا مکھن اور ملائی
جسدا نے کہا کہیو کہ مانا کریں نا تا — مان کہنے کی گر عار ہی سمجھا کریں مائی
کچھ دور تلک نند نے جا کر کیا رخصت — تب اودھو نے متھرا کی طرف باگ اٹھائی
سیکرشن سے جا گوپیوں کا حال سنایا — پیغام زبانی کہا چٹھی بھی پڑھائی
کی عرض کہ واجب نہ یہ تھا آپ کو ہرگز — عشاق پہ اسطرحکی تہدید نمائی
کیا عرض کروں حال ہیں رادھا کے تعب کا — جو لاغری فرقت میں تن زار پہ چھائی
کنگن کے ہوئے جوشن و خلخال کمربند — انگلی سے مشابہ ہوئی وہ گول کلائی

آگے کیا حال لکھون دل کا کہ کچھ حال نہین — لڑکھڑاتی ہی زبان پر سر قال نہین
خط تو لکھا ہی مگر قابل ارسال نہین — کوئی پہونچانے کا دان کرتا ہی اقبال نہین

حال یکسال مین احقر ہی یہ کاغذ پارہ
سرگذشت غم ہجران کا فقط آوارہ

اودھو نے سنے گوپیونکے جب یہ مقالات — عرفان گیا بھول خرد ننگ مین آئی
کہنے لگا اُنسے کہ ہزار آفرین تمکو — کیا ہر سے دل و جان سے لو تمنے لگائی
اشک آنکھونمین بھر کر کہا چلیا ہون تمھارا — کی دست ادب باندھکے بھی ناصیہ سائی
اک روز کو آئے تھے رہے چند مہینے — کیا آب و ہوا برج کی اودھو کو خوش آئی
پھرتا رہا سب برجمین وہ گوپی کے پیچھے — لیلا کی جگہ سب اُسے گوپی نے دکھائی
اک روز طلب اودھو نے کی گھر کی اجازت — رخصت کیا اک نظم پیامی بھی سنائی

مستزاد

قاصدا کہیو یہ نندلال سے متھرا جاکے — کرکے فریاد و فغان
اسقدر بھول لگے برج کو ثروت پاکے — یہ نتھا ہمکو گمان
ساتھ پھرتے تھے شب و روز مثال سایہ — تجھے دل و جان سے فدا
نام سن سر کو جھکا لیتے ہو اب شرما کے — سیکھے یہ ننگ کہان
عہد و پیمان تھے لڑکائی مین کیا کیا ہمسے — اسکے ہین لاکھ گواہ
یک بیک بھول لگے جاتے ہی کیا پاکے — کون آتا ہی یہان
لوٹا لڑکائی مین جو غرات چرائے کپڑے — رنج کیا کیا نہ دیے
جب کہ دن آئے جوانی کے بسے دان جاکے — بھولے سب یانکا سمان
صحبت گوپ زنان جلسہ طفلان اہیر — سیر صحرا و چمن
مدہ پوری مین بھی کبھی لطف یہ دیکھے جاکے — کیجیے راست بیان

سیج بن یار کے ناگن سی ڈسے کھاتی ہی

جب کنوار آیا اُس اندھیرے مطلع ہوا صاف
ابر کی فوج گریزان ہوئی سب چھوڑ مصاف
بچھ گئی چرخ پہ مہ کے لیے مسند زرباف
چاندنی آئی چھپائے ہوے شب کا موباف

راہ بھی کھل گئی قاصد لگے آنے جانے
چشم بر راہ ہین سب آتے ہین ہر ربسانے

دُھوم ہی خلق مین سب کہتے ہین کاتک آیا
دھرم کا روپ دھرے دشمن پاتک آیا
واسطے سُواتی کے کیا وجد مین جاتک آیا
راس کی ماہ کا یہ راہ ہی گھاتک آیا

انھین ایام مین یان راس رچایا ہرنے
دُھن سے مُرلی کے ہمین گھر سے بُلایا ہرنے

ہوا اگھن کا مہینا غمِ فرقت کا کفیل
زلفِ جانان سے زیادہ ہوئی اب رات طویل
ہوئی افسردہ برودت سے فلک کی قندیل
سُست ہی پیک فلک ہی مرضِ دارالفیل

دولتِ برد نے کی گرمیٔ دل سب تاراج
جز ہم آغوشی جانان نہین کچھ اسکا علاج

تھرتھرا اُٹھا جہان جبکہ ہوئی آمدِ پوس
شال کشمیر کوئی لے کوئی پشمینۂ طوس
پاس منقل تھی مگر مہر بھی بھاگا سوے روس
بانگ زن جبکہ ہوا برد کے لشکر کا کوس

پشت گرمی پہ تفِ عشق کی پر گرمی تھی
آتش ہجر کی امداد مین سرگرمی تھی

ماگھ آیا تو ہر اک جا پہ لگا ہونے بسنت
داغ کلفت کا ہر اک دل سے لگا دھونے بسنت
غم کو ہر ایک کی خاطر سے لگا کھونے بسنت
تخم حسرت کا میرے دلمین لگا بونے بسنت

یاد جب یار کا آتا ہی بسنتی چہرہ
سامنے آنکھون کے ہو جاتا ہی عالم تیرہ

جوش پر کتے ہین سب کیسی بہار آئی ہی
پر ہمارے لیے وہ صورتِ خار آئی ہی

خوش ہین سب دیکھا جو بیاکھ مین یہ جوشِ بہار
دار لبتِ چمن آنکھون مین ہماری ہی دار
چھیڑے کرتی ہین کس رنگ سے گلشن مین ہزار
زخم برچھی کے سے کھاتا ہی ہمارا دلِ زار

دشت و گلزار مین سب رنگ کے گل پھولے ہین
کیا شگفتہ ہون کہ ہم آپ ہی کو بھولے ہین

لو دو چند آتش دل بیٹھ مین اب بھڑکی ہی
جان کیا کیا قفس تن مین میری پھڑکی ہی
لڑ رہی میری اور کجا کی عجب پھڑکی ہی
دیتی خصت نہین گھنشیام کو کیا اڑکی ہی

خوف سے گرم ہوا کے نہین قاصد چلتے
کس طرح کاٹون مین ایام یہ جلتے بلتے

اب اسار ہ آیا ہی ہر ہمت گھٹا چھائی ہی
موت بھی لشکر برسات کی فرمائی ہی
ڈونڈی اب اندر نے پھر لڑنے کی بجوائی ہی
ٹھنڈ کر خشکی کو مرطوب ہوا لائی ہی

رعد نے فتح کی نوبت ہی بجائی یارو
صبر لوٹے لیے جاتی ہی دھائی یارو

سب زن و مرد ہین خوش آئی ہی ساون کی بہار
جا بجا ہوتے ہین رنگین ہنڈولے تیار
باغ مین جھولتے ہین پڑتی ہی کیا نرم پھہار
رنگ برنگ لہریے ہین ہاتھون مین منہدی نگار

یہ سماں دیکھکے دل میرا امنڈ آتا ہی
آنکھون مین ابر سرشکون کا گھمنڈ آتا ہی

جاگتے گذری ہی بھادون مین مجھے راتکی رات
کسی تدبیر سے کٹتی نہین برساتکی رات
وصل کے روز و نہین کیسی تھی یہ لذات کی رات
ہجر مین پڑتی ہی معلوم وہ سکرا تکی رات

دل دھڑک اٹھتا ہی پل بھر نہین نیند آتی ہی

بیوفا رنگ سیہ جانتے ہین سب ماہر
لیک عنوان ہی باطن کا یہ نقشا ظاہر

نرہی دلمین سکت رنج کو سہتے سہتے
ہوگیا خشک قلم قصہ یہ کہتے کہتے

چاہ بیژن ہوے سوت آنکھونکے بہتے بہتے
کرلیا دردنے گھر سینے مین رہتے رہتے

مرغ دل ترک کیے بیٹھا ہے دانہ پانی
غم نے خالق کی عجب رکھی ہی اینجا تانی

دل مضطر پہ عجب حالت غم طاری ہی
جان بھی بار سے اندوہ کے اب عاری ہی

تن مین مار سیہ زلف کا سم ساری ہی
تاب فریاد نہ اب طاقت خونباری ہی

سخت جانی سے عجب اپنی مجھے آتا ہے
کسطرح سینے مین دم آتا ہی اور جاتا ہے

رات کٹتی ہی سدا اہکو ستارے گنتے
ہر گھڑی سینۂ صد چاک کے پارے گنتے

منقل سینہ سے آہون کے شرارے گنتے
وعدۂ وصل کے ایام مین ہارے گنتے

ہوگا معلوم ذرا روز شمار آنے دو
احقر اپرسش طرفین کی بار آنے دو

بارہ ماسہ زبانی گوپیان

آہ جسطرحسے گذرین ہین یہ دن پھاگن کے
راگ ہوتے تھے تو ہم روتے تھے سر دھن دھن کے

ہولی کی طرحسے تن خاک ہوا جل بھن کے
دل دھڑکتا تھا مراوت کی صدا سن سن کے

رنگ اڑتا تھا عبیر ایک طرف پڑتا تھا
قمقمے کی طرح اس دلسے لہو جھڑتا تھا

جیت نے کیا کہین جسطرحسے ناخن مارے
نیند آتی نہین مرغان چمن کے مارے

ٹیسو کی طرح کھلے داغ بدن کے سارے
آنکھونسے جاری ہین اشکون کے سرا فوارے

شرم سے گھر سے غریزون سے چھڑایا ہمکو
اودھو کیا کیا کہین جو نہ نچایا ہمکو

باتین عرفان کی اب ہمکو وہ سکھلاتے ہین
نقد چھٹواتے ہین نسیہ ہمین بتلاتے ہین

کوہ ہاتھون پہ لیا ہرنے ہماری خاطر
آگ کو بن مین پیا ہرنے ہماری خاطر
اندر کو ونڈ دیا ہرنے ہماری خاطر
اودھو کیا کیا نہ کیا ہرنے ہماری خاطر

کوہ فرقت کے تلے اب ہین دباتے ہمکو
آتش ہجر مین ہین مفت جلاتے ہمکو

اودھو اس بات مین کچھ یار کی تقصیر نہین
اپنے قابو مین رہا یہ دل بے پیر نہین
زلف ہی دام نہ قلاب ہی زنجیر نہین
ہی وہ فتراک کی مانند گلوگیر نہین

آپ سے آسمین پھنسا جا کے اسے کیا کہیے
مُنھ نہ دکھلایا یہان آ کے اسے کیا کہیے

اودھو کچھ یار ہمارا ہی نہ اس ڈھنگ مین ہی
بیوفائی کا اثر سارے سیہ رنگ مین ہی
ابر مین زاغ مین کوئل مین ہی سارنگ مین ہی
دلنشین مثل سویدا یہ دل سنگ مین ہی

گر نہ معلوم ہوا اودھو تو سناؤن تم کو
دیکھے ہر اک نظر مین مین بتاؤن تم کو

ابر سے مانگتا چاتک رہا اک قطرۂ آب
نہ کیا اُسنے ترس کھا کے کسیدن سیراب
زاغ کے اندرون کو کوئل نے کیا مفت خراب
ہجر مین تجونکے کوئل کے ہوا وہ بیتاب

مالتی چھوڑ کے زنبور کنول سے لپٹا
یان سے جا ہر کو اسیطرح سے بھائی کُبجا

غیر سے جا کے پھنسا آنکھ کے دیکھو تل کو
زلف کو دیکھو کہ کس طرح پھنسایا دل کو
کسطرح راہ نے گھیرا ہی مہ کامل کو
تیغ ابرو پہ فدا دیکھلو تم بسمل کو

کوئی اس جنس گران کا ہی خریدار نہین
پھیر لیجاؤ کسیکو یہان درکار نہین

قیمتی جنس کے ہملوگ سزاوار نہین
ہی ہمارا یہ مزیب دُرِ شہوار نہین

ان متاعونکی خریداری سے کچھ کام نہین
مول تول اُسکا عبث گانٹھی مین جب دام نہین

خوب انصاف وعدالت ہی تمہارے گھر مین
دادخواہون کی سماعت ہی تمہارے گھر مین

کیا غریبونپہ رعایت ہی تمہارے گھر مین
جو کرو چاہو حکومت ہی تمہارے گھر مین

ہمکو تو دیتے ہین وہ ترک تعلق کی صلاح
اور اپنے لیے کی صحبتِ کجا ہی مباح

بعدرت کے فقط ایک یہ خط آیا ہے
صبر کے واسطے سو طرح سے سمجھایا ہے

بے تامل جو خیال آیا وہ فرمایا ہے
اور قاصد نے زبانی بھی بہت گایا ہے

اپنے دو بول مین تو ختم جواب اسکا ہی
ورنہ مانند زلیخا کے بڑا قصہ ہی

ہمنے جب مان کیا آپ نے کیون منت کی
صبر کی خاصیت اُسوقت مین کیا یاد نہ تھی

مان نے باندھا تو کہا ہمسے چھڑاؤ جلدی
بیکلی کیلیے تھی روٹھی تھین جب راوھا جی

دور سے بیٹھے ہوے کیون بھلا اٹھلاتے ہو
سامنا آکے کرو کیلیے شرماتے ہو؟

اب تو مانوس ہو متھرا کے طرحداروں سے
کبھی پھر آتا ہی کب دشت مین گلناروں سے

نہ رہا سابقہ لڑکائی کے سب یاروں سے
بلبلین چھوڑ کے گل اُلجھی ہین کب خاروں سے

صحبت اب ہمسے گنواروں کی خوش آتی کب ہی
وضع ہملوگون کی دلدار کو بھاتی کب ہی

باتوں ہی ناز و کرشمے سے لبھایا ہمکو
شب تاریک مین صحرا مین بلایا ہمکو

داغ پر داغ تف عشق سے کھایا دل نے

ہجر مین اُسکے جو اُٹھے ہین شرارے دلسے
کیفیت اُسکی کوئی پُوچھے ہمارے دل سے
ہم تو سب طرحسے سمجھا کے ہین ہارے دل سے
ہوگئے صبر و سکون دق ہو کنارے دل سے

نہ اسے چین ہی دن کو نہین شب کو آرام
مثل چاتک کے رٹا کرتا ہی گھنشیام کا نام

رنگ کیا عشق بنا لایا ہی بیتابی کا
گوش تو گوش بر آواز ہوا بنسی کا
سانولے رنگ مین جا رنگ ملا پتلی کا
سُنیے اب چشم کا اور حال ہمارے جی کا

ہمہ تن داغ ہے افسر طاؤسی ہی
شام مین زلف کی زنجیر بپا روسی ہی

کوئی اتنا نہین غمخوار ہمارا اودھو
جا کے جانان سے کہے حال یہ سارا اودھو
مژدۂ وصل کا دے آکے سہارا اودھو
تمھین اُس بت سے کہو جا کے خدارا اودھو

برق حسن رخ جانان کی جھپک دکھلا دے
آکے باردت کے تودے کو لپک دکھلا دے

آگے کیا کیجیے بیان حال کہ اب حال نہین
لڑکھڑاتی ہی زبان پے سپر قال نہین
کونسا بند ہی تکلیف پہ جو دال نہین
پیش معشوق یہ عشاق ہین کچھ مال نہین

عرض حال اپنا تھا واجب وہ سُنایا احقر
اسمین کیا زور ہی بھایا کہ نہ بھایا احقر

آگے اکرور تھے تشریف تم اب لائے ہو
لے گیا جان وہ تم لینے کو کیا آئے ہو
ہو بڑے مرشد اگر شام کے رکھلائے ہو
زہر کس واسطے ہم گوپیون پر کھائے ہو

اُنکو تو کنس نے بھیجا تھا یہان خالی ہات
آپ تو نام خدا جوگ کی لائے سوغات

خانہ آباد پسند آئی جو متھرا انکو
ہم بھی خوش ہین جو ہماری نہین پروا انکو

ایک البتہ ہی غم جب کبھی آتا ہی خیال
کہ کہان تو سری جدنا تھ کا یہ جاہ و جلال
کنس بدکیش کیا جا کے جنھون نے پامال
تخت متھرا پہ کیا جا کے جلوس اقبال

ہی یہ مشہور کہ کبجا سے ہم آغوش ہوے
کیا وہ منصب انھین اپنے فراموش ہوے

ہمسے جو عہد تھے اودھو وہ بیان کیا کیجے
جان و جانان کے مواعید عیان کیا کیجے
ہجر نے دلپہ کیا کار سنان کیا کیجے
کھلے پڑتے ہین سب اسرار نہان کیا کیجے

کب تلک آتش سوزان کوئی خس پوش کرے
درد کا ضبط ہو کس طرح جو گم ہوش کرے

کھٹکا کرتا ہی وہ مرلی کا بجانا دلمین
یاد آتا ہی وہ آنکھون کا نچانا دلمین
نکل وہ سانولی دکھلا کے سمانا دلمین
آنکھون کی راہ سے اس چال کا آنا دلمین

چاندنی رات کی وہ سیر جو یاد آتی ہے
سامنے آنکھونکے تاریکی سی چھا جاتی ہے

بھولتی دلسے نہین وہ زردی جعفرات کی بات
دان کے جھگڑے کے حیلے مین وہ ہی گھاتکی بات
آہ کیا تمسے کہون اس کی وہ رات کی بات
عقل کر دیتی تھی گم تھی وہ کراماتکی بات

واہمہ اب وہ سمجھ پڑتی ہین باتین ساری
خواب مین بھی نہ نصیب اب ہین وہ جاہ و یاری

اودھو جو جو کہ کہا ہرنے کیا سب ہمنے
دل دیا مال دیا جان دیا سب ہمنے
بول اپنے کا یگانے کا نباہ سب ہمنے
واسطے انکے غم و رنج سہا سب ہمنے

فائدہ پر نہ بجز رنج اٹھایا دل نے

قابل شرح نہین لذتِ وحدت اخقر
گونگے کے گڑ کے مزے سے نہین غیر کو خبر

واسوخت از طرف گوپیان

کون دلبر سے کہے جاکے پیامِ عشاق
کوئی جسجا نہین لے سکتا ہی نامِ عشاق
کسے جرأت ہی کہے جو کہ سلامِ عشاق
دیکھیے ہوتا ہی کب چرخ بکامِ عشاق

جو نیاز اُس سے کرے کد ہی اُسی سے اُسکو
جو کھنچے اُس سے خوشامد ہی اُسی سے اُسکو

ایسے بیرحم سے کیا دلکو لگاوے کوئی
بیٹھے ٹھالے ہوے جان اپنی کپاوے کوئی
چاہ مین اُسکی کوئین دلکو جھکاوے کوئی
گٹھری بدنامی کی کیون سر پہ اُٹھاوے کوئی

کیون نئے گل کے لیے دلمین چھپاوے کوئی خار
جس لیے سب سے بگاڑے وہ بنے غیر کا یار

بادفا کوئی بھلا اہل دغا ہوتے ہین
کیا وہ سمجھینگے جو بیجرم خفا ہوتے ہین
جلد بہکانے سے سرگرم جفا ہوتے ہین
جو مکدر ہین وہ کب اہل صفا ہوتے ہین

اِنکو دل دیکے عبث رنج والم لیتا ہی
خاک مین ملتا ہی برباد ہی کر دیتا ہی

کرشن جب دم سے گئے برج سے متھرا اودھو
بہ گئے آنکھو نسے یان اشک کے دریا اودھو
آتشِ غم سے ہوئین خاک سراپا اودھو
نرہی ننگ کی ناموس کی پروا اودھو

رہتے ہین خاک بسر بادیہ پیمائی مین
غم سے اور دل سے گذرتی ہی صف آرائی مین

جاکے متھرا مین ہمین پھر نہ کبھی یاد کیا
نہ کبھی نامہ و پیغام سے دل شاد کیا
چند ہی روز مین سب رسم وہ برباد کیا
ایک ہی مرتبہ دل مائل بیداد کیا

سخت جان عاشق و معشوق بھی نازک تن ہی
وصل سے خوش ہی گہے ہجر سے گہ شیون ہی

اُسی بیرنگ کا نیرنگ نظر آتا ہی
ایک ہی شکل کو سو رنگ سے دکھلاتا ہی

شکل بُت ہو کے برہمن سے وہ پُجواتا ہی
یاد مین اپنی ہی وہ شیخ کو چلواتا ہی
کعبہ و دیر مین بھٹیرونکو دوڑاتا ہی
عارفون کو وہی پھر صاف نظر آتا ہی

صورتِ آئنہ حیران ہین اسی مین عاقل
غیر سے دور قریب اپنے ہین سمجھے غافل

دور جو اُسکو سمجھتا ہی وہی ہے مہجور
جسنے جانا ہی قریب اُسکو وہی ہی مسرور
بے نصیب ہین جہان مین جو کہین اہلِ شعور
دیکھتے حسن سے ہین اُسکے وہ عالم مہجور

در دل کھول کے دیکھو تو وہ خود ہین موجود
جو کہ قاصد ہین وہ پاتے ہین مقامِ مقصود

نہ وہ متھرا سے ہین باہر نہ وہ برسانے سے
نہ وہ مسجد سے ہین غائب نہ وہ تجانے سے
الفتِ صومعہ نفرت ہی نہ میخانے سے
غرض اُنکو کہین جانے سے نہ ہی آنے سے

صورتِ نقطۂ پرکار ہی یکجا قائم
حال و مستقبل و ماضی مین ہی قائم دائم

اُسکی ابرو کے اشارے سے فلک دائر ہی
حکم سے مجمع سیارہ سدا سائر ہی
خاک ساکن ہی روان آب شرر نائر ہی
حضرتِ دل سے جو ماہر ہی وہی زائر ہی

کیا تعجب ہی عیان کو جو نہان سمجھے ہین
خاص جو سمجھے ہین وہ اُسکو کہان سمجھے ہین

اس توہم کا ہی خلاق تو شل بنگی
ترک کر وصل کی اور ہجر کی صحبت جنگی
ہی دوئی باعث رنج و الم و دلتنگی
چہین و آرام کا طالب ہی تو ہو یکرنگی

فرش سے عرش تلک حسن سے اُسکے پُر ہی
آپ ہی موج ہی دریا ہی صدف ہو دُر ہی
کبھی بجاتا ہی چیلہ کبھی بنتا گر ہی
راگ ہی نغمہ سر اتال ہی سم ہی سُر ہی

آپ ہی عشق ہوا عاشق و معشوق بنا
آپ ہی جمع ہوا آپ ہی مفروق بنا

آپ سے آپ ہی لڑتا ہی عجب مستانہ
بھوکتا شیش محل مین ہی سگ دیوانہ
چاہ مین دیکھکے کسکو تو گرا شیرانہ
جنگ دیوار بلورین سے نکر فیلانہ

کھیل آئینے سے ٹھانا ہی مثال اطفال
اپنے سائے سے ڈرا دلمین ہی سائیکا خیال

چھوٹے جب آئینۂ دل سے ترے زنگ دوئی
دُور ہو جاوے مقصود سے تب سنگ دوئی
صاف جوہر ہو عیان دفع ہو جب رنگ دوئی
صلح کُل ہاتھ لگے جبکہ مٹے جنگ دوئی

خاص جوہر نظر آوے جو تعین مٹ جاے
صورت و نام کی اغراض سے پھر دل ہٹ جاے

کون سی جا ہی جہان یار نہین رہتا ہی
کون سی بزم مین دلدار نہین رہتا ہی
فکر عاشق سے وہ بیکار نہین رہتا ہی
کونسے وقت وہ ہشیار نہین رہتا ہی

دیر مین کعبے مین تسبیح مین زنار مین ہی
کاکل و قشقہ مین ہی جبہ و دستار مین ہی

ایک کالا لیے پھرتا ہی وہ بازارون مین
جھگڑا بیفائدہ برپا ہی خریدارونمین
کوئی بر لاہی خریدار ہی ان سیلرونمین
کیا کہین لینے کی طاقت نہین بیچارونمین

دیکے قیمت لیا جنسے اُسے سستا چھوٹا
جنسے کی چھین جھپٹ اُس سے وہ رستا چھوٹا

گل وہی کوزہ وہی کوزہ گر پرفن ہی
باغبان بھی ہی وہی خار و گل و گلشن ہی

جو اکڑ چلتے ہین غیرت سے وہ پانی ہونگے

دل لگاتا ہی کوئی اُسپہ جو شی فانی ہی
اُسکے گم ہونے کا افسوس ہی نادانی ہی
قید مین زلف کی ناحق پریشانی ہی
آنکھونکو دیکھ گڑھے مین یہ حیا پانی ہی

پیچ مین اُسکے نہ آسانپ ہے وہ رسّی کا
تقدمت اسکو سمجھ نقرہ ہی وہ سیپی کا

استخوان ریزے ہین مُنھ مین دُر دندان نسمجھ
پوست پر خون ہی رخ کو گل خندان نسمجھ
پان کا رنگ ہی ان ہونٹھونکو مرجان نسمجھ
موے پیشانی ہین تو غنچہ بُتان نسمجھ

ہیئتِ اصلی پہ آجائینگے کچھ روز و نہین
اپنی خود شکل سے شرمائینگے کچھ روز و نہین

تیر سا قد وہ کمان ہوگا تو کھینچ اس سے ہات
ہاتھ آئیگا نہ پھر سیبِ زنخدان ہیہات
ہونگے گلبرگ سے عارض بھی خزان کیسے پات
بید مجنون کیطرح جھومیگا یہ سرو ساگات

آنکھ جنکی ہی فلک پر وہ زمین دیکھینگے
چلنے مین پانون کہین کا وہ کہین دیکھینگے

کھینچ جائینگے تو ہی جنکے تبسم پہ فدا
فرق پر جنکے تو لوٹو ہی وہ ہوگا چرخا
پلکین جھومینگی تو اُٹھ جائیگا سارا پردا
مارکاکُل کا بھی کچھ روز مین چتی ہوگا

دشمنِ جان ہین حقیقت مین یہ محبوب نہین
وقت ضائع نکر اس کھیل مین یہ خوب نہین

دلکو اُس بت سے لگا جو ہی بغل مین تیرے
رخنہ ڈالے نہ رقیب اور نہ فرقت گھیرے
سو خطا دیکھے مروت سے نہ آنکھین پھیرے
نہ سُنے ایک بھی اغیار بکین بُھتیرے

ایک سان حُسن ہی آفت سے تغیر کے بری
نہ بشر اُس سے مقابل ہو نہ حور و نہ پری

غزل زبانی اودھوجی

دونام ہین یہ نشہ نہین مُل سے ہی جدا
گلچین سے پوچھ تُو بھی کہین گُل سے ہی جدا

دیکھا ہی کسنے جان کو بے تن بتایئے
مینا بھی میکشو کہین قلقُل سے ہی جدا

دریا سے کس نے موج کو دیکھا علیحدہ
کب پیچ وخم کو دیکھا ہی کاکُل سے ہی جدا

کیا آفتاب دھوپ سے آیا جدا نظر
نالہ کہین سُنا نہین بلبُل سے ہی جدا

اعضا کی تن سے ہی نہین تفریق احقرا
دیکھو کتاب جزو کہان کُل سے ہی جدا

غزل زبانی گویان

صنم کو چھوڑ کر زاہد صمد کب دل کو بھاتا ہی
تو جنس نقد چھوڑ واکر عبث نسیہ بتاتا ہی

لال لب کے پیاسے سے نہ کر تو وعدۂ کوثر
کبھی دیکھا ہی تشنہ پیاس شبنم سے بجھاتا ہی

مزہ چکھا ہی جسنے جام چشم مستِ ساقی کا
انھین کب ذکر صہبائے طہورا کا خوش آتا ہی

پھنسا ہی جو کہ دام حلقۂ زلفِ چلیپا مین
وہ کب دل گیسوئے حوران جنت مین لگاتا ہی

جو ہین پامال باغ ناز کی سرو خرامان کے
ارم سے دلگرفتہ آنسے طوبی خار کھاتا ہی

مذاق اُسکا ہوا جب آشنا سیب زنخدان سے
انھین کب بیر سدر المنتہی احقر خوش آتا ہی

واسوخت زبانی اودھوجی

دل سے ای غافل دنیا کی محبت چھوڑ دو
باعث رنج ہی اس دہر کی الفت چھوڑ دو

ہی یقین عشق تبان باعث کلفت چھوڑ دو
مردمان نگہ مست کی صحبت چھوڑ دو

حسن ظاہر سے کرو قطع نظر خوب نہین
جنکو ہی لذت باطن انھین مرغوب نہین

ہی مزا عشق حقیقی مین مجازی کیا ہی
حسن فانی کے لیے عمر بدہ سازی کیا ہی

نرگسی آنکھون پہ یہ قصہ طرازی کیا ہی
کیا دہن تنگ ہی کاکُل کی درازی کیا ہی

بلبلے پانی کے اک لحظے مین فانی ہونگے

وصال و ہجر و لطف و قہر جانان جا خضر و عاب — سمجھونگا مسلک وحدت کا سالک خار پا سمجھے
مصمم ہوا گر عزم عروج قصر الفت کا — تو عاشق آپ کو معشوق کا پھر خاک پا سمجھے
تصور سے لکیری کے لکیری بن گیا جھینگر — لباسی عاشقو تبلا دو تم بیٹھے ہو کیا سمجھے
گلے مین ہار رہنے غیر سے تفتیش کرتا ہی — تری اس بھول کو خبط احقر کوئی کیا سمجھے

غزل دیگر زبانی اودھوجی

ہی کونسی جگہہ وہ جہان جلوہ گر نہین — رہتا ہی پاس تیرے پہ تجکو خبر نہین
تیرا ہی دل ہی عرش خدا کیا حرم مین ہی — مہمان گھر مین چھوڑ کے لازم سفر نہین
گل طالب بہار ہی پامال حادثات — قائم ہی سر و اس سے خزان کا خطر نہین
سمجھا جدا جو دوست سے پروانہ جلگیا — دیکھو جلا اسی مین سمندر کا پر نہین
سیکھے طریق عشق کا کوئی چکور سے — ہو چاند پر نگاہ شرر سے ضرر نہین
مین نے پکارا یار کو دامان کوہ مین — آئی ندا کہ تو ہی ہی کر شور و شر نہین

احقر جو دل ہو صاف ترا مثل آئنہ
دیکھہ اسمین کون بیٹھا ہی تو ہی اگر نہین

سن ہو گئین اودھو کی غزلخوانی کو سنکر — تردید مین تحریر غزل کر کے سنائی

غزل زبانی گوپی

فراق یار مین عشاق کیا کیا رنج سہتے ہین — دکھائی کیون نہین دیتے اگر وہ لبمین رہتے ہین
نظر کیون آیکہ پائی پہ عاشق کی نہین کرتے — غلط ہی حاضر و ناظر جو عارف انکو کہتے ہین
وہ خشک و تر مین ہین گر کیون قدم رنجہ نہین کرتے — یہان ہین خشک لب آنکھونکے سوتے دونون بہتے ہین
وہ ہم گر ایک ہین قاصد مجھے پھر کسنے بھیجا ہی — کیا ہی کس نے وعدہ وصل کا ہم کسکو جیتے ہین

ہمارے پاس گر ہین وہ یہ کسکا ہی پیام آخر
کہا ہی کس سے احقر کون صاحب اسکو کہتے ہین

غش کھاکے گرین گاہ کبھی ٹوٹ کے روئین
بیتابی کی تحریک سے اُٹھ بیٹھہ لگائی

اس بیچ مین اودھو کا ہوا وان پہ گذارا
حیران ہوے اک محفلِ بسمل نظر آئی

اودھو جی قریب آکے لگے پوچھنے اُنسے
کیا حال ہی کسکے لیے یہ شکل بنائی

دیوانون نے دیوان مصیبت کا جو کھولا
چھوٹی سی غزل چھانٹ کے اودھو کو سنائی

غزل از طرف گوپیان

کیا حال کہون درد نمین کہان چلکے دہائی
جو دل پہ ستم کرتی ہی جانان کی جدائی

سونے کی جگہہ غش ہی غذا لخت جگر ہی
پانی کی جگہہ نہر ہی چشمون سے برآئی

جسدن سے کہ موہن ہوے مدھبن کو روانہ
ظاہر مین تو کیا خواب مین بھی نیند نہ آئی

سب آب وطعام اپنا گیا یار کے ہمراہ
حیران ہون کہ کیون روح زتن سے بدرائی

کیا پوچھتے ہو حال مصیبت زدگان کا
ہی بڑھکے غمِ مرگ سے دلبر کی جدائی

چاہا کہ کسیطرح دل اُلجھا ویسے چھوٹے
کب زلف کی زنجیر سے ہوتی ہی رہائی

بے جرم خفا مجھسے جو دلدار ہی اقدس
شاید کہ کسی غیر سے ہی آنکھہ لڑائی

مہجورون سے اودھو نے سنا جبکہ یہ احوال
فرمایا کہ اس درد کی لایا ہون دوائی

گھنشام نے سمجھانے کو بھیجا ہی تمہارے
متھرا سے ہون آیا جہان ہتے ہین کنہائی

یہ کہکے لگا کھولنے وہ گیان کی گٹھری
عرفان سے بھری ایک غزل اُنکو سنائی

غزل زبانی اودھو جی

وہ عاشق خام ہی جو خود کو جانا نسے جدا سمجھے
اُسے موجود جانے اور وجود اپنا فنا سمجھے

کیا گوپلین گھر اُسنے شکایت ہجر کی کیسی
اگر دلمین نہین ہی تو مقام اُس بت کا کیا سمجھے

نہین خالی کوئی شی حسن جانان سے نظر آتی
دوئی گر بیچ سے اُٹھے خدا ہی کو خدا سمجھے

رگِ گردن سے ہون نزدیک جانان نے کہا ہمسے
وہ حق سے دور ہین جو حق کو ہین فوق السما سمجھے

کیا ذکر کوئی اُنکا کھلونہ تو اُٹھالے
بے طرح بگڑ کر کے بپھرتے تھے کنھائی

کیا گھر مین ٹھہرتے تھے فقط کھیل سے تھا عشق
بن جانے کو ہر روز بگڑتے تھے کنھائی

رہتی تھی مجھے فکر جو معلوم تھی عادت
جسوقت جو شی مانگی اُسیوقت بنائی

ان عادتون سے اُنکی وہان کون ہی واقف
کسوقت لگی بھوکھ ہی کیا چیز ہی بھائی

اودھو کبھی ہر کرتے ہین وان یاد ہماری
یاپا کے نیا راج وہ سب بات بھلائی

انسان ہی کچھ اُنکے نہین نجم سے خرین ہین
گایون نے بھی بچھڑون نے بھی لو اُنسے لگائی

نزدیک ہوا وقت جو گھر آنیکا بن سے
تکتی ہین اُٹھا کانونکو نبسی کی سدھ آئی

اب نند کھرگ جاتے نہین گاے گنانے
ہی قہر بسر سے ہو جو پری مین جدائی

اودھو نے کہا دھن ہو تم نند جسودا
جو کرشن سے اسطرحکی لو تمنے لگائی

تم پر بھی عیان ہو گیا اطوار سے اُنکے
بھگوان سو یمبھو کے ہین اوتار کنھائی

نرگن ہین نراکار ہین نرلیپ نرنجن
اُنکا نہ کوئی باپ نہ مادر ہی نہ بھائی

اُنکو نہ تعلق ہی نہ نفرت ہی کسی سے
اپنا نہ کوئی غیر نہ قربت نہ جدائی

ہر چیز مین ہر جا پہ ہی ہر وقت وہ موجود
متھرا سے علاقہ ہی نہ گوکل سے جدائی

آزار کا باعث ہی یہی وہم تعین
تعمیم مین تخصیص کی جو قید لگائی

وہ پاس تمھارے ہی سدا کس کے ہو جویا
لڑکے کو لیے گود مین دیتے ہو دوہائی

کیا نند تمھین بھولگئین گرگ کی باتین
کیا دور تھے جب اندر نے سہت تھی سنائی

متھرا سے سکھا آئے ہین گھنشیام کے اودھو
سب برج مین تشہیر اس اخبار نے پائی

سب گوپیان سن سنکے چلین اپنے گھرون سے
دیوانون کے لشکر نے گویا صف تھی جمائی

سب جمع ہوئین راہ مین باحال پریشان
جاکر یہ خبر ایک نے رادھا کو سنائی

کہنے لگین اب لینے کو کیا برج مین آیا
اُجڑی ہوئی بستی ہی تف غم کی جو لائی

دولت جو تھی سو لیگیا اکرور ہی پہلے
کسواسطے یہ آئے ہین کیا دلمین ہی آئی

اُنھین کو نورین ہوے باپ سے رخصت — اک روز مین سب علم پڑھے رام وکنھائی
کی عرض گرو سے کہ ہمین کیجیے رخصت — پر ہمسے طلب کیجیے جو شی ہو خوش آئی
فرمایا کہ فرزند ہوے گرچہ منگا دو — دنرات کے ہو رنج سے مادر کو رہائی
دریا مین در آئے درمقصد بکف آئے — شاگرد نے اوستاد کو دی لاکے بدائی
شاگرد سے دلخواہ صلا ہاتھ جو آیا — سرخم کیا اوستاد نے کی مدح سرائی
اُستاد سے رخصت جو ہوے بیٹھ کے رتھ پر — متھرا کی طرف دونون نے تب باگ اُٹھائی
ماں باپ کے آکر کے ہوے دونون قدمبوس — نورین کے درشن سے ضیا آنکھ نے پائی
اک روز سر بکرشن نے اکرور کو بلوا — فرمایا کہ جدبنس مین ہی تمکو بڑائی
فرزندونکی کُنتی کے خبر لائیے جاکر — آمادہ کین اُنکا چچازاد ہی بھائی
شبگیر کیا سُنتے ہی اُس سمت کو اُسنے — سب وانکی حقیقت اُنھین آکر کے سُنائی
کاشانہ کُبجا مین گئے وعدے کے موجب — فرش اُسنے کیا آنکھون کو بھولی نہ سمائی

جانا اودھو کا برج مین واسطے سکھلانے گیان کے گوپیونکو اور پھر واپس آنا متھرا کو

دھیان آگیا کچھ برجکا دہان اودھو کو بھیجا — ہی شاق مری نند جسودا پہ جدائی
جلتی ہین شب و روز میرے عشق مین گوپی — ہی گیان کا اُپدیش فقط اونکی دوائی
اودھو ہوے فی الفور سو برج روانہ — تھی مغز مین بو علم الٰہی کی سمائی
اک آن مین کرطے مکان برجمین پہونچے — سنسان عجب برج کی بستی نظر آئی
اُٹھ کر کے ملے نند جو ہین اودھو کو دیکھا — جسدا بھی خبر سُنتے ہی باہر نکل آئی
بیٹے کا سکھا جان کے کی خوب سی خاطر — پوچھا کہ کہو خوش تو ہین بلبرام وکنھائی
کیا بھول گئے جاکے دہان یاد ہماری — گر ہان نہ سمجھتے تو یہی کہتے کہ دائی
کانٹے کی طرح دلمین کھٹکتے ہین ہمارے — جسطرح لڑکپن مین جھگڑتے تھے کنھائی
کیا دیر ذرا دیر رہین ہین جو ہو جاے — لکھن نہ ملے صبح کرین سخت لڑائی

جل جاے رسن رہتی ہی پر شکل وہ قائم
معدوم تھین وہ دیتی تھی گو شکل دکھائی

صحرا سے کوئی کہتی تھی کیون سبز ہی ظالم
کیا ہجر کی لو گرم نہین اسطرف آئی

جمنا سے کوئی کہتی تھی کیا لیتی ہی لہرین
سوکھی نہ تف ہجر سے کچھ شرم نہ آئی

کیون سبز ہی اے کوہ پڑے تجھپہ نہ پتھر
کیا سخت ہی موہن کی تجھے یاد نہ آئی

گھنشیام ہین متھرا مین نہین برجمین ہی مور
کیا دیکھکے اسطرح کمک تو نے مچائی

وہ ماہ ضیا بخش ہی متھرا مین چکورو
کیون بھیدہ ہنس ہنسکے میری جان دکھائی

فریاد یہان کرتا ہی کسواسطے چاتک
مدھ بن کی ہوا کھاتے ہین ان کرشن کنھائی

مجنون کی طرح دلمین بسی دشت نوردی
رہتی تھی سدا صامت وناطق سے لڑائی

رہنور کبھی باد صبا کرتی تھین قاصد
کی طرح غزل جو یہ زمین انکو خوش آئی

غزل

کہنا یہ صبا شاق ہی اب درد جدائی
ہو یار کے کوچے مین اگر تیری رسائی

اس دشت مین پھرتا ہی بھنور باد ہوائی
جا پڑھکے سنا یار کو طومار جدائی

معلوم کوئی قید کوئی کوئی طپان ہے
کاکل نے دسا باندھ لیا شست لگائی

دو کر گئی وہ نیم نگہ ایک سرے سے
ناچار شش و پنج مین ہین بھر دوائی

بیمار تیرا دیکھکے کہتا ہے مسیحا
ہی داروے نوشین لب یار دوائی

کجا یہ کرم اور ستم پر یہ ستم ہی
دل بہ گیا خون ہو کے بجث چونک لگائی

اکدن وہ تھا ہم سب کے لیے کوہ اٹھایا
دیتے نہین اب رنج سے احقر کو رہائی

جانا سری کرشن کا اجین کو واسطے سیکھنے علم کے اور بھیجنا اکرور کو ہستناپور مین

بدیو نے اک روز مشیرون کو بلاکر
فرمایا کہ بے علم ہین بلرام و کنھائی

تجویز معلم کرو تعلیم کے قابل
عالم بھی ہو عابد بھی نہ زاہد ہو ریائی

کی عرض کہ اجین مین تحقیق سنا ہی
سندیپن ان اوصاف مین مشہور خدائی

یہ سُنتے ہی سُن ہوگئے جون صورت تصویر — سب کہنے لگے روح نے کی تن سے جدائی
پانی کوئی خس کوئی کوئی خلخہ لایا — نشتر دیا سکتے کی علامات جو پائی
آہوش مین شوہر سے کہا پیٹ کے چھاتی — بے کرشن کے صورت مجھے کیون تمنے دکھائی
کچھ بس نہ چلا تھا تو بھلا ڈوب ہی مرتے — کیا کرکے یہان برجمین آئے ہو کمائی
دشرتھ کی کتھا کیا نہ پڑی کان مین اتبک — دی جان جو فرزند کی تھی شاق جدائی
کہنے لگی شرمندہ ہونمین تجھسے کنھیا — جان تن مین رہی جبکہ سہی تیری جدائی
باندھا تجھے جن ہاتھونسے وہ ہاتھ نہ ٹوٹے — وہ آنکھ نہ پھوٹی جو خفا ہوکے دکھائی
ہوتے ہی سحر متھی تھی تیرے لیے مکھن — اب کسکو کھلاونگی تو ہی دور کنھائی
کھائے مجھے لیتے ہین جو رکھے ہین کھلونے — روتے ہین گوُ بچھڑون نے ہی خاک اُڑائی
اب کسکے لیے جلد بناؤنگی رسوئی — سب زہر ہی چھیکے پہ جو رکھی ہی ملائی
نند آئے ہین متھرا مین سہر کرشن کو چھوڑا — رادھا کو کسی نے یہ خبر جاکے سُنائی
ہکہک ہولگی کہنے کہ چل ہوش کدہر ہی — کیا شب کو تجھے خواب نے یہ شکل دکھائی
اُسنے کہا پیاری مین ابھی آتی ہون دیکھے — رو رو کے جسودا نے عجب شکل بنائی
رادھا نے کہا آہ یہ کیا ہوگیا یارب — چلتے ہوے کچھ بات بھی کہنے نہین پائی
بیتاب ہو بس رونے لگی بندھگئی ہچکی — بیدم ہوئی کچھ دیر تلک سانس نہ آئی
فی الفور لیا گود مین تب ایک سکھی نے — کی باد زنی خس بھی بھگو کر کے سُنگھائی
نل پر گیا سب جمع ہوئین برجکی سکھیان — اک آہ بھری سرد جو ہین ہوش مین آئی
تھی ایک سے اک مضطرب الحال زیادہ — گو زندہ تھین پر چہرے پہ تھی مُردنی چھائی
ہوتا تھا وہ سب لوٹا ہوا قافلہ معلوم — یا چادر ارزنگ تھی مانی نے بچھائی
کچھ بات کسی سے نہ کوئی کرتا تھا گویا — دُکان تھی دوالی کے کھلونون کی بنائی
کچھ کام نتھا گھر سے نہ لوگون سے نہ شوسے — سُدھ سب نے خورد خواب کی تھی لے بھلائی

رخصت کرنا بسدیو جیکا نندجی کو متھرا سے

نندراے کو بسدیو نے اک روز بلاکر
فرمایا تمھارے نہین احسان سے رہائی

فرزندون کی مانند رکھا لڑکون کو میرے
تمنے دیے گویا ہمین بلبھدر و کنھائی

ہرگز سے بھی کم اسکا عوض تمسے جو کیجے
کب کانچ عوض لعل کے ہو سکتی ہے بھائی

تا زندہ ہین ممنون ہین مشکور تمھارے
تم جانتا طفل اپنے ہی بلبھدر و کنھائی

دی اُنکو یہ کہکر کے بہت دولت و حشمت
پوشاک جو خود پہنے تھے وہ اُنکو پنھائی

پھر ہر کے سکھاؤن کو دیا مال و جواہر
ہیرون سے اہیرونسے ملاقات کرائی

روتے تھے سکھا کرشن کے نندراے سمجھتے
سمجھانے لگے تب اُنھین بلبھدر و کنھائی

فرزندون سے بڑھکر کے ہمین لاڈلے آئے
ماں باپ حقیقی سے نہ یہ بات بن آئی

اس لفظ کے سُنتے ہی لگے کانپنے تھر تھر
غش کھاکے گرے نند جو تا سر نہ آئی

آہوش مین فرمایا کہ اب تک تھے ہمارے
بسدیو پسر ہوگئے یان ہاے کنھائی

کچھ رحم بھی آیا نہ بڑھاپے پہ ہمارے
کیا دیکھکے ہم برج مین جیوینگے کنھائی

تب ہرنے کہا نند سے کیون روتے ہو بابا
دل تم مین ہے گو ہوتی ہے ظاہر مین جدائی

کچھ فاصلہ نندگاؤن سے متھرا سے نہین ہے
دل کب یہان بہلے گا جہان باپ نہ مائی

بھائیو میتا کو دکھی ہونے نہ پاوین
بھیجا کرین نت ہمکو وہی دودھ ملائی

یہ کہکے مرخص کیے سب برجکے باسی
یارب ہو منظور سے ناظر سے جدائی

راہی ہوے سب گھر کو اودھر جاتے تھے تکتے
ہرگز نہین اُٹھتا تھا قدم ہاے جدائی

القصہ گئے برج کو جون توین وہ بہ مشکل
جانے وہ ہوئی ہونے سے جانان سے جدائی

جسدانے کہا خیر ہے کیون آئے ہو تنہا
فرزند کہان ہین مرے بلبھدر و کنھائی

رو کر کے کہا نند نے کیا کہتی ہے نادان
وان ہوگئے بسدیو سون رام و کنھائی

ہر چند کہا مین نے مگر ساتھ نہ آئے
مجبور چلا آیا نہ کچھ مجھسے بن آئی

یہ گھات مین تھے اُسکی وہ تھا گھات مین انکی — وہ ڈوب کے آتا تھا یہ دیتے تھے جھکائی
کی گرسلگی اُسنے دیا ہرنے اڑ نگا — گر گا ذری کی اُسنے تو سر چنگ چکھائی
کی اُسنے شتر غلط تو کی کرشن نے کیلی — پنجے کے ملاتے ہوے دی توڑ کلائی
کی اُسنے دو دستی کیا چت چار وہی شانے — جون اُسنے زمین پکڑی تو چت اُسکو دکھائی
چانڑور کو شکیرشن نے جسطرح پچھاڑا — بلدیو نے مشٹک کو وہی شکل دکھائی
وہ بخت غنودہ جو اکھاڑا تھے جگاتے — پھیلاکے وہ پاسوئے زبس غیند جو آئی
وہ کنس جو بھانزاغ صفت جھونجھ مین بیٹھا — کی باز صفت اُسکی طرف بال کشائی
اک لات جڑی دھڑ سے گرا چرخ جو کھایا — کان کان تو بہت کرتا رہا کچھ نہ بسائی
جمنا کی طرف بال پکڑ کھینچے لائے — دی خلق کو اور اُسکو کشاکش سے رہائی
متھرا کا اوگرسین کو سردار بنایا — مان باپ کو دی قید سے جاکر کے رہائی
آنکھون کو ہوا چین جو نورین کو دیکھا — سلک دُر اشک اُنکی نچھاور کو نہائی
مُنھ اُنکا لگی چومنے لے گود مین مادر — الفت نے ندی شیر کی چھاتی سے بہائی
تب دست ادب باندھ کہا دونون نے اُنسے — تکلیف ہمارے ہی سبب تمنے اُٹھائی
بچپن کے تماشے کے عوض رنج یہ دیکھا — اس شرم سے تا عمر نہین عہدہ برائی
صد شکر کہ پاداش مین اس جور و جفا کے — لائق جو سزا چاہیے وہ کنس نے پائی
مان باپ کو از بسکہ ہوا جوش خوشی کا — بلوا کے گرگ مُن کو یہ تقریب سنائی
لڑکے یہ رہے آج تلک نند کے گھر مین — قوم اپنی کے آداب کی تعلیم نہ پائی
ٹھہرا کے دن اچھا انھین زنار پہناؤ — پابند ہون بے قیدی سے ہوجاے رہائی
گایتری کا منتر اُنکو گرگ مُن نے سنایا — زنار دیا دھرم کی سب ریت سکھائی
مان باپ نے خوش ہوکے ہوس ولکی نکالی — دل کھولکے تا سکھ پدم دربھ لٹائی
متھرا مین ہوا گرم جو بازار خوشی کا — ٹھنڈا ہوا غم بھجر نہ وہان شکل دکھائی

جب دانتون کا بھی شاہر خا اُسنے لگایا — کج ہوگئے فرزین کی طرح ضرب بچائی
منصوبے کیے اُسنے بہت طرحسے قائم — ششدر ہوا جب کرشن نے دی اسکو جھکائی
دم اُسکی پکڑ گرو بہت دیر گھمایا — چکرا کے گرا کھیت رہا سانس نہ آئی
منھ اُنکے چڑھا سیلے دانت اُسکے اُکھاڑے — شمشیر وہی دونون برادر نے بنائی
کاندھے پہ دھری ہاتھی کے دانتونکی جو جوڑ — بدلی مین مہ نو کی سی ہیئت نظر آئی
چا پہونچے جہان کنس کا قائم تھا اکھاڑا — تھے مشک و چانڈور پہلوان دو بھائی
سب گرد کھڑی فوج تھی سردار تھے بیٹھے — سب خلق تماشے کے لیے تھی اُمڈ آئی
تھا کنس نے اونچا سا مچان ایک بنایا — بیٹھا تھا سمجھکر کہ نہین یہان ہی رسائی
ہل چل پڑی محفل مین سُنی کرشن کی آمد — کی کرشن نے اُسدم عجب اعجاز نمائی
اطفال نے ہمجولی تصور کیا ہرکو — جون مرد مسن پرونکو دیتے تھے دکھائی
بانکون نے کہا بانکا کہا سیدھون نے سیدھا — عشاق کو معشوق کی صورت نظر آئی
گیانی نے کہا گیانی کہا جوگی نے جوگی — راجون کو جھلک راجکمارونکی دکھائی
نظرون مین پہلوانونکی تھے مثل تہمتن — راجاکو وہ چھب مرگ مجسم نظر آئی
چلایا انھین قتل کرو جانے نہ پاوین — کی نند کے لڑکون نے بہت آج ڈھٹھائی
خم ٹھونک کے چانڈور ہوا ہر سے مقابل — بلبھدر نے مشک سے اُدھر آنکھ ملائی
حضار کا اُسوقت ہوا حال دگرگون — آپس مین لگے کہنے کہ کیا ظلم ہی بھائی
دیکھو تو کہ یہ جوڑ ہی یا جور ہی یارو — کس طرح کی ظلمت ہی دل کنس پہ چھائی
آہو سے یہ بدمست ہی ہاتھی کو بھڑاتا — لو دیو سے انسان سے ہوتی ہی لڑائی
ہم پنجہ کہین باز کبوتر سے ہوا ہی — شاہین سے قمری بھی کسی نے ہی لڑائی
گھر اُٹھ چلو اسجا سے کہ ہی خیر اسی مین — دیتی نہین اسجا پہ ہمین خیر دکھائی
خم ٹھونک اکھاڑے مین ہر کرشن جی کودے — دونون مین ہوئی دیر تلک ہاتھ ملائی

وہ ناگ پھنی ہوگئی جون سرو گل اندام — وہ رنگ اڑا چنپئی رنگت نکل آئی
نارنگی پھلین ہوگیا بیگن کا جھرتا — کیلے کی گھر کندرو نے نظرون سے گرائی
کوئل کا ہوا اوج کیا زاغ نے پرواز — آپہونچے ہرن تیجو کی جوڑی وہ بھگائی
دی سیب نے اُن بال کے آمون کو خجالت — تربوز نے دکان اُنکے نریل کی اُٹھائی
ٹیڑھی تھی وہ جسطرح شجر ڈھانک کا کہنہ — سانچے کی ڈھلی سونے کی پتلی نکل آئی
کتھری سے کٹھل کی بھی وہ تھی پیٹھ جو روکھی — کیلے کے نئے پتے سے چکنی نکل آئی
شدت سے بوائی کے کف پا تھی جو جھانوان — مخمل کے بچھونے سے خلش خار کی پائی
حیران ہوئی دیکھکے سب خلق وہ صورت — انسان ہی یا حور فلک سے اُتر آئی
آگے جو بڑھے اُسنے لیا دوڑ کے دامن — کی عرض کہان جاتے ہو ایجان کنھائی
اب کیجے مرے کلبۂ احزان کو منور — ای شمع نہانخانۂ دل کرشن کنھائی
آئینگے ترے خانۂ دولت مین ہم اکروز — بالفعل ہمین کنس کی کرنا ہی دوائی
راہی ہوے جون پیک نظر کنس کی جانب — پہونچے وہان جسجا تھی کمان اُسنے دھرائی
چلاکے کہا ڈیوڑھی کے دربانون نے ہشیار — ہی بار کی خواہش تو کرو چلہ کشائی
چون تیر در آئے اُسیدم گھر مین کمان کے — لے ماموں کی وہ چاچی کمان جلد چڑھائی
کھینچا اُسے تا گوش نہ تیوری پہ بل آیا — ابرو کی طرح ایک وہ دوکرکے دکھائی
سوفار صفت ہونٹھون سے زہ زہ لگے کرنے — کیا چاشنی کانون کو خلائق کے چکھائی
جس گوشے مین جون باغ کمان کنس تھا بیٹھا — اُس تودہ کی جانب کو چلے تاک لگائی
دُم کج کیے اُس رخ سے چلا آتا تھا ہاتھی — پاس آئے جو ہر ہول مہاوت نے بتائی
چاہا کہ کرے مات وہ کیا برد تھا سمجھا — فرزین کی طرح کج ہوا پھر سونڈ چلائی
بدمستی مین آکر کے بہت کجروشی کی — تب کرشن نے گھوڑے کی اُسے چال دکھائی
جھلاکے کیا سونڈ ہلا کرشن پہ حملہ — تھے گرچہ پیادہ پہ ذرا چوٹ نہ آئی

کی عرض کہ تھا آپ کی قدرت کا تماشا — اب رنگِ کدورت سے ہوئی دلکی صفائی
بنکے کہا ہرنے کہ چلو دیر نہو جاے — کچھ دور پہ متھرا کی ترہٹی نظر آئی
اُس روز سکون ہرنے کیا شہر کے باہر — لے گوپ سکھانند نے شکل اپنی دکھائی
میدان مین لگے ساتھ سکھاؤن کے ٹہلنے — اک دھوبی کی وی شکل قضا کار دکھائی
دھوبی سے کہا آمین سے کچھ دے ہین کپڑے — اُسنے کہا خاموش ہو کیون موت ہی آئی
پہنتا ہی فقیرون پہ کہان جامۂ شاہی — کملی ہی اہیرون کے لیے حق نے بنائی
تب دھوبی کے پاٹے کا اُسے داؤن دکھایا — پھر سوند کے مرگھٹ کی اُسے راہ بتائی
گوالون سے کہا لوٹ لو پوشاک یہ ساری — کچھ آپ نے لی اور گوالون کو بچھائی
آنکلا اُسی عرصہ مین اُس راہ سے دزری — کچھ کر کے کتر بیونت وہ سب ٹھیک بنائی
جسدم کہ ہوئی صبح ہوے عازمِ دریا — تھے گرد سکھا بیچ مین بلرام و کنھائی
ناظر تھے در و بام سے سب ہانکے زن و مرد — تھا شور بپا آتے ہین بلرام و کنھائی
سو جان سے فدا ہو گئے سب دیکھکے صورت — کیا طالع بیدار نے یہ شکل دکھائی
آپس مین یہی کہتے تھے سب ہانکے زن و مرد — ہی نند پسر یہ جسے ہی برج کی رائی
اک نے کہا ہین اصل مین بسدیو کے فرزند — تحقیق مین کہتا ہون نہین باد ہوائی
طفلی مین انھین نے تھا کیا قتل بکی کو — بھیجا جسے راجا نے ہوا قتل وہ بھائی
کہتے ہین چھگلیا پہ گوردھن کو اُٹھایا — برہما نے بھی آکے وہان ناصیہ سائی
لے آیا ہی اکرور انھین برج سے جاکر — کچھ دلمین ٹھنی کنس کے سنتے ہین بُرائی
رستے مین چلے جاتے تھے جون کبک خرامان — ہنسکر کے ادھر دیکھا ادھر آنکھ لڑائی
دوچار ہوا اتنے مین اک کنس کا مالی — رخ دیکھ شگفتہ ہوا بنمال نہچائی
چندن لیے ظاہر ہوئی اک کوبری عورت — خوب اُس تن شفاف مین کی غالیہ سائی
سیکرشن نے جھٹ پاؤن سے پاؤن اُسکا دبایا — ٹھڈی ذرا لی ہاتھ مین اوپر کو اُٹھائی

دل تھام کے اُف کرکے گئی بیٹھ جسودا — حیرت زدہ کہتی تھی کہان کرشن کنھائی
سب گوپیان اک سمت کھڑی دیتی تھین ہم — تھی شرم مین اور عشق مین بیطرح لڑائی
تھا عشق نے چاہا کہ کرے دست درازی — پر شرم نے بیطرح اُسے آنکھ دکھائی
جون مجلس تصویر لگائے رہین ٹکی — وہی جبنلک اُس تھ کی اُنھین گرد دکھائی
جسدم کہ ہوا رتھ کا غبار آنکھ سے اوجھل — چکرا گئی بونڈل کی طرح خاک اُوڑائی
چاہا کہ لکھون برجکے مہجورون کا احوال — کس طرح جیے جبکہ ہوئی ہر سے جدائی
رنگ اوڑگیا کاغذ کا دوات آپکو روئی — شق ہوکے زبان خامہ کی باہر نکل آئی
ٹھہرایا رتھ اکرور نے جمنا کے کنارے — رگھیرون نے جسجا پہ دوپہری تھی منائی
رتھ پر سے اُتر غسل کو جمنا مین در آئے — بیٹھے رہے رتھ پر وہین بلرام و کنھائی
دریا مین اُترتے ہوے اس فکر مین ڈوبے — ہین گل سے نزاکت مین بڑھے رام و کنھائی
دنرات کھٹکتے ہین یہ گل آنکھون مین آسکی — کس طرح سے پیش آئیگا وہ کنس کسائی
لے چلتا ہون تو ہوتا ہی بدنامی کا ٹیکا — چھوڑون تو نہین پنجۂ ظالم سے رہائی
اس غوطہ مین آکر کے جو ہین غوطہ لگایا — کیا آب مین اللہ کی قدرت نظر آئی
دریا مین عجب نور کا معمور مکان ہی — ہین جلوہ نما تخت پہ بلرام و کنھائی
صف بستہ کھڑے اندر و برن جملہ ملائک — کرتے ہین کھڑے برہما و شیو ناصیہ سائی
گھبرا کے ذرا پانی سے سر جبکہ نکالا — دیکھا کہ اُسی رتھ پہ ہین بلرام و کنھائی
تھا باہر و بھیتر وہی موجود کرشمہ — کچھ دیر اُچھل کود بہت اُسمین مچائی
زنگ آئنہ دل سے کدورت کا جو دھویا — تب عین یقین نے اُسے شکل اپنی دکھائی
جانا کہ حقیقت مین ہین یہ بانی کو نہین — تب دست ادب باندھکے کی مدح سرائی
جسدم ہوئی اعمال ضروری سے فراغت — آئے وہان جسجا کہ تھے بلرام و کنھائی
ہر نے کہا دریا مین بہت غوطہ زنی کی — اشنان مین حضرت نے بڑی دیر لگائی

مچھلی کیطرح پھرتی تھی آنگن مین تڑپتی
کچھ ہوش رہا تن کا نہ کپڑون کی سدہ آئی

کیا فکر دن جاؤن کہان میرے گسیان
اکرور نے کیسی یہ خبر آکے سنائی

یہ گوپیون سے حال کہا جاکے کسی نے
جائینگے کہین صبح کو بلرام و کنھائی

اک پیک سیہ رنگ انھین لینے ہو آیا
ہی نند و جسودا نے بہت حشر مچائی

یہ سنتے ہی سن ہو گئین سب صورت تصویر
شکل آنکھون نے جون دیدۂ مقتول بنائی

تھراتی تھی چپ ایک کھڑی بید کی مانند
شبنم زدہ گل ایک پسینے مین نہائی

کھینچ آہ کوئی درد درونی سے کراہی
غش کھاکے گری ایک کہ پھر سانس نہ آئی

سر پیٹ کے سر سنگ پہ مارا کسی بت نے
اُف کرکے کہا کنس تجھے موت نہ آئی

برسانے لگی آنکھون سے اک بیر بہوٹی
ساون کی جھڑی ایک نے اشکون سے لگائی

اک نے کہا ہرگز نہین ہر جائینگے متھرا
ہی یان کیسی گلگشت کہان شہر مین پائی

اک کہنے لگی جانے مین ہی مجکو تامل
کب نند جسودا کو گوارا ہی جدائی

اک نے کہا ہان سچ ہی مگر کنس ہی ظالم
گر حکم نہ مانین تو بہت ہوگی برائی

شب بھر رہا آپس مین اسیطرح کا چرچا
اس سوچ مین دل بستہ رہین نیند نہ آئی

آرام کیا دونون برادر نے چچا پاس
پہلے ہی سے نیو قطع تالف کی جمائی

اُٹھ صبح کو اکرور نے رتھ اپنا منگایا
اسوار ہوے ساتھ ہی بلرام و کنھائی

نندرائے سے فرمایا کہ تم پیچھے سے آنا
لیکر کے سکھا ساتھ وہی دودھ ملائی

دل تھامے ہوے رتھ کے قریب آئی جسودا
کہنے لگی جاتے ہو کہان کرشن کنھائی

کل شام سے تم پاس ذرا میرے نہ آئے
کچھ ہمسے بھی ناتا تھا گئے بھول کنھائی

کسطرح سے بے دیکھے میرے پران رہینگے
پل بھر نہوے آج تلک اوٹ کنھائی

جانا ہی بہت دور چلو کرکے کلیوا
ہی تازہ بنا مکھن و مسری بھی ملائی

فرمایا کہ جلد آؤنگا گھبرا نہین میا
رخصت ہوے متھرا کیطرف باگ اٹھائی

بسدیو کا اک بھائی چچا زاد تھا اکرور
بلوا کے کہا ہین جو وہ بلرام و کنھائی

جا برج مین لے آ انھین ہمراہ بعزت
دل نے دیدار ہی کی شوق فزائی

فی الفور ہوے برج کو اکرور روانہ
مشتاقیٔ دیدار نے مہمیز لگائی

کہتے تھے کہ یہ آنکھ و سر یکدیش کا درشن
کیا طالع بیدار نے کی راہ نمائی

سعدین ہوے خانۂ اقبال پہ ناظر
سوتی ہوئی تقدیر نصیبون نے جگائی

طی مرحلہ کرتے ہوے نندگانون مین پہونچے
رستے مین ملاقی ہوے بلرام و کنھائی

کر شربت دیدار سے دو جام لبالب
سب تشنگی اپنے دل غمگین کی بجھائی

کی نند نے تعظیم بہت گھر مین اوتارا
پانوون پہ گرے آنکے بلرام و کنھائی

اکرور نے بھی دوڑ کے چھاتی سے لگایا
مدت کی طپش دل کی درس پا کے بجھائی

پھر دست ادب باندھکے کی عرض یہ ہر سے
بندون کے لیے فرط کرم مین ہی بڑائی

ہر نے کہا تو عم معظم ہو ہمارے
خوردون کی ہے تعظیم بزرگون مین بھلائی

کر نند نے پاشوئی بچھونے پہ بٹھایا
حاضر کیا سب کھانیکو پکوان و مٹھائی

فارغ ہوے کھانے سے دیا ہاتھ مین بیڑا
سونے کے لیے سیج بہت نرم بچھائی

دریافت کیا کنس کا بسدیو کا احوال
پھر باعث تشریف کی بھی بات چلائی

فرمایا کہ راجا نے کیا جگیہ کا سامان
بلوائے تماشے کے لیے رام و کنھائی

یہ سنتے ہی مرجھا کے گرے نند زمین پر
اک حالت افسردگی سب برج پہ چھائی

ہو باغ مین جسطور گذر باد خزان کا
اکرور کے مقدم نے وہی شکل دکھائی

ہمجولیون سے کہتے تھے ہر جوش خوشی سے
راجا نے بلایا ہمین کل جائینگے بھائی

خاموش تھے سناٹے کے عالم مین سکھا سب
تھی شاق بہت دل پہ کنھیا کی جدائی

سن ہو گئین جسدا جی کلیجے کو پکڑ کر
ایسا سے کہ اب تک نہ مرا کنس کسائی

کیا کام ہوان لڑکون کا دربار مین اسکے
کیا جانیے ظالم کے یہ کیا دل مین سمائی

لاکر کے انھین کھانے کو پکوان مٹھائی — رکھ سامنے آدر سے بصد پیار کھلائی
کہنے لگی ای نور بصر جان ہماری — ہی خیر کہو آج کہان دیر لگائی
ہرنے کہا بن مین تھا پڑا آج ہنڈولا — سکھیون نے پکڑ مجکو وہان دیر لگائی
مین بھاگتا تھا پر نہ وہان بھاگنے پایا — جھولے پہ زبردستی لیا مجکو بٹھائی
مجبور کی تقصیر ہی کیا جب ہوا بے بس — سن عذر خطا عفو کر اس جرم کو مائی
سن سنکے جسودھا تو لگی لینے بلائین — مین واری ہون تجھپر سے سر یکرشن کنھائی
جو ذکر ہنڈولے کا سنے یا کہ سناوے — دنیا کے ہنڈولے سے ہو مکت اسکی بھی بھائی

جانا سریکرشن جیکا متھرا کو اکرور کے ساتھ اور مارنا کنس کو

بلبھدر نے خلوت مین کہا کرشن سے اک روز — ہی برج کی گلگشت بہت تمکو خوش آئی
اب فکر کرو جس سے سبکدوش زمین ہو — اوتار کے لینے کی جو ہی علت غائی
وارد ہوے نارد بھی اسیوقت یکایک — کی عرض کہ دو غم سے فرشتون کو رہائی
فرمایا کہ تحریک کرو کنس سے جاکر — متھرا مین طلب کرنے کی تمہید بتائی
نارد ہوے صرصر کی طرح عازم متھرا — جا کنس کے دربار مین شکل اپنی دکھائی
پیش آیا بہ تعظیم بہت عجز سے راجا — مسند پہ بٹھا کرنے لگا ناصیہ سائی
رکھنے کہا مغموم ہی تو کسلیے راجا — شاید کسی دشمن نے ہی کی تجھپہ چڑھائی
کی عرض کہ آمادہ عداوت پہ ہین میری — وہ نند کے لڑکے ہین جو بلرام و کنھائی
جاتے نہین دونون کسی عنوان سے مارے — جبتک کہ وہ جیتے ہین نہین غم سے رہائی
فرمایا کہ ہرچند زبردست ہو دشمن — تدبیر نے شیرون کو ہی زنجیر پنھائی
تسخیر دو عالم کا ہی سامان ترے پاس — کیا طفل اہیرون کی دہل دلمین سمائی
بلوا کسی حیلے سے یہان کام ہی کتنا — کر قتل دیا قید ملے غم سے رہائی
رکھ کہکے ہوے عالم بالا کو روانہ — تب پیر خرد نے اسے تدبیر بتائی

تھا زیب گلو میگھ ملار ایک کے اوسدم
کھتاج کی لی ایک نے پنچم مین اٹھائی

شہرہ ہوا وہ بن مین رچا ہرنے ہنڈولا
بیکل ہوئین سب سنکے نہ پھر گھر مین کل آئی

بن بن کے چلین بن کو بسا شوق جو دلمین
اُس فصل مین زیبا تھی جو پوشاک بنائی

سوہی کوئی دھانی کوئی پچرنگ تھی ساری
چونری تھی اگر سرخ تو چس سبز لگائی

آپہونچین اُسی جلسے مین شامل ہوئین سب مین
گوپی صفِ بلبل ہوئین گا گا کے سنائی

گانے کا سمان بندھگیا دھن پہونچی سماتک
زہ زہ کی صدا زہرہ و ناہید سے آئی

اطراف مین آجمع ہوے وحشی و طائر
وحشت ہوئی کافور جو یہ نغمہ کی پائی

بڑھتا تھا کہین پینگ تو ڈر جاتی تھی رادھا
چھاتی سے لگا لیتے تھے تب کرشن کنھائی

جھوجاتا تھا جب شاخون سے اشجار کی جھولا
لاتے تھے گل و بار کو چن چن سے کنھائی

دیتی تھی بڑھانے کی قسم سکھیون کو رادھا
دل اُسکا دھڑکتا تھا یہ وحشت تھی سمائی

کہتی تھی اُتر ایک سکھی ایک سکھی سے
تو جھول چکی دیر سے نوبت میری آئی

اسطور غرض جھولتی تھین باری ہی باری
جب جھول چکین غسل کی رغبت اُنھین آئی

پوشاک بڑھا کر کے پہن ساریان خوشرنگ
جمنا کی طرف گاتی بجاتی چلی آئی

گفتار شکر بار نے اُن پستہ لبون کی
سامع کے تئین لذت مصری کی چکھائی

وہ غنچہ صفت دستۂ گل خرّم و خندان
پانی مین لگین کھیلنے با طرفہ ادائی

عکسِ بدنِ گلبدنان آبِ چمن مین
کیا صورتِ گلزار بدیعہ نظر آئی

تھی لجۂ خوبی کی جو ہر ایک شناور
غوّاصی مین بھی صنعتِ نو سب نے دکھائی

چھپتی تھی کوئی ہوتی تھی کچھ دیر مین ظاہر
ہو کر کے بہم کرتی تھی کچھ زور نمائی

کچھ دیر مین چلنے کا کیا گھر کو ارادہ
اب دیر ہوئی گھر کو چلو کرشن کنھائی

فرمایا کہ بہتر ہی وہی ہمکو بھی منظور
ہی مصلحت وقت وہی جو تمھین بھائی

تب بین بجاتے ہوے آپہونچے مکان پر
جسدا تھی کھڑی منتظرِ کرشن کنھائی

بجنے لگا ہر سمت مین پھر رعد کا ڈنکا — دنیا مین پھری راجۂ اندر کی دہائی
شہنائی پیہیون نے لی کوئل نے نفیری — مینڈک نے بھی نرسنگھے کی آواز ملائی
آٹھون پہر اور ارکی نوبت لگی جھڑنے — کرنائی جھکورون کی ہوا نے بھی بجائی
شاخون کے بنا ہاتھ شجر تال تھے دیتے — رقاصی مین بجلی نے اچھل کود مچائی
ہر سمت تماشائی تھین بگلون کی قطارین — آمادہ تھے طاؤس بھی نغمہ سرائی
اس فصل مین دی گوپیونکو دلنے یہ پرچپ — ہو لطف ہنڈولا جو رچین کرشن کنھائی
سیکرشن جو ہین مجمع عشاق کے دلجو — ہی مدنظر انکی انھین کا مروائی
آپہونچے اسیوقت وہ جمنا کی یکن مین — تھی ہاتھون سے لہرونکے جو جمنا نے بنائی
سب آپ کے تھا گوپیون کا غول تبھی ہمراہ — اس فوج کی رادھا کو ملی کارکیائی
بسو کرمان کو تر غیب سے رادھا کی بلاکر — فرمایا کہ دکھلائیے ہاتھونکی صفائی
فی الفور بنا لایا وہ خوش طرز ہنڈولا — خورشید کی مانند سراپا تھا طلائی
ازبسکہ تھا اقسام جواہر سے مرصع — نظرون مین کواکب کی چکا چوندھ سی چھائی
پھر اسپہ یہ طرہ کہ سچا پھولونسے اسکو — سب دامن صحرا مین مہک اسکی تھی چھائی
بیٹھے وہ دو گل گلشن خوبی کے بہم ہو — یعنی کہ سری رادھکا اور کرشن کنھائی
گلبرگ کی مانند کھڑی گرد تھین گوپی — زرورد کے مانند تھے رادھا و کنھائی
آجوش مسرت مین جھلانے لگین گوپی — چھیڑا جو ہنڈولے ایک نے رگ دل کی ہلائی
چلنے لگین اسوقت ہوا کی بھی جھکورین — ابر آگیا بجلی نے اچھل کود مچائی
تھا اوج پہ اوسکا طنبورے کا زمانہ — تھی بین کو تو بی نے محو تند پلائی
بربط تھا بطمی کی طرح مائل قلقل — اس جھانجھ مین پھر جھانجھ نے بک بک بھی مچائی
بجھا گیا بس ایک ہی کاسہ مین ربابی — مرجنگ کو کرتال نے سرجنگ چکھائی
سب خوش ہو سکھی ملکے لگین گانے ملارین — گھنشیام نے بھی شام مین تب بین بجائی

پنگھٹ کا پتا دیکے پتا دان گلی کا — پھر چیر ہرن کی بھی کتھا یاد دلائی
خجلت سے سر افگندہ تھے چپ چاپ سریکرشن — سب بھول گئے چال بنی کچھ نہ بنائی
جسدا سے کہا حال یہ پھر ایک سکھانے — گھیرے مین پڑے گوپیون کے کرشن کنھائی
للتا کو بسا کھا کو جسودا نے بلایا — فرمایا کہ دو کرشن کو محبس سے رہائی
للتا نے کہا اسمین نہین دخل ہمارا — رادھا کی رضامندی پہ محصور ہی مائی
رادھا کو بلا کر کے جسودا نے یہ پوچھا — کیون قید کیا کانھ کو کیا دلمین یہ آئی
ہنسکر کہا رادھا نے منگا دیجیے پھگوا — راضی نہین ہے اسکے سکھی ہوتی ہین مائی
خوش ہو کے جسودا نے دیا انکو جو مانگا — رخصت کیا دیکر کے انھین پان مٹھائی
سکھیان ہوئین دلشاد روان اپنے گھرونکو — گھر آئے رہا ہو کے سریکرشن کنھائی
اسطرح رہا حشن طرب ایک مہینے — سب لکھ نہ سکا خامہ بہت خاک اوڑائی
تھا غلبہ اگر انکو تو اونکو تھی نہ ہمت — گر کسر ادھر تھی تو ادھر فتح نمائی
ثالث ہوئی تب اتنے مین آ فصل بہاری — دونون مین ہوئی اسکے توسط سے صفائی

ہنڈولا جھولنا سریکرشن جیکا رادھا جیکے ساتھ

سیکرشن نے کیا خوب رچا جگ کا ہنڈولا — سب آمد و شد اسکی ہی جھولے کی جھلائی
ہی گاہ نشیب اسمین فراز اسمین ہی گاہے — پر جھولنے والونکو ادا اسکی خوش آئی
خوش ہو کے چڑھے جھولنپہ گاتے ہین ملارین — کچھ ڈر نہین گرنے کا یہ غفلت ہی سمائی
برپا کیے دو کھنبے بھی نیکی و بدی کے — اعمال کی پچڑ ہی ستونون مین لگائی
خواہش کی بلینڈی بھی ستونونمین جڑی ہی — مضبوط رسن طول امل کی ہی بنائی
تختہ بھی طبیعت کا عجب اسپہ پڑا ہی — تقدیر جھلاتی ہی بصد زور نمائی
چوکا جو ذرا نیچے وہ جھٹ سر کے بھل آیا — سب راگ گئے بھول چپیٹ ایک جو کھائی
جب حضرت گرما نے کیا کوچ جہان سے — تب ابر کے لشکر نے اودھر باگ اٹھائی

سب دن ہمین بچا چکے یہ گھر ہوا ہمین مشکل
ہمت سے پوشاک بھی سب نے طلائی

مشکون ہمین بچا چکے یہ تنگ بہت تھے تو تاتے
گاڑی بھی بھیر نے کی کلاون کی لدائی

تندکا دن بھید ہمین دھوپات تھی بچا چکے تھے
ڈھور ہمین سب کرن سوہین تھکہ سرائی

واقف وہ بھیر ون کی تھے ہی پہ بھی ہمین
پھر رنگ تھین بچا چکے ریان بتھوہ جلائی

جملہ دہمین ہوا تھا ہوا تریسا اسکو
جھوٹے پہ کلال سے مانگتے یہ بہتائی

ہاتھ نہ آئے تھے نکا فوٹ نہ ڈوٹے پہ تو بھی
سنتے ہی صدا ہوئے تھے کرشن کنھائی

کل کل ہوئی تھی بھیر جسدم تو ہوا
بجنے کی صدا دین ہو کچھ مجکو سوجھائی

اس پل ہمین خبر ہوئی کے وہ گو نیا دیا
کی عرض کہ برسانے کی ہو تم نے چڑھائی

سب کرشن نے بھی جلد سکھا اپنے بلائے
سب جمع ہو میدان ہمین اک ٹول جمائی

بچکاریان بھر بھیر کے ہوئے گوپ مسلح
جب دور سے دی گرد بھیرون کی دکھائی

آپہونچا پرا گوپیون کا چشم زدن مین
ابرو کا اشارہ ہوا جون آنکھ رمائی

بچکاریون کی بارہ چلی دونون طرف سے
رنگ سے گلالون کی نہ دیتا تھا دکھائی

کیا رنگ جما جنگ کا طرفین مین اسدم
دی لال سمندر کی وہان موج دکھائی

سب مونگے کی ڈالی کیطرح رنگ مین ڈوبے
اس بحر مین سرخاب صفت سب تھے شنائی

نظارہ کنان عرش سے کہتے تھے فرشتے
لو حوروں مین غلمانو نہین ہوتی ہے لڑائی

آپہونچی اسی عرصہ مین مٹ بھیر کی نوبت
بچکاریان لین چھین پکڑ کر کے کلائی

چلنے لگے تب تمغے جون گولہ دستی
کی آنکھین غضب سرخ پے چشم نمائی

ایک ایک سکھا پر ہوا سو سکھیون کا جھرمٹ
گھبرا گئے سب گوال لگے دینے دہائی

گھگیا کے خجل ہو کے امان مانگی سبھون نے
آزاد ہوئے جبکہ دیے اول کنھائی

ہاتھ آئے مریکرشن تو ہاتھ اونسے اٹھایا
ہاتھ آئی غنیمت تو ہی پھر ختم لڑائی

توڑے انھین پاکر کے تو پھر خوب پچھوڑے
جو دلمین غبارات تھے کی انکی صفائی

تکرار یہ ہوتی تھی کہ اتنے مین کسی نے — پچکاریون کی باڑھ لپک کر کے چلائی
جب بگڑی تو پھر سُنتا ہی بس کون کسیکی — سب پل پڑے غٹ پٹ ہو لگی ہونے لڑائی
موڑا نہ کسی نے بھی ذرا مُنہ کو کسی سے — ہر ایک نے طرفین سے ساونتی دکھائی
برسانے کے پچکاک پہ بہا رنگ کا دریا — اُوڑتا تھا عبیر ابر کی تھی فوج سی چھائی
اطراف مین چھایا تھا عبیر ابر کی مانند — کرتا تھا گلال اُسمین عجب برق نمائی
اولون کی طرح قمقمے پڑنے لگے پیہم — ساون کی جھڑی کا سا دیا ڈھنگ دکھائی
لت پت ہوے سب کینچ مین کیسر کی زن مرد — پہچان وہان دوست کی دشمن کی بھلائی
بس بس کی صدا رنگ کی ریزش سے بپا تھی — پچکاریون کی مار سے دیتے تھے دہائی
بلدیو کو کترا کے پکڑ لائی با کھا — لاتا نے لیا کرشن کو دیکر کے کنائی
مُنھ لال گلالون سے کیا رنگ سے پیلا — جھوکا جو عبیر آنکھون مین چکچوندھ سی چھائی
مردانہ لباس اُنکا لیا چھین سبھون نے — پوشاک زنانی اُنھین لیکر کے پنھائی
پیشانی پہ دی بیندی دیا آنکھونمین کاجل — ناگن کو بلا دونون کی پھر چوٹی گندھائی
لا سامنے رادھا کے کہا دیکھیے رانی — نندگانون سے یہ جوڑی گوالن کی ہی آئی
دونون سے کہا رانی کو دو پاسے لگونی — بے اسکے نہین قید سے ملنے کی رہائی
سیندور سے رادھا نے بھرین دونونکی مانگین — پھر پاس بٹھا دونونکے گلگچ بھی چکھائی
غافل جو ذرا گوپی ہوئین جوش خوشی سے — چالاکی سے سیکرشن ہوے وانسے ہوائی
بلدیو رہے قید چلا کچھ بھی نہ چھل بل — کی سبکی خوشامد تو ملی اُنکو رہائی
گوالون نے کہا خوب بنے تاڑی بجا کر — خاموش خجالت سے تھے بلدام و کنھائی
رادھا نے کیا سکھیون سے اک روز یہ شورہ — نندگاؤن پہ بہتر ہے کہین آج چڑھائی
خوش ہو کے کہا سکھیون نے تجویز یہ اچھی — سیکرشن نے اوس روز بہت کی تھی ڈھٹھائی
اُسدن کا للاجی کو مزہ آج چکھا دین — جو فحش کہا اُسکی کرین چشم نمائی

گرمی مین کبھی سیر شب ماہ کی کرتے — تھی موسم گل مین کبھی گلگشت نمائی
غل کرتا ہوا آیا جو پھاگن کا مہینا — اک سمت سے سب برج نے کیا دھوم مچائی
بے جام و سبو مست ہوئی برجکی خلقت — آغاز زن و مرد نے کی ہرزہ درائی
ریزش سے گلالونکی ہوئین لال تھین آنکھین — اُڑنے سے عبیرونکے گھٹا عرش پہ چھائی
ہر ایک کے تھا زیب بدن کیسری باگا — کی تھی غم ایام پہ ہر اک نے چڑھائی
پھٹیون مین عبیرونکی گلالونکی تھی بارت — تھی گولہ دستی کی طرح قمقمہ سائی
دارو تھے لیے رنگ برنگ اپنے وہ ہمراہ — پچکاریون کی سب نے تھی بندوق بنائی
تن تن کے بہت مارے دھمارونکے دھماکے — کڑکھے کی جگہ گالی کی بوجھار لگائی
نقارۂ جنگی کی جگہ دف تھے بجاتے — نعرہ کے عوض ہولی کی تھی نغمہ سرائی
سیکرشن نے اس فصل مین لے گوالون کو ہمراہ — برسانے مین کی آپ نے مدہ بن سے چڑھائی
آہونچا قرین گانون کے جب کرشن کا لشکر — رادھا کو خبر جاکے کسی نے یہ سنائی
فرمایا یہ سکھیون سے کہ جادھاؤ کو روکو — اچھا نہین گر گانون مین یہ فوج در آئی
اس حکم کے سنتے ہی بجا جنگ کا ڈنکا — فوج انکی بھی سب گانونکے باہر نکل آئی
آگے ہوئی سب کے جو بسا کھا تھی ہراول — چندراولی نے صف تھی چنداول مین جمائی
للتا تھی جو شیر نغار و بر نغار پر مودا — تھی قلب مین کی رادھکا نے جلوہ نمائی
شامل ہوئی لیکر کے گہرا ایک بسالا — چترا نے تھی چھاپے کے لیے گھات لگائی
للکار کے للتا نے کہا کیا ہے ارادہ — پھر جایئے گھر اپنے اسی مین ہے بھلائی
گر جنگ کی خواہش ہی تو پھر دیر ہی ناحق — یہ گوے ہی میدان یہی چوگان ہی بھائی
ہنسکر کہا سیکرشن نے پھگوے کے مین طالب — سالانہ مقرر ہی کرو اسکی ادائی
للتا نے کہا اسکے دکھا کر کے انگوٹھا — لوکر کے عوض آکے سر دست کنھائی
سیکرشن نے للتا سے کہا بڑھکے نہ بولو — انگشت نما ہوگی بنیگی نہ بنائی

کالی نے ادھر کھینچا شکنجے مین پھنون کے — بنمالی نے پھن توڑے جسامت جو بڑھائی
یون پھرتے تھے چالاکی سے کالی کے پھنو پر — جیون صاعقہ بادل مین گئی پھر نکل آئی
جب سست ہوے چست جو تھے اُسکے سب اعضا — بیتاب ہوا نخوت و پندار بھلائی
جس زہر سے لاکھون کو دیا جام اجل تھا — بیکار ہوا زہر وہ سب کچھ نہ بن آئی
جب آن بنی جان پہ ہوا مار پریشان — جمع آکے ہوئین ناگن و کی مدح سرائی
کالی سے کہا خالی کر اس دہ کو تو حالی — سر پر قدم پاک کی اک چھاپ لگائی
ایمن ہو روانہ ہوا سیمرغ کے ڈر سے — سکھدیو نے راجہ کو یہ سب شرح سنائی
ظاہر لب دریا پہ ہوے کالی کے اسوار — سب خلق کے خوش ہونیکو بنسی بھی بجائی
دریا پہ کھڑے روتے تھے نندا و جسودا — سمجھاتے تھے ہلدھر کہ نہین خوف ہی رائی
دریا سے سریکرشن جی تب کانپتے نکلے — پانی کی کسی شخص نے جون سردی ہو کھائی
چالاکی سے نندجی نے لیا گود مین ہر کو — بیتاب جسوداجی بھی دوڑی ہوئی آئی
آجانے سے ہو جان کے جون مردہ کی صورت — گوپون کی اُسیطرح سے صورت نظر آئی
ہنستے ہوے سب گوپ چلے گھر کو خوشی سے — کچھ دور پہ جاکے بسے رات جو آئی

آگ پینا سریکرشن جی کا

آپہونچی قریب آگ لگی شب کو جو بن مین — سوتے سے کھلی آنکھ قیامت نظر آئی
گوپال کو اُس حال مین گوالون نے پکارا — نوش آگ بھی کی آپ نے جان سبکی بجائی

ہولی کھیلنا سریکرشن جی کا سکھیون سے

سریکرشن مراری جو ہین سکھونکے سرومن — مبذول سدا سکھیون پہ ہی لطف نمائی
منظور تھی ہر وقت سدا سکھیونکی خاطر — جو دل مین اُمنگ اُنکے اُٹھی کرکے دکھائی
ہر فصل مین تھا رنگ نیا بزم طرب کا — ہر روز نئے ڈھنگ پہ تھی کامروائی
دریا کی کبھی سیر کبھی راس کی لیلا — ساون مین ہنڈولون کی سرانجام نمائی

فرمایا بہت دور سے لایا ہون یہ بچھڑے — آزردہ نہو دیر اگر ہو گئی بھائی
جیونار کا یہ کہکے وہی ڈھنگ جمایا — سب چھاک اسیطرح سے بھر بیٹھکے کھائی
جب شام ہوئی بچھڑونکو لے گھر کو سدھارے — نندگاون کے نزدیک پہونچ بین بجائی
گھر گھر سے صدا سنتے ہی سب گوپیان دوڑین — سب آتش غم آب سے درشن کے بجھائی
جسدا سے کہا گوالون نے سیکرشن نے سبکی — اک اژدر پُر زہر سے جان آج بچائی
اژدر کی کتھا سنکے جسودھا ہوئی ششدر — سر پر سے تصدق کیا لالون اوراٹی
ہر جند ہی مسری کی ڈلی برج کی بھاکھا — اردو بھی ہی بے شائبہ شکر کی مٹھائی

کالی ناتھنا سریکرشن جی کا

آنکلے جو اک روز چراتے ہوے بچھڑے — بیٹھے لب جمنا پہ گلیم اپنی بچھائی
بچھڑون نے پیا پانی سکھا جو بہ نہانے — بیہوشی یکایک وہان ہر ایک پہ چھائی
معلوم ہوا زہر کے کالی کا اثر ہے — سب جی اُٹھے یکبارگی بوی جو سنائی
تب کالی کے اخراج کی تدبیر نکالی — لیکر کے سکھا ساتھ وہان آئے کنھائی
تب گیند لگا کھیلنے ہر سے سریدامان — جمنا مین گرا گیند لگی ہونے لڑائی
ہرجی کی کمر تھام کے بولا سریدامان — کیون پھینک دیا تمنے میرا گیند کنھائی
پر کے ہو زیادہ سری کرکرے سکھون سے — پر آج بھلے گھر مین دیا پاؤن کنھائی
فرمایا ابھی اپنا وہ لے گیند تو ہمسے — دریا مین کدم پر سے پڑے کود کنھائی
پہونچے وہان ہر فتنۂ خوابیدہ تھا جسجا — ناگن کو دیا دیکھتے ہی شکل کے آئی
چلائی کہ ای طفل ابھی بھاگ یہان سے — پیرون سے تجھے اپنے قضا کھینچکے لائی
ہنسکے کہا افعی سے ہمین خوف نہین کچھ — جاکر کے قرین پیرو نسے پونچھ اُسکی دہائی
بیدار ہوا فتنۂ خوابیدہ وہ فی الفور — جھپٹا غضب آلودہ ہو تب سوے کنھائی
جاکر کے پھنون سے تن طناز لپیٹا — پھنکار سے دریا مین عجب آگ لگائی

اوّل کیطرح رنگ وہی ڈھنگ وہی شکل — بولی میں نہ چتون میں چلن میں بھی جدائی
جسطرح سے گھر جاتے تھے نت بنسی بجاتے — لیکے وہ سب سنگ چلے گھر کو کنھائی
لڑکون سے ملیں دور کے ماؤن نے جو دیکھا — بچھڑونکے لیے گیوون نے رسّی بھی توڑائی
اس حال پر اہوا اُنہیں یہ اک سال جو گذرا — دلمین سری برہما کے وہی بات پھر آئی
کیا گایون کا ہی حال جو بچھڑے نہین اُنکے — کسطرح سہی گوپون نے لڑکون کی جدائی
یان آئے نظر آئے وہی چیچہ و تمقد — صحبت بھی اُسیطرح کی چلی ہوئی پائی
حیرت زدہ پھر جاکے درہ کوہ کا دیکھا — سب فوج گوالون کی وہان قید مین پائی
آیا گیا وہ دونون جگہہ پہ کئی باری — عقل اُسکی ڈنوا ڈول رہی تھاہ نہ پائی
آخر کو ہوا معترف عجز حقیر برہما — گستاخی و نادانی سے خجلت جو اُٹھائی
استادہ ہوا آکے سر یکرشن کے آگے — تقصیر معافی کے لیے مدح سنائی

استت کرنا برہما کا سر یکرشن جی کی

ہو کنہہ تری ذات کی دانش نے نہ پائی — قدرت مین تری رکھتی ہو کب عقل رسائی
ہو خانۂ قدرت مین عجب بھول بھلیان — بھولے چکے ہو فرشتون کی بھی گر عقل در آئی
دے دخل اگر تیری مشیت مین خرد کو — ہو فہم کی قلت سے عیان بیہدہ رائی
ایجاد و فنا خلق کا بازیچہ ہو تیرا — سو بار بساط اسکی بچھائی و اُٹھائی
آیا ہو سرن مین تری یہ بندۂ احقر — کیجے نظر رحم سے اب عقدہ کشائی
یہ کہکے گرا پاؤن پہ با دیدۂ نمناک — فرمایا کہ آزردہ نہو کھیل مین بھائی
مصروف رہو آپ مین جو ہو کام تمہارا — بیفائدہ تفتیش مین تکلیف اُٹھائی
رخصت ہوا فی الفور بسرعت وہان سے پہونچا — گوالون کی تھی جس کوہ پہ سب فوج چرائی
حاضر کیے لاکر کے وہ سب گوال و بچھڑے — کی عالم بالا کی طرف بال کشائی
بولے وہ سر یکرشن سے ای یار کہان تھے — ہمنے اسی تشویش مین روٹی نہین کھائی

گوال اور بچھڑے چرا لیجانا برہما جیکا اور پھر پیدا کرنا سری کرشن جیکا اپنی قدرت کاملہ سے

سکھدیو نے فرمایا کہ ای راجہ پرچھیت — اک روز سحر اُٹھکے سری کرشن کنھائی
لے ساتھ سبھون کو گئے جمنا کے کنارے — کھانے لگے وان بیٹھکے جو چھاک تھی آئی
ہونے لگی ہمجولیون مین چھین جھپٹ خوب — روٹی بھی کسی گوال کی چھین آپنے کھائی
برہما سے کہا چند فرشتون نے یہ جاکر — کرتا ہی پسر نند کا دعوائے خدائی
برہما نے کہا تجربہ لینا ہی بہت خوب — بے اسکے یقین ماننا ہی بیدہ رائی
جون پیک تصور وہ روان برجمین آئے — محفل مین جہان کھانے کو بیٹھے تھے کنھائی
دیکھا تو تکلف کو یہان بار نہین ہی — ہمکاسہ ہین آپس مین گوال اور کنھائی
کر اپنے نوالے سے گوالون کے حوالے — لی مانگ اُنھون سے تھی غذا اُنکو جو بھائی
گر اُسنے ذرا عذر کیا چھین کے کھایا — جوٹھے کا نہ پرہیز نہ کچھ چھوت نہ چھائی
دلمین کہا برہما نے کہ یہ برہمہ ہی کیا — جس شخص نے سب بید کی مرجاد مٹائی
لیجاؤن چرا کر کے یہ سب گوال و بچھڑے — یہ اور بنا لیگا جو ہی سشٹ بنائی
یہ کہکے وہ جنگل سے چرا لیگیا بچھڑے — جا غار مین اک کوہ کی وہ نار چھپائی
نادانی سے برہما کی ہوے آپ جو آگاہ — گوالو نسے کہا بچھڑون کی سدھ تمنے بھلائی
ہم جاکے اُنھین لاتے ہین صحرا سے ادھر گھیر — تم بیٹھو خبردار مری چھاک جو کھائی
یہ کہکے روانہ ہوے اک سمت کو گھنشیام — برہما نے ادھر گوالونکی بھی فوج چرائی
بچھڑے نہ ملے دشت مین پھر آئے اُسی جا — یان آئے تو وہ صحبت مطبوع نہ پائی
دلمین کہا گر گوال او بچھڑے نہ بناؤن — ہوگی نہین برہما کے تکبر کی دوائی
ماں باپ گوالون کے بھی دکھ درد سہینگے — گئو و نپہ گران گذریگی بچھڑونکی جدائی
فی الفور کیے خلق اُسیطرح کے بچھڑے — گوالون کے بنانے مین نہ کچھ دیر لگائی
اک کُن کے اشارے سے کیا کون و مکان خلق — گوالون کے بنانے مین ہی کیا اُسکی بڑائی

گر حکم ہو حضرت کا تو مین برج کو جاؤن — دیکھون تو ذرا کیسے ہین بلرام و کنھائی
یہ سُنتے ہی خوش ہوکے دیا کنس نے بیڑا — دانت آیا چباتا ہوا کر ہرزہ درائی

ماراجا نا راجھس کا سری کرشن جی کے ہاتھ سے کہ بصورت گھڑیال کے آیا تھا

اک روز شب ماہ مین گلگشت کو بن کی — نند گاؤن سے راہی ہوے بلرام کنھائی
سب گوالون کا مجمع ہوا جمنا کے کنارے — کرتا تھا کوئی رقص کوئی نغمہ سرائی
عشرت کا ہر اک سمت عجب رنگ جما تھا — نند نند نے آ زیر کدم بین بجائی
مشعلچی تھا ماہ اور کواکب تھے چراغان — فراش صبا ساقی و مے نغمہ و نائی
نگہیرۂ گلدوز تھا وان چرخ ثوابت — اور کارکستان کی تھی طناب اُسمین لگائی
مہتاب کا کوسون تھا بچھا فرش مکلف — چھڑکاؤ سے شبنم نے تھی سب گرد مٹائی
برسانے لگے راگ کا مینہ ابر سے نی کے — جا اُسنے کی برسانے مین سیلاب نمائی
بیتاب ہوئین گوپیان گھر چھوڑ کے بھاگین — جز دشت نہین راہ سلامت نظر آئی
طاؤس صفت وہ ہمہ تن ہوگئین آنکھین — گھنشیام نے جب بنمین اُنھین شکل دکھائی
سب صورت دیوار لگین تاکنے صورت — کچھ تھی نہ خبر کون ہین ہم ہین کہان آئی
تھا شوق کے دریا کا عجب شور و تلاطم — تھی ذوق کی آندھی نے عجب دھوم مچائی
اک جن اُسی طوفان مین تھا صورت گھڑیال — لاش اُسکی نہ اس نہر محقر مین سمائی
بھر جال مین جادو کے وہ سب لیگیا مچھلی — بیتاب ہوئین جب ہوئی دریا سے جدائی
گھنشیام نے بلرام نے جب اُنکو ندیکھا — جانا کہ کسی دیو نے ہی خاک اُڑائی
فی الفور ہوے برق صفت قطرہ زن اُسدم — جون رعد کڑک کر اُسے آواز سُنائی
کوندھے کیطرح بھاگا وہ جن اوندھا سیدھا — اُن ہرنون کی جان دیو کے چنگل سے بچائی
ہلدھر کو محافظ کیا اُس خیل پری کا — باگ اُسکے تعاقب کے لیے ہرنے اُٹھائی
جا کوہ کی گھاٹی مین گلا اُسکا دبایا — اس لغزش سنگین کی سزا اُسکو چکھائی

تھا ہمسری کا دعوی اُسے گا دِفلک سے | بلدھر کے برادر نے زمین اُسکو دکھائی

رہائی دینا سری کرشن جیکا سودرشن کو سراپ انگرا رکھیشی سے

نندراے نے اک روز کہا مستی چلیے | اشنان سے ہو ظاہر و باطن کی صفائی
آنند سے وان کیجے مہادیو کے درشن | ہو کشمکش دھر سے اک پل مین رہائی
سب کہکے بہت خوب ہوے وانکو روانہ | اشنان سے درشن سے ہوئی دلکو صفائی
شب سب نے بسر کی وہین جمنا کے کنارے | اک افعی قاتل نے وہان گھات لگائی
رسی کی طرح نند کے وہ پاؤن مین لپٹیا | ہل سکتے نہ تھے گویا کہ زنجیر پنھائی
گھبراکے اُٹھے نند بہت شور مچایا | ہر چند کیا جہد ہوئی پر نہ رہائی
سب گوپ سراسیمہ ہوے ہر کو جگایا | اژدر کے لپٹنے کی خبر ہر کو سنائی
جاکر کے وہان پاؤن سر مار پہ مارا | فی الفور تن مار سے اک شکل برآئی
کی دست ادب باندھکے سیکرشن کی استت | ہنسکے کیا رخصت اُسے دی غم سے رہائی
چلتے ہوے نندراے نے اُس شکل سے پوچھا | تو کون ہی کسوجہ سے یہ شکل تھی پائی
ہون قوم مین بدیادھر و ہی نام سُودرشن | رکھ انگرا کے قہر نے یہ شکل بنائی
کر نند کو تسلیم سری کرشن کو سجدہ | وہ طائر قدسی ہوا اسجا سے ہوائی

مارا جانا بھوما سُر و سنکھ چور کا سری کرشن جی کے ہاتھ سے

تھا بھوما سُر ایک شرارت کا جو پتلا | آبرج مین متھرا سے بہت خاک اُڑائی
اُس روز یہان ہونے لگا چڈھی چڈھولا | گوالون مین ملاکرنے لگا طفل رُبائی
قلت ہوئی جب کرشن پہ علت ہوئی ظاہر | ذلت اُسے دی ہرنے زمین جبکہ دکھائی
پھر اُٹھکے لگا لڑنے تو آطیش مین ہرنے | اُڈی پہ چڑھایا اُسے دیکر کے جھکائی
مارا اُسے اس روز سے فی الفور زمین پر | سر پھیٹ گیا کی جان نے تب تن سے جدائی
تھا کنس کا اک سنکھ مع چور مصاحب | کی سامنے راجہ کے بہت ہرزہ درائی

کیون جھانکتے بغلین ہو ذرا دلکو ٹٹولو — یہ کون تمھاری ہی جو چھاتی پہ سُولائی
ہرنے کہا آپھی ہین ذرا غور تو کیجے — تب صورت آئینہ وہ ششدر نظر آئی
یون آئینۂ دل سے مٹا زنگ کدورت — روٹھی ہوئی معشوقہ تملق سے منائی

مارنا سیکرشن جیکا کیشی کو کہ گھوڑے کی صورت بنکر آیا تھا

اک روز کہا کنس سے کیسی نے کہ ای شاہ — چہرے پہ پریشانی ہی کس رنج سے چھائی
فرمایا کہ ہین برج مین دو طفل زبردست — خوف اُنکے نے کر رکھی ہی کیا رنج فزائی
جو مارنے کو اُنکے ہوا یان سے روانہ — یان آکے خبر اُسنے نہ پھر اونکی سُنائی
خم ٹھونک کے بدکیش نے لی کنس سے رخصت — گھوڑے کی بنا شکل اُدھر باگ اُٹھائی
برج آتے ہی وہ شوخ لگا توسنی کرنے — ہر اک پہ جھپٹتا تھا جو تھی دلمین سمائی
پشتک اسے دی مار تو منھ اُسپہ چلایا — بگڑا ہوا پھرتا تھا بدی دلمین سمائی
آپہونچے خبر پاتے ہی سیمرغ کے اسوار — مُٹ بھیر کے ہوتے ہوے گھات اُسنے لگائی
ہوسینچ بیا جھپٹا تو دی ہرنے ذرا باگ — دینے لگے کاوے اُسے گھڑ دوڑ مچائی
تھک کر کے لگا ٹاپنے بل کرنا گیا بھول — خنگے سے پڑا کام نہ کچھ اُس سے بن آئی
ناخون لگا لینے جو دی کرشن نے ٹھوکر — پھر لیکے پھر ہری وہ اُٹھالات چلائی
سیکرشن نے جب ڈال دیا ہاتھ دہن مین — چت ہوکے اڑن ہوا پھر سانس نہ آئی
جب بخط الٰہی سے ہوا سقط وہ گھوڑا — اک سخت صدا کنس کو اسوقت سُنائی

مارنا سیکرشن جی کا راچھس کو کہ بیل کی صورت بنکر آیا تھا

اک روز مشیرون کو بلا کنس یہ بولا — خاطر کے میرے بارہین بلرام کنھائی
ہی کوئی قوی جثہ جو یہ بار اُٹھاوے — شہزورون کے زمرے مین ملے اُسکو بڑائی
اُس خیل خرد رفتہ سے اک بیل یہ بولا — رخصت جو ملے مجکو تو دون غمسے رہائی
آبرج مین وہ دیو بنا سانڈ کی صورت — تھاگا و زمین دنگ زمین لرزہ مین آئی

برخاست ہوئی بزم گویا خواب تھا دیکھا
سب دلکی ہوس دل سے نکلنے نہین پائی

سب فوج کواکب کو لیا ماہ نے ہمراہ
مغرب کو گیا بحر مین سب فوج سمائی

شیکرشن کے بھی گوپیونکے جھنڈ کو لے ساتھ
سب ماندگی شب بھر کی نہاکر کے مٹائی

پھر آکے کنارے پہ کیا رخت مبدل
رخصت کیا ہر ایک کو کی مہر فزائی

افسردہ چلین اشک کے دریا کو بہاتی
گھر اپنے ہر اک خشک لب وچشم تر آئی

دیکھ آمنہ جون طفل کرے عکس سے بازی
اُس طرح سر یکرشن نے لیلا یہ دکھائی

وحدت پہ وجودون کی جو قائل ہین وہ سمجھین
کیا قدرت حق مین ہی خرد ور کو رسائی

صد شکر سر یکرشن کے یہ راس کی لیلا
احسنت لگا کرنے جسے پڑھکے سنائی

مل جاے اُسے مرتبۂ عشق حقیقی
جو صدق عقیدت سے کرے نغمہ سرائی

منانا سری کرشن جی کا رادھا جی کو

اک روز خیال آیا سر یکرشن کے دلمین
رادھا کو منا کر کے کرون رنج زوائی

بن ٹھن کے کیا زیب گلو بار مرصع
تھی قیمتی الماس کی تختی بھی لگائی

وارد ہوے کاشانۂ رادھا مین خراماں
جا چند قدم پیش وہ تعظیم سے لائی

آپس مین لگے ہونے محبت کے مقالات
تھی نازمین اور شوق مین یک گونہ لڑائی

اب اور مزا سنیے کہ رادھا کو یکایک
اُس تختی مین رخ اپنے کی ہیئت نظر آئی

جانا کہ کسی بت کا ہوا شوق گلوگیر
کی نقش نگین شکل بہت دلکو جو بھائی

ہو جبین بجبین پھیر لیا منھ کو اُدھر سے
فرمایا وہین جا وہان رین گنوائی

ہر نے کہا اے جان تمھارا ہی کدھر دھیان
ہی کون سوا تیرے لگن جس سے لگائی

فرمایا کہ بس بس یہ تکلف کرو موقوف
منھ دیکھی خوشامد نہین بنتی ہی بنائی

فرمایا کہ ای آمنہ رو تیری قسم ہی
تجھ بن کوئی صورت نہین آنکھو نہین سمائی

فرمایا کہ بیکار یہ باتین ہو بناتے
کنگن کے لیے آرسی کیے ہی منگائی

اک سینہ سپر ہوکے لگی کہنے کہ قاتل
تسمہ ہی اگر باقی تو کیون دیر لگائی

اس تیرِ نگہ خنجرِ مژگان نے تو پہلے
کام اپنا کیا اُسپہ جڑی تیغِ جدائی

اک دستِ ادب باندھکے کہنے لگی قاتل
کیا نفع دیا قتل دوبارہ مین دکھائی

ہولال کہا ایک نے اے زرد لبا سی
رنگت ترے کیا دل نے تری چشم کی پائی

ہنسکے کہا اک گل نے کہ کیون بیٹھے ہو کھوئے
اے غنچہ دہن کھول جو کچھ دل مین سمائی

تب ہو متبسم کہا اُس خیلِ پری سے
نادم ہون بہت تمنے جو تکلیف اُٹھائی

مرہون محبت ہون مین ممنون تمھارا
اب عفو کرو خوب ہوئی چشم نمائی

گردش مین رہا مین بھی یہان ساتھ تمھارے
کب جسم سے ہوتی ہی بھلا جان کو جدائی

ہی عشق کے سونے کے لیے ہجر کسوٹی
کھوٹا و کھرا کسنے سے دیتا ہو دکھائی

شیرینی کبھی وصل کی لذت نہین دیتی
چکھی کبھی اکبار نہ فرقت کی کھٹائی

اسطرح گھٹا رنج گلے سب کو لگایا
پھر محفلِ عشرت وہ بدستور جمائی

طنبور نے الفت کے بہت کان مڑورے
مرونگ نے بھی غم کو بہت ٹھونک بتائی

پامال کیا رقص نے سب رنج والم کو
رگ رگ سے نکل درد گیا کوفت مٹائی

کرتال نے بھی وحشی وحشت کو بھگایا
غافل ہوئی فرقت مو نغمہ جو پلائی

پھرتا تھا فلک گھات مین جو عیش کے ہر دم
چکرا گیا رقاص نے جب ڈانٹ بتائی

کیا چشم بد اُس بزم سے ڈر کر ہوئی کافور
جسوقت کہ مطرب نے ذرا آنکھ دکھائی

حسادکی گردن پہ چھری پھیر کے اکبار
سارنگی نے سارنگی کو جب ریت بتائی

جون زلفِ تبان عمر ہوئی شب کی مطول
سیکرشن کی قدرت کی یہ قدرت نظر آئی

معلوم ہوئی پھر نہ وہ ساعت سے زیادہ
کوتاہ شبِ وصل اسی وجہ سے آئی

تا صبح اسیطرح رہا رنگ جما سب
انسان تو کیا مہ نے پلک بھی نہ لگائی

رنگ اوڑ گیا اتنے مین لگی سانس نکلنے
بس بس کی صدا مرغ سحر نے جو سنائی

جو تاب نہ لائین سرِ پیشان کی خلش سے — اُن پانوُن نے جا دشتِ پرازخار مین پائی
پی جانے کی آتش کے تو تھی آپکو عادت — اس آتشِ فرقت پہ بھی ہو چشم نمائی
محمول بہ گستاخی ہی جو ناز ہمارا — الطاف نے حضرت کے یہ جرأت ہی دلائی
بے دامون کے بندون کو کہان تاب ہی ورنہ — جو خدمتِ اقدس مین کرین ہرزہ درائی
ای ابرِ کرم رحم کر اب حال پہ سب کے — اس مزرعِ بے آب مین کیون آگ لگائی
اسطرح سے سب قصۂ پرغصّہ سُنا کر — اک ساتھ لگین رونے نہ کچھ بات بن آئی
سچ ہی کہ زیادہ خوشی و شدتِ غم کی — تشریح زبان سے نہین خامہ سے بن آئی
مہجورون کے سب قصۂ پُردرد کو سُنکر — معشوق کو مستوری کی پھر تاب نہ آئی
ظاہر ہوے جون بوے گل اُس مجمعِ گل سے — یا ابر کی صف چیر کے بجلی نکل آئی
مجلس مین خموشون کی فرشتہ ہوا نازل — یا شمع تھی فانوسِ خیالی مین در آئی
جان آنے سے اعضا کو ہو جسطرح سے جنبش — اُس خانۂ تصویر نے یہ شکل دکھائی
یکبارگی چونک اوٹھین لگین سوچنے دلمین — بیداری ہی یا خواب ہی یا سحر نمائی
بیتاب ہوا اک دوڑ چپٹ کر لگی رونے — فوّارۂ مژگان سے تفِ سینہ بجھائی
دامن کو پکڑ ایک لگی کہنے یہ کیا تھا — جب جوشِ خوشی سے نہین جامہ مین سمائی
آئینۂ حیرت مین لگی مُنہ کوئی تکنے — مُنھ پھیر کے بولی کوئی بل بے نٹھرائی
اک ہاتھ پکڑ کہنے لگی خوب ستایا — یہ کب کا عوض ہمسے لیا بول کنھائی
دُال ایک نے غصّہ سے دیا ہاتھ کمر مین — ہتلا میری تقصیر تو بیدرد کنھائی
اک دستِ ادب باندھکے کہنے لگی پیارے — بیرحمی کی پوتھی تمھین کس گرُو نے پڑھائی
رخ پھیر کے کہنے لگی اک اے شہِ خوبان — یہ چال تمھین کون سے شاطر نے بتائی
آنکھون سے لگا ہاتھ لیے ایک نے دونون — رو رو کے لہو بھر دیا مہندی سی لگائی
اک آنکھون کے ڈبے سے نکال اشک کے موتی — جھٹ رشتۂ مژگان مین پرو ہار سے آئی

سب رونے لگین چھوٹکے وہ جمع پریشان — اشکون کے عوض سب نے ندی خون کی بہائی
فریاد و فغانون سے جگر شق تھا زمین کا — دود آہ کا اٹھا تو گھٹا چرخ پہ چھائی
تھا سخت دلِ کوہ مگر ہوگیا پانی — جنگل مین تفِ نالہ نے بھی آگ لگائی
اُنمین سے جو اک عاقل و فرزانہ تھی گوپی — اُس مجمع مین یون کہنے لگی نکتہ سرائی
اس دردِ جگر سوز کی تیمار ہی واجب — تدبیر کو دی صانعِ حکمت نے بڑائی
سب نے کہا آنکھون سے بجا لائین جو فرما — ہم سب تیری پیرو ہین تو کر راہ نمائی
اُسنے کہا معشوق ہی اب حسن پہ نازان — ہی گل سے نزاکت دلِ جانان مین سوائی
بیتابی سے باز آؤ کرو منت و زاری — شاید کہ کرے رحم تو ہو عقدہ کشائی
ہی سلطنتِ قیصر و فغور سے بہتر — عاشق کے لیے کوچۂ جانان کی گدائی
منت سے پسیج آتا ہی پتھر کا کلیجا — فولاد سا دل سخت کرے موم نمائی
کرنے لگین سب دستِ ادب باندھ کے منت — آریتی مین جمنا کی عجب بزم جمائی

استت کرنا گوپیون کا سری کرشن جی کی

ای کرشن ہوئی جیسے تری جلوہ نمائی — اس برج مین نیو دولت و عشرت نے جمائی
برسا کیا اب تک یہان آنند کا ساون — دل سب کا ہرا تھا نہ دیا رنج دکھائی
زہراب سے افعی سے بھی آتش سے بچایا — برباد ہوئی دیوون نے جو خاک اُڑائی
ایسا ہی جو منظور تھا دُکھ درد دکھانا — کیون کوہ گووردھن مین نہ یہ فوج دبائی
یہ خار جو چبھتے ہین کفِ پا مین تمھارے — ان زخمون سے تکلیف بہت دل نے اُٹھائی
کج ہوکے اڑے ہین وہ قدم گوشۂ دل مین — تدبیر نکلنے کی کوئی راست نہ آئی
ابلا کو نہین ہجر کے برداشت کی طاقت — کر سکتی ہی چیٹی بھلا ہاتھی سے لڑائی
جسطرح ہرن دشت سے آدامِ بلا مین — پھنس جاتے ہین صیاد کی سن نغمہ سرائی
ہمکو بھی اسیطرح بزور اپنے گھرون سے — وحشن بنسی کی اس دشت مین ہی کھینچکے لائی

اس پا کا نشان چلکے ذرا دور نہ دیکھا — کہنے لگی جو ذہن نے کی جسکے رسائی
کیا شاخ پہ گل کی کیا بلبل نے بسیرا — آج اُسکو ہی معراج زہے شانِ خدائی
یون چھانتی سب جاتی تھین وہ خاکِ بیابان — ناگہ اُنھین اک صورتِ بسمل نظر آئی
اک مجمع پروانہ ہوا شمع کے سر پر — آغوش مین وہ صورتِ بیہوش اُٹھائی
اشکون کا گلاب اُس رخِ گلرنگ پہ چھڑکا — کی زلفِ معنبر سے بہت لخلخہ سائی
انچل سے دوپٹے کے بہت باد زنی کی — آنکھون کے کٹورون سے کفِ پا سہلائی
افراط سے کی شاخ کشی اپنی کچون سے — لے عارضِ مشکین کی پنڈلی اُسکو سُنگھائی
آنکھین جو کھلین مُنہ سے اُٹھا آہ کا شعلہ — فوارے سے اشکون کے وہ پھر آگ بجھائی
سب نے کہا صدقے ترے کچھ حال تو بتلا — زخمی کیا کس نے تجھے برچھی کہان کھائی
بیج ہمکو بتا دے کہان قاتل کا پتا ہی — امداد کو سب تیری یہ افواج ہے آئی
جاسوس خیال اُسکے لیے بھیجے ہین ہر سو — زنجیر بھی زلفون کی مسلسل ہی بنائی
ہین دوڑ کو تیار سوارانِ کرشمہ — بچ سکتا ہی مژگان کی اُنی جبکہ دکھائی
ڈالینگے اُسے باندھکے پھر چاہ ذقن مین — یا محبس دل مین نہ جہان سے ہو رہائی
رو رو کے کہا اُسکا نشان ہمسے نہ پوچھو — ہی عرش سے تا فرش عیان وہ ہمہ جائی
ملتا نہین ڈھونڈھے سے مگر پاس ہی موجود — کرتا ہی نہان اور عیان جلوہ نمائی
ہاتھ آیا میرے ہاتھ مین جون بلغل کے موتی — پر ناز نے اُسوقت سمجھ بُوجھ بھلائی
سمجھی کہ میرے بس مین یہ عیار اب آیا — سب مجمع عشاق سے مین اُسکو خوش آئی
مین نے کہا طاقت نہین یہ فراق کی مجھ مین — دی فرش نے گل کے خلشِ آبلہ پائی
فرمایا کہ آغوش مین آ دوش کے میرے — تا ہو خلش خارِ بیابان سے رہائی
جو ہین دلِ نادان ہوا گستاخی پہ مائل — بجلی سی گری کوندھ نہ صورت نظر آئی
بیداری مین جو تھا وہ نہین خواب مین حاصل — جز حسرت و حیرت نہین دنیا ہی دکھائی

اُس مورکٹ والے کا طاؤس نشان دے — جسکے لیے پر پر مین یہ ہی انکھ لگائی
بھونرے مجھے اُس کرشن کنول نین کو بتلا — جس زلف کی بھائی ہی تجھے نمالیہ سائی
کوئل مجھے وہ سیب ذقن جلد بتا دے — شرمندہ ہوئی آنب کی ہی جس سے مٹھائی
ای ہنس کہان ہی وہ میرا سرو خرامان — کچھ چال کی آہٹ ہی ترے کان مین آئی
سارس تو بتا دے کہ مری بچھڑی ہی جوڑی — مرجائنگی گر شکل نہین اُسنے دکھائی
ماہی جو نہین لگتی پلک تیری شب و روز — شاید تجھے اُس مہ کا بڑا عکس دکھائی
سرخاب شنا ساہی تو بتلا دے وگرنہ — پڑجائیگی ان اُسکو نسے تالاب مین کائی
ان ڈھیری ہی آنکھون سے عیان ہوتا ہی آہو — شاید نظر آیا تجھے جنگل مین کنھائی
ای شیر ترے داغ یہ کرتے ہین دلالت — ہی اُسکے نعشق نے تری پیٹھ جلائی
کیون مست پھرا کرتا ہی تو دشت مین ٹاتھی — کیا یار نے مے جام نگہ سے ہی پلائی
اس حال سے پھرتی تھین وہ سرگشتہ و گمراہ — جب پاے نگارین کا دیا نقش دکھائی
سب جمع ہوئین آکے جو پھرتی تھین پریشان — جان آگئی جانون مین ملی ایسی دوائی
اُس نقشے سے کچھ سرد ہوئی حرقت فرقت — کی منزل مقصد کی طرف نمائی
اُس نقش کو لے آنکھونسے سکھیون نے لگایا — تختی سے نیشب کی ہوئی دھرکن کی دوائی
پھر غور سے دیکھا تو یہ نقشا نظر آیا — ساتھ اور بھی اک پاؤنکی ہیت نظر آئی
کہنے لگین سب رشک سے اشک آنکھونمین بھرکے — کم قسمتی نے اپنی عجب شکل دکھائی
کوئل کی طرح کوکتی ہم پھرتی ہین بن بن — یہ کونسی بلبل ہی جو اُس گل کو خوش آئی
اس گل نے اُسے ہاے کیا ہار گلے کا — کیا بخت نے کی بلبل شیدا کے رسائی
کیا رام دلا رام ہی اللہ ری قسمت — ساتھ آسکو لیا ہمکو دیا درد جدائی
دراصل سہاگن ہی وہی پی جسے چاہے — تدبیر کو کیا دخل طبیعت مین پرائی
اُس نقش کو جا دیکے دلون مین ہوئین راہی — ہمراہ لیا پیک نے راہ نمائی

استادہ تھی اک سرو کی مانند سہی قد — نرگس کی طرح آنکھ کو حیرت نظر آئی
تھی دم بخود اک غنچہ دہن غنچہ کی مانند — تھا سوچ کہ کب یار کرے باد صبائی
دریا کی طرح ایک کے کف منھ سے تھا جاری — بدلی کی طرح ایک تھی اشکون سے نھائی
جون ماہی بے آب تھی اک تشنۂ دیدار — تھا دلمین یہی خار ہین کس پاس کنھائی
بیٹھی تھی کوئی کوہ صفت سخت کیے دل — ندی تھی مگر چشم کے جھرنون سے بھائی
گردش مین تھی جون چرخ کوئی گرم تگاپو — حامل تھی پہ انجسم کی طرح آبلہ پائی
آہو سے کوئی چاہتی تھی رام تگاپو — شاید کہ کسی دشت مین دے شیام دکھائی
پھرنے لگین جنگل مین بگولے کیطرح سب — بیساختہ پوچھ اٹھتی تھین جو شے نظر آئی
تھا صامت و ناطق کا تمیز اونکو نہ اصلا — دی روح بناتی و جمادی بھی دکھائی
آغوش مین جمنا سے کہا رو کے یہ سب نے — ہمرنگ کی کچھ خیر خبر تو نے ہی پائی
ای باد جہان سیر ہوا خواہ ہون تیری — ہو یار کے کوچے مین اگر تیری رسائی
کہیو تپ فرقت سے نہین دم مین رہا دم — سن لیجیو کوئی دم مین کہ پھر سانس نہ آئی
ہو گرم خطاب آگ سے کوئی لگی کرنے — کویلا ہوئی جل بھن کے تجھے مہر نہ آئی
اس شمع نے پروانہ صفت مجکو جلایا — یہ آتش فرقت نہین بجھتی ہی بجھائی
ہم خاک اڑاتی ہین تو آرام سے بیٹھی — کیا تجھسے زمین ہوگی بھلا خاک بھلائی
کیون برسر کین چرخ ہی ہنستا ہی ہمین دیکھ — گردش مین ہمین ڈال کے پھر بھونہہ چڑھائی
ای کوہ اگر تو نے میرا کبک ہو دیکھا — بتلا دے کہان قہقہہ زن ہی وہ کنھائی
ای ابر کرم کر کہ تو ہی آیۂ رحمت — بتلا دے کہان پی نے ہی برسات منائی
اشجار پھلے پھولے ہو تم جھوٹھ نہ بکنا — کہدو بہ قسم ہمسے کہ کس جا ہین کنھائی
ای ماہ بتا ہمسے تو برعکس نہونا — کیا سینے مین گھنشیام کی صورت ہی چھپائی
ای آئنہ منھ دیکھی نہ کہ صاف بتا دے — لے نقد دل و جان کو میرے روے نمائی

آوشت سے سب جمع ہوے طائر و وحشی
یا مجلسی تصویر جو مانی نے بنائی

اُسدم تھی ہوا ساکن و عالم متحرک
بنسی نے عجب صورتِ اضداد دکھائی

سائے کی طرح پھرتے تھے ہمراہ تبو نکے
جو گوپیان کہتی تھین وہ کرتے تھے کنھائی

دم بھرتی تھین جو عشق کا معشوق ہوئین وہ
معشوق نے خود شکل جو عاشق کی بنائی

کس طرح نہو اُنکو بھلا حسن کا غرّہ
خود شمع نے پروانے کی جب شکل بنائی

ہی عجب عجب جسکا نہین حق کو تحمل
مارے گئے کرتے تھے جو دعوی خدائی

عارض ہوا جو عیب محبّون مین قضارا
کیا رحم ہی کرتے ہین اُسے دور کنھائی

غائب ہوے نظرون سے اسیوقت بظاہر
باطن مین ہر اک گوپی کے حاضر تھے کنھائی

بیتاب ہوئین پاس جو جانان کو نہ دیکھا
تاریکی سی تب آنکھون مین ہر ایک کے چھائی

کرنے لگی جو شعلہ زنی آتشِ ہجران
دل غمزدہ نے صورتِ سیماب بنائی

حیرت مین کوئی صورت تصویر تھی ساکت
دیوانے کی حالت تھی کسی بت نے بنائی

تھی خاک پہ بسمل کی طرح لوٹتی کوئی
بن بن کوئی دیتی ہوئی پھرتی تھی دہائی

ٹکرانے لگی سر کوئی فرہاد کی مانند
ساری کی گلے مین کوئی کفنی نہین آئی

جوگن کی طرح آگ اوگلتی تھی ہوگن
کھپر کی طرح آنکھون نے کی شعلہ نمائی

آنکھون سے کسیکی تھا رواں اشک کا دریا
دریا مین گئی ڈوب گوئی غم کی ستائی

کوئل کی طرح پھرنے لگی کوکتی کوئی
رٹ اِک نے پپیہے کی طرح پی کی لگائی

طاؤس وش اُس ابر کی مشتاق تھی کوئی
بلبل کی طرح ایک نے لو گل مین لگائی

ٹیکے ہوے اک شاخ کو چنپے کی کھڑی تھی
بھادون کی ندی ایک نے آنکھون سے بھائی

مرجھا گئین چنپت ہوئی وہ چنپئی رنگت
ٹیسو کی چھڑی جسم مین ناخن سے بنائی

کہتی تھی لیے ہاتھ مین چوٹی کوئی گوپی
دُستی نہین کیون دیتی ہی ناگن سی دکھائی

خاموش درختون کی طرح کوئی کھڑی تھی
سنسان تھی جون دشت کوئی غمکی ستائی

فرزند سمجھتے ہین مجھے نند جسودا
راسخ دل گوالان مین ہی دعوی متائی

نرلیپ نراکار مجھے سمجھے ہین گیانی
جوگی نے مرے ملنے کی ہی راہ بتائی

کہتے برہمن مجھے از قسم ملایک
بلدیو بھی کہتے ہین کہ ہری میرا بھائی

امت ہی جسے جتنی تفکر ہی اُسیقدر
ہی اُنکے عقیدے کی یہ سب جلوہ نمائی

ہون سب سے مبرا بھی و پھر سب مین ہون شامل
ملتا ہون اُسی راہ مین جو جسکو ہی بھائی

جس چیز کی خواہش ہو کہو شرم کو چھوڑو
طالب کی سدا ہوتی ہی یہان کام روائی

یہ سُنکے کہا دستِ ادب باندھکے سب نے
روشن ہی وہ سب تجھپہ جویان دلمین سمائی

مقصد کو سمجھ ہنسکے گلے سب کو لگایا
وہ شوق کی آتش جو بھڑکتی تھی بجھائی

یکمرتبہ وحدت سے ہوے مائل کثرت
دے شیشون مین جسطرح سے خورشید دکھائی

دو گوپیونکے بیچ مین تھی شیام کی صورت
بینندہ کو فانوس خیالی نظر آئی

اُس حلقہ کے بیچ آکے لگے بنسی بجانے
ہالے مین کرے جیسے قمر جلوہ نمائی

کیا خوب سما تھا کہ نہ دیکھا نہ سنا تھا
بس زیرِ سما قدرتِ خالق نظر آئی

سُر کنھر و گندھرپ ہوے جمع بھی حاضر
صف اُنکے بِوانون کی وہان ابر سی چھائی

مغرور وہان کام سے رت کو جو آیا
اور ونکی طرح چاہا کہ ہون بسمین کنھائی

بیتاب ہو غش کھاکے گرا ہوش نہ آیا
تھوڑی سی جھلک حسن کی جو اُسکو دکھائی

متحرک و ساکن ہوے متحرک و ساکن
کی بین بجانے مین جو اعجاز نمائی

ثابت نہ رہے چرخ پہ اقطاب و ثوابت
ثابت ہوے سیارے اِدھر آنکھ لگائی

آجیخ مین افلاک گرے چال یہ بھولے
سارا نشۂ اندر ہرن ہو گیا بھائی

رتھ ٹھہر گیا مہ کا ہرن چوکڑی بھولے
رم کر گئی وحشت جو صدا کان مین آئی

پرواہ نہ تھی بسنے کی جمنا کو ذرا بھی
خشکی مین جو تھی خلقت آبی نکل آئی

جنبش سے پہاڑون مین ہوا وجد کا عالم
عالم مین ہوا شور قیامت نظر آئی

تھا طرّے کے پھولون کا پڑا ہار گلے مین — زلفون کی گھٹا چاند سے مکھڑے پہ تھی چھائی
کانون مین کرنکار کے پھولونکے تھے کنڈل — خوشبو کے لیے فوج تھی زنبور کی چھائی
چھب دیکھکے سیراب ہوئین تشنۂ دیدار — سوّاتی کی گویا بوند پپیہے کو پلائی
ہرنے بھی اُنھین پیار سے نزدیک بلایا — فرمایا کہ کیون رات کو تکلیف اُٹھائی
آنے کا سبب کیا ہی کہو خیر ہے گھر مین — کسطرح گوارا ہوئی شوہر کی جدائی
اس بات کے سُنتے ہی ہوئین صورت تصویر — بے حس ہو لگین تا کہنے کچھ بات نہ آئی
کچھ دیر مین ہوش آیا تو ایک آہ سے بولی — دُھن آپ کی نسبی کی ہمین کھینچکے لائی
چلاتی تھی لے لے کے وہی نام ہمارا — یان آپ نے ٹھُکرائی کی تقریر سُنائی
تعزیر کے قابل ہی سفیر آپ کا بیشک — افسوس کہ قاصد ہی سزاوارِ رہائی
فرزند و پدر مادر و شوہر ہین وہین تک — جبتک کہ نہو جان نے لو تمسے لگائی
ہر چند کہ پاداش عمل سب پہ ہی غالب — جب تمسے ملے پھر ہی کہان اُنکی رسائی
آپھی کے ہین یہ دھرم و کرم جملہ بنائے — مصنوع کی صانع سے ہو کب عہدہ برائی
پھر قطع نظر عقل سے یہ اعمال ہین واجب — سو عشق نے سب عقل کی افواج بھگائی
اس خوف سے آئی ہین حضرت کی سرن مین — ہی ہمکو یقین ہوتی ہی یان عقدہ کشائی
دھرطاق پہ دی آپ نے وہ مہر و محبت — بدلی ہی تبسم کی عوض خوب دکھائی
ہین قسم محبت کی فقط تین جہان مین — ہی اسکے سوا اور نہین سُننے مین آئی
ماں باپ کو فرزند سے اک ہوتی ہی الفت — عاشق نے ہی معشوق سے لو ایک لگائی
ہی خادم و مخدوم سے اک نوع کی الفت — ان سب مین سے کس قسم کی الفت تمھین بھائی
فرمایا کہ عارض ہی غرض ایک سبھو نمین — سمجھے اسے وہ جسکی کرے فہم رسائی
ہون پاک مین ان سب سے نہین کام کچھ انسے — مجھ تک نہین خواہش کو تعشق کو رسائی
عاشق مجھے محبوب سمجھ کرتے ہین الفت — دشمن بھی عداوت مین سمجھتے ہین بھلائی

شرمندہ ہو سب گھر کو گئین گوپ کمارین | باطن مین تھین خوش کرتی تھین ظاہر مین برائی

راس لیلا

اک روز شب ماہ مین ہر یکر شن منوہر | جمنا کے کنارے پہ گئے بین بجائی
دھن اسمین تھی ایسی رادھکا للتا دیسا کھا | ہر ایک اسی طرح سے لے نام بلائی
اک آگ بھڑک اٹھی عجب سب کے دلونمین | منموہنی بنسی کی جو دھن کان مین آئی
بیساختہ گھر اکے ہوئین بن کو روانہ | چنبک کی کشش جون کرے فولاد ربائی
اک چھوڑ چلی دودھ پلاتے ہوے لڑکا | کھاتے ہوے شوہر کو کوئی چھوڑ کے دھائی
کھاتے سے چلی بھاگ کوئی منھ بھی نہ دھویا | کھانے سے کوئی کھینچکے ہاتھ اپنا اٹھائی
تھی ایک سکھی بیٹھی ہوئی بال گندھاتی | دھن بین کی سن بن کی طرف باگ اٹھائی
دے ایک سکھی جبکہ چکی آنکھ مین کاجل | دھن سنکے اسیطرح سے بیساختہ دھائی
پازیب کو کر زیب گلو ایک سدھاری | کی چنپ کلی پاؤنمین کیا عقل گنوائی
ہتھ پھول کے کن پھول تھے بھج بند کا سر بند | کنگن کی جگہ کنٹھ سری آکے جمائی
بندی کو کیا ایک نے زینت بازو | بالے کی جگہ ارسی کا نون کو پہنائی
برعکس مرتب تھی اسیطرح سے پوشاک | اسدم دل دیوانہ نے کیا شان دکھائی
کاجل سے منقش تھے عجب پاے نگارین | مستی کی وٹھی آنکھونمین کیا خوب جمائی
تھی مانگ فلک اسید مہاور کی شفق تھی | اینگر سے عجب ہاتھ رنگے تا بہ کلائی
سرمہ سے سیہ تاب تھی ابرو کی سروہی | بیندی کو کیا خال ذقن دھن یہ سمائی
پیرون پہ رکھا کاندھے پہ چل سر کے بھل آئین | کچھ بھی نہ خیال آیا کہ ہے بے سروپائی
اس ٹھاٹھ سے آپہونچین وہان گوپ کماری | تھے بین کی دھن مین جہان صرف کنھائی
تھا سر پہ مکٹ آپ کے طاؤس کے پر کا | تھی خوب پھبی جسم پہ پوشاک طلائی

لڑکائی مین جسطرح کیا کرتے تھے چوری
اب دشٹ مین بٹپار کی بنیاد جمائی

اس ملک کا معلوم نہین کنس ہی راجہ
ہو جاؤگے سب قید نہ پھر ہوگی رہائی

یہ سُنتے ہی ظاہر ہوے ہرطیش مین آکر
فرمایا کہ کیا کرتی ہو تم ہرزہ درائی

بے وجہ ہمین چور بھی بٹپار بنایا
دیتی ہی قلمرو کی مری کنس کو رائی

اک مور ضعیف آگے مرے کنس لعین ہی
پامال کرون پل مین جو ہو مجھسے لڑائی

وہ بولین کہ بٹپاری وچوری کے علاوہ
جانا کہ ہو تم جھوٹونکے سردار کنھائی

کہتے ہو بُرا اُسکو بسو ملک مین جسکے
سُن پائے تو معلوم کرے ہرزہ درائی

فرمایا ذرا اُسکا ہمین خوف نہین ہی
جاکر کے کہو اُس سے تمھین رام دہائی

وہ بولین نہین کام ہمین تمسے نہ اُس سے
کس واسطے روکا ہی یہ مبتلا و کنھائی

فرمایا کہ اجناس کا محصول چکا دو
تکرار نہین خوب اسی مین ہی بھلائی

وہ بولین کہ اب تک نہ سُنا دان وہی کا
نادانی سے تمنے یہ نئی لیک لگائی

فرمایا تمھین گوپیو دھوکا ہو دہی کا
سب بیش بہا جنس کی ہو کھیپ لدائی

چکرا گئین یہ سُنکے کہا خیر ہی تمکو
اجناس بھلا قیمتی ہمنے کہان پائی

فرمایا کہ موتی سے ہین خوش دانت تمھارے
لب لعل ہین سونا ہی کھرا رنگ طلائی

وہ بولین جوانی نے کیا زور ہی شاید
تکنے لگے اب راہ مین عورات پرائی

کہتی ہین جسودا سے ہم احوال یہ جاکے
بے اسکے نہ باز آؤگے زنہار کنھائی

آشفتہ ہو یہ کہکے چلین اپنے گھرونکو
تب کرشن نے گوالون سے کہا دوڑیو بھائی

لوچھین وہی دودھ دہی جانے نہ پاوین
بیخوف ہو تب لوٹ گوالون نے مچائی

سب پھوٹ گئین مٹکیان اُن مچھین چھپٹ مین
کپڑون کے اُڑے پرزے ندی دودھ کی بہائی

جاکر کے یہ سب حال جسودا کو سنایا
ہین ڈھنگ جوانی کے سر کرشن ہین مائی

آشفتہ ہو جسدا نے اُنھین خوب سا جھاڑا
جل جائین نظر تُست کو مرے ڈھیٹھ لگائی

دن چڑھ گیا جسوقت کہ گھر نند نہ آئے
لے گوال تجسس کو چلے کرشن کنھائی

جاکر لب دریا پہ کہا گوالون سے ٹھہرو
چالاکی سے جمنا مین پڑے کود کنھائی

جسوقت کہ نازل ہوے منزلمین برن کے
پابوس ہو گردن سے تعظیم جھکائی

تعظیم سے لاکر کے سنگھاسن پہ بٹھایا
کی آرتی کر جوڑ کے استت بھی سنائی

حاضر کیا نندراے کو باعزت وتوقیر
عذرات مین تقصیر کے کی ناصیہ سائی

کر اُسکی گنہ بخشی لیا نند کو ہمراہ
وارد ہوے تب ساحل جمنا پہ کنھائی

شی کرشن کو نندراے کو پایا جو سلامت
سب برج کی خلقت نے گویا جان سی پائی

جسدا سے کہا نند نے سب حال مفصل
دونون نے کہا ہر کا ہین اوتار کنھائی

محصول جغرات کا لینا سر کرشن جیکا گوپیون سے

تھی گوپیون کی بسکہ خوشی آپ کو منظور
جس بات مین وہ خوش ہون سو کرتے تھے کنھائی

اک روز کیا مشورہ سب گوالون سے ہرنے
متھرا کو سدا برج کی جاتی ہین لوگائی

چھپ کر کے چلو بیٹھ رہین دان گلی مین
جس راہ سے جاتی ہین وہی لیکے لوگائی

سے اُنسے جھگڑ کر وہان جغرات کا محصول
اس حیلے سے چکھینگے وہی دودھ ملائی

فرمایا مری کرشن نے اسطرح جو ارشاد
خوش ہوکے سکھا کہنے لگے واہ کنھائی

کچھ رات سے سب ملکے ہوے بن کو روانہ
اشجار پہ سب بیٹھ رہے گھات لگائی

کچھ دیر مین دودھ سر پہ لیے گوپیان آئین
تھی حسن مین ہر ایک وہ دودھ ست سے سوائی

چندرمان ۱۲
نزدیک جو ہین آکے درختون کے وہ نکلین
اوپر سے پڑے کود سکھا دھوم مچائی

بٹپار سمجھ خوف سے سہما گئین گوپین
نزدیک تھا جو جان کرے تن سے جدائی

گوالون نے کہا خوف کو تم دلمین نہ دو راہ
کیا خوف ہی کرتے ہین جہان راج کنھائی

پردا جی محصول ہمین دودھ کا چکا دو
اس راہ مین کچھ روز سے کرنے لگائی

ہر ایک لگی ہنسنے سنا نام جو ہر کا
بولین کہ ہی کس جا پہ وہ بٹ پار کنھائی

نزدیک زمین بوس کنان سر کے بھل آیا | گھسنے لگا سر قدمونپہ استت یہ سنائی

استت کرنا اندر کا سر یکرشن جیکی

ای خالق کونین باثباتِ خدائی | ہی عقل سے باہر تری اعجاز نمائی
ماہیت قدرت سے تری عقل ہی عاری | معلول ہین کونین تو ہی علتِ نمائی
ہون معترفِ عجز جہان شنکر و برہما | کب عقل کو آدم کی وہانپہ ہو رسائی
جو دھیان مین سنکادکے نارد کے نہ آیا | بھگتون کے لیے شکل بشر اسنے بنائی
آیا درِ دولت پہ ہون بانامۂ اعمال | ہو کز لکِ الطاف سے اب جرم زدائی
شرمندہ ہون گستاخی سے ازبسکہ مین اپنی | بنتا نہین کچھ عذر بہت بات بنائی
اعمال پہ اپنے جو نظر پڑتی ہی احقر | اٹھتی نہین اوپر کو نظر شرم سمائی
جب ہرنے سنی اندر کی یہ عجز بیانی | دریاے تفضل کی ہوئی جوش نمائی
سر اسکا اٹھا آپ لیا دستِ کرم سے | آنکھون سے بھی کی اشکِ ندامت کی صفائی
فرمایا کہ منظور تھا نخوت کا مداوا | اب جاکے بدستور کرو سرگ کی رائی
خائف نہو اس فعل سے ہو برجکے طائف | ہو جائیگی اک آن مین سب جرم زدائی
بے خوف ہو تب طوف کیا برج کا سارا | رخصت ہوا گوبند کی کرنا صیہ سائی
تب ہرنے گوردھن کو اسی جا پہ جمایا | حضار کو اس حال سے حیرت نظر آئی
راہی ہوے سب شکر کنان اپنے گھرونکو | کہتے ہوے آپس مین ہین اوتار کنھائی

چھڑالانا سر یکرشن کا نندجی کو برن کے پاس سے

نندراے نے گیارس کا کیا برت جو اک روز | باقی رہی کچھ رات سدھ اشنان کی آئی
آٹھ سیج سے تنہا ہوے آکادشی ۱۲ جمنا کو روانہ | دریا مین در آئے کہ خبر برن نے پائی
دل مین کہا اس جرم کی تعزیر ہی لازم | تب چند ملازم سے کہا دوڑیو بھائی
یا بند کرو نند کو سوگند ہی تمکو | محبس مین سکونت کی جگہ نند نے پائی

پانی کی غضب دھار تھی موسل کے برابر
اولون کی بھی پوچھار تھی گولون سے سوائی

سب چھوٹے بڑے گھر ہوے اک پل مین برابر
بیتاب ہو سب خلق نے تب خاک اوڑائی

ہر سمت سے ہاہاے کا غل عرش پہ پہونچا
دی کوئی حفاظت کی نہ تدبیر دکھائی

مایوس ہو تدبیر سے تب ہاتھ اٹھایا
سب بولے کہ فریاد ہی بلبھام وکنھائی

جل تھل ہوا ہر سمت کہین تھل ہی نہ بیڑا
یہ جھانجھری ناواب تو ہی مجدھار مین آئی

ہنسکر کہا تب ہرنے کہا میرا جو مانو
سب سوے گوردھن چلو اسمین ہی بھلائی

سب بھینٹ تمھاری ہی دھری پیٹ مین انکے
اس غم کی کرینگے نہ وہ کس طرح دوائی

سنتے ہی روانہ ہوے سب کوہ کی جانب
پیچھے تھے وہ سب آگے تھے بلبھام کنھائی

نزدیک گوردھن کے جو ہین پہونچے وہ جاکر
جڑ کوہ کی انگلی پہ وہین ہرنے اٹھائی

اطفال زن و مرد بھی سب گائین و بچھڑے
جا سب نے فراغت سے وہان ہنے کو پائی

جون ماہی بے آب تڑپتی تھی جدا
کہنے لگی بلبھام سے ہو تم بھی سہائی

سب گوال لگے کہنے کہ ڈرتا نہین کانھا
لے لیکے لکٹ اپنی وہان ٹیک لگائی

سب ہاتھ لگین ملنے او کہنے لگین گوپی
ہی کوہ گران کرشن کی نازک ہی کلائی

آرام سے اک ہفتہ بھر اسجا پہ گذر کی
محفوظ رہے مینھہ کی اک بوند نہ آئی

ناچار ہو مایوس ہوا اندر کا لشکر
سب اندر کو کیفیت پر درد سنائی

اک ہفتہ شب و روز کیا ہمنے بپا حشر
کچھ ہو نہ سکا گرچہ بہت خاک اڑائی

مہراج پسر جنکو سمجھتے ہین وہ ہین ہر
انسان کی صورت مین وہ کرتے ہین خدائی

یہ سنتے ہی حیران ہو لگا کانپنے سرپت
گستاخی سے اپنی جو ندامت اسے آئی

ایراپت و سر دھین کو کر اپنے تب آگے
آیا وہ سوریج تھے جسجا پہ کنھائی

دیکھا تو جھگلیا پہ لیے کوہ کھڑے ہین
سب گوپ ہین گرد آپ ہین اوسط مین کنھائی

اشک اسکی ہزار آنکھ سے جاری ہوے اسدم
شرمندہ ہو گردن پے تعظیم جھکائی

ہی فیض سے باری کے سدا فیض یہ جاری — منظور ہی ہر آن جسے سب کی بھلائی
حرکت نہین ذرے کو بلا اُسکی اجازت — ہی اُسکے تسلط کی مقرر ساری خدائی
پوجا کیے بھر عمر کیا صرف بہت سا — پر خواب مین مُرپ نہ دیا تمکو دکھائی
پھر اُسکی محبت کا اثر ایسا عیان ہی — دے اپنے محبّون کو وہ ہر جا پہ دکھائی
گر جا کے گوور دھن پہ کروڑ دھیر یہ یان — پھر صدق عقیدت سے کرو ناصیہ سائی
اک آن مین ظاہر ہو کرے نوش یہ کھانا — مشکل جو پڑے آکے کرے عقدہ کشائی
فی الفور اثر بخش ہوئی ہر کی ہدایت — سب نے کہا بہتر ہی جو کہتے ہین کنھائی
خوش ہو کے ہوے گوپ روان سوے گوورھن — سب ڈھیر کیے کوہ پہ پکوان و مٹھائی
سب جمع ہوے گوپ کیا کوہ چراغان — پوجا ہوئی گھنشیام نے جسطرح بتائی
ظاہر ہوے فی الفور جو ہین عقل سے باہر — تھا شیام سروپ اُنکا تھے جسطرح کنھائی
سب نوش کیا کھانا کہا خوش ہو نہین تمسے — مشکل مین تمھارا مین مددگار ہون بھائی
غائب کیا سیکرشن کو اس بات مین مینے — آفت مین تمھاری یہ کرین عقدہ کشائی
خوش ہو کے کہا گوالون نے مقبول ہوئی نذر — اُس صورت پر نور کی کی مدح سرائی
غائب ہوے نظرون سے دکھا اپنا کرشمہ — حضار کو تب صورت حیرت نظر آئی
باقی جو بچا کھانا کیا نوش سبون نے — پر شاد سے پر شاد ہوئی ساری خدائی
خوش ہو کے روانہ ہوے سب اپنے گھرونکو — سب گاتے بجاتے ہوے با نغز ادائی
امسال دیا غیر کو ہی بھاگ ہمارا — گوپون کی بغاوت کی خبر اندر نے پائی
آطیش مین اُس ابر کا تب حبش بلایا — کرتے ہین قیامت مین جو طوفان فرائی
فرمایا کہ سب برج کو اک پل مین بہا دو — گوالون کو کرو غرق مع رام و کنھائی
مُرپ کا سُنا حکم ہوے برج پہ نازل — اک آن مین بس کالی گھٹا آنکے چھائی
آندھی بھی لگی چلنے کڑکنے لگی بجلی — بادل کی گرج سُنکے ہوے ہوش ہوائی

اس بیچ مین شام آئی تو بولا سریدامان — کچھ ہوش ہی گایون کا لگے کھیل مین بھائی
موقوف کیا کھیل سُنا گایون کا جو نام — آ جمع ہوئین ہرنے جو ہین نبسی بجائی
آگے کیا گایون کو چلے نبسی بجاتے — سب گوالونکی افواج مین افسر تھے کنھائی
چلنے سے جو گایون کے اُٹھی گرد تتق تاب — ہالے کی طرح گرد مہ رخ کے تھی چھائی
آ پہونچے اسی ٹھاٹھ سے جب برجکے نزدیک — کی گوپیون کے کان مین نبسی نے رسائی
بے ساختہ درشن کے لیے گھر سے وہ دوڑین — دیدار سے دلدار کے سب پیاس بجھائی
رخصت ہوے سب گوال گئے اپنے گھرونکو — کاشانہ مین داخل ہوے بلرام وکنھائی
آغوش مین مادر نے لیا نورِ نظر کو — سرمے کی طرح گرد وہ آنکھونمین لگائی
کی روہنی نے جلدی سے تیار رسوئی — دن بھر کا تھکا جانکے جلد انکو کھلائی
صحرا کی دوا دو سے زبس خستہ تھے دونون — مصروف تھے کھانے مین کہ نیند آنکھونمین چھائی
مُنھ ہاتھ دُھلا پان دیا ہاتھ مین اُنکے — آرام کیا جلد جو ہین سیج بچھائی

گووردھن پہاڑ اُٹھانا سری کرشن جی کا چھنگلیا پر

ہل چل پڑی گوالون مین دیوالی کے دن آئے — سامان مین تب جگیہ کے لوسب نے لگائی
سب جوڑ مین گھر گھر مین لگی پکنے یہ کھچڑی — تقریب قریب اندر کی پُوجا کی بھی آئی
تیار کیے کھانے بہت میٹھے سلونے — معذور محاسب ہوا گنتی جو گنائی
وارد ہوے وہان باری کنان شیام سلونے — کس شیرین زبانی سے اُنھین بات سُنائی
کیون بچت و نیز موتی ہی ہی کیا خام خیالی — کیا اندر سے حاجت ہی سُنین ہم بھی تو بھائی
باسنج دیا گوالون نے کہ ہی اندر کی پُوجا — خوش ہوکے یہان کرتے ہین وہ آب فزائی
ہر سال مقرر ہی یہان اندر کی پُوجا — بارش سے بافراط جو ہوتی ہی چرائی
ہی کاہ کی افراط سے آرام مویشی — ہوتی ہی اسیوجہ سے یان سبز فزائی
ہنسکر کے کہا ہرنے کہو حال وہان کا — جس جا سے کبھی نندر نہین اندر نے پائی

اب جلد وہان جاؤ کرو دیر نہ اصلا ۔۔۔ ہی بید کا یہ حکم نہین ہرزہ درائی
سُن ہر کے کلامات جو تھے دھرم کے رہبر ۔۔۔ سُن ہو کے ہراک بحر تحیر مین درآئی
کی عرض کہ ہین آپ سکل دھرم کے مرجع ۔۔۔ ایجاد بھی سب دھرمون نے ہی آپ سے پائی
رہتے ہین تمہارے ہی سرن دھرم بھی ورکرم ۔۔۔ ہو بندے کے اعمال کی تم غلت غائی
رکھ کہتے ہین ہی جگتیہ پورکھ نام تمہارا ۔۔۔ ہر جا پہ تمہاری ہی صفت بید نے گائی
اکثر ہی سُنا ہمنے یہ سب اپنے پتون سے ۔۔۔ اسواسطے آئی ہین سرن ہم بھی کنھائی
مہبوت کیا علم نے مایا نے تمہاری ۔۔۔ گت شوہرون نے آپ کی اسوجہ نہ پائی
پابند ہین ظاہر کے نہین اصل سے ماہر ۔۔۔ ہی عجب نے اعمال کی سدھ اُنکی بھلائی
ایرادہ چھایا کیجیے اُن بیخبرون کے ۔۔۔ ہو کبر کی زنجیر سے اب اُنکی رہائی
آئی ہین سرن آپ کے ہمپر بھی دیا ہو ۔۔۔ اب ناتھ رحمت سے کرو عقدہ کشائی
یہ عجز بیانی جو سُنی آپ نے اُنکی ۔۔۔ محظوظ ہوے بات بہت دلکو وہ بھائی
فرمایا رہے دل مین سدا بھگت ہماری ۔۔۔ گھر جاتے ہی ہو شوہرون کے دلکو صفائی
رخصت ہوئین سب گھر کو رکھا حکم کو سر پہ ۔۔۔ ہر ایک کے گھنشام کی چھب دلمین سمائی
دامان امل دولت دیدار سے بھر کر ۔۔۔ گھر آئین وہ سب کرتی ہوئی مدح سرائی
درشن جو کیے شوہرون نے دل ہوے روشن ۔۔۔ کی صیقل دیدار نے سب زنگ زدائی
بدبختی پہ کی اپنی بہت طعن و ملامت ۔۔۔ کی اُنکے مدارج کی بہت مدح سرائی
کر رخصت اُنھین شیام نے گوالونکو بلایا ۔۔۔ بھوجن کے لیے ساتھ وہ سب پانت بٹھائی
کھاتے تھے اگھاتے تھے نہین وصف سے اُسکے ۔۔۔ ہر لقمے پہ دُج نار کی گاتے تھے بھلائی
فارغ ہوے کھانے سے تو پھر کھیل جمایا ۔۔۔ دی پھونک کبھی بنسی کبھی تان اُڑائی
ہوتی تھی کبڈی و کبھی آنکھ مچولا ۔۔۔ گھوڑون کی طرح بن کو کبھی باگ اُٹھائی
تھے گیند کی بازی مین کبھی غلطان و پیچان ۔۔۔ کی بوجھنے بن پھل کے کبھی ذہن رسائی

ہی دیوتون کے واسطے سامان یہ تیار — کس طرح امیرون کو ملے پہلے وہ بھائی
پژمردہ ہوے بھوکھ سے مایوس پھرآئے — روکھی وہ سخن سازی تفصیل سنائی
ہرنے کہا جاؤ جہان ازواج ہین اُنکے — ہی علم کے پردے نے سمجھ انکی گنوائی
گوالون نے جو ہین کرشن کا ارشاد سنایا — ہر ایک وہ آنند سے پھولی نہ سمائی
ہنسکے کہا جاگ اُٹھے مگر بھاگ ہمارے — جو یاد ہمین کرتے ہین بلرام و کنھائی
لے لے کے چلین تھالونمین سب قسم کے بھجن — تب شوہرون نے ہاتھ پکڑ آنکھ دکھائی
لگ جائیگا داغ احمقو عزت مین ہماری — باہر جو رکھا پاؤن تو سر ہوگا ہوائی
منّت سے کہا دست ادب باندھکے سب نے — ہی فخر کی جاگہ جو بلاتے ہین کنھائی
کیا بید پڑھا خاک پڑے عقل پہ پتھر — سوجھا نہین ہین جگیہ پرکھ آپ کنھائی
جانے دو نہین روکو نہو خیر کے مانع — بس اسپ عزیمت کی اُدھر باگ اُٹھائی
جن جابلون نے ہاتھ کسیطرح نہ چھوڑا — ہاتھ اُنکے رہا ہاتھ ہوئی روح ہوائی
جاجد بہ باطن سے ہلین پہلے وہ سب سے — شوہر ہوے دریاے تاسف کے شنائی
بسمل کی طرح ایک رہی گھر مین سسکتی — نہ ذرا سکی وہ خود ہاتھ بڑھاکر کے اُٹھائی
کر ہر ذرہ شوق سب اک آن مین پہونچین — کی طائر قسمت نے کہان جاکے رسائی
درشن سے بنین مطلع انوار وہ آنکھین — پتلی کیطرح آنکھون مین صورت وہ سمائی
لائین تھین جو کھانا وہ رکھا شیام کے آگے — دل اپنے دیے اُسپہ چھڑک مثل ہوائی
کی نذر قبول اُنکی خبر خیر کی پوچھی — پھر بجر طویل اُنکو نصیحت کی سنائی
سب بید کے عالم ہین جو شوہر ہین تمھارے — تمنے بھی پتی برت کی تو فیر ہی پائی
کیون چھوڑ کے ساتھ اُنکا یہان نہین تم آئین — یہ بات ہی معیوب نہین اسمین بھلائی
جگ کرتے ہین وہ تاکہ ہون خشنود فرشتے — لازم نہین اسوقت تمھین اُنسے جدائی
اچھا نہ کیا تمنے کہا اُنکا نہ مانا — سب طور سے ہی خدمت شوہر مین بھلائی

لکھ لکھ کے تھکے ختم نہو کرشن کی لیلا
معذور ہو اُڑنے لگے چہرے پہ ہوائی

شرماتے تھے مان کرتی تھی جب بیاہ کی باتین
سب گوپیون کو راس کی لیلا وہ دکھائی

اندھیر ہی دُرتے تھے اندھیرے مین جو جاتے
وہ منہ مین اگھا کے گئے بجوف کنہائی

منقار سے ڈر طوطے کی اُنگلی جو ہٹاتے
کالی کے پھنون پر وہ کرے جلوہ نمائی

جوگوی سے مکھن کی دُکھے ہاتھ وہ نازک
لے کوہ چھگلیا پہ وہ جس طرح سے رائی

آزار دے جس پانون کو مخمل کا بچھونا
ہو چور سکٹ ضرب جو اُس پانو نکی کھائی

تھرّانے لگے خوف سے دکھلائی جو بچیا
سو عمر دو ہفتہ مین بکی مار گرائی

آندھی مین لپٹ جاتے تھے جو چھاتی سے نکی
لے خاک مین تصویر ترنا ورست بنائی

جو حوض مین پایاب لرزتے تھے نہاتے
دی نند کو جا کر کے برن پاس رہائی

گر پڑتی تھی جن ہاتھون سے ہر بار مٹھائی
او کھل وہ گران لیکے درختون پہ اڑائی

برجھائی کہین گائے تو گھر بھاگے وہ سیدھے
بتلا کے پکڑ سینگ زمین اُسکو دکھائی

رونے لگے جو نند نے گھوڑے پہ چڑھایا
دی کیشی کو کیسی وہ سزا کھینچ دبائی

گر گرم ہوا شیر تو پیتے تھے سسکتے
اک لقمہ مین سب آتش صحرا وہ بجھائی

مٹی کے کھلونے نہین بنتے تھے بنائے
برہما نے ہرے گوال تو منڈلی وہ بنائی

کہ صاف نہ آتی تھین جنھین تو تلی باتین
سب ہشٹ جسودا کو دہن کھول دکھائی

چڑھتے ہوے دہری کو نگھاتی تھی جسودا
چڑھ چھاتی پہ شی دھر کی سزا کیسی چکھائی

کھانا طلب کرنا سر یکرشن کا برہمنونکی عورتون سے

اُٹھ صبح کو اک روز ہوے بن کو روانہ
سدھ شوق مین صحرا کے کلیوے کی بھلائی

سب گوال ہوے گرسنہ جب دوپہر آیا
کہنے لگے ہین بھوکھ سے بیتاب کنھائی

فرمایا کہ نزدیک ہین جگ کرتے برہمن
جاؤ انسے کہو بھوکھے ہین بلرام و کنھائی

وان جاکے جو کی گوالون نے پیغام رسانی
آشفتہ ہوے گوالون کو یہ بات سنائی

گوالون نے کیا غور تو ہرجی کو نہ پایا
دیدے کیے داشتاق تھی پل بھر کی جدائی

ہرجی نے کہا گوالون سے بیٹھ تھا کیسا
کی عرض کہ بے آپ کے رونق نہین پائی

بیٹھو وہی ہو جہان ہو ذات مبارک
سرسبز وہی جس سایہ مین تم بیٹھو کنھائی

تب گوالون کو نوش ہو کے گلے ہرنے لگایا
فرمایا نہین ہمسے ہو کچھ تمسے جدائی

دن ڈھلتے ہی ہرجی نے کہا اب چھو گھر کو
یکجا ہوئین سب گاے جو ہین بنسی بجائی

سب گوال چلے راہ مین خوش فعلیان کرتے
ہر اک کی زبانون پہ تھے بلرام کنھائی

نزدیک جو سر کرشن کے وقت آنیکا جانا
درشن کو ہر اک گوپکا گھر سے نکل آئی

طاؤس صفت وہ ہمہ تن چشم کھڑی تھین
تب دور سے گھنشام کی صورت نظر آئی

آلودہ غبار الکین تھین وہ چاند سے مکھ پہ
تھا مور مکٹ سر پہ گھٹا جیسے ہو چھائی

ہاتھ نہین لکٹ گھر سے تھے بنسی کو کمر مین
آنکھون مین تبسم نے تھی سرسون ہی کھلائی

ہنستے تھے سخن کرتے تھے بلرام سے آتے
بجلی گویا گردون سے بلا لینے کو آئی

داخل ہوے اس ٹھاٹھ سے نندلال جو گھر مین
صحرا کی خبر گوالون نے جسودا کو سنائی

آہا کیا مادر نے نصیبون کو سراہا
اس گل کی صفت سنتے ہی پھولی نہ سمائی

جسودا سے کہا شیام نے لا جلد بیاری
اک آن مین سیج تھال وہ بنجن کا لے آئی

اعزاز سے گوالون کو بلا ساتھ بٹھایا
فرمانے تناول لگے بلرام و کنھائی

کھانے سے جو فارغ ہوے کی نوش گلوری
تھے ڈانک وہ لب پڑی تھی لعلون کی جمائی

نندجی کے دلارام نے آرام کیا جب
آنند سے وہ سیج بھی پھولے نہ سمائی

اسطرح کے اشغال تھے نندنند کے ہر روز
سو مین سے کہے ایک نہین دلکو رسائی

جو بات تھی نادر تھی تعجب تھے سراپا
ہو دنگ خرد کر نہ سکے مدح سرائی

اشجار قلم کوہ بنے جاے سیاہی
گھولے جو سمندر مین آسے سارا مائی

فرطاس کی جاگہہ وہ کرے سطح زمین کو
برہما سے کرے عمر ابد کی وہ گدائی

جو اُنکے بھروسے ہو اُنھین فکر ہی اُسکی | گیتا مین یہی بات ہی ارجن کو سُنائی

تعریف کرنا نند رابن کی سرکرشن کا

اک روز چلے بن کی طرف گاے چرانے | تھے گرد سکھا بیچ مین بلرام کنھائی
گلگشت کنان پہونچے وہ نند رابن وج | پھرتے رہے سب دیر تلک سیر خوش آئی
بسرام کیا آن کے جمنا کے کنارے | گویا ہوے بلرام سے اسطرح کنھائی
ہی سیر سے اس بن کے بہت دل میرا مانوس | بیکنٹھ کلپ ترکی ہی سُدھ ولسے بھلائی
سُر دھین سے ہین یان کی مجھے گاے پیاری | برجا سے بھی مرغوب ہی جمنا کی صفائی
ترلوک اگرچہ ہی قلمرو مین ہمارے | آرام کی جا پر ہی یہی بن میرا بھائی
یان آتا ہون اسواسطے بیکنٹھ سے اکثر | اس بن کی فضا دلکو مرے بھائی ہی بھائی
سُر ترکے تلے جاے جو دل چاہے سو پاوے | جو آیا یہان اُسنے مری بھگت ہی پائی
سب سُنکے سکھا خوش ہوے گوپال کا ارشاد | بلرام لگے کہنے کہ دھن دھن کنھائی

بیکنٹھ دکھلانا سرکرشن کا سب گوالون کو

گوالون نے کہا دستِ ادب باندھکے اسدم | ہمنے ترے الطاف سے سب چیز ہی پائی
ہمقوم اہیر آپ ہین ترلوک کے ٹھاکر | خورشید نے دی ذرۂ احقر کو بڑائی
بیکنٹھ کے درشن کی ہوس دل مین ہی سبکے | دشواری نے آسانی ترے فضل سے پائی
خوش ہوکے کہا ہرنے ذرا آنکھ تو موندو | بند آنکھ جو کی کھل گیا سب راز خدائی
اپنے تئین اک آن مین بیکنٹھ مین دیکھا | تھا بسکہ ضیا بخش جہان نور خدائی
سُر دھین کے تھے جھنڈ کلپ ترکی قطارین | تھی وان کی زمین زر سے جواہر سے بنائی
آنند مین ڈوبے تھے نتھا کام کسی سے | تھی بھوکھ سے اور پیاس سے اور غم سے رہائی
سب خلق چترنبج تھی سجل میگھ کی رنگت | چہرے سے ضیا تھی مہ و خورشید نے پائی
تھے سیس کی سجیا پہ سری لچھمن چترنبج | پاچپی پہ لچھمی تھی یہ نُدرت نظر آئی

فرمایا کہ غافل تھین تم اسباب سے اپنے
کی ہمنے نگہبانی عبث چوری لگائی

لو اپنے لباس آنکے وہ حق حرا ست
تم لوگون کے دہشت ہی عبث دلمین سمائی

موقع یہ ظرافت کا نہین ہنسکے وہ بولین
ہی سرد ہوا بکتے ہو کیون بادہوائی

شاید ہوئی افسانہ وہ اوکھل کی کہانی
رسّی سے کمر آپ کی ہمنے تھی بندھائی

ہرنے کہا ہر بات مین تم طعن ہو کرتی
کیا اسمین تمھارے لیے ہوئیگی بھلائی

جب جوڑ کے ہاتھ آو گی کرتی ہوئی منّت
ہاتھ آئیگی پوشاک نہین اور دوائی

حیران ہوئین یہ سُنکے لگین کانپنے تھر تھر
کہنے لگین لو اور نئی بات سُنائی

جاڑے سے بُرا حال ہی اب رحم کی جاہی
مت سنگدلی کرید تمھین نند دُہائی

فرمایا بجا لاؤ گی گر حکم نہ میرا
ہوگی نہ کسیطور سے اس غم سے رہائی

مجبور ہوئین جوڑ کے تب ہاتھ وہ بولین
بن مول کی داسی ہین کرو رحم کنھائی

عریانی مین کسطور سے سنمکھ ہون تمھارے
ہاتھ آئیگا کیا دلمین ٹھنی یہ جو برائی

فرمایا کہ ہٹ کرنے سے پٹ پانا ہی مشکل
یان آنے سے ہوئیگی یہ سب رنج زدائی

ناچار ہو آپس مین لگین مشورہ کرنے
ہٹنے کے نہین ہٹ سے کبھی کشن کنھائی

اسوقت ہی بہتر کہ انھین کا کہا کریے
ساقی ہی اگر یار تو صحبت ہی بقائی

ہاتھ آئے گا جب موقع تو کر لینا تلافی
تب کشتی و گاڑی کی مثل انکو سنائی

باحالتِ عریان وہ چلین ہاتھونکو باندھے
آ زیر کدم بنتی بہت طور سے گائی

بالطبع مخل ہو کے مخلع کیا سبکو
دولت سے ہم آغوشی کی امید برآئی

رخصت ہوے کانک مین کیا وصل کا وعدہ
اس مژدہ سے ہر ایک وہ پھولی نہ سمائی

سکھدیو سے تب راجہ پریچھت ہوے سائل
اس طرحکی اذیت یہ کیون کرشن کو بھائی

فرمایا کہ عریانی مین اشنان ہی ممنوع
گر مرد سے دوچار ہو ہو اس سے رہائی

اس جرم کی منظور ہوئی ہر کو کفارت
لیلا کے بہانے سے ہوئی جرم زدائی

دریا مین در آتی تھین بہاتی تھین غم دل — عریان ہو نہاتی تھین منماتی تھین کنھائی
ہو غسل سے فارغ لیا سامان پرستش — پوجا شری شنکر کو او استت بھی سنائی

استت کرنا گوپیون کا شنکر کی

ہی ہر کی بزرگی کی مقرر ساری خدائی — سب دیو تو نمین دی ہی تمھین حق نے بڑائی
ناکام نہین تمسے کوئی کام کے قابل — سیراب ہوا آپ سے کو جس نے لگائی
تخم امل اب فرر عۂ خدمت مین جو بویا — پائین شجر فضل سے برکرشن کنھائی
ہین گول خرد جو کہ کرین دعوی عرفان — ہی گیند کی کب گنبد گردان پہ رسائی
احقر ہی ضعیف آپ سے امید قوی ہی — ہر بھگت مین ہر روز بڑھے شکت سوائی
خدمت پہ لیاقت پہ نہ محنت پہ نظر ہی — عادت ہی طبیعت ہی جبلت ہی بھلائی
سائل نے جو مانگا نہ تامل ہوا حائل — زائل ہوئی تکلیف رہی غم سے رہائی
موضوع ہی ہر بھگت تمھارے لیے شنکر — تعظیم سے جو بشن پدی سر پہ چڑھائی
جب ایک برس انکو اسی طور سے گذرا — کی شاہد مقصود نے تب جلوہ نمائی
اک روز جو ہین گھاٹ پہ رکھہ اپنے وہ کپڑے — سب گوپیون کی فوج جو دریا مین در آئی
نازل ہوے ناگاہ طلبگار کے مطلوب — پوشاک کی گٹھری وہ کنارے سے اٹھائی
خود لے گئے تشریف کسی شاخ کدم پہ — سب کھولکے پوشاک وہ شاخون پہ بچھائی
فارغ ہوئین اشنان سے پوجا سے وہ جسدم — پوشاک کی گٹھری وہ کنارے پہ نہ پائی
سب غرق ہوئین بحر تعجب مین سراپا — کون آیا یہان کس نے یہ پوشاک اڑائی
سب نے کہا ہی کام اسی سارق دل کا — ہر سمت نگہ پیک تجسس نے چلائی
ناگاہ نگہ پڑ گیا وہ سرو گل اندام — پھیلی ہوئی پوشاک شجر پر نظر آئی
ہنسکے کہا بھولا نہین ماکھن کا چرانا — اب چوری پہ پوشاک کی نیت ہی ڈلائی
یہ کام نہین خوب ہی انجام بد اسکا — بڑھ جائیگی یہ بات نہین خوب ڈھٹائی

اس عزم سے سب رات دھکا کے پاس وہ آئین
لین خوب بلائین بھی اور تعریف سنائی

کہنے لگین امی لاڈلی کیا حال ہی تیرا
تشریف بھی لاتے ہین ترے پاس کنھائی

خاموش رہی بت کیطرح پہلے تو کچھ دیر
آزردہ ہو پھر بولی بدل کر کے رکھائی

کیون آئین میرے پاس وہ کیا کام ہی انکا
کیون بکتی ہی بیہودہ عبث گوپ کی جائی

للتا نے کہا پیاری ہی کیون مجسے چھپاتی
ہمدرد سے بھی بات کسی نے ہی چھپائی

تیری ہی طرح ہم بھی گرفتار بلا ہین
ہی کون کہ اس شوخ کی برچھی نہین کھائی

تب رو کے کہا پیاری مین کیا حال بتاؤن
ہی اس دل بیمار کی معدوم دوائی

یہ شیشۂ دل چور ہوا سنگ الم سے
پتھر پڑین اس عشق نے کیا آگ لگائی

شب گذری ہی ہر روز مجھے گنتے ہی تارے
جھڑ اشکون کی ہر روز ہی آنکھون نے لگائی

بے دید کنول نین نہین چین ہی دل کو
ہون گوش بر آواز کہ کب آئین کنھائی

بن جاؤن تو مان باپ برادر ہین بگڑتے
گھر بیٹھ رہون اٹھتی ہی اک آہ سوائی

رہتا دل نازک یہ ہی صدمات کا دھاوا
کھانا ہی نہ پینا ہی کبھی نیند نہ آئی

نندلال کو دیکے پڑے جان کے لالے
معشوق کو کیا جاے اگر جان پرائی

ہوجاے جو کوشش سے تری دور یہ دوری
احسان بڑا ہو جو ہو اس غم سے رہائی

تدبیر سے تیری جو یہ تقدیر ہو سیدھی
جی جاؤن بھلا جان گویا جان سے پائی

پیاری کا بیان سنتے ہی بولی یہ بسا کھا
ہم سب سے تعشق مین تجھے گو ہی برائی

ہی یاد مجھے نند سے کہتے تھے گرگ من
بے سخت ریاضت نہین ملتے ہین کنھائی

اسوا سطے بہتر ہی کرین ہم بھی ریاضت
ہوتی ہی ریاضت سے بہت عقدہ کشائی

سب گوپیون نے اسپہ کیا عزم مصمم
کوشش پہ کمر باندھکے کو ہر سے لگائی

جانے لگین سب ملکے وہ جمنا کو نہانے
باقی رہی کچھ رات ادھر باگ اٹھائی

رکھ رکھ کے لباس اپنا وہ جمنا کے کنارے
اشنان سے اجسام کی کرتی تھین صفائی

تھی چاہ بھری عشق سے گھنشیام کی اُسکو — مضبوط کمر اُسپہ تھی باندھے ہوے آئی
کیا جذبۂ صادق نے اثر اپنا دکھایا — محبوب نے محفل وہان پہلے سے جمائی
لینے کو روانہ بھی کیا بنسی کی دُھن کو — وہ جاکے اُسے ہاتھون ہی ہاتھ آپ لے آئی
ملتے ہی نظر آنکھون کے سوتے ہوے جاری — گھٹ کون بھرے بُڑکی تو خود آپ ہی کھائی
گھٹ چھین نے والا تھا سویا نی لگا بھرنے — سکھیون نے کیا غور مگر تھا ہ نپائی
حیران ہوے یخ بستہ وہ طرفین کے ناظر — آئینہ صفت صورتِ حیرت نظر آئی
دل مین یہ کہا آگ لگے آب کشی مین — گھٹ خاک بھرین چہرو نپہ اُڑتی ہی ہوائی
عالم یہ تحیر کا رہا دیر تلک اُس جا — حیرت نے کسی طرح نکی وانسے جدائی
آہوش مین ہر نے کہا تب گوش مین اُسکے — ہی حلقہ بگوش آپ کا مدہوش کنھائی
گویا ہو لب لعل سے اک جام پلا دے — کر ساقی خمارِ دلِ مضطر کی دوائی
آواز نے دلدار کی اعجاز دکھایا — جان بخش صدا دیکے وہ بیجان جلائی
ہشیار ہوے دونون بغلگیر ہوے تب — ارمان کی جو آگ بھڑکتی تھی بجھائی
معشوق کا گھٹ دل کا بھرا جلو سے اپنے — دل اپنے مین محبوب کی تصویر جمائی
مخمورئ عشق سے رخصت ہوئی راد ھا — گر پڑکے وہ گھر پہونچی اُنی عشق کی کھائی
گھر رہتی تھی دن رات پہ غم ہجر کا سہتی — ہوتی تھی سدا عقل مین اور دلمین لڑائی
دل نے کہا چل دوست سے دل کھولکے لیجے — پر عقل نے خاموشی کی زنجیر بنھائی
تسلیم کیا مصلحتِ وقت کو اُس نے — تدبیر سے بو مشک محبت کی چھپائی

لباس گوپیونکے چراکر چڑھنا کدم پر سر یکرشن کا +

سب گوپیون کے دلمین ہوا ولولہ اک روز — یکجا ہوئین سب جمع تو یہ بات چلائی
مُورت کی طرح عرصے سے خاموش ہی راد ھا — کرتی نہین ہم لوگون سے مذکور کنھائی
تدبیر سے کچھ راز درون پوچھیے اُس سے — عارض ہو مرض کوئی تو کچھ کیجے دوائی

صیاد ہی پنگھٹ پہ لیے بنسی کے پھندے
بسمل کیا فی الفور جو آواز سنائی

اک حسن کا دریا ہی بھرا تھل ہی نہ بیڑا
جاتے ہی نظر ڈوب گئی تھاہ نہ پائی

ظاہر مین تو کیا ذکر ہی چوری سے گیا جو
کر قید اُسے زلفون کی زنجیر پنھائی

تھی مین بھی مقید وہان پر وہ نہین تجسے
دل اول دے آئی ہون تو پائی ہی رہائی

بیتاب ہوئی سنتے ہی رخصت کیا اُسکو
خود شوق کے جذبے مین اُدھر بھاگ اُٹھائی

آئی جو مین پنگھٹ پہ تو نٹور کو نہ دیکھا
روئی رسن بخت نے کی کم جو رسائی

دل جلکے ہوا خاک تفِ عشق سے اوسکا
بیتابی سے اوڑنے لگی چہرے پہ ہوائی

پچھتا کے دل افسردہ چلی بھر کے وہ گاگر
آ پہونچے سر کرشن کو بھی تاب نہ آئی

ناگر نے جو گاگر پہ جڑا تاک کے ڈھیلا
گھٹ پھوٹ گیا گوالنی پانی سے نہائی

دل کھل گیا جسطرح پڑے دھانو پہ پانی
ظاہر مین ہوئی ترش بدل کر کے دکھائی

لی چھین جھپٹ کر کے سر کرشن کی بنسی
ہر چند کیا جہد مگر کچھ نہ بسائی

ہر سے کہا ہاہا کرو تب پاؤ گے مُرلی
بے اسکے نہین رونگی تمھین رام دہائی

بیڑی مین پھنسا زلف کی تب لال رہینگی
کر ترچھی نظر سیدھی اُسے راہ بتائی

دل ہاتھ سے جاتا رہا حیرت مین گئی ڈوب
کھانے لگی غوطہ وہ اُبھرنے نہین پائی

دل بہہ گیا پانی ہو رسن ہاتھ سے چھوٹی
رٹنے لگی ہا کرشن وہ سب شرم بہائی

گھر دلمین کیا ہر نے کر آوارہ خرد کو
سُدھ بھول گئی کون ہو نمین کسلیے آئی

پھرتی تھی پڑی بن مین وہ دم عشق کا بھرتی
تب ایک سکھی ہاتھ پکڑ گھر کو لے آئی

شہرت ہوئی پنگھٹ پہ رہا کرتا ہی جگھٹ
تب ایک نے رادھا کو یہ اخبار سنائی

اُمڈا جو شطِ شوق ہوئی قطرہ زن اُسدم
پیچھے پڑی گو ترم مگر دھاپ نہ پائی

تھی جھنڈ مین سکھیون کے چھپی رشک قمرون
جون ابر کے ٹکڑون مین ہو مہر جھپائی

بلدار تھی کاکل کی رسن کاندھے پر اُسکے
دل غیر سے کر خالی بھی گاگر تھی بنائی

یہ کہکے پھرین گھاٹ پہ کانھر کا گذر ہے — دل پانی ہوا دیکھکے چھب تاب نہ آئی
سب گوپیونکے دلکی ہوس جان گئے ہر — تب فوج گوالون کی وہان پر سے ہٹائی
آہستہ وہ جا بیٹھے کسی شاخ کدم پر — پوشیدہ لکٹ کو کیا بنسی بھی چھپائی
ساحل ہوا دریا کا جو اغیار سے خالی — دلجمعی سے تب گوالنی جل بھرنے کو آئی
جل بھرکے گھڑا سر پہ رکھا جو ہین چلی گھر — آپیچھے سے شی کرشن نے گاگر وہ گرائی
گھٹ گرتے ہی ناگر نے جھپٹ ہر کا لیا ہاتھ — لی چھین لکٹ ہاتھ سے تب کچھ نہ بسائی
ہنسکر کے کہا آج بھلے گھر مین دیا پانون — اورون سے کیا کرتے ہو ہر روز ڈھٹائی
ہرنے کہا ناگر سے کہ لے اپنی تو گاگر — دے میری لکٹ کسلیے ہی بھونہہ چڑھائی
گوالن نے کہا خالی گھڑا لونگی نہ ہرگز — بھر دیجے اُسیطرح لکٹ لیجے کنھائی
تم نند کے ہولال تو مین کم نہین تمسے — کیا مال سے ہوتی ہی کہین کل مین بڑائی
اک مجھکو کہوگے تو سناؤنگی تمھین سہ — ڈرنے کی نہین تمسے کبھی رام دہائی
ہرنے کہا ہنسکر کے بھرے دیتا ہون گاگر — کیون کوپ تو کرتی ہی عبث گوپ کی جائی
جاتا رہا دل ہاتھ سے اس بات کے سنتے — گوالن نے لکٹ ہاتھ سے بیخود ہو گرائی
اک ٹک وہ لگی دیکھنے تصویر کی صورت — حیرت نے وہ آئینہ رخ آئینہ بنائی
تھی آگ جو غصے سے لگی پانی وہ بھرنے — اک دم مین ہوا ہو گئی جو خاک اوڑائی
گھٹ بھرکے رکھا ہرنے جو ہین گوپی کے سر پر — تصویر وہین گوالنی کے گھٹ مین سمائی
تھی پریم کی ڈوری مین بندھی شرم کی رسی — ان دونون کشاکش مین بمشکل وہ گھر آئی
دوچار ہوئی راہ مین اک گوالنی اُس سے — ششدر رہو لگی پوچھنے کیا شکل بنائی
آئی تھی مین جل بھرنے کہا کھو چلی ابھرن — ہرگز نہ چھپا راز محبت بات بنائی
اُسنے کہا ہنسکر کے بھلا کیون ہو اڑاتی — یو عشق کی مد کی کہین چھپتی ہی چھپائی
تب ہنسکے کہا اُسنے سکھی کیا مین بتاؤن — پانی کو گئی ماہی بے آب بن آئی

بھیا چلو بندرابن وندہ بن کی طرف آج — دلچسپ سواد اُسکا ہی اور خوب چراہی
یکجا ہوے خوش ہوکے ہوے ساتھ روانہ — بچھڑون کو کیا آگے ہوے پیچھے کنھائی
خوش فعلیان کرتے ہوے جاتے تھے عجب گوال — دل پر تھی خوشی بسکہ ہر اک شخص کے چھائی
جا پہونچے اسیطرحسے اُس سمت خرامان — گلگشت مین مصروف ہوے بن کی کنھائی
پھر آفت جان ایک وہان آیا اگھاسُر — اژدر کیطرح راستے مین گھات لگائی
آنکلے اُدھر کرشن لیے گوال او بچھڑے — اُس اژدہے کے مُنہ مین وہ سب فوج سمائی
وان جاکے ہوا بڑھکے دو بالا قدِ بالا — اُسدم تن اژدر مین نہ پھر سانس سمائی
منظور جو تھا اپنے سکھاؤن کا بچانا — اُس گنج نے جاگہ دہنِ مار مین پائی
دم گھُٹ کے مرا غار پڑا فرق مین اُسکے — جان اُسکی نکل پھر دہنِ ہر مین سمائی
اُس جسم کے اژدر کا وہان بنگیا ٹیلا — روح اُسکی نے ساجوج گت اِسطرحسے پائی

بنگھٹ لیلا

اک روز تسری کشن رسک جن کے سرو مین — پنگھٹ کی کرین سیر یہ دل مین لہر آئی
گوالون کو لیا ساتھ ہوے بن کو روانہ — سب زیر کدم منڈلی آکر کے جمائی
صف باندھکے ثمرگان صفت استادہ ہوے گوال — پُتلی کیطرح بیچ مین تھے کرشن کنھائی
سر پہ تھا مکٹ فرق پہ طاؤس کے پرکا — تعظیم کو گردون نے کمر جسکی جھکائی
کیا سانولے تن پر تھی کھلی چمپئی پوشاک — دھوبن جسے دھوچشمۂ خورشید سے لائی
یون زلف گھونگھر والی مین کنڈل تھے درخشان — جسطرح گھٹا چیر کے بجلی نکل آئی
تھی زیب گلو ایک کمل کُنج کی مالا — یا گوپیون نے آنکھونکی پوجا تھی چڑھائی
سہ جاسے خمیدہ تھے کھڑے شاخ کو ٹیکے — لیٹی ہوئی پاؤن سے چھڑی ایک طلائی
طاؤس لگے ناچنے چہرہ جو دکھایا — جمع آکے ہرن ہوگئے جب بین بجائی
جل بھر کو جو آتی تھین پھرین پچھلے ہی قدمون — گوپی کو دیا گھاٹ پہ جو ٹھاٹ دکھائی

ہوسکتی ہی کب پوت بھلا موتی سے ہمسر — نیلم نے کب الماس پہ ترجیح ہے پائی
کیا مرتبہ ظلمت کا ہی مہتاب کے آگے — ہی صبح کی نظرون مین کہین شام سمائی
ہر پھیر کے وہی پوچھتی نندگا نونکی باتین — کیرت کے خوشی دلمین جواز بسکہ تھی چھائی
شوہر سے بھی جاکر کے کہا جوش خوشی سے — گھنشیام سے رادھا کی ٹھہرتی ہی سگائی
کرتی نہین تم میرے کھلونون کی حفاظت — یان ہرنے کہا مان سے بدل کر کے رکھائی
یان وقت اوبے وقت سدا آتی ہی رادھا — ہی اوسنے کھلونونپہ میرے ناک لگائی
واقف نہین تم گوپیون کی عادت وخو سے — کل ملکے سبھون نے میری بنسی تھی چرائی
مان نے کہا کیا تاب اوطاقت ہی کسی کی — دیکھے جو کھلونون کو کرون چشم نمائی
بے دیکھے میرے لال کسے آنکھ دکھاؤن — سب آتے ہین یان کسکو بھلا دونمین برائی
آنگن مین پڑا تھا کہین پھر کی کہین لٹو — اُٹھ کر کے جسودا نے وہ سب چیز اُٹھائی
ہر سے کہا بلجاؤن کرو آکے بیاری — کیا کھیل مین کھانے کی بھی سدھ تمنے بھلائی
فرمایا کہ لا جلد ابھی شکر و پوری — دودھ اُسکا دے جو گاے ہی دنون نکی بیائی
چٹ نوش کیا بیٹھکے آغوش مین مان کی — کھاتے ہوے کچھ میٹھی ہی نیند آنکھو نمین آئی
جسودا نے اُٹھا سیج پہ جاکر کے لٹایا — سوئے وہان آرام سے بلہام وکنھائی

مارا جانا اگھاسُر کا سرکرشن جی کے ہاتھ سے

دروازے پہ آصبح کو سب گوال پکارے — آتی ہی چڑھی دھوپ چلو بن کو کنھائی
آہستہ سے جاپاس جسودا نے جگایا — جاگو میرے اے طالع بیدار کنھائی
ہین در پہ کھڑے گوال بڑھے جاتے ہین بھیڑے — منھ دھوکے کلیوا کرو بن جاؤ کنھائی
سُن مان کی صدا آنکھ کنول نین نے کھولی — گھبرا گئے بستر سے اُٹھے لی انگڑائی
منھ دھوکے تناول کیا چٹ مکھن و مسری — گوالون نے بھی ساتھ آپکے کی نوش ملائی
لے زرد دوپٹے کو کسا خوب کمر سے — پھر مور مکٹ سر پہ رکھہ آواز لگائی

اون سرمئی آنکھون مین دیا سرمے کا حلقہ
یا توسن خوبی مین سیہ باگ لگائی

شنجرف کا نقطہ دیا اک لوح جبین پر
اک نور کی بیندی تھی قریب اُسکے جمائی

یا لعل و گہر سے ہی قمر کام نے پُوجا
یا زہرہ و بہرام نے کی مہ سے بنائی

جس شخص نے دیکھا وہ قسم کھاکے یہ بولا
کو شمع کی فانوس سے دیتی ہی دکھائی

کیا رنگ سے مہندی کے کیا دست نگارین
وہ چوڑیان سبز اُسمین وہ گوری ہی کلائی

اک جوڑا شہانا بھی بہت بھاری پنھایا
دی گود مین تلچوری و میوہ و مٹھائی

کی دلمین مناجات بہت حضرت رب سے
گھنشیام سے اس برق کی ہوجاے سگائی

پھر لاڈلی سے ہنسکے لگی کہنے جسودا
جی چاہے تو کھیلو ہی جہان کرشن کنھائی

ایما جو ہوا دونون لگے کھیلنے باہم
کرنے لگے کچھ کھیلنے مین چیند کنھائی

کچھ کھیلنے مین ہوگیا آپس مین جو جھگڑا
رادھا ہوئی آزردہ رہے روٹھ کنھائی

جسمت نے کہا ہر تیری جاتی نہین شوخی
کرتا ہی ہر اک لڑکی سے بیوجہ لڑائی

رادھا نے جسومت سے کہا جاتی ہون گھر کو
مان میری کہیگی کہان دیر لگائی

جسودا نے کہا پھر بھی یہان کھیلنے آنا
خوش رہتا ہی آنے سے ترے کرشن کنھائی

دل دیکے چلی گھر کو جو با دیدۂ پُرنم
برساتی ہوئی اشک وہ برسانے کو آئی

کیرت ہوئی حیران جو ہین گھر گئی رادھا
پُوچھا کہ کہان تھی تو یہ کیا شکل بنائی

جانکلی مین نندگانون کہین آج اکیلی
جسدا نے بلاکے یہ میری شکل بنائی

بیٹے کو مجھے دیکھکے دامان کو پھیلا
کچھ کہکے نظر جانب افلاک اُٹھائی

فرمایا ترے باپ کا اور مان کا ہی کیا نام
کیا نام ترا کہتے ہین کس گانون سے آئی

سب مینے ٹھکانا و پتا جب کہ بتایا
ہنسکے کہا کیرت نے کہ خود آپ وہ بدہین

بیساختہ بابا کو تجھے گالی سنائی
جو اور وںکی کرتے ہین پس پُشت برائی

وہ ابر یہ شیام کہان برق سی رادھا
ایسی ہین ہرگز نہین منظور سگائی

کس مان سے اور وان سے یہ ایک بچی ہی — کی بیش بہا لعلون مین اک لالڈی پائی
پھسلا کے کہا لاڈلی اب دور نجانا — بہلا کے وہ دہشت دل نازک سے بھلائی
کی عشق نے رادھا کے جگہ سیام کے دلمین — وہ سانولی چھب آنکھونمین رادھا کے سمائی
کی عشق نے تاثیر غرض دونونکے دلمین — بھوکھ انکی ہوئی کم تو انھین نیند نہ آئی
گر انکی تصور مین تھی تصویر کی حالت — بیتابی مین وان صورت بسمل نظر آئی
خاموشی سے گریان پہ ہوا سکتے کا سامان — آئینے کی صورت وہان حیرت نے دکھائی
بے چینی سے گر شب کو یہ گنتے تھے ستارے — وان اور قیامت نے بھی شکل اپنی دکھائی

آنا رادھا جی کا جسودا جی کے مکانمین

اک دن جو چلی کرتی ہوئی کبک خرامی — نندگاونمین رادھا کو کشش کھینچکے لائی
دروازے پہ جسدا کے سٹپٹاتی ہوئی آکر — کس نرم صدا سے کہا ہین گھر مین کنھائی
دونون کی ہوئین چار جو نہین گئی آنکھین — تھی دور بہت حیلے سے نزدیک بلائی
مان سے کہا پہچانتی ہو انکو یہ ہین کون — کل بھول گئے بن مین ہمین راہ بتائی
پہونچا گئی دروازے تلک ہاتھ پکڑ کے — ورنہ میری گھر تک کبھی ہوتی نہ رسائی
جسدا نے اشارے سے اسے پاس بلایا — بٹھلا کے قرین پیش مدارات سے آئی
کیا نام ہی تیرا تو ہی کس گوپ کی بیٹی — کیا نام تری مان کا ہی کس گانون سے آئی
رادھا ہی میرا نام برکھبھان کی بیٹی — مادر میری کیرت مین ہون برسانے سے آئی
فرمایا جسودا نے مین اس بھگ سے ہون واقف — کیرت میری ہم عمر ہی آگے کی متائی
رادھا نے کہا باپنے کب تمکو ٹھگا تھا — کیا آپ کی خدمت مین ہوئی اسنے برائی
رادھا نے جو اسطرح سے کہین موہنی باتین — سنکر کے مہ خوش ہوئی چھاتی سے لگائی
بٹھلا کے قرین کرنے لگین کنگھی و چوٹی — اون مشک فشان بالونمین کی ارگجہ سائی
آراستہ چوٹی کو کیا پھولون سے گوندھا — طرفین مین پاٹی کو سجا مانگ بنائی

دن رات کی یکجا تھی سفیدی و سیاہی
یا موج جمن گنگ کی آپس مین در آئی

یا ناگ نے امرت کا گھڑا اندر سے پایا
یا ابر کے ٹکڑے سے ملی آکے جنھائی

یا طور کے قلّے سے تجلی تھی ہم آغوش
باہم ہوئی یا ابر مین بجلی کی صفائی

جب دیدگل اور سیر سے بن کی ہوئی سیری
لذت بھی وہ مل بیٹھنے کی دل نے اٹھائی

راہی ہوے رخصت ہو وہ گل اپنے گھرونکو
اس میٹھے مین کیا تلخ چشک ہی یہ جدائی

لی شیام نے پیاری کی بدل سرخ وہ ساری
زردا پنی پچھوری انھین خوش ہو کے اڑھائی

جسدا نے کہا سیام سے یہ ڈھنگ ہین کیسے
پکھراج نے یہ لعل سی رنگت کہان پائی

چنپا ہوا کس طرحسے لالی سے مبدّل
کس طرحسے بجلی مین شفق آکے سمائی

فرمایا مین گایون کو پلانے گیا پانی
پنہاریونکی بھیڑ بھی جل بھرنے کو آئی

کرنے لگین وہ دوڑ کے آپسمین کلیلین
پنہاریون کے غول مین اک گاے در آئی

اُسدم ہوا پنگھٹ مین عجب شور و تلاطم
شی لیگیا جس شخص کی جس شخص نے پائی

چالاکی سے اک بھاگی مری لیکے پچھوری
یہ ساری اُسی کی ہی مرے ہاتھ مین آئی

لے آتا ہون مین اُس سے کہان جائیگی مجھسے
کچھ دیر مین لاکر کے پچھوری وہ دکھائی

جسجا وہ قدم رکھتی تھی پڑتا تھا کہین اور
گھر راد ھکا اسطور سے لے دوہنی آئی

حیرت ہوئی کیرت کو کہا خیر ہی رادھا
وہ لخت جگر دوڑ کے چھاتی سے لگائی

رادھا نے کہا خیر کہان ناک مین دم ہی
اک لڑکی ابھی راہ مین ڈسلی ہے کھائی

غش کاٹتے ہی آیا اُسیدم ہوئی بیدم
اک لڑکے نے کچھ پھونک کے دم بھر مین جلائی

نندگاؤن مین رہتا ہی وہ نندرے کا بیٹا
کم عمر ہی رنگ سانولا ہی نام کنھائی

اس ڈر سے بدن بلکہ دوپٹا ہوا نیلا
مشکل سے وہانسے مین ترے پاس تک آئی

اسوقت تلک دیکھ دھڑکتا ہی کلیجا
دل بہہ گیا گھل کر کے یہ دہشت ہی سمائی

پچھتاتی تھی کیرت کہ وہان کیون گئی پیاری
برکت سے بڑونکی یہ بچی آج بچ آئی

تم گاے دوہانے کو جب آتی ہو گھر مین — اسجا یہ تم آجانا جو دے ہین سنائی
سنکیت اسے کہتے ہین سب ہند کے عشاق — وعدے کی جگہ معاشقونکے فن مین ہی آئی
مشکل سے روان دونون ہوے اپنے گھرونکو — جسطرح کہ ہو جان سے اور تن سے جدائی
پھر پھر کے انھین وہ یہ آنھین جاتے تھے تکتے — کیا شرم مین اور شوق مین ہوتی تھی لڑائی
دل ملگیا دلبر سے تو یارون سے چھپایا — اسرار نمو فاش یہ خوش مصلحت آئی
دن آیا ہوئی دیر کہین مان نہ خفا ہو — گھر جلد چلو یارون سے یہ بات بنائی
رادھا کی کبھی آنکھ مین گھنشیام کی صورت — دلمین بسی سیکرشن کے رادھا کی نگائی
گھر مین نہین دل لگتا تھا ان کا اونہ اونکا — کھانے کی تھی پینے کی تھی سدھ دلسے بھلائی
جون تون جو کٹا روز کہا رادھا نے ماں سے — دہنی دے گئی بھول نہین گاے دوہائی
راہی ہوئی منو ہنی لے دودھنی ماں سے — سرعت سے بندھی پردھان اڑتی ہوئی آئی
ہمراہ ادھر نند کے آنند بدھ آئے — جان آگئی جانان کی جو صورت نظر آئی
دل نے کہا چل جلد کیا شرم نے ہشیار — ان دونون کشاکش مین ٹھٹکتی ہوئی آئی
پہچان کے نندجی نے کہا پاس بلاکر — کھیل آکے تو ہر ساتھ برکھبھان کی جائی
رکھنا اسے ساتھ اپنے کہین جانے نہ دینا — اوجھل نہ رہے آنکھ سے یہ چنچل ہی کنھائی
رادھا نے پکڑ بانہہ کہا ہر ادھر آؤ — مت جائیو جاتی ہین جہان گاے گنائی
تمکو مجھے خود نند مہر سونپ گئے ہین — جانا نہ کہین ساتھ سے زنہار کنھائی
مصروف ہوے کھیل مین دونون کہ یکایک — آندھی بھی لگی چلنے گھٹا خوب گھر آئی
بادل کی گرج سنکے لگے کانپنے گھنشیام — جھڑ رونے نی بجلی کی کڑک سنکے لگائی
رادھا سے کہا نند نے گھر شیام کو لیجا — کر آنا سپرد اسکو جو مان یا کہ ہوتائی
چمپت ہوئین وہ چمپئی اور سانولی شکلین — خلوت کی جگہ بے خلل غیر جو پائی
پھرتے تھے بہم ہاتھونکو کر حلقہ گردن — قربت تھی شب قدر نے دیجور سے پائی

تھی تیغ سروہی سے بھی خمدار وہ ابرو
تعظیم کو گردن جہان گردون نے جھکائی

گلبرگ سے نازک تھی کفِ پاے نگارین
پابوسی مین رہتا ہی جہان رنگِ حنائی

چیتے کی ہوئی زرد کمر دیکھ کے رنگت
چوٹی سے مگر سانپ کے دلکو لہرائی

ہم پنجہ ہون پنجے سے کہان تا رشعاعی
اُس قد کی سی موزونی کہان سرو نے پائی

گردن وہ صراحی سی جو سانچے کی ڈھلی تھی
گردن بھی حضور اُسکے کبوتر نے جھکائی

انگارونپہ سنگ لوٹتی آتی تھین چکورین
اس نازوادا سے وہ جھکتی ہوئی آئی

پائل کی جھلک کانمین نندلال کے پہونچی
اور گوش مین رادھا کے صدا بین کی آئی

طرفین سے جا پہونچے نگاہونکے ہراول
تب ہونے لگی دونون کی چتون مین لڑائی

کسطرح سے مُنہ موڑین جو ساونت ہون دونون
شیرینی و رنگینی کی تھی دونون کو رائی

ہارا نہ کوئی اُن مین برابر رہا پلّہ
تب عشق نے آکر کے وہان صلح کرائی

دل اول لیا ہرکا روانہ ہوئین رادھا
رادھا کا سکون ہرکے چلے کرشن کنھائی

چلتے ہوے شی کشن نے اُس بت سے یہ پوچھا
ہو لاڈلی تو کسکی یہان کس لیے آئی

دل لیکے چلی جاتی ہو پھر بھی ادھر آنا
صورت تیری مورت سی مرے دلکو ہی بھائی

فرمایا یہان آنے سے کیا کام ہی ہمکو
برسانے کی لڑکی کبھی نندگانو نہین آئی

کون آئے وہان ہو جہان بٹ مار ذکا سکن
رہتا ہی جہان چورونکا سردار کنھائی

فرمایا سری کشن نے کیا تیرا چوڑایا
گسوا سطے ناحق ہمین تہمت یہ لگائی

ہمنے جو کہا تمسے یہان کھیلنے آنا
شاید کہ تم اس بات مین کچھ سمجھین برائی

کچھ دور نہین گھر سے میرے گھر ہی تمھارا
اُسجا کی یہان دیتی ہی آواز سنائی

نندگاؤن ہین آنند کا گھر پوچھ تو لیجو
وان پر مین ملونگا ہی میرا نام کنھائی

ظاہر ہین بہت سیدھی مگر تر بھی ہین بھولین
کھیلون مین ترے ساتھ ہوس لین یہ آئی

نندلالے ہین جب کرشن گوپیان گاوشماری
ہمراہ ہین آتا ہین ادھر شام جب آئی

لے چکئی دلٹو ہوے باہر کو روانہ
نندگاؤن کی گلیون مین لگے پھرنے کنہائی

وہ زرد دوپٹا عجب انداز سے باندھا
اک ٹوپی بھی طاؤس کے پر کی تھی بنائی

جسوقت لگے پھرنے ہر چکئی دلٹو
سب خلق تماشے کو وہان پر اُمڈ آئی

چکئی کی طرح پھرنے لگا گوپیون کا دل
لٹو ہو لگین گھومنے سب مثل ہوائی

کہنے لگین ہر گھر مین رہین بن کو سجاوین
پل بھر بھی ان آنکھون سے نا اوجھل ہون کنہائی

تھا شغل اسیطرحسے ہر روز یہ ہر کا
دل اسکا لیا کھینچ اودھر آنکھ لڑائی

اثنار راہ مین ملاقات ہونا سری کرشن کی رادھا جی سے

اک روز نکل ہر گئے نندگانون کے باہر
تھی حسن کی اُس روز عجب جلوہ نمائی

چھاتی سے بندھی زرد دوپٹے کی تھی گاتی
تھی مورمکٹ کی بھی عجب جلوہ فزائی

سونے کی لکٹ نٹ کیطرح کاچھنی کاچھے
کنڈل کی الگ کانون مین تھی نور فزائی

ہالا تھی گویا گرد قمر گنج کی مالا
دھج کھورنے چندن کی عجب طور بنائی

تھی آنکھ ہرن سرکش و زنجیر تھا انجن
پھرنے سے خجل ہوتی تھی درپن کی صفائی

بجلی کی چمک مٹ گئی دانتون کی دمک سے
قدر آنکھون سے ابرو نے کمانکی بھی گرائی

اُس سانولی رنگت نے کیا ابر کو بے آب
سنبل نے پریشانی بہت زلف سے پائی

دل ہنس کا اور کبک کا تھا چال سے پامال
جس جا پہ رکھا پاون وہان آنکھ بچھائی

استادہ سکھا گرو تھے اور بیچ مین گوپال
جون چاند ستارون مین کرے جلوہ نمائی

بے ساختہ اس سمت سے وارد ہوئین ادھا
ہر جسکے تناسب سے جلا حسن نے پائی

تھی ابر مطیرہ کی طرح نیلگون پوشاک
اُس ابر مین جون برق تھی چہرے کی صفائی

تھا حسن کے دریا مین بھرا آب نزاکت
مچھلی کی طرح آنکھونکی ہیت نظر آئی

اُس ماہ کی پیشانی پہ روی کا تلک تھا
آئینے مین جون لعل کی پڑی ہو جھائی

تھی مانگ مین موتی کی لڑی ایسی نمودار
گنگا کی مگر موج تھی جمنا مین در آئی

دل رام کا لہرایا سُنا جبکہ یہ احوال
سب نے پے گلگشت اُدھر باگ اُٹھائی

مسرور ہوے دیکھکے سب تال کا جنگل
محظوظ ہوے میوونکی چکھی جو مٹھائی

آغشۂ تاڑی مین لگے تاڑی بجانے
اس شور سے دھینناک کے صدا کانمین آئی

کر صورتِ خر چھانٹتا آیا وہ دولتی
بلدیو پہ گستاخی سے تب لات چلائی

لے پاون کو سر پر سے گھما چھوڑا جو بل نے
جان اُسکے بدر تب تنِ ناپاک سے آئی

سب قوم نے پھر اُسکی کیا رام پہ دھاوا
وہ فوج شریرام نے سب مار گرائی

سب خوش ہوے بلرام کو چھاتی سے لگایا
کی جوش مسرت سے بہت مدح سرائی

گاتے ہوے شب کو پھرے بین بجاتے
دُھن سُنتے ہی جان گوپیونکی جان مین آئی

گوالون نے گھر آکے کہا سب رام کا احوال
خیرات مین دولت بھی بہت مان نے لُٹائی

کھیلنا سری کرشن جی کا چکئی ولٹو

جسُدا سے کہا کشن نے کر چشم کو پرنم
جان تنگ میری ہاتھ سے بلرام کے آئی

اب بن کو نجاؤنگا کبھی ساتھ مین اِنکے
داؤنے میری چھیڑ ہی سکھاؤنکو سکھائی

کہتے ہین کہ پیدا نہین جسُدا کے شکم سے
تم نند کے اصلا نہین فرزند کنھائی

کچھ دے کے تمھین مول لیا بڑھکے نہ بولو
وہ گورے ہین تم کسلیے ہو کرشن کنھائی

خود ہلتے نہین مجھسے گھراتے ہین یہ بچھڑے
جمنا کے کنارے مجھے چھوڑ آتے ہین مائی

ہاؤ سے ڈراتے ہین ہمیشہ مجھے داؤ
کی سب نے تعلق میرے گوؤن کی چرائی

مان نے کہا بل جاؤ نمین بلرام ہین جھوٹے
مین ہان ہون تری جھوٹھ نہین رام دہائی

بچے کو کھجاتے ہین نہین رحم ہی دل مین
سب گوال بہت شوخ ہین بلرام چوائی

بہلانے کو دل جاتا ہی ساتھ اِنکے وہ بن کو
دق اُسکو یہ سب کرتے ہین کر ہرزہ درائی

ضد تے گئی مان آج سے صحرا کو نجانا
دروازے پہ تم کھیلا کرو اپنے کنھائی

ہر نے کہا اب میری بلا جاتی ہی بن کو
یان کھیلون گا دے چکئی ولٹو مجھے مائی

ہستی تھین کھڑین گوپیان گرد آپکے اُسدم
بلدیو نے تب دُہنے کی تدبیر بتائی

موتی ہونا سیکرشن کا

اک روز درنند پہ اک جوہری آیا
موتی کی خریداری کو برجھائے کنھائی
ہٹ دیکھکے اُس کھیٹے نے تب مول بڑھایا
سودا نہ بنا پھر وہ دکان اُٹھائی
بیسر کا جسودا نے دیا شیام کو موتی
بہلانے کو بے اسکے نہ تدبیر بن آئی
فی الفور اُسے شیام نے انگنائی مین بویا
سینچا تو وہان شکل شجر کی نظر آئی
وہ پیڑ پھلا پھولا لگے موتی کے گچھے
جھڑنے لگے موتی یہ کرامات دکھائی
کی چُن کے گھر خاک سے آراستہ مالا
ہنستی تھین جو گوپی اُنھین لاکر کے پنھائی

مارنا بکاسُر کو سیکرشن جی کا

اک روز گئے شیام جو بن گوئین چرانے
جل دیکھیے بچھڑون کو یہ دلمین لہر آئی
پھر کنس کی جانب سے وہان آیا بکاسُر
بیٹھا وہ لعین گھات لگا چونچ بڑھائی
سب گوال گئے مُنھ مین کہا ہر کا نہ مانا
تب کرشن نے حلقوم مین جا آگ لگائی
بیتاب ہوا بگلا وہ اگلا اُنھین فی الفور
کر قتل اُسے یارونکی تب جان بچائی

بلدیو جی کا مارنا پرلنبا سُر کو

پھر طفل کی صورت وہان بن آیا پرلنبا
بلدیو کو کاندھے پہ چڑھا لات چلائی
شی کشن کے ایما سے جڑا رام نے گھونسا
بیتاب ہو جنگل مین گرا جان گنوائی

جانا سیکرشن جی وغیرہ کا تال بن کو اور مارا جانا دھینکا سُر کا بلدیو جی کے ہاتھ سے

اک روز چلے گھر سے جو بن گاے چرانے
گرد اُنکے سکھا بیچ مین بلرام کنھائی
بلرام سے کی عرض مُصر ہو کے سکھون نے
اک تال بن اسجا پہ سے نزدیک ہی بھائی
پانی کے بھرے تال پھلے تال کے اشجار
کرتے ہین عجب بلبل و پک نغمہ سرائی

فی الفور ہرے ہو گئے درشن کے پیاسے
سب آپ سے درشن کے طلبش دل کی بجھائی

جسدا نے لیا دوڑ کے آغوش مین ہر کو
رج پاک کیا گرد سے کاشانے مین لائی

گرم آب سے نہلا کے بچھونے پہ بٹھایا
نندجی کو بلا جلد رسوئی بھی کھلائی

کھانے مین دبی مرچ کہین دانت کے نیچے
تلخی کی نہ برداشت ہوئی آنکھ بھر آئی

بیکل ہو نکل چوکے سے روتے ہوئے بھاگے
تب روہنی نے دوڑ کے دی منہ مین مٹھائی

جسمت نے بھی تب دوڑ کے چھاتی سے لگایا
اشک آنکھون سے پھر پونچھے کلی بھی کرائی

دن بھر کا تھکا جان کے سیج سیج مکلف
بلرام کو گھنشیام کو تب سین کرائی

دروازے پہ آ صبح کو سب گوال پکارے
دن چڑھتا ہی اب بن کو چلو جلد کنھائی

سنتے ہی صدا اٹھے وہ ملتے ہوئے آنکھین
تب ماکھن و مسری کی چشک روہنی لائی

جلدی سے کیا دونون برادر نے کلیوا
راہی ہوئے صحرا کو ذرا تاب نہ آئی

صحرا جو خوش آیا تو کہا مان کا نہ مانا
بن جانے کو ہر روز ہٹ کرتے تھے کنھائی

اس طرح سے ہر روز جو ہونے لگی گلگشت
اس سیر کی اک روز خبر کنس نے پائی

تب ظالم بے رحم نے اک دیو کو بھیجا
بچھڑون مین لعین آ کے ملا گھات لگائی

گیا کے دم و گوش چلا کانھ کی جانب
پہچان اسے سیکرشن نے پھر سانس نہ آئی

مرتے ہوئے گم ہو گئی وہ صورت جادو
عفریت نے شکل اپنی جو اصلی تھی دکھائی

سب گوال ڈرے دیکھ کے وہ شکل بھیانک
تعریف سری کرشن کی قوت کی سنائی

گھر آ کے جسودا سے کہا گوالون نے سب حال
یہ گھر مین ہوا تیرے بڑا بیر کنھائی

احوال سنا جب یہ تو گھبرا کے جسودا
خیرات سے خیریت فرزند منائی

گئو دوہنا سری کرشن جی کا

دیکھا جو اہیرونکو کہین دودھ کو دوہتے
دوہنے کے لیے دوہنی چھوٹی سی منگائی

کچھ طرف مین گرتا تھا او کچھ دوہنی کے باہر
دوہنے لگے جسوقت گئو کرشن کنھائی

تب دوڑکے نندجی نے لیا گود مین ہرکو — پوچھا کہ کہین چوٹ بدن مین تو نہ آئی
ہرنے کہا آنند ہو اندیشہ نہ کیجے — اون دونون فرشتون نے مری جان بچائی
سب جمع ہوئین گوپیان صدقے لگین دینے — گردن شری جسدا نے خجل ہوکے جھکائی
دامودر اُسی روز سے مشہور ہوا نام — ہی پیٹ لگی دام رسن ہندی مین آئی

سکونت اختیار کرنا نندرابن مین وترک کرنا گوکل کو

سب جمع ہوے گوپ لگے مشورہ کرنے — گوکل کی سکونت مین نہین اب ہی بھلائی
ہر روز ہوا کرتا ہی یہان مفسدہ برپا — بچ جاتا ہی صدقے سے بزرگون کے کنھائی
مسکن کے تجسس مین ہوے گوپ روانہ — برنداون و مدھوبن کی زمین اُنکو خوش آئی
اسباب کو سب لیکے ہوے وانکو روانہ — نندگانون کی بستی وہان جاکر کے بسائی

گئو چرانا سرکرشن کا جنگل مین اور مارنا راچھس کو کہ بشکل بچھڑے کے آیا تھا

جسدا کے حضور آکے کہا کرشن نے اکروز — صحرا کی میرے دلکو ہی گلگشت خوش آئی
ہمراہی مین بل داؤ کے کل اپنے بھی بچھڑے — لیجاؤن گا دیکھو نگا جہان خوب چرائی
مان نے کہا ایسا نہ کرو شیام ارادہ — منظور نہین نند کو بن جائین کنھائی
مانا نہ کہا شیام نے بن جانیکو بگڑے — کہہ سُنکے اجازت اُنھین نندجی سے دلائی
بن ٹھن کے ہری بن کو چلے بنسی بجاتے — دوڑے تو رہے گوال ہوے پیش کنھائی
پھرتے رہے اطراف مین بچھڑونکو چراتے — ہمراہی مین کرتے تھے سکھا راہ نمائی
چل پھر کے جبے آن کے جمنا کے کنارے — شدت ہوئی تب بھوکھ کی جب دوپھر آئی
سامان خورش کا کیا جسمت نے روانہ — سنگ بیٹھکے گوالونکے وہان چھاک بھی کھائی
وان ڈھلتے ہی لے بچھڑونکو راہی ہوے گھر کو — تھے گرد سکھا بیچ مین بلرام کنھائی
دروازے پہ تکتی تھی کھڑی راہ جسودھا — کہتی تھی یہ دل سے کہ کہان دیر لگائی
دھن سنتے ہی آجمع ہوئین راہ مین گوپی — بستی کے قریب آتے ہی بنسی جو بجائی

آئینۂ حیرت مین لگی دیکھنے جسودا — جب عقل کو قدرت کی یہ نُدرت نظر آئی
عاجز ہوہوئی معترفِ خفتِ تدبیر — تب چھوٹی سی رسّی سے کمر ہرنے بندھائی
جب کھینچکے دلبند کو اوکھل مین دیا باندھ — دلتنگ ہوئی گوپی شکایت جو تھی لائی
کافی تھا سنو مہر فقط آنکھ دکھانا — ہی چور پہ ککڑی کے کہین تیغ چلائی
سب جمع ہوئین گوپیان باحالِ پریشان — منظور کی تکلیف نہ ناظر کو خوش آئی
جُسمت کے گرہی پاؤنپہ اور ہاتھ بھی جوڑے — ہرچند شفاعت کی ہوئی پر نہ رہائی
جُسمت نے خفا ہوکے اُنھین گھر سے نکالا — کیا دخل کوئی جاسکے جسجا تھے کنھائی
دلجمعی سے پھر چھوڑ کے فرزند کو تنہا — اشنان کیے جاکے رسوئی بھی چڑھائی
خالی ہوا میدان تو کی آپ نے اک چال — وہ اوکھلی لیجاکے درختون مین اڑائی
فی الفور شجر آرہے آرا کے زمین پر — برپا ہوا اک شور زمین لرزہ مین آئی
ظاہر ہوے دو رشکِ قمر صورتِ انسان — پھر دستِ ادب باندھکے کی مدح سرائی
رکھ قدمونپہ سر جلد وہ رخصت ہوے دونون — غنقا کی طرح عرش پہ کی بال کشائی
تب راجہ پریچھت نے یہ سکھدیو سے پوچھا — اِن دونون کی حضرت نے حقیقت نہ سُنائی
فرمایا کہ مشہور رہین نل کوبر و منگریون — خالق نے اُنھین دی ہی حسینونمین بڑائی
دریا مین ہوے جاکے جو جورونسے مباشر — نارد ادھر آنکلے ہوئی خواہشِ خدائی
بدمست جو تھے نشۂ صہبائے خودی سے — تعظیم کا کیا ذکر ہی گردن نہ اُٹھائی
رکھ نے کہا سرکش ہو درختونکی طرح تم — دنیا مین شجر ہوکے کرو سایہ کشائی
نارد کا بیان سُنکے ہرن ہوگیا نشہ — کی معذرت اور بات خوشامد کی سُنائی
خوش ہوکے کہا رکھ نے کہ اس قید گران سے — تم ہوگے سبکدوش برس دینگے کنھائی
گوکل مین ہوے آکے وہی جلا اوارجن — سیکرشن نے اس حیلے سے دی اُنکو رہائی
القصہ درختون کے جو گرنے کا ہوا شور — سب نند کے دروازے پہ خلقت اُمڈ آئی

اس عرصے مین وہ گوالنی آپہونچے اچانک — سب بھاگ گے ہوے آپ گرفتار کنھائی
اُسنے کہا بے پونچھے یہان کیلیے آئے — فرمایا محبت تیری یان کھینچ کے لائی
تب چھوڑ دیا شیام کو شرما کے سکھی نے — چالاکی سے چلتے ہوے اک دھول جمائی
اُس گھر سے نکل دوسری گوالن کے گھر آئے — دودھ کھاکے چلے تھے یہ کہ وہ گھر مین در آئی
جسودا کے یہان لے چلی دینے کو اُلہنا — تھا بنے ہوے تھی زور سے ہاتھونمین کلائی
جسودا سے کہا سب میری ضایع ہوئی ساڑھی — کچھ شام نے کھائی ہی کچھ اورونکو کھلائی
جسودا نے کہا ہوش تیرا آج کہان ہے — گوپی نے کیا غور تو دختہ نظر آئی
شرما کے دیا چھوڑ پھری اُلٹے ہی قدمون — آپس مین لگی کہنے کہ ساحر ہی کنھائی

باندھنا سر کرشن جی کو درختونمین جسودا کا اور چھوکر یار کر رہائی دینا جلا ارجن کو کہ جو خوبصورت درخت تھے

اک روز جو ہین گھر مین گھسے ایک سکھی کے — وہ دیکھکے خاموش جسودا کے گھر آئی
جسودا سے کہا ہنسکے چلو دیکھو کرشمہ — کیسی تیرے فرزند نے ہی لوٹ مچائی
ساتھ اُسکے چلی اُٹھکے مہر قہر مین آکر — تنبیہ کو موہن کی چھڑی ہاتھ مین لائی
رکھا جو قدم شیام نے دروازے سے باہر — در پر غضب آلودہ کھڑی مادہ پائی
گھنشیام چلے بھاگ تعاقب کیا مان نے — ہر چند پھری گرد مگر گرد نہ پائی
جب بیٹھ گئی تھک کے تو رحم آپ کو آیا — ہاتھ آگئے خود عقل نے یہ لاگ نہ پائی
مجرم کی طرح زجر کنان لیچلی گھر کو — آشفتہ ہو بولی کہ سن ای شوخ کنھائی
چوری مین مزا کیا ہی جو رغبت نہین تجھکو — رہتی ہی پٹی گھر مین دہی دودھ ملائی
اس شوخی کا مین آج مزا تجھکو چکھاؤن — یہ کہکے گوالن سے رسن ایک منگائی
چاہا کہ کمر باندھیے اُس رشک قمر کی — کوتاہ ہوئی رستی تو پھر اور منگائی
لے گانونکی سب سیان تب ایک مین جوڑین — کوتاہی اُسیطرحسے دی پھر بھی دکھائی

لے ہاتھ مین سانٹی کو بہت ڈانٹ کے بولی — بتلا تو بھلا تو نے یہ کل کسلیے کھائی
لالچون ہی گھڑے گھر مین دہی دودھ بھرا ہے — مسری کی لگی ڈھیر ہی انبار مٹھائی
تھرا کے لگے کہنے سرشک آنکھو نمین بھر کر — بابا کی قسم کھاتا ہون مٹی نہین کھائی
سب جھوٹھ لگاتے ہین یہ ازراہِ عداوت — باور نہو اگر تجھکو تو منھ دیکھ لے مائی
منھ کھول کے دیکھا تو تماشا نظر آیا — آئینہ صفت صورتِ حیرت نظر آئی
اُس غنچے کے کھلنے سے وہان اور کھلا گل — غنچے مین گلستان کی صورت نظر آئی
حیران ہو لگی کہنے کہ نظر آگیا بالک — نادان نے سیانے کو بلا پھونک ڈلائی

گھٹنون چلنا سر کرشن جی کا

کرنے لگے کچھ روز و نمین جب کبک خرامی — انگارون پہ ہر ایک سکھی لوٹتی آئی
چلنے لگے جب دل لگے عشاق کا ملنے — سب گوپیون نے پانوڑی آنکھو نکی بچھائی
لوٹے جو مچلنے مین مسلنے لگے دل کو — دل دیکے وہ گھر جاتی تھی جو دیکھنے آئی
گوپی نے سُنی کرشن کی آواز جو در پر — دل ہاتھ مین لیکر نکل آئی نہ کل آئی

ماکھن چوری لیلا

اک روز دہی کے لیے دیکھا جو مچلتے — وہ بانکی ادا ہوش رُبا گوپی کو بھائی
دل مین لگی کہنے کہ یہ ہی آرزو میری — آجائین کسی روز میرے گھر جو کنھائی
ماکھن اودھی آنکو مین بھر پیٹ کھلاؤن — اس ذوق مین جغرات کی ہانڈی بھی چرائی
رہتے ہین سدا آپ محبت کے جو بھوکھے — گوالن کے گھر اک روز گئے آپ کنھائی
افراط سے جغرات بہت سامنے رکھا — ماکھن بھی اور مسری بھی مٹھا دودھ ملائی
سیکرشن نے کھایا یہ رہی سامنے بیٹھی — وہ سیر ہوے دید سے پر یہ نہ اگھائی
راہی ہوے وہ درد سے دل کے یہ کراہی — رٹ ہائے دہی ہائے دہی کی تھی لگائی
پھر صبح کو لے ساتھ سکھا اُسکے گھر آئے — ہانڈی بھری ساڑھی کی گوالن کو کھلائی

چاند کے واسطے مچلنا سری کرشن جی کا

اک روز شب ماہ مین جو چاند کو دیکھا — فرمایا اسے کھاؤنگا لادے مجھے مائی
سمجھانے سے سمجھے نہ وہ بہلانے سے بہلے — اسطرح سے مچلے کہ ذرا نیند نہ آئی
پھسلا کے جسودا نے کہی رام کہانی — سیتا کا ہرن سُنکے کہا دوڑیو بھائی
ان عادتون سے ہوتا تھا جسدا کو اچنبھا — کہتی تھی بشر ہی کہ فرشتہ ہی کنھائی

نہلانا جسودا جی کا سری کرشن مہاراج کو

نہلانے کو اک روز کیا گرم جو پانی — دیکھی جو کھلی بھیگی چلے بھاگ کنھائی
گوالون سے مدد لیکے پکڑ لائی جسودا — زاری تو بہت کرتے رہے کچھ نہ بسائی
نہلایا اُنھین خوب سا چوکی پہ بٹھاکے — اس فیض سے اُس آپ نے بھی آبرو پائی
نہلا چکی صندوقچہ زیور کا منگایا — انجن بھی لگا آنکھونمین پوشاک پنھائی
گھونگھرو اودکڑے پاون کمربند کمر مین — موتی کی جو پہونچی تھی وہ ہاتھونمین پنھائی
تھا زیب گلوکٹھلا بھی اور طوق مرصع — بھج بند کی تھی بازؤن پہ جلوہ نمائی
بالے بھی اور جھمکے بھی سجے کانون مین کنڈل — پھر ناک مین مانک کی بُلاق ایک نپھائی
کیا برق تھی اندام مین وہ زرد جھگلیا — ٹوپی تھی عجب مور کے پنکھون کی بنائی
اسطرح سنور بنکے چلے سیر کو بن کی — تھی گود مین نند جی کی عجب جلوہ نمائی
تھا شور بیانند کشور آتے ہین باہر — کھانے کی بھی پینے کی بھی سدھ سب نے بھلائی
درشن کے لیے چھوڑ کے گھر نکلے زن و مرد — سب وحشی و طاہر نے اُدھر سُرت لگائی
جس سمت کو جا نکلے اُدھر بچھ گئین آنکھین — باتون کے لیے کانونکی دکان لگائی

مٹی کھانا سری کرشن کا اور دکھانا اعجاز کا جسودا کو

اک روز جسودا سے کہا گوالون نے آکر — جا دیکھ لے مٹی ترے فرزند نے کھائی
فرمایا گوالون سے پکڑ لاؤ یہان پر — حاضر کیے گوالون نے مہر باس کنھائی

نام کرن وبپنی وسالگرہ سری کرشن جی

بسدیو نے اک روز گرگ مُن کو بُلایا — کی عرض جو تھی روہنی کو کُل کو بھگائی
وان اُس سے تولد ہوا فرزندِ نرینہ — مجبوری سے اب تک نہ گئی راس گنائی
گر آپ قدم رنجہ وہان کیجیے اک روز — رکھ آئیے نام اُسکا تو ہو عقدہ کشائی
فی الفور گرگ مُن ہوے گوکل کو روانہ — مقدم سے منیشر کے خوشی شہر مین چھائی
نندرائے سے ظاہر کیا بسدیو کا ارشاد — تب نند نے تھہ بار گھڑی لگن دھرائی
رکھ نے کہا مولود کا طالع ہی زبردست — بلدیو اگر اِسکو کہو خوب ہی بھائی
پھر نند نے فرزند کو لا رکھ کو دکھایا — ساعت بھی تولد کی منیشر کو سُنائی
ششدر ہوے رکھ راج جو ہین رائے کھینچا — پھر سوچ کے خاصیتِ مولود سُنائی
ہرگز نہین مولود یہ فرزند تمھارا — اِسکا نہ کوئی باپ نہ مادر ہی نہ بھائی
نام اسکے کروڑون ہی ہین ہر ایک زبان مین — کہہ کہہ کے تھکے سیس مگر تھاہ نپائی
ہر فعل کی نسبت سے نیا نام پڑیگا — بالفعل مگر انکو کہو کرشن کنھائی
نام آپ کا اس بیٹے سے تا حشر رہیگا — سب گرنتھون مین مُن آپکی لکھینگے بڑائی
یہ کہکے مرخص ہوے متھرا کو گرگ مُن — بسدیو کو جو بیچ مین گذری تھی سُنائی
ششماہہ ہوے کرشن تو کی نند نے بپنی — اُتساہ کیا کھیر بشنبھر کو چکھائی
کچھ دنمین برس گانٹھ ہوئی دھوم سے ہر کی — محتاجون کی خیرات سے کی عقدہ کشائی

توتلی باتین کرنا سری کرشن جی کا

کچھ روز مین ہر کرنے لگے توتلی باتین — مسری کی بھی جسپر سے تصدق تھی مٹھائی
کہنے لگے مم پانی کو اور روٹی کو ٹوٹی — ماؤ کو سُنا نام تو ڈرتے تھے کنھائی
ذکر آتے ہی انجن کا مچلتے تھے نرنجن — پوچھا جو نہانے کو بہت خاک اُڑائی
داؤ لگے بلدھر کو بیا نند کو کہنے — تیا شری جدا کو شری روہنی مائی

کشتہ شدن سکٹاسر و ترنا ورت و کاگاسر وغیرہ از دست سیکرشن جی

دلگیر ہو سکٹا کو ترنا ورت کو بھیجا — جسدم خبر مرگ بکی کنس نے پائی
یان آتے ہی اک آن مین مارے گئے دونون — تدبیر جو کی اُسنے ہوئی باد ہوائی
مغموم ہوا کنس سُنا دونون کا احوال — تب کاگاسر نے وہان بے پر کی اُڑائی
دشمن کو کرون قتل تو مُنہ آگے دکھاؤن — خوش کنس ہوا اُسکی سُنی ہرزہ درائی
بیڑا وہ اُٹھاکر کے چلا جانب گوکل — گھوارے پہ آبیٹھا لعین گھات لگائی
پاس آیا تو سیکرشن نے کی بہت درازی — پھینکا اُسے جسجا کہ وہ تھا کنس کسائی

منوایا فتن سی دھر از دست سیکرشن جی

اس کوفت سے ہونے لگا راجہ کا برا حال — سی دھر نے کیا عہد رضا بت نہ پائی
وارد ہوا جب نند کے گھر بیر سیہ دل — جسودا اُسے بہلاکے کسی کام کو دھائی
سیکرشن نے جانا جو برہمن کا ارادہ — ملنے سے پڑے کود وہین گیفیچ دبائی
سخت اُسکو کیا نرم زبان اُسکی مڑوڑی — بدنیتی کی لذت اُسے خوب چکھائی
راجا کے قریب آیا وہ کرتا ہوا اک بل — کونگے نے نہ لذت اُسے کچھ گڑ کی بتائی

نمودن سیرکرشن جی انجم و افلاک وغیرہ ملایک در دہان خود بجسودا مادر خود

آغوش مین اک روز لیے ہر کو جسودا — مُنہ چومتی تھی دیکھکے چہرے کی صفائی
سیکرشن نے بھی ہنسکے ذرا منہ جو کیا وا — اسرار کھلا دیکھکے کونی و خدائی
سب انجم و افلاک و فرشتے وہان دیکھے — کیفیت کونین مفصل نظر آئی
حیران ہو خاموش ہوئی صورت تصویر — کہتے ہین شہود اسکو بالقائی خدائی
کیا مرتبہ عین یقین ہو گیا حاصل — دولت یہ مہادیو نے برہما نے نہ پائی
اس دید کی تشریح بیان کرنا ہی مشکل — کب چھوٹے سے منہ بیچ بڑی بات سمائی

اس دور قمر مین تھی طرب شکل ہلالی | اوتار سے سیکرشن کے وہ بدر بن آئی

کشتہ شدن یوتنا از دست سر سیکرشن جی

اب حال سنو کنس کا ہوتے ہی سحر کے | اک ساحرون کی منڈلی نزدیک بلائی
اُنسے کہا جگ مین میرا قاتل ہوا پیدا | تب دفع کی ہر ایک نے تدبیر بتائی
اک ساحرہ نے اُنمین سے بیٹھو نک کے چھاتی | نوزادہ ہون سب قتل یہ تدبیر بتائی
مامور کیا کنس نے اس کام پہ اُسکو | اُس قحبہ نے اک شکل جمیلہ کی بنائی
راہی سو گوکل ہوئی وہ زشت خصائل | کاشانۂ نندرا سے مین بخوف در آئی
جویا تھی وہ جس شو کی اُسے جا ہی پایا | چھاتی سے لگا چھاتی ذرا منہ سے لگائی
اُس ننھے نے ہاتھونکو دیا ڈال گلے مین | چھاتی بھی اُس عیار کی ہونٹھو نسے دبائی
بیتاب گری خاک پہ دم ناک مین آیا | تڑپا کی ہوئی پر نہ کسیطرح رہائی
سب بھولگئی یاد کیا دودھ چھٹی کا | غل شور کیا جان بدن سے بدر آئی
مرتے ہوے اُس دیونی نے قد کو بڑھایا | وہ حسن مٹا ہیت اصلی نکل آئی
بیتاب ہو سر پیٹ لگی رونے جسودا | گہوارے مین جسدم نظر آئے نہ کنہائی
گوکل کے زن و مرد لگے ڈھونڈنے ہر سمت | تب سنیے یہ اُس زن نے دیے کشن دکھائی
جسودا نے اُنھین دوڑ کے گود مین اُٹھایا | شادی کے سر شکون سے تف سینہ بجھائی
متھرا سے اُسیوقت تھے گھر نندجی آئے | لاش اُسکے کا انبار بنا آگ لگائی
جسم اُسکا مہکنے لگا جون عود قماری | حضار کو اک صورت حیرت نظر آئی
سکھدیو سے تب کہنے لگے راجہ پریچھت | اُس لاش نے کسطرح سے بو مشک کی پائی
فرمایا کہ وہ چھاتی مین مل گرچہ بس آئی | سیکرشن کی پرماتما نے وہ چھل سے بسائی

اُس دشمن جانی کو دیا رتبۂ مادر
کیا زہر نے خاصیت اکسیر دکھائی

بسدیو اسیدم ہوے گوکل کو روانہ — آغوش مین لے دولتِ بیدار کنھائی
پانی جو بڑھا رکھ لیا گھوارے کو سر پر — گھوارے سے تب آپنے خود لات جھکائی
پابوس کا ہاتھ آیا شرف ہو گئی پایاب — بسدیو ہوے پار تو جان جان مین آئی
گوکل مین پہونچ پہونچے جہان نند کا گھر تھا — گھر مین گئے جسودا کے تو سوتی ہوئی پائی
تھا بے بدل الماس کی فرقت مین جگر خون — اُس لعل کو رکھ لالڑی ناچار اُٹھائی
اُس دختر کو لیکر ہوے متھرا کو روانہ — لادیوکی کی گود مین وہ دختر لٹائی
پابند بدستور ہوے جاگے نگہبان — تب دختر کے رونے کی صدا کانمین آئی
دربانون نے فی الفور کہا کنس سے جاکر — شمشیر بکف آیا وہان کنس کسائی
کی عرض بہن نے کہ مین مرتے گئی تیری — مولود یہ دختر ہی سے مارنہ بھائی
دختر کو لیا چھین بہت ہو کے غضبناک — پٹکا جو اُسے سل پہ اُڑی مثل ہوائی
جا عالم بالا پہ کہا کنس سے ظالم — تدبیر نے بھی ہو کہین تقدیر مٹائی
جینے کے لیے سر پہ لیے خون یہ ناحق — ہشیار ہو نزدیک تری موت اب آئی
دشمن تیرا پیدا ہوا بیہوش خبردار — آتی ہی ترے سامنے سب تیری برائی
نادم ہوا یہ سُنکے کیا عذر بہن سے — جینے کی طمع نے میری سب عقل بھلائی
رخصت ہوا افسوس کنان گھر کو بہن سے — تڑپا کیا بسمل کیطرح نیند نہ آئی

نند آشاہ

اب لطف سُنو سوتے سے جاگی جو جسودا — کیا دولتِ بیدار اک آغوش مین پائی
فرزند کا مُنھ نند کو بلوا کے دکھایا — آنند مین آگندہ ہو پھولے نہ سمائی
سُن سُن کے خبر آنے لگین ہر جگی عورات — بجنے لگی دروازے پہ آنند بدھائی
لے آئے وہان گوپ دہی دودھ کی مٹکی — آغوش مین آنند کے ہولی سی مچائی
زائل ہوا غم سینۂ سائل سے طلب کا — دل کھولکے نندرائے نے دولت جو لٹائی

منگوا کے پھر اوس طفل کو بے رحم نے مارا
اسطرح چھ لڑکون نے عبث جان گنوائی

گھبرائی بہت جبکہ زمین بار گنہ سے
تب حضرت برہما کو یہ اخبار سنائی

بار شجر و کوہ پر کاہ مجھ پہ +
تکلیف مگر بار گناہون سے ہو پائی

برہما و مہادیو نے تب اُسکو لیا ساتھ
آئے وہان جہان تھے پربھو سدھ کے سائی

کی عرض جو گذری تھی زمین پر وہ مین نے
آئی یہ صدا ہوتی ہی اب عقدہ کشائی

اب ہوئیگا جدبنس مین اوتار ہمارا
ہی گوکل و متھرا کی ہوا ہمکو خوش آئی

نندگاؤن گوبردھن کی بھی منظور ہی گلگشت
برندابن و برسانے کی بھی سیر ہی بھائی

سب گوپ اور گوپی بنے گوکل کے باشی
دلمین میرے کی کھیل نے بھی شوق فزائی

رخصت ہوے بھگوان سے جب شنکر و برہما
فرمایا یہ مایا سے بنے نند کی جائی

پیدا ہو کہا سیس سے بسدیو کے گھر مین
تب دیوکی کے گربھ مین روح اُنکی سمائی

پھر حکم سے بھگوان کے مایا نے وہان سے
وہ روح شکم مین زن دوم کے بٹھائی

دربیان تولد سر یکرشن از بطن دیوکی بوجود آمدہ بود

پھر آپ بھی عازم ہوے گلگشت جہانکے
تب چہرۂ مادر پہ جلا اور ہی چھائی

بھادون کے مہینے مین جو دن آٹھ تھے گذرے
بھی جوگ مین ہر کھن کے قرین روہنی آئی

ظاہر ہوے جون طفل مگر چار تھے بازو
تھی تاج مرصع کی عجب جلوہ نمائی

سینے مین تھا اک سمت نشان بھرگ کے پاکا
تھی دوسری جانب مین جگہ لچھمی نے پائی

تھی چہرے کی ضو نشو مہ انور سے زیادہ
سب خانۂ بسدیو مین مہتاب تھی چھائی

حیران ہوے مان باپ جب روپ وہ دیکھا
دونون نے کیا سجدہ اور استت بھی سنائی

پاؤن سے بھی در سے بھی جدا ہو گئی بیڑی
آنکھون مین نگہبانون کی پھر نیند بھی آئی

فرمایا پدر سے کہ ہمین لے چلو یان سے
گوکل مین جہان نند جسودا کی ہی رائی

اک دختر ہوئی بطن جسودا سے ہویدا
لے آؤ پر آگاہ نہو کنس کسائی

اُس وحشی کو کیا شکل سر یکرشن کی بھائی
ہر ہر کے تماشے کے لیے چشم بنائی

گھنشیام کی صورت جو اُسے وان نظر آئی
خوش ہو کے وہ یون کرنے لگا نغمہ سرائی

بیکنٹھ کے دربانون کی جو دوسری باری
افضال سے باری کے ہوئی عقدہ کشائی

جب دورۂ آخر کا رہا آخری حصّہ
روح اُنکی پھر اس دار مکافات مین آئی

سسپال ہوا ایک وہ دمگھوکھ کا بیٹا
تھا ملک چندیری کا جسے منصب رائی

تھا دوسرا ملجاے اگردنت سے بکتر
سسپال کا وہ دیو لعین خرد تھا بھائی

اسطرح بہت دیوون نے اس دار جزا مین
پا قالب انسان بڑی دھوم مچائی

اُن سب مین سے اک کنس تھا بدکیش زبردست
ابلیس کی روح اُسکے تھی قالب مین سمائی

اُسکا تھا اوگرسین پدر راجۂ متھرا
کمبخت نے تخت پدر خاک اُڑائی

تھا بس مین پسر کے وہ اگرسین مقید
خود کنس خود آرا سے کیا کرتا تھا رائی

تھی دختر عم دیو کی بسدیو کو دی بیاہ
تب ہاتف غیبی نے خبر اُسکو سُنائی

ہی آٹھوین اولاد سے ہمشیر کی کھٹکا
ہاتھ اُسکے سے بے شبہہ تری موت ہی آئی

یہ سُن غضب آلودہ ہو کی تیغ برہنہ
چاہا سر خواہر کو ہو اب تن سے جدائی

بسدیو نے سمجھا کے اُسے باز رکھا تب
تب قید کی تدبیر ستمگر کو خوش آئی

اولاد جو ہو اُسکی تو جو چاہیو کر یو
اس شرط پہ آخر کو ہوئی اُونکی رہائی

یکجا پہ مقید کیے تب یزنہ و خواہر
دروازے پہ کمبخت نے چوکی بھی بٹھائی

کچھ روزون مین پیدا ہوا فرزند جب اُسکے
اقرار پہ بسدیو نے کی وعدہ وفائی

بے رحم کو رحم آیا جو مولود کو دیکھا
اُس آٹھوین مولود مین بولا ہی برائی

مولود کو واپس کیا بسدیو کو رخصت
نارد نے تب اُس کنس کو شکل انپی دکھائی

راجہ سے کہا کیا ہوا تردید کا باعث
بولا کہ عدو طفل کا ہی آٹھوان بھائی

دکھلائین اُسے کھینچ کے تب آٹھ لکیرین
ٹھہری وہ ہر اک آٹھوین گنتی بہ گنائی

استتت از زبان ہمہ دیوتا

ای خالق کونین تری بیچ ہی خدائی — کب ہو سکے مصنوع سے صانع کی بڑائی
آخر کو ہوے معترف و قائل تقصیر — بیدون نے بہت مدح و صفت آپکی گائی
ایجاد و فنا کے ہو بقا کے تمھین مالک — مملوک سے کسطرح بنے مدح سرائی
بندر کو دیا آپ نے وہ تخت سکندر — دارا نے بھی جو عظمت و توقیر نہ پائی
لنکیش ہوا کی جو بھبیکھن پہ نوازش — سگریون کی اک آن مین کی عقدہ کشائی
تھے ظلم سے راون کے بجان سارے بنی جان — کر قتل اُسے دیوتون کی جان بچائی
ہی دلمین یہی آپ کے چرنون مین ہے دھیان — درشن جو ملے چشمون کی ہو کامروائی
سودا ہی بھرا سر مین تری بھگت کا یکسر — شاہی پہ مشرف ہی ترے در کی گدائی
ہی تخت پہ اجلاس کھڑے گرد برادر — ہون روبرو ہنونت یہ چھب دلمین سمائی
اورونکو عنایت ہوئین ردستہ نوونڈہ — بندے نے بھی بھگت اپ کی انعام مین پائی
سنچھیپ بہت نظم ہوئی رام کی لیلا — تفریح طبیعت کو اسیقدر خوش آئی
احقر ہی فقط اُس نظر لطف کا سائل — جسنے کہ کف خاک کی ہی اکسیر بنائی
بیکنٹھ کے دربانون کی یون دوسری باری — افضال سے باری کے ہوئی عقدہ کشائی
سوچھم سے وہ استھول کو پاجاتے ہین بیشک — ہر ذرے مین پاتے ہین جو انوار خدائی
ایوان سلاطین ہو جو بارفعت و وسعت — دیتا ہی دہی چھوٹے سے نقشے مین دکھائی
القصہ اسیطرح جو ہین اہل بصیرت — دانے مین اُنھین شکل شجر ہی نظر آئی
اسطرحسے یہ نظم بھی نقشہ ہی اوسی کا — بھاری جو عمارت ہی پرانون کی بنائی

دربیان کرشن اوتار

گرفتن کنس تخت اگر سین بدر خود و شادی نمودن خواہر خود از بسدیو و کشتن تشن خواہر اوہ خود را

طاؤس طبیعت نے جو کی بال کشائی — برندابن و مدھبن کی ہوا اُسکو خوش آئی

تب رام مع لچھمن وسیتا ہوے اسوار — اللہ ری وسعت کہ وہ سب فوج سمائی
راہی ہوے بافتح وظفر سوے اجودھیا — درشن کو مہاراج کے خلقت اُمڈ آئی
پریاگ سے ہنومنت ہوے آگے روانہ — مقدم کی خبر آکے بھرت جی کو سنائی
اگوانی کو سنتے ہی بھرت ستر ہن آئے — ساتھ اُنکے رعایا بھی اجودھیا کی سب آئی
رگھوبر نے زمین بوس کنان بھرت کو دیکھا — فی الفور پیادہ ہوے خود تاب نہ آئی
سر رام کے قدمو پہ رکھا بھرت نے آکر — بیتاب ہو رونے لگے ہچکی سی بندھ آئی
سر اُنکا اُٹھا رام نے چھاتی سے لگایا — کچھ خیر خبر پوچھی اور اپنی بھی سنائی
پابوس ہوے ستر ہن اور ساری خلائق — دلجوئی کی ہر ایک کو تب شان دکھائی
داخل ہوے ہمدوش خوشی شہر اودھ مین — مسکینون کی تسکین کو دولت بھی لٹائی
سر پاؤن کے پاؤن پہ رکھا رام نے جاکر — تعظیم بزرگان کی ہمین چال سکھائی
سیتا بھی ملی ساس سے سب حال سنایا — لچھمن بھی ملے سب سے خوشی چہرہ پہ چھائی
اُسوقت بسشٹ آکے سر رام سے بولے — ساعت بھی سعید آپکے اجلاس کی آئی
تیاری ہوئی تخت نشینی کی آسیدم — نوبت بھی لگی بجنے خوشی شہر مین چھائی
رگھناتھ نے پہلے ز سر لطف بلا کر — سر پر سے جٹا بھرت کی فی الفور منڈائی
آمادہ ہوے رام جی پوشاک پہن کر — دیہیم مکلل کی چمک مہر پہ چھائی
لابیچ مین رکھا گیا تب رتن سنگھاسن — اجلاس کیا تخت پہ جسدم لگن آئی
استادہ تھے سب دست ادب بستہ برادر — ثابت قدمی اپنی درختون کو سکھائی
اک سمت سے اُسوقت گذرنے لگین نذرین — خواہش جو دلونمین تھی غریبون نے وہ پائی
رخصت ہوئی میمونونکی انواج وطن کو — رگھوبر کی دل وجان سے کرنا صیہ سائی

حاضر ہوے شیو اندر برن نارد و برہما
ہو ایک زبان کرنے لگے مدح سرائی

بے یار و مددگار رہوا مرگ کا طعمہ — نیرنگی تقدیر نے صورت جو دکھلائی
راون جو گرا خاک پہ اک شور سا اُٹھا — تب لشکرِ میمون نے عجب لُوٹ مچائی
روتی ہوئی سر ننگی کیے بال پریشان — تب لاشۂ دسکندھ پہ مندوری آئی
تب قلعۂ لنکا پہ گڑا فتح کا جھنڈا — پھرنے لگی رگھناتھ کی لنکا مین دُہائی
رگھناتھ نے لنکا کا بھبیکھن کو دیا راج — فرمایا ضیافت نہ تری مجھسے بن آئی
لنکا کو مرخص ہوا دلشاد بھبیکھن — جا کپ نے خبر فتح کی سیتا کو سُنائی
کی عرض کہ اب محفلِ رگھناتھ مین بیخوف — فرمائین تو دم رنجہ تو ہو غمسے رہائی
فی الفور سو رام جی عازم ہوئین سیتا — جانان کی طرف جان کرے جون بال کشائی
سیتا کی طرف دیکھکے لچھمن کو بلایا — کچھ کان مین جھک کرکے کہا آگ منگائی
افروختہ لچھمن نے جو کی آگ وہان سے — اُس آتش جوالہ مین سیتا جی در آئی
اللہ رے طغیانی دریائے عصمت — اک آن مین بے لاگ وہ سب آگ بجھائی
وہ نار کی جا بن گیا گلنار کا تختہ — وہ تازہ و تر سر و خرامان نکل آئی
تعظیم سے تب رام نے پہلو مین بٹھایا — میمونون نے جے جے کی دھن اُسوقت سُنائی
پہلے سری لچھمن نے رکھا فرق قدم پہ — بھاری پے پاشوئی بھی آنکھونکی بنائی
پھر پاے مبارک پہ گرا لشکر میمون — سُگریون نے انگد نے بھی کی ناصیہ سائی
حاضر ہوا تب اندر لیے ساتھ فرشتے — خوش ہوکے گرا قدمونپہ ستت بھی سنائی
فرمایا جو کام آیا ہی میمونون کا لشکر — برسا وُہان آب حیات اے میرے بھائی
آنکھون سے بجالایا شتھس نین وہ ارشاد — میمونون کو تب وہ مے جان بخش پلائی

اوتر کانڈ

فرمایا بھبیکھن سے کہ حاضر کرے پشپک — گھر جانے کی میعاد ہی نزدیک آب آئی
فی الفور بھبیکھن نے بوان آکے لگایا — میمونون کو پوشاک بھی خوش ہوکے پنھائی

منگوا کے بہت خم و سبو آبِ آتشیہ کے
اُس دیو کو راون نے مئی تند پلائی

بدمست اُم الخبث سے جسدم ہوا خبث
بدنفسی نے رگ اُسکی خباثت کی ہلائی

آجوش خباثت مین لگا مارنے نبکار
کی مثل جنایت کے بہت ہرزہ درائی

ہمراہ ہوا بھائی کے ہوکر کے مسلح
آیا وہان ملعون جہان ہوتی تھی لڑائی

آتے ہی لگا نے لگا میمونون کے پھنکے
منہ اُسکا تھا گویا قلعۂ چیرخ کی کھائی

وہ کوہ سا قد دیکھکے لمبے ہوے میمون
جب دست درازی کی انھین تاب نہ آئی

چند افسر میمون کو لیا ہاتھ بڑھاکر
چالاکی جو اُس مرگ مجسم نے دکھائی

بجرنگ نے اک تول کے سر جنگ چکھایا
غش آگیا تھرا کے گرا تاب نہ آئی

ہوش آیا تو سگریون کو لقمہ کیا دم مین
اُسنے بھی نکل کان سے تب ناک اُڑائی

بینی سے روان خون ہوا دیو کی جسدم
اک کوہ سے گیرو کے ندی سی اوتر آئی

رگھناتھ نے تیرون سے جو اُسکے دیے پر
وہ کوہ لگا اُڑنے بلا سی نظر آئی

تب رام نے جون اندر لیا بجر سا سارنگ
اُس دیو کی ہر عضو بدن پر سے گرائی

بیدست و پا دیو ہوا سینے کے بھل تب
دوڑا سوے رگھناتھ جلادت یہ دکھائی

رگھوبیر نے اک تیر سے سر اُسکا اوڑایا
اک جوت نمایان ہوئی رگھوبر مین سمائی

کوئی نہ بچا لشکر دیوان مین جو سردار
تب رام سے راون سے لگی ہونے لڑائی

افلاک سے آپہونچے تماشے کو فرشتے
سیماب کے مانند زمین لرزے مین آئی

تلوار سے برچھی سے گدا سے لڑے باہم
بوچھار سے تیرون کی قیامت نظر آئی

عاجز ہوا کوئی بھی نہ تدبیر گئی پیش
تب ناگ کی پھانسی سو رگھناتھ چلائی

پیدا ہوا اک آن مین تب لشکر یاران
سب فوج مقید ہوئی تکلیف اُٹھائی

سیمرغ کو تب یاد کیا رام نے فی الفور
اک آن مین ماروں کی سپہ مار کے کھائی

راون ہوا تب رام کے تیرون کا نشانہ
گرنے لگے سر کٹ کے جو کی چلّہ کشائی

رام اُٹھکے ہم آغوش ہوے فرطِ کرم سے ۔۔۔ ہنومت کی خود آپ نے کی مدح سرائی
فرمایا سکھنیا سے کہ اب کیا ہے تامل ۔۔۔ تب بید نے لچھمن کو سجھیون وہ سونگھائی
اُٹھے سبک اُ سوقت لکھن خوابِ گران سے ۔۔۔ اُس دم کی خوشی کس سے بیان ہو سکے بھائی
رگھناتھ نے تب بھائی کو چھاتی سے لگایا ۔۔۔ لچھمن نے بھی گردن پے پا بوس جھکائی
غُل لشکرِ میمون مین پڑا فرطِ خوشی سے ۔۔۔ اُڑنے لگی وان چہرۂ دیوان پہ ہوائی
سج تن پہ یراق آپ نے رخصت ہوے لچھمن ۔۔۔ گھن نادسے پھر ہونے لگی رن مین لڑائی
طرفین سے باقی نہ رہا کوئی دقیقہ ۔۔۔ پامردی سے دکھلاتے تھے ہاتھونکی صفائی
رن تیرون کی بارش سے تھی محشر کا نمونہ ۔۔۔ تب شیرِ فلک نے بھی صدا زہ کی سُنائی
چھا جاتے تھے جون ابرِ سیہ دیو جب آکر ۔۔۔ جون باد تھے کرتے صفِ دشمن کی صفائی
تب جوڑ کے اک تیر جگر دوز کمان سے ۔۔۔ لچھمن نے سرِ دیو کی پھر شست لگائی
سر لگتے ہی سر دھڑ سے گرا تن سے جدا ہو ۔۔۔ جون کوزۂ سیماب زمین لرزہ مین آئی
روشن ہوا دسکندھ سیہ بخت پہ جب حال ۔۔۔ عالم ہوا تاریک قیامت نظر آئی
میمونون کے لشکر مین مبارک کی صدا تھی ۔۔۔ اُڑتی تھی اُدھر چہرۂ دیوان پہ ہوائی
فریاد کنان بھاگا وہ عفریت کا لشکر ۔۔۔ کھینچی درِ دسکندھ پہ جاکر کے دُہائی
ہا وا سے کنان لاشے پہ تب آئی سلوچن ۔۔۔ سر ننگے کھلے بال گری غم کی ستائی
بیٹھی جو ستی ہونیکو وہ لاش کے ہمراہ ۔۔۔ دیودن نے بنا کر کے چِتا آگ لگائی
گذری وہ شب اسطرح سے دسکندھ کے اوپر ۔۔۔ جون عاشقِ مہجور پہ شبہاے جدائی
ہوتے ہی سحر اُٹھکے گیا کنبھ کرن پاس ۔۔۔ سوتے سے جگا کر کے سب اخبار سُنائی
اُسنے کہا بد فعل یہ سرزد ہوا تجسے ۔۔۔ مشکل ہے شریرام سے ہو عہدہ برائی
راون نے کہا کچھ نہین تقدیر سے چارہ ۔۔۔ پیشانی مین لکھی تھی وہی پیش اب آئی
بے سود بس و پیش ہے آمادہ ہو جلدی ۔۔۔ مہلت نہین باقی کہ ہو درپیش لڑائی

بیتاب ہوے رام گریبان کیا چاک — دل اُمڈا تو آنکھون نے ندی خون کی بھائی
تب دستِ ادب باندھ بھبیکھن نے یہ کی عرض — صحت ہو کرے گرچہ سکھین آکے دوائی
فی الفور اُسے جاکے اُٹھالائے ہنومان — اُس بید[۱۲] نے حاضر ہو یہ تدبیر بتائی
ہی کوہ شمالی پہ لگی مور سجیون — جو جاکے ابھی لاے کرے باد صبائی
ہو را سیحہ سے اُسکے ابھی روح کو طاقت — پھر زخم کی صورت بھی ندے تن پہ دکھائی
فوراً ہُوا ہنومت ہَوا کوہ کی جانب — روشن وہان سب کوہ کی چوٹی نظر آئی
حیران ہوا معذور تھا پہچان سے اُسکی — تب ہاتھ پہ اُس کوہ کی بنیاد اُٹھائی
راہی ہوا اس کوہ کو لیکر بسر باد — بوسے کے چمن سے ہو صبا جیسے ہوائی
پہونچا جو ہنومان اجودھیا کے کنارے — ناگاہ بھرت جی کے صدا کان مین آئی
جانا کہ غنیم آیا ہی اس شہر پہ شاید — بے بھال کالے تیر کمان جلد چڑھائی
مارا جو نشانہ تو گرا رام کا لے نام — تب ہوش نے یان صورت پرواز دکھائی
بالین پہ آکر کے بھرت جی نے یہ پوچھا — آیا ہو میان کس لیے تو کون ہی بھائی
جو حال تھا سب عرض کیا کپ نے مفصل — آنکھون سے ملی خاک قدم سر پہ چڑھائی
آغوش مین لے کپ کو کلیجے سے لگایا — چھین کے جراحت کی کتھا کپ نے سنائی
رونے لگے سر پیٹ گریبان کیا پارہ — کپ سے کہا مین ہون سبب اس رنج کا بھائی
کی عرض ہنومان نے گر غور ہو اطلاع — ہوگا قمر عمر لکھن دم مین خفائی
فرمایا بھرت نے کہ نہین امر یہ مشکل — تو نوک پہ اس تیر کی جاگیر ہو بھائی
امید ہی گر رام کا ہو فضل معاون — اک آن مین لنکا مین تری ہوگی رسائی
بولا یہ ہنومان زہے قوتِ بازو — سب آپ پہ زیبا ہی کہ ہین رام کے بھائی
اقبال خداوند سے پہچون گا شتابی — یہ کہکے مرخص ہوا کر ناصیہ سائی
اک آن مین جا پہونچا وہ جون پیک خیالی — خلقت کو طی الارض کی تصویر دکھائی

پھر تیر و کمان لیکے سو رام وہ دوڑا — جسطرح سو شیر ہو ہاتھی کی چڑھائی
ہونے لگی پھر رد و بدل رام سے اُس سے — ہو جون عمل سفلی و علوی مین لڑائی
بیکار گئے دیو نے جو تیر لگائے — عاصی کی دعا جیسے درِ حق سے پھر آئی
سب رد ہوے جو دیو نے نیرنگ دکھائے — شیوہ سے نہ چلی کام کی جس طرح برائی
بیخوف رہے رام جی ثابت قدم اسجا — عارف پہ نہو جیسے حوادث کو رسائی
اُس دیو کی شوخی سے منغص نہوے رام — جون اہل خرد جہل کی سُن ہرزہ درائی
رگھو بیر نے اک تیر سے سب رد کیے حربے — خطرات کی جس طرح ہو عرفان سے صفائی
مایوس پھرا وانسے گرا فوج پہ جا کر — سب جمع پریشان ہوے جسطرح سے کائی
تب رام نے دی جنگ کی بھائیکو اجازت — لچھمن نے سو معرکہ تب باگ اُٹھائی
جسطرح بھڑے شیر ژیان بیل دمان سے — گھن نادو لکھن سے ہوئی اسطرح لڑائی
سر آگ کا گر تیر کیا دیو لعین نے — باران سے لچھمن نے وہ سب آگ بجھائی
اُس ابر کے اک لحظہ مین سب اڑ گئے پرزے — گھن نادنے جو سر کیا اک تیر ہوائی
جب باد کے طوفان سے پریشان ہوے بندر — اعجاز سے لچھمن کے دیا کوہ دکھائی
اسطرح رہی رد و بدل دونون مین تا دیر — افواج فرشتون کی بھی اس سیر کو آئی
اس دیو پہ لچھمن نے جو کی تیر کی بارش — گھبرا گیا سب سحر کی تدبیر بھلائی
گھوڑے بھی مع سارتھی مارے گئے اُسکے — اک تیر سے لچھمن نے دھجا رتھ کی گرائی
سب رتھ کے نگہبانون کو اک بان سے مارا — اک تیر سے پھر خود کی کلغی بھی اُڑائی
عاجز ہوا جب دیو بہت قہر مین آیا — شکتی وہ غضب سینے پہ لچھمن کے لگائی
غش آیا ہوا خون سے آلودہ تن پاک — تھا خاک پہ خورشید قیامت نظر آئی
لیجائین ہم اس لاشے کو دیوون نے جو چاہا — سر مارا بہت پانونکی اُنگلی نہ ہلائی
اُس بیر کو تب اران سے اُٹھا لائے مہابیر — میمونون نے کی آہ و بکا خاک اُڑائی

پہچان کے میمونون نے قیدا ونکو کیا تب — سی رام دیا سندھ نے وی انکو رہائی
پھر صبح کے ہوتے ہی بجا جنگ کا ڈنکا — ہونے لگی میمونون سے دیودن سے لڑائی
میمونون نے جا چار طرف شہر کو گھیرا — دیوار بھی سب سنگ فلاخن سے گرائی
سگریون نے جا ایک در اس قلعے کا روکا — ہنونت نے کی دوسری جانب سے چڑھائی
لچھمن کی کمان ایک طرف رام نے بولی — چوتھی طرف انگد نے بھی جا فوج بھڑائی
راون نے بھی تب حکم دیا فوج کو اپنی — ہر سمت سے بادل کیطرح فوج گھر آئی
ہر کنگرۂ قلعہ پہ جا پہونچے جو بندر — گھس پل گئے سب راچھسونکی فوج بھگائی
ہاتھ آگیا جو انکے تو پرزے ہی اڑائے — ہاتھ اسکا لیا کاٹ تو ناک اسکی اڑائی
لشکر کی جو بدحالی سے آگہ ہوا راون — گھن ناد کو تب بھیج دیا مہر لڑائی
ہاتھی کی طرح جھومتا وہان آیا وہ بدمست — اک آن مین میمونون کی افواج ہٹائی
لشکر کی پریشانی جو ہنونت نے دیکھی — آطیش مین گھن ناد کے اک ضرب لگائی
رتھ توڑ کے بیجان کیے گھوڑے بھی چارون — ترکش بھی لیا چھین کمان توڑ بھائی
غش کھا کے گرا خاک پہ دم ناک مین آیا — رتھ بان اسے لیگیا گھر جان بچائی
بدحال ہوے دیوون نے یہ حال جو دیکھا — گھر بھاگے وہ دیتے ہوے راونکی دہائی
ہنونت نے جو کھٹ در راون کی اکھاڑی — آرام کی درگاہ مین کی ناصیہ سائی
کچھ دیر مین ہوش آیا تو پھر رن کو سدھارا — مغرور تھا جو اندر سے جیتا تھا لڑائی
آگے سے ہٹاتا ہوا میمونون کا لشکر — کہتا ہوا آیا کہ کہان دونو ہین بھائی
انگد کہان سگریون کہان نیل کہان ہین — ہنونت کہان ہین جو کرین ہمسے لڑائی
جمونت کہان چھپ رہا کس جا ہے ببلکھن — دیتا نہین سانت کوئی رنمین دکھائی
تب کوہ سے ہنونت نے چٹان اکھاڑی — آطیش مین وہ سل سو گھن ناد چلائی
رتھ چور ہوا گھوڑے مرے صدمے سے اسکے — جان اپنی مگر دیو نے جادو سے بچائی

سمجھایا ابھی خیر ہو اب تک نہین بگڑا — کر رام سے تقصیر معافی کی گدائی
ہنسکر کہا جا بیٹھ تیری عقل ہی ناقص — پیش آونگا بدایسی جو پھر بات سنائی
پھر دست ادب باندھکے بولا یہ بھبیکھن — رکھنا تھ سے چل ملیے کہا مانیے بھائی
آ قہر مین سینے پہ بھبیکھن کے جڑی لات — چل دور قضا تیری میرے ہاتھ ہو آئی
راہی ہوا آزردہ سوے رام بھبیکھن — آمد کی بھبیکھن کے خبر رام نے پائی
سگریون نے کی عرض کہ ہاتھ اسمین خطر ہی — یہ دوست نہین ہوگا کہ ہی خصم کا بھائی
بولا یہ ہنومان کہ ہی بے عیب بھبیکھن — فرمایا تمھاری بھی نہ یہ بات خوش آئی
کیسا ہی ہو پر عیب سرن جبکہ وہ آیا — ہو جاتی مبدل ہی بھلائی سے برائی
یہ کہکے شریرام نے پاس اسکو بلایا — دلجوئی کی سبطرح اسے شان دکھائی
استادہ ہوا ہو کے قدم بوس بھبیکھن — با دیدۂ تر کرنے لگا مدح سرائی

استت سری رام چندر از زبان بھبیکھن

ہو عقل کو کیونکر تیری قدرت مین رسائی — خفاش کو دیتا ہی کہین مہر دکھائی
آسکتا ہی کب بحر صفت جام بیان مین — کوزے مین کہین بحر کی ہوتی ہی سمائی
کیا مجھسے مودے ہوئی خدمت کی شرائط — بگڑی ہوئی سب بات میری پل مین بنائی
شاید کہ ادا کر سکے وہ شکر کرم کا — جسنے کہ زبان ہر سر مو سے ہو بنائی
ناچیز کو سب چیز کے لائق کیا پل مین — نازان ہو نہین کس بات پہ کیا مجسے بن آئی
تخوت سے نہ حاضر ہوا بدبخت تمھارا دن — ہی فخر سلاطین ترے در کی گدائی
آیا ہی پر امید و تہی دست یہ احقر — کیجے گرہ دل کی میرے عقدہ کشائی
سر اسکا اوٹھا رام نے چھاتی سے لگایا — فرمایا کہ ہی مثل لکھن تو میرا بھائی
مشکور ہوا رام کا سب رنج گیا بھول — کی مرہم رحمت سے جو زحمت کی دوائی
جاسوس تھے راون کے مسمے سک و سارن — وارد ہوے وان شکل بھی میمونکی بنائی

وسکندھ نے فی الفور اسے پاس بلایا — ابرو کے اشارے سے جگہ اوسکو بتائی
پوچھا کہ تو ہی کون یہان کس لیے آیا — بے اذن میرے فوج یہ کسکی اوتر آئی
انگد نے کہا رام کا پیغام رسان ہون — سرکوبی کی خاطر تیری یہ فوج ہی آئی
ہی خیر جو کردے ابھی سیتا کو حوالے — اسمین ہی تیرے واسطے سب طرح بھلائی
حاضر ہو در رام پہ رکھ کاہ دہن مین — ذات انکی خطابخش وعطا پاش ہی بھائی
ورنہ ہی ضرر ملک کو با فوج وقبائل — صورت بھی نہ دنیا مین تری دیگی دکھائی
راون غضب آلودہ ہوا سنکے یہ پیغام — بولا کہ اس احمق کو یہ گپ کس نے سکھائی
دیکھو ہمین آدم سے ڈراتا ہی یہ بندر — بھاگینگے جو کل فوج میری دیگی دکھائی
اس فوج مین ہی کون جو ہو مجھسے مقابل — ہین غمزدہ رام انکا دل افسردہ ہی بھائی
سگریون گنہگار ہی وہ ریچھ ہے بوڑھا — کچھ ہی تو وہ ہی جسنے کہ لنکا ہی جلائی
قوت مین نہین وہ میری طاقت کے مقابل — ہی فوج بھی انکی میرے لشکر کی تہائی
انگد نے کہا انکا تو ہی رتبہ عالی — ادنے سے مین ادنے ہون غلام رگھورائی
تم مین سے قدم میرا زمین سے جو اٹھاوے — بے جانکی رگھوناتھ پھر مین ہو نہ لڑائی
سب تھک گئے اٹھا نہ قدم بال بھر اسکا — راون نے غضبناک ہو تب بھونہہ چڑھائی
خم ٹھونک اٹھا چاہا کہ جا پاؤن سے لپٹے — کر اسنے برہمن کا ادب لات اٹھائی
ہی مغفرت حملا نہین یا پوس مین میرے — ہی رام کے چرنون سے کہا تیری بھلائی
شرما کے گیا بیٹھ دنو سر سے گرے تاج — دوچار کو انگد نے کیا جلد ہوائی
تاج آکے گرے پاونپہ رگھونس مکٹ کے — انگد نے بھی پھر باگ عزیمت کی اٹھائی
حاضر ہو شریرام کے قدمونپہ رکھا سر — گذری تھی جو کچھ رہت وہ سب بات سنائی
فرمایا کہ شاباش ہی کس باپ کا بیٹا — از بس یہ جلادت دل غمگین کو بھائی
اون تاجونکے گرنے کو نحوست کا سبب جان — پاس اسکے دل افسردہ ہو مندودری آئی

گرد اُسکے اکٹھا ہوا میمونون کا لشکر — مژدہ جو سُنا خوش ہوے سب چیخ مچائی
راہی ہوے با مقصد دل سوی کسکندا — آ باغ مین سُگریون کے پھر دُھوم مچائی
رکھوارون نے بدعت کا کہا حال جو اُس سے — بولا یہ دلالت ہی ہوئی کار زدائی
سگریون کے دربار مین حاضر ہوے سارے — ہنونت کی جانبازی کی تفصیل سُنائی
سگریون نے آغوش مین ہنونت کو لیکر — پیشانی پہ بوسہ دیا کی مدح سرائی
لے ساتھ اُسے پاس شریرام کے آیا — ہنونت نے گردن پے تعظیم جُھکائی
لنکا کا کہا حال شریرام سے سارا — سُن آنکھ شریرام کی اشکون سے بھر آئی
سیتا کے جو تھا فرق مبارک کا جواہر — اُس جوہری عشق کو دے تاپ بُجھائی

لنکا کا نقشہ

میمونون کی پھر فوج شریرام نے لی ساتھ — کی یوم دسہرہ کو سوے لنک چڑھائی
ساگر سے کہا فوج کو دے راہ نہ بولا — تب آپ غضبناک ہوے چاپ چڑھائی
حاضر ہوا تھرا گیا ڈر کر کے سمندر — پُل باندھنے کی آپ کو تدبیر بتائی
نل نیل نے پُل سجر پر آشوب پہ باندھا — جے رام کی کہتی ہوئی سب فوج اُتر آئی
غل پڑ گیا آ پہونچا ادھر رام کا لشکر — لنکا سے اُدھر خیر نے تب فوج ہٹائی
پُل چل پڑی لنکا مین بجا رام کا ڈنکا — آواز مگر صور قیامت نے سُنائی
فرمایا یہ سگریون سے اب بھر سفارت — تجویز کرو مرد دلیر اور ذکائی
حاضر کیا انگد کو جو شائستہ تھا سب مین — فرمایا کہ راون سے کہو جا کے یہ بھائی
حاضر کرے سیتا کو تو پھر جانسے امان ہے — باقی نہ کدورت رہے باہم ہو صفائی
انکار کرے گر تو کہو اُس سے خبردار — آ ہوش مین آمادہ ہو کر ہمسے لڑائی
جب گوہر ارشاد سے گوش اُسکا ہوا پُر — شمشیر نے اُس ہمت کو کی بال کشائی
وارد ہوا دروازے پہ جسوقت وہ پُر دل — دربانون نے راون کو خبر جا کے سُنائی

خوش ہوکے یہ سیتا نے کہا تھن ہنومان — رہ زندہ جاوید کہ خوش بات سنائی
پھر عرض ہنومان نے کی جسسے چلا ہون — ہی بھوکھ سے بدحال غذا کچھ نہین کھائی
فرمایا کہ اپنی تو غذا خونِ جگر ہی — کچھ پاس نہین جو تجھے کچھ دیجیے بھائی
کی عرض ہنومان نے گر پاؤن اجازت — اس باغسے راونکے کرون روزہ کشائی
فرمایا کہ ایسا تو قوی جثہ نہین ہی — مشکل ہی کہ رکھوارونسے ہو عہدہ برائی
بولا کہ اجازت ہی مجھے آپ کی درکار — حافظ ہین اگر آپ محافظ ہے ہوائی
جون حکم ملا جاہی پڑا باغمین ہنونت — پھل کھانے لگا خوب اچھل کود مچائی
رکھوارے جو تجھے ٹوٹ پڑے آسپہ ہزارون — سب مارے گئے باقی نے صورت ندکھائی
دربار مین دسکندھ کے وہ جاکے پوکارے — روکر کے یہ کیفیتِ پُر درد سنائی
ہوکر غضب آلودہ اچھے تپر کو بھیجا — مارا گیا کچھ دیر ہوئی جبکہ لڑائی
تب اندرجت آیا جو ولیعہد تھا اسکا — ہر چند لڑا خوب مگر کچھ نہ بن آئی
تب طیش مین آکر اسے پھانسی مین پھنسایا — خدمت کے عوض تھی جو مہادیو سے پائی
لایا وہ لعین سامنے دسکندھ کے خوش ہو — تر کرکے روئی تیل مین تب دم بھی بندھائی
مشعل کیطرح دم کو جلا چھوڑ دیا تب — پھرنے لگا ہنونت وہان مثل ہوائی
محلون پہ لگا گرنے جو وہ صاعقہ کردار — سب دیوون کو اسوقت قیامت نظر آئی
گھر چھوڑ بھبیکھن کا فقط شرق سے تا غرب — ہنونت نے لنکا سی پوری پل مین جلائی
فریاد و فغان کرنے لگے طفل و زن و مرد — محشر تھا بپا کچھ بھی کسی سے نہ بن آئی
فارغ ہوے جب شہر کی تحریق سے ہنونت — تب کود پڑے بحر مین دم اپنی بجھائی
سجدہ کیا سیتا کو مرخص ہوا فی الفور — سیتا نے دلی رانکی بات اسکو سنائی
چوڑا من اسے دیکے کہا لے یہ نشانی — موجود نہین اسکے سوا دون جو بدائی
تب کرکے زمین بوس جو اک جست لگائی — اس پار گیا یارون کو آواز سنائی

دھنے لگا وہ کوہ لگا کانپنے دریا
جون کوزۂ سیماب زمین لرزہ مین آئی

للکار کے جسوقت اُڑا رام کا پالک
خورشید قیامت کیسی ہیبت نظر آئی

داخل ہوا لنکا مین وہ اک چشم زدن مین
حکما کو طی الارض کی تصدیق تب آئی

وہان دیکھا تو ہر جا پہ ہین دربان مقرر
تب جسم کی تصغیر کی تدبیر خوش آئی

دربانون کی نظرون سے چھپا پیشہ وہ بنکر
آیا وہان سیتا جہان جاتی تھی ستائی

بیٹھا رہا کچھ دیر وہ خاموش شجر پر
جان آئی جگہ خالی جو اغیار سے پائی

اُس نخل پہ آیا کہ جہان بیٹھی تھی سیتا
انگشتری اُس پاس شجر پر سے گرائی

بھوچک ہو لگی دیکھنے ہر سمت نظر پھر
پھر ہاتھ سے سیتا نے انگوٹھی وہ اُٹھائی

رونے لگی پہچان کے شوہر کی انگوٹھی
کیا حادثہ پیش آیا اُنھین کسنے یہ پائی

سیتا کو غمین دیکھکے ہنومت نے باہوز
کی رام کے اوصاف مین کچھ نغمہ سرائی

فرمایا سیتا رام کا گر دوست ہی کوئی
آئے وہ میرے سامنے ہو غم کی دوائی

ظاہر ہو ہنومان زمین بوس ہوا تب
سب خیر خبر رام کی سیتا کو سُنائی

سُنتے ہی تڑپنے لگی جون ماہی بے آب
بیہوش ہو غش کھاکے گری تاب نہ آئی

آتے تھے چلے غش پہ غش اور آہ تھی لب پر
یہ جانے وہی ہو جسے جانان سے جدائی

بجرنگ کا دل ہلگیا یہ رنگ جو دیکھا
جون رنگ شگفتہ ہوا وہ رنگ طلائی

کچھ دیر مین ہوش آیا تو قاصد سے کہا آہ
کس جرم سے رگھوبر نے میری یاد بھلائی

کی عرض یہ قاصد نے ذرا غور تو کیجے
اک پل بھی نہین آپ سے اور آپ سے جدائی

بے آپکے سب خواب و خورش آپ پہ گران ہے
ہوتی ہے کبھی روز مین لنکا پہ چڑھائی

ہون آپ کی اخبار رسانی پہ مین مامور
لے آنے کا فرماتے جو ایما رگھورائی

جون بوے گل اس باغ سے لے آپکو چلتا
بیج عرض مین کرتا ہون نہین باد ہوائی

ہے آپ کو کچھ روز ابھی صبر مناسب
سوگند ہے قدمون کی مصیبت بسر آئی

میمونون نے سب حال جٹائی کا سُنایا — پھر آنکھون مین بھر اشک کہا اپنی سُنائی
کہ جس نے کہا بستی ہی ترِکوٹ پہ لنکا — ہی دُور بہت گرد سمندر کی ہی کھائی
آسوک ہی اک باغ اُسی نام کا ہی نخل — بیٹھی ہی وہان صورتِ غم جانکی مائی
اسجا سے ہی سو جوجن وحائل ہی سمندر — دشوار گذر راہ بہت سخت ہی بھائی
تم تیز بصارت نہین ہو اس سے مقصر — میری نظر تیز سے دیتی ہی دکھائی
میمون ہوے ممنون و ثنا خوان ہو گدھ کے — پھر گدھ سے کہا حال کہوا اپنا بھی بھائی
گدھ نے کہا ہم دونون برادر تھے حقیقی — مین چھوٹا تھا اور مجھسے بڑا تھا وہ جٹائی
اک روز اُڑے دونون بہم شرط لگا کر — سورج کو چھوئین اور کے یہ بے پر کی اُڑائی
اثنا سے پھر آیا وہ بلند اُس سے ہوا مین — خورشید کی تابش نے صفِ جلد جلائی
اُس روز سے افتادہ ہون اس کوہ پہ بے پر — اک رِکھ نے مجھے تھی خبرِ خوش یہ سُنائی
جب رام کے دُوتون سے تری ہوگی ملاقات — تب جاگیگی صف پر کی ترے تن پہ جمائی
ان باتون کے ہوتے ہوے اک چشم زدن مین — جلد اُسکی یہ صف پر کی بہت جلد جم آئی
رخصت ہوا میمونون سے لی راہ فلک کی — سب نے کہا کس طرح ہو لنکا مین رسائی
انگد نے کہا یار تو اک جست مین جاؤن — لیکن مجھے پھرنے کی نہین تاب ہی بھائی
جمون لگا کہنے کہ معذور ہون یارو — ہی سن ضعیفی کی یہان آبلہ پائی
جسوقت کہ باون نے تھا قد اپنا بڑھایا — گرد اُنکے کئی بار مین گھوم آیا تھا بھائی
جمونت ہنومان سے اُسوقت یہ بولا — خاموش ہی کیون زور کی سُدھ اپنے بھلائی
اک جوے خفیفہ ہی ترے آگے سمندر — ہین سات سمندر ترے اک جرعۂ مائی

سُندر کانڈ

یاد آیا ہنومان کو تب زور بل اپنا — فرمایا بھروسا ہی فقط رام کا بھائی
یہ کہکے ہنومان نے قد اپنا بڑھایا — اک رعد صفت غرّش بے ابر سُنائی

فرمایا کہ بھاوج بہن اور دختر و مادر — ان چارون سے بدفعلی مین ہی سخت برائی
اس جرم مین تو قتل ہوا پھر بھی ہی ممکن — گر زندگی چاہے تو ہی امکان مین بھائی
کی عرض مجھے جینے سے اب ننگ ہی حضرت — مرتے ہوے یہ شکل نصیبون نے دکھائی
القصہ ہوا بال کا سب قصہ جب آخر — تب سروری اُس شہر کی سُگریون نے پائی
کی عرض سریرام سے اب شہر مین چلیے — فرمایا سکونت مجھے جنگل کی خوش آئی
تم راج کرو لیک رہے دھیان ہمارا — ہم چھاونی یہان کرتے ہین برسات بھی آئی
القصہ ہوا شہر کو سُگریون مرخص — جنگل کی سریرام کو گلگشت خوش آئی
گذرے جو کئی ماہ تو فرمایا لکھن سے — میمون نے میرے کام کی سُدھ دے بھلائی
غفلت کی سزا کل اسے دینا ہی مقرر — تعذیر ہی حیوان کی وحشت کی ذوائی
لچھمن کو کیا صبح کہ سُگریو کو روانہ — جاکر کے غضبناک اُسے آنکھ دکھائی
حاضر ہوا سُگریون ہنومان کو لیکر — کی عرض یہ ہی لازمۂ منصب شائی
فرمایا کہ سیتا کی خبر جلد منگاؤ — ہی اسکے تساہل سے ترے حق مین بُرائی
فی الفور روانہ کیا سُگریون نے لشکر — چلتے ہوے اک غول کی بھی بات سُنائی
گر ایک مہینے مین نہ لاؤگے خبر تم — ہوجاؤگے سب قتل میرے ہاتھ سے بھائی
رکھنا تھا نے تب پاس ہنومان کو بُلاکے — سرگوشی مین پیغام کی ایک بات سُنائی
اطراف کو راہی ہوا میمونون کا لشکر — خشکی و تری چھانی خبر کھوج نپائی
ناگاہ گذر ہوگیا اک کوہ کے اوپر — وان تھک کے گئے بیٹھ کہا کچھ نہ بن آئی
اک کرگس بے پر نے انھین دور سے دیکھا — پاس آکے کیا شکر خورش اپنی جو پائی
آپس مین لگے کہنے وہ دہشت زدہ ہوکر — کچھ کام نہ بن آیا عبث جان گنوائی
پھر بولے کہ ہم یارو ہین کس کام کے لائق — جان کام مین دی رام کے تھا بھن جٹائی
سنپاتی نے اک نعرہ یہ سُن آہ کا مارا — پوچھا کہ مرا کس لیے کس طور سے بھائی

سن ہو گیا دونون کو جو سگریون نے دیکھا
ہنومنت کو بھیجوا کے خبر اون کی منگائی

بجرنگ نے آرام کے قدمون پہ رکھا سر
چھاتی سے لگا رام نے توقیر بڑھائی

آغاز سے سب حال کہا رام نے اپنا
ہنومنت نے سگریون کی سب بات سنائی

پھر دست ادب باندھکے ہنومنت یہ بولا
سگریون سے کر لیجیے رگھناتھ مِتائی

آنکھون سے بجا لائیگا حضرت کا اشارہ
گر اُسکی کرین آپ کہین عقدہ کشائی

پھر دونون کو اسوار کیا پشت پہ اپنی
سگریون سے لیجا کے ملاقات کرائی

گم ہونے کا سیتا کا سنا حال جب اُسنے
کی عرض کہ اکدن یہ صدا کان مین آئی

کلتہ کوئی جاتا تھا بصد گریہ و زاری
ای لچھمن و ای رام کرو عقدہ کشائی

دیکھا تو چلا جاتا ہی رتھ راہ سما مین
ہمنے جو نظر عالم بالا پہ اُٹھائی

اوپر سے لباس ایک گرا سمت ہماری
فی الفور سری رام کو ساری وہ دکھائی

لیکر اُسے رگھناتھ نے آنکھون سے لگایا
تب خاطر غمگین کو تسکین کچھ آئی

سگریون بھی پھر دست ادب باندھکے بولا
تکلیف بہت ظلم برادر سے ہی پائی

فرمایا سریرام نے کچھ سوچ نہ کر تو
اب مرگ ترے خصم کی نزدیک ہی آئی

وسواس کیا دور جو بسواس نہ آیا
اک تیر سے جڑ سات درختون کی گرائی

ساتھ اُسکے ہوے آپ کشکندا کو روانہ
سگریون نے جا بالی کو آواز سنائی

مغرور چلا گھر سے اسیدم غضب آلود
سر جنگ کی سگریون کو اک ضرب چکھائی

بیتاب ہو پھر پاس سریرام کے آیا
تب آپ نے مالا اُسے پھولونکی پہنائی

ہو کر کے قوی دل وہان سگریون پھر آیا
دونون مین غضب کی ہوئی اُسوقت لڑائی

تب آڑ سے رگھناتھ نے اک تیر لگایا
سب خاک مین اُس بالی کی تصویر ملائی

مجروح ہو سجدم وہ گرا رام سے بولا
علت نہ سمجھ مین میری کچھ قتل کی آئی

کیون ہوا دوست مین دشمن ہوا کیونکر
کیا تجھسے ہوئی آپ کی خدمت مین برائی

یہ کہکے روان جلد ہوے رام کی جانب
تسخیر کی راون نے وہان گھات لگائی

ملعون وہ سنّیاسی کا تب بھیس بدلکر
سیتا کے حضور آکے لگا کرنے گدائی

سیتا نے دیا اُسکو جو تھا ماحضر اُسوقت
راون نے کیا عذر تو باہر نکل آئی

چالاکی سے ملعون نے اُسے رتھ مین بٹھایا
لنکا کی طرف گھوڑونکی تب باگ اُٹھائی

ہا وا ے کنان گریہ کنان جاتی تھی سیتا
مانع ہوا یہ سُنکے صدا گدھ جٹائی

رتھ چھوڑکے وسکندھ مقابل ہوا گدھ سے
دونون مین ہوئی دیر تلک خوب لڑائی

ملعون نے زخمی ہوکے کیا سر جو اگن بان
پر جل گئے بسمل ہوگرا گدھ جٹائی

لاسیتا کو وسکندھ نے لنکا مین اُتارا
تھا باغ اسوک اُسمین جگہ رہنے کو پائی

جس سے نہ لگے بھوکھ نہو آب کی خواہش
سیتا کو وہ کھیر اندر نے لاکر کے کھلائی

کر صید غزال آہ جو مسکن کو پھرے رام
لچھمن جی ملے صورت وحشت نظر آئی

دیکھا جو یہان آکے تو سیتا کو نہ پایا
غش کھاکے گرے مونھ سے صدا آہ کی آئی

آغوش مین لچھمن نے لیا اشک کیے پاک
کی پانی کے قطرات سے غفلت کی دوائی

ہشیار ہوا طراف مین کرنے لگے تفتیش
سیتا کی خبر کھوج کسی جا سے نہ پائی

کچھ دور پہ جاکر کے ملاقی ہوا کرگس
گذری تھی جو بیچارے پہ سب اُسنے سُنائی

آنکھون مین سما اُسکے گئی رام کی صورت
روح اُسکی سر رام کے چرنون مین سمائی

خالی کیا اس قالب پر رنج کو جان سے
شی رام کی تصویر جب آنکھو نمین سمائی

دریاے کرم رام کا تب جوش مین آیا
بگڑی ہوئی سب دست مبارک سے بنائی

پھر آگے ملی سیوری جو تھی قوم کی بھلنی
لاچاشنی بیرون کی محبت سے چکھائی

گم ہونے کا سیتا کے سُنا حال جب اُسنے
سُگریو ن سے کی عرض کر رجا کے ملائی

کسکندھ کانڈ

آگے جو چلے کوہ بلند اک نظر آیا
میمونون کا سردار جہان کپر تا ٹھہرائی

بعد اُسکے غلامی و محبت ہو مساوات — بُو میری رضا کی گل تسلیم نے پائی
ارشاد سُنا رام کا لچھمن ہوے دلشاد — کی فرط عقیدت سے بہت ناصیہ سائی
آئی وہان تب سُوپ نکھا خواہر راون — رگھوبر سے کہا ہنسکے کرو مجسے سگائی
آشفتہ ہو لچھمن نے جو ناک اُسکی تراشی — تب جا اُمونکے پاس وہ روتی ہوئی آئی
آئے غضب آلودہ وہان پر کھر و دوشن — رگھناتھ سے لچھمن سے ہوئی اُنسے لڑائی
مارے گئے وہ دونون و نکٹی ہوئی کافور — راون سے کہا جاکے بہت خاک اُڑائی
انسان ہین دو رام و لکھن نام ہی اُنکا — ہمراہ ہی اک رشک قمر حور کی جائی
عاری کیا بینی سے کیے قتل برادر — چُپ بیٹھا ہی تو مُنھ پہ عبث ناک لگائی
یہ سُنکے لگا کانپنے دسکندھ غضب سے — بے سُدھ کے تدبیر کچھ اُس سے بن آئی
فی الفور طلب کرکے یہ ماریچ سے بولا (راون ۱۲) — اب تیری مدد سے ہی میری عقدہ کشائی
سونے کا ہرن بنکے گذر رام کے آگے — جسدم وہ تعاقب کرین ہو جانا ہوائی
ماریچ نے سمجھایا کہ مین اُنسے ہون آگاہ — تزویر سے ہونے کی نہین عہدہ برائی
دسکندھ نے دھمکایا نہ کر حکم سے انکار — ورنہ میرے ہاتھو نسے قضا تیری ہی آئی
کہنے لگا ماریچ بجا لاؤنگا ارشاد — راون ہوا خوشدل کہا امید برآئی
دونون ہوے فی الفور سوے رام روانہ — ماریچ وہان بنگیا آہوے طلائی
سیتا نے کہا رام سے آہو یہ کرو صید — کھال اُسکی کی بنجائیگی بیشل چٹائی
لے تیر و کمان رام نے پیچھا کیا اُسکا — سو فار سے رہ جوڑکے تب شست لگائی
پیکان کے لگتے ہوے مکار یہ بولا — اے لچھمن ذی ہوش مدد کر میری بھائی
سیتا نے صدا سُنکے کہا دوڑو لچھمن — آفت کوئی جنگل مین بڑی رام پہ آئی
لچھمن نے کہا رام مین آفت سے مبرا — سیتا نے یہ سُن غصے سے تب بھوہ چڑھائی
سیتا تھی جہان کھینچ لکیر ایک لکھن نے — کی عرض کہ ہی اس سے نکلنے مین برائی

آرن کانڈ

بن کر کے کلاغ آیا یہان اندر کا بیٹا — سیتا کی کف پا پہ چونچ چلائی
رگھوناتھ نے آ قہر مین اک تیر جو مارا — جس جا وہ گیا جان کسی نے نہ بچائی
مجبور ہو حاضر ہوا رگھناتھ کے آگے — یکچشم کر اُس نے جس کو دی بخش رہائی
پھر آگے چلے اتر کیا رام کو مہمان — انسوریا نے سیتا کو بہت پند سکھائی
سر بھنگ ہوا آکے شرف یاب زیارت — اک آن مین روح اُسکی بدن سے بدر آئی
اک ڈھیر ہڈی کا آگے جو بڑھے رام — تھی فوج وہ دردیشونکی دیو دن نے جو کھائی
یہ عہد کیا رام نے کر چشم کو پرنم — دیوون کو کرون قتل نہ رے ایک دکھائی
سیتا سے کہا رام نے تنہائی مین اکدن — ہی مد نظر ہمکو فرشتون کی بھلائی
روشن کیا آتش کو کہا اس مین در آؤ — ایما سے سری رام کے آتش مین در آئی
تب سائے سے اُس روپ کے اک بنگئی سیتا — آگاہی لکھن نے بھی نہ اس راز سے پائی
القصہ مقام آکے کیا پنچ بٹی مین — گودا وری جسجا پہ کہ ہی موج مین آئی
لچھمن نے کہا چند مسائل کا ہون سائل — فرمائین جواب اُسکا تو ہو عقدہ کشائی
مایا کسے کہتے ہین او یہ جان ہی کیا چیز — کس طرح سے دریافت ہو توحید خدائی
کی قسم کی ہی بھگت کسے کہتے ہین تجرید — تسلیم نے کیا صورت بہبود دکھائی
محسوس جو ہی اور ہی جان جسمین ملوث — وہ جملہ ہی قدرت کی میری جلوہ نمائی
مجبور ہی کم فہم شر و خیر کا فاعل — ہی جان وہی کبر و منی جس مین سمائی
ہی کرم مین برہما سے مین میرا جلوہ برابر — عارف ہی وہی جسنے کلید اسکی ہی پائی
سلطانی کو نہین ہی گنے زاہد کا بیخیال — تجرید مین تب اُسکو ملے رتبہ شائی
خالص ہی محبت وہ جسے ہی مرغوب — اسباب ہین نو اُسکے جو ہو دل کو صفائی
ہی جمع سے اذکار سے بھی فکر سے حاصل — خدمت ہی پرستش ہی مناجات سرائی

رتھ خاصے کا لے آیا سمنت اُنکے لیے تب — اسوار ہوے سوے دکن باگ اُٹھائی
پھر راستے سے ساتھ ہوا بہر حفاظت — خود آپ نکھاد اور بھی سب قوم بلائی
جسوقت کہ وارد ہوے گنگا کے کنارے — درویشون کی اُن دونون نے تب شکل بنائی
رخصت کیا اُسجا سے سمنت اور وہ رتھ بھی — پھر پار اُترنے کے لیے ناو منگائی
کی عرض یہ ملاح نے اِن قدمون سے ڈرہی — مس کرتے ہی پتھر کی سِلا جسنے اُڑائی
پاشوئی مین کرلون تو قدم ناو پہ دھریے — ہنس کر کمار گھوبر نے بہت خوب ہی بھائی
دُھلوا کے قدم کشتی پہ آ بیٹھے جو رگھناتھ — ملاح نے چالاکی سے تب پار لگائی
اُس پار دیے جا کے بھرد واج کو درشن — پریاگ نے سب تیرتھون مین آبرو پائی
شبگیر کیا وان سے مرخص ہوے رگھ سے — آکر کے چترکوٹ مین ٹھہرے رگھورائی
پہونچا جو سمنت آکے اجودھیا مین بجہرت — بن باس کی دسرتھ کو خبر جا کے سنائی
اک آہ بھری سرد جو راجہ نے سنا حال — بیتاب ہو غش کھا کے گرے جان گنوائی
گریان ہوئی سب خلق پڑا شہر مین کہرام — کوسلیا کو نا دیدنی قسمت نے دکھائی
رنواس مین غل اُٹھا ہر اک پردہ نشین تب — بیتاب ہو سر کھول کے باہر نکل آئی
ڈیوڑھی پہ بسشٹ آئے او سمجھایا بہت سا — سب آتش غم آبِ نصیحت سے بجھائی
پھر ناو مین روغن کی رکھا راجہ کا لاشا — پنجاب کو خط لکھا جہان دونون تجھے بھائی
بھرت اور ستروہن ہوے فی الفور روانہ — آکر پدر مُردہ کی تب لاش جلائی
رنواس کو لیکر چلے بھائیکو منانے — خدمت مین سر ہرام کے کی ناصیہ سائی
اصرار کیا پھرنے مین فرمایا بھرت سے — تعمیل مین ارشاد پدر کے ہی بھلائی
تم جا کے حفاظت کرو اب ملکِ پدر کی — میعاد تک اس ملک کی تم کیجیو شائی
نعلین عطا آپ نے کی فرط کرم سے — لے بھرت نے پیشانی سے آنکھون سے لگائی
رخصت ہوے با دیدۂ تر وانسے بھرت جی — رگھوبر نے سونپ بٹی باگ اُٹھائی

ارزنگ

لچھمن تھے ستروہن تھے بھرت صاحب قدرت
اُس راجہ دسرتھ کے پسر چار یہ بھائی

بالغ ہوے پڑھ لکھ کے جو کونین کے ارکان
دل مین پسر گادھ کے یہ بات تب آئی

جگ مین خلل انداز ہوا کرتے ہین عفریت
دسرتھ سے مدد مانگیے ہو غم سے رہائی

ٹھہرا کے یہ تدبیر ہوے وان کو روانہ
دسرتھ سے ملے اپنی مصیبت بھی سنائی

تب رام ولچھمن کر دیے درویش کے ہمراہ
اُن دونون کے ہاتھون سے سزا دیو دنے پائی

وہ تاڑسا فت تاڑکا کا پل مین گرایا
سوباہو کو ماریچ کو بھی ضرب چکھائی

رکھ لے کے اُنھین تب ہوے متھلا کو روانہ
خوش ہو کے خبر اُنکو سویمبر کی سنائی

اک تختۂ سنگین پہ قدم رام نے رکھا
فی الفور عجب صورتِ زیبا نظر آئی

رکھ سے کیا ارشاد کہ اسرار یہ کیا ہی
گوتم کی اہلیا کی کتھا رکھ نے سنائی

شنکر کا دھنک جا کے سریرام نے توڑا
فتح نے جنک کی اُنھین جیمال پہنائی

پھر چارون برادر کا جنک پور مین ہوا بیاہ
نوبت در گردون پہ فرشتون نے بجائی

رخصت ہو جنک راے سے سوے اودھ آئے
اُسوقت خوشی ابر صفت شہر پہ چھائی

پنجاب سے مامون نے بھرت جی کو بلایا
راہی ہوے اُس ملک کی جو سیر خوش آئی

اجودھیا کانڈ

اب راج اجودھیا کا سریرام کو دیجے
دلمین سری دسرتھ کے ترنگ ایکدن آئی

ابھیکھیک کے سامان کا راجہ نے دیا حکم
بلوا کے بشسٹ آد کو پھر لگن دھرائی

مادر نے بھرت کی جو سنا حال یہ سارا
رنجیدہ ہوئی اشک کی ندی اُمڈ آئی

راجہ نے کہا جو تجھے منظور ہو لے مانگ
بیوجہ کدورت تیرے کیون دلمین سمائی

بولی کہ کہو رام سے ہون بادیہ پیما
مسند پہ بھرت بیٹھین پھرے اُنکی دہائی

سامان مسرت کا مبدل ہوا غم سے
اس کیکئی نے رنگ مین کیا بھنگ پلائی

لے اذن پدر رام ہوے بن کو روانہ
لچھمن کو بھی سیتا کو وہی راہ خوش آئی

رکھ نے کہا جب چودہ رتن بحر سے نکلے — اُسوقت سے قسمت مین رکھونکی ہی یہ آئی
راجہ نے طلب کی کیا جمدگن نے انکار — آغیظ مین تب راجہ نے ایک تیغ چکھائی
کر قتل رکھیشر کو لیا گاے کو ہمراہ — خوشدل سو کاشانۂ خود باگ اُٹھائی
تھرا گئے دریاے غضب جوش مین آیا — جسدم خبر قتل پرسرام نے پائی
بولے عوض خون پدر روے زمین پر — چھتری کا کہین تخم نہ دیجاے دکھائی
للکار سہس باہ کو جا راہ مین مارا — سب فوج کو پھر قتل کیا گاے چھڑائی
اس طرح پرسرام نے بس جوش غضب سے — کی قوم پہ چھتری کے بہت بار چڑھائی
تالاب بنا سات بھرے خون سے اُنکے — کی روح پدر شاد ملی جگ مین بڑائی
ہی جان مری گاے یہ ہی نفس سہس باہ — دو جلد سزا اسکو تو ہو اس سے رہائی

دربیان رام اوتار مشتمل بر ہفت کانڈ

بال کانڈ

مسری کی ڈلی طوطئ خامہ نے جو کھائی — یون رام کہانی مجھے خوش ہو کے سنائی
مقتول ہوے جبکہ ہرن ناچھ و ہرنکشب — ست جگ کا زمانہ تھا ہوئی جبکہ لڑائی
جسدم ہوا آغاز تریتا کا زمانہ — پھر قالب راکس مین وہی روح سمائی
ظاہر ہوے دنیا مین بسروا کے پسر دو — راون تھا کلان کنبھ کرن خرد تھا بھائی
برکت سے ریاضت کی ہوے صاحب قدرت — لنکا کا ملا راج لگے کرنے برائی
سب تابع فرمان ہوے اُنکے فرشتے — تھی مشرق و مغرب مین پھری اُنکی دہائی
تب جاکے فرشتے در بھگوان پہ پکارے — بے آپکے ہی کون جو دے غم سے رہائی
فرمایا تمھارے لیے ہم آکے زمین پر — کچھ عرصے مین کر دیتے ہین ابعقدہ کشائی
تب خانۂ دسرتھ مین لیا آپنے اوتار — تھا شہر اجودھیا کا جسے منصب رائی
نام اُنکا ہوا رام مین اس نام کے قربان — ہی جس کا وظیفہ دل غمگین کی دوائی

پاتال سے تا روے زمین ایک قدم تھا
کی سطحۂ افلاک پہ دوم نے رسائی

باقی کے لیے قید کیا عامل معزول
منظور بجشم اُسنے کیا ٹیڑھ جھکائی

کی عرض کہ باقی کے لیے جسم ہی حاضر
لو ناپ اسے دین سے دو مجھکو رہائی

یہ سُنتے ہی دریاے کرم جوش مین آیا
کی نامۂ اعمال سے حک اُسکی بُرائی

فرمایا کہ لے مانگ جو ہو دل مین ارادہ
یہ تیری عقیدت ہی بہت دلکو خوش آئی

کی عرض سوا آپ کے کیا آپ سے مانگون
جچتی نہین اب نظر و نمین کو نین کی رائی

فرمایا کہ جون حلقۂ در در پہ رہو نگا
زنجیر سے دی کہکے یہ راجہ کو رہائی

پاتال کا راج اُسکو دیا کرکے سرافراز
پھر عالم بالا کی سری اندر نے پائی

جسطرح سے بل ٹل نہ گیا قول سے اپنے
گُر دروہی ہوا راج دیا بیٹھ نپائی

ہرنے بھی اُسیطرح سے قول اپنا نباہا
دربانی سے اُسکی نہ کبھی آنکھ چھپائی

احقر نے بھی دھن دھام کیا تمکو نویدن
دربانی دل کیجیے دے غم سے رہائی

دربیان پرسرام اوتار

راجاؤن نے جب خلق پہ بیداد مچائی
تب ظلم نے ظلمت رخ آفاق پہ چھائی

جمدگن کے گھر مین لیا بھگوان نے اوتار
کہتی ہی پرسرام جنھین ساری خدائی

اک راجہ سہس باہ تھا مشہور بارجن
گردن جہان گردون نے بھی خم ہو کے جھکائی

پر روز جہان مور تھے وہ فیل تھا گویا
جو جنگ کو آیا اُسے سر جنگ چکھائی

مغرور تھا از بس جو ہزار اُسکے تھے بازو
حرکت تھی اُسے دست درازی کی خوش آئی

اک روز ملاقات کو جمدگن کی آیا
انواع نعم رکھ نے ضیافت مین کھلائی

پوچھا کہ یہ نعمت ہوئی کسطرح سے حاصل
تم لوگون کا سرمایہ تو ہی کب گدائی

رکھ نے کہا یہ عیش ہی سرکھی کی بدولت
ہی جسکے سبب فکر معیشت سے رہائی

فرمایا کہ یہ چیز ہی شاہون کے سزاوار
درویشو نکو شایان نہین ہی جنبہ گدائی

وارد ہوے جب شعلہ صفت محفل جگ مین
سب کہنے لگے برق فلک سے اُتر آئی

وہ قد نظر آیا تو اُٹھا بل سے تعظیم
کی فرط عقیدت سے بہت ناصیہ سائی

پھر دست ادب باندھکے کی عرض یہ اوسنے
درشن ہی تھا اس جگ مین فقط علت غائی

جگ تو ہوا مقبول سوال ایک ہی باقی
کچھ مانگو تو جانون میری امید برائی

فرمایا نہین مجکو کسی چیز کی خواہش
جز تین قدم جاکہ قناعت ہی خوش آئی

فرمایا کہ اس دان سے ننگ آتا ہی مجھکو
کچھ مانگیے ایسا کہ ہو دنیا مین بڑائی

فرمایا بسر برد کو کافی ہی اسیقدر
درکار سوا اسکے نہین کچھ ہین بھائی

بل نے کہا تعمیل مین کیا عذر ہی مجھکو
جھاری پے سنکلپ یہ کہہ جلد منگائی

اُسوقت کہا سکر نے آہوش مین راجہ
سمجھا کہ یہ ہین کون کہان عقل گنوائی

آئے ہین ترے چھلنے کو ہر یہ نہین بامن
کچھ چال ہی اس بات مین کیون راہ بھلائی

مرشد سے کہا بل نے بجا آپ کا ارشاد
گر ہر ہین تو پھر دینے مین کیا انکے برائی

جو کچھ کہ ہی دنیا مین وہی سب کے ہین مالک
مملوک کو کیا دخل امانت مین پرائی

مرشد نے کہا بل سے فقط اتنا ہی بل ہی
ہین دوست یہ دشمن کے یہ ہی اسمین برائی

دیدینگے یہ سب دشمنو نکو چھین کے تجھسے
دشمن کی اطاعت مین نہین عہدہ برائی

بولا کہ گوارا ہی یہ سب ذلت و خواری
پر قول سے پھرنے مین نہین جگ مین بھلائی

سنکلپ پہ آمادہ ہوا کہکے یہ راجہ
تلقین گرو کی بھی اُسے کچھ نہ خوش آئی

ناچار گرو جھاری کی ٹونٹی مین در آیا
کیا آب کی رزیش کے لیے سد بنائی

پانی نہ گرا غرق غرق ہو گیا راجہ
ہر نے کہا ٹونٹی کی کر وخس سے صفائی

اک آنکھ گئی سکر کی چھوٹ اُسکی خلش سے
دی آبرو بھی ہاتھ سے جو خاک اُڑائی

پاتے ہین یہی ہوتے ہین جو خیر کے مانع
ہی اہل بصیرت کے لیے چشم نمائی

کوتاہ سخن جب ہوے سنکلپ سے فارغ
باون نے یہ اُسوقت کی اعجاز نمائی

پیدا کیے خورشید و فلک ماہ و ستارے — ہی جنسے جلا عالم امکان نے پائی ٭
آتش کو کیا باد کو پھر آب کو پیدا — آرام خلائق کو زمین اُسپہ بچھائی
پھر نظم جہان کے لیے کر خلق فرشتے — اُس جرم غضیرہ کی ملی اندر کو رائی
آسائش نیکان کو بہشتِ طرب انگیز — پھر مہر بدان دوزخ پُر رنج بنائی
نازل ہوئین برہما کے لیے چار کتابین — تا اُنکے وسیلے سے کرے راہ نمائی
رگ بید مجر بید دگر سام اتھر بن — اس منبع سے سب علمون کی دی نہر دکھائی
اعمال و اطاعات کی تہذیب او تعلیم — عرفان سے خلاصی کے لیے راہ بتائی
پھر اپنی محبت کے مدارج کیے ارشاد — ہاتھ آئے جسے جانیے مقسوم سے پائی
بس اُسکے ہوے آپ یہ دی اُسکو بزرگی — آ آکے یہان بھگتون کی خود جان بچائی
بھگتون کی چھاکرتے ہوا پرادھ و کرم سے — بدبخت ہی جنسے نہین لو تمسے لگائی
اتھر نے دل و جان سے لیا نام تمھارا — سب عیب کی درمان ہی یہی ایک بھلائی
خاموش ہوے مدح سرا ہوکے فرشتے — نرسنگھ کو بھی اُنکی بنے خوب خوش آئی
کی نظم کتھا مین نے بہت آپ کی مجمل — مہانی خاطر کے لیے مجھکو خوش آئی
نرسنگھ پوران مین ہی لکھا حال مفصل — جو اُسکو پڑھے قید جہان سے ہو رہائی

دربیان باون اوتار

تھا راجہ بل ایک برو چن کا پسر جو — کرتا تھا بہت بحر سخاوت مین شنائی
تھا اوج پہ ستیارہ بخت اندر کو جیتا — میدان سے سب فوج فرشتون کی بھگائی
آغاز کیا راجہ نے جگ فرط خوشی سے — دی بشن کی ڈیوڑھی پہ فرشتون نے دہائی
کیا رنج در از اونکا کیا جلدی سے کوتاہ — کوتاہ قد اک شکل برہمن کی بنائی
داغ اُسکی صباحت سے پڑا چاند کے دل مین — خورشید کی آنکھون مین جکا چوندھ سی چھائی
حیرت سے ہوئی چشم فلک دیدۂ بسمل — اس بوٹے سے قد نے وہ قیامت تھی مچائی

دربیان نرسنگھ اوتار

اس غمسے ہرنکشب بہت قہر مین آیا — آزار فرشتونکو دیے خاک اڑائی
رد پوش فرشتے ہوے سب خوف ہے اُسکے — مغرور ہو کرنے لگا دعوی خدائی
پہلاد پسر اُسکا ہوا دوست خدا کا — تعلیم اُسے ورد کی نارد نے سکھائی
استاد نے تب جاکے کہا دیو لعین سے — فرزند نے لو ہی تیرے دشمن سے لگائی
سُنتے ہی ہوا دشمن جانی وہ پسر کا — تب قتل کے فرزند کی تدبیر لگائی
دریا مین دیا ڈال پہاڑون سے گرایا — پھر ڈھیر پہ لکڑی کے بٹھا آگ لگائی
ہر جا ہوا خلاق جہان اُسکا نگہبان — جسکا وہ بھلا چاہے کرے کون بُرائی
پھر ہو غضب آلودہ اُسے باندھ ستون مین — حافظ ہی کہان تیرا یہ کہہ تیغ چلائی
ہنسکے کہا بیٹے نے کہ ای باپ خبردار — موجود ہی ہر شی مین وہ انوار خدائی
یہ کہتے ہی وہ سنگ ستون ہوگیا پارہ — اک شکل مہیب اُسمین سے باہر نکل آئی
تھا نصف بدن شیر صفت ناف سے بالا — پائین مین انسان کی صورت نظر آئی
دشمن کی طرف دیکھکے اسطرح سے گرجے — آواز مگر صور قیامت نے سُنائی
فی الفور تڑپ کر لیا دشمن کا گلا داب — ناخن سے شکم پھاڑ ندی خونکی بہائی
مارا گیا جسوقت وہ عفریت زبردست — پہلاد نے گردن پئے تعظیم جھکائی
آغوش مین لیکر کے اُسے جوش کرم سے — چاٹا اُسے اسطرح کہ سب چوٹ مٹائی
حاضر ہوے آکر کے وہان سارے فرشتے — اس طرحسے سب کرنے لگے مدح سرائی

استت

ہی تیری جلالت کی مقرر ساری خدائی — دیکھا جسے واں تیری ہی قدرت نظر آئی
کُن کہتے ہی اک آن مین پیدا ہوے کونین — ہی عقل کو قدرت مین کہان تیری رسائی
برہما کو بنا کر کیا ایجاد کا مالک — خدمتگری اپنا کی مہادیو نے پائی

زنہار کردن ۱۲

دربیان باراہ اوتار

سنکادجو برہما کے پسر چار تھے بھائی
کچھ خود بخود اک روز ترنگ انکو یہ آئی

اُس برہمہ سگن روپ کا اب کیجیے درشن
جسجا کہ نہین وہم و تصور کو رسائی

تب اُٹھکے روانہ ہوے بیکنٹھ کو چارون
رسیکرشن کے درشن کی ہوس کھینچکے لائی

دروازے پہ دربان اُنھین روک کے بولے
بے اذن نہین جانے کا یان حکم ہی بھائی

ہی جاے ادب یان پہ جسارت نہین اچھی
تب چارون نے ہوکر کے خفا بھونہہ چڑھائی

ہم لوگ بلا قیدون پہ کرتے ہو تقید
خاصیتِ ابلیس مگر دل مین سمائی

ہم حق سے دعا کرتے ہین اب تمھین تمھارے
دنیا کی کرو سیر سہو رنج و برائی

نادم ہوے دربان لگے کانپنے اُسدم
گردن پے تعظیم بھی خم ہوکے جھکائی

خوش ہوکے رکھون نے کہا خواہش تھی یہ ہرکی
کچھ روز مین ہوجائینگی اس غم سے رہائی

الیشر نے خبر پاکے اُنھین پاس بلایا
دلجوئی کی درویشونکو کیا شان دکھائی

ممنون ہو مشکور ہوے فضل و کرم کے
پھر دست ادب باندھکے کی مدح سرائی

جب پُر ہوا دامان امل نقد کرم سے
رخصت ہوے مسکن کیطرف باگ اُٹھائی

دربان گرے عرش سے تب فرش زمین پر
کشیپ نے تولد کی جہان نیو تھی جمائی

پیدا ہوے تو ام اُسیدم دِتی کے شکم سے
نام اُنکا ہرناچھ و ہرنکشپ کہائی

اِن دونون نے جا دشت مین کی سخت ریاضت
سب طرح کی طاقت اُنھین برہما نے دلائی

ہمسر نہ رہا اُنکا کوئی روے زمین پر
تھی عالم بالا پہ بھری اُن کی دہائی

اک روز ہرناچھ لعین غصے مین آکر
گم ہوگیا نہ کرکے زمین مثل چٹائی

باراہ کی ہیبت یہ مشکل ہوے الیشر
کر قتل اُسے آپ یہ پھر خاک جمائی

راہی ہوا فی الفور لعین ملکِ عدم کو
باراہ نے بیراہ کو یہ راہ بتائی

تھامے نہ تھا کوہ مدا قعر کو مائل — عاجز ہوا درپشن پہ کی ناصیہ سائی
وہ سنگ لیا پشت پہ رکھ شکل کچھوے نے — سب خلق کو کیا کشف و کرامات دکھائی
تھکنے لگے پھر بحر بہت شور مچایا — کنجی نہ مقصود کی جب ہاتھ مین آئی
چودہ رتن اُس بحر سے ظاہر ہوے پیہم — غواص نے تدبیر کے کی جلوہ نمائی
پہلے ہوا دریا سے عیان زہر ہلاہل — ہی جسکی کبودی رخ افلاک پہ چھائی
اُس زہر کی حرقت سے لگی جلنے خلائق — کھا اُسکو مہادیو گئے مثل مٹھائی
پھر فیل سفید اور ہوا اسپ ہویدا — کی ماہ صیا بخش نے پھر جلوہ نمائی
اک شنکھ خوش آواز تھا اک گوہر تابان — لچھمی نے بھی رنبھا نے بھی کی نعالیہ سائی
سرمہ بھی ہوئی ساتھ کلب برچھ کے ظاہر — سارنگ دھنک جس سے ہوا عدا کی صفائی
پھر آب حیات اور دھنتر ہوے ظاہر — تھی چودھوین مے جسنے کہ کی عقل گنوائی
جب چشمۂ حیوان پہ کیا زور طمع نے — دیودن مین فرشتون مین لگی ہونے لڑائی
خواہش نے حیات ابدی کی کیا غالبہ — کونین کی نعمت پہ یہ غالب ہو مٹھائی
حکمت سے جو حق کی کیا قدرت کو اشارہ — کی موہنی صورت نے وہان جلوہ نمائی
آشفتہ ہوے دونون صنف دیکھکے وہ شکل — سُدھ چشمۂ حیوان کے بھی لڑنے کی بھلائی
فی الفور کیا آب حیات اُسکے حوالے — کی عرض کہ ہی نقدی جان اسپہ سوائی
کیا حسن کا رتبہ ہی کہ جان جسپہ ہی صدقے — وہ کون نکی جسنے یہان ناصیہ سائی
فرمایا کہ صف باندھکے سب بیٹھو برابر — قسمت کی لکھی اُس گھڑی سمت نے دکھائی
نوش ایک نے اور خون جگر ایک نے کھایا — کج راہی کی تعزیر جو تھی راہ نے پائی
نیسان کا نہین عیب یہ ہی ظرف کا نقصان — گوہر کہین ہوتا ہی کہین زہر وہ بھائی

سیراب ہوا خضر رہا تشنہ سکندر
تکلیف سفر دونون نے یکسان ہی اُٹھائی

ہین آپ سری بیاس کے شاگرد نہین ممتاز
باقی نہین بدیا جو نہین تمکو سکھائی

ہی لطف اگر اوسکا کرو ہمسے اعادہ
احسان سے حضرت کے کرین زلہ ربائی

اسوقت مین بہتر نہین اس شغل سے کوئی
بھگوت نے بھی وی گیان کو جگو نہین بڑائی

انگشت قبول آنکھو نپہ رکھ سوت جی بولے
منظور ہی اس حکم کی تعمیل نمائی

تب سوت نے اتھاس و پورانونکو سنایا
آواز تھی احسنت کی افلاک پہ چھائی

سونک نے کہا سوت سے اُن باتونکو سنکر
جسطرح پورانون مین ہی کی راہ نمائی

جو اسمین ثوابات کے فرمائے طریقے
تعمیل پہ موقوف ہی تحصیل نمائی

دشواری سے ہاتھ آبھی اگر جاوی وہ نعمت
بیکار وہ نعمت ہی جو آخر ہو فنائی

وہ کونسا ہی ذکر بیان کیجیے ہمسے
سنتے ہی ملے زادن و مُردن سے رہائی

تعمیل سے لگ جاے اگر ہاتھ وہ نعمت
باقی رہے تا حشر کبھی ہو نہ فنائی

یہ سنکے کہا سوت نے تحسین ہی تحسین
کی عقل نے سونک تیری کس جا پہ رسائی

سنتے ہی ملے مکت وہ بھگوت کے چرت ہین
نعمت ہی محبت کی نہین جو کہ فنائی

سونک نے کہا سننے سے بھگوت کے چرت کے
سدگت جسے ہاتھ آئی ہو وہ کون ہی بھائی

یہ سنکے کہا سوت نے سونک سے کہ سنیے
اب کرتا ہون اس ذکر کی تشریح نمائی

دربیان مچھ اوتار

کی راجہ ست برتا نے اک روز یہ خواہش
دے بحر فنا مجھکو کسطور دکھائی

کی آپ نے فی الفور عیان صورت ماہی
طوفان قیامت کی اُسے سیر دکھائی

ماہیت پرے جو کھلی اُسپہ کماہی
پہونچا تہ تحقیق پہ کی ناصیہ سائی

دربیان کچھپ اوتار

اک مرتبہ کی دیو فرشتون نے یہ شورش
دریا کو لگے متھنے یہ تکلیف اُٹھائی

مندر ہی جو اک کوہ بنا اُسکی متھانی
باسک شہ ماران کی رسن اوسمین لگائی

برہما نے کہا خیر تو ہو کسنے ستایا ہو دل مین کرو صاف وہ اظہار نمائی
کی عرض کہ اب تنگ ہوئی راہ سلامت کلجگ کی ہوئی کشور امکان پہ چھائی
تھا دل مین کہ جگ کیجیے یکجا پہ یکین ہو ہو جسکے وسیلے سے گنا ہو نسے رہائی
فرمائیے دنیا مین جگہ کون ہے ایسی جسجا کہ نہو حضرت کلجگ کی رسائی
فرمایا کہ اس پہیے کو ہمراہ لو اپنے جسجا پہ گرے وان نہین کلجگ کی رسائی
برہما سے جب اُس پائے کو مرتاضون نے پایا رخصت ہوے تعظیم سے کی مدح سرائی
گردون کی طرح چلنے لگا آپ سے پہیا کی راکب قدرت نے جو تحریک نمائی
ہمراہ تھے ہشتاد ہزار اُنکے رکھیشہ چکرایا فلک دیکھ یہ اعجاز نمائی
پہیا گرا آکر کے وہ نیکھ مین قضا را غائب ہوا کرارض کی تقطیع نمائی
موجود ہے نیکھ مین وہ اب چکر کا تیرتھ غوّاص خرد نے بھی جہان تھاہ نپائی
ہشتاد ہزار اُسکے مجاور ہوے مرتاض خوش ہو کے وہین جگ کی بنیاد جمائی
سامان کیا جگ کا لگے ہوم وہ کرنے اُٹھا تِق دُود گھٹا عرش پہ چھائی
ازبسکہ اگر عنبر و مشک اُسمین جلایا آفاق مین اُس عطر نے کی غالیہ سائی
سُن سُن کے لگے آنے وہان عابد زاہد تا بردِ معاصی کی ہو تحریق نمائی
وارد ہوے قسمت سے کہین سُوت جی اُسجا دی بیاس کے سکھو نمین جنھین حق نے بڑائی
وہ سرو سا قد دیکھکے سب سرو قد اُٹھے گردن پئے تعظیم بھی خم ہو کے جھکائی
کی عرض کہ لائے تمھین مقسوم ہمارے کسطرح کرین شکر قدم رنجہ نمائی
ملتا نہین بے فضل خدا سنت کا درشن پھر سنت بھی وہ منفرد جملہ خدائی
یہ سُنکے کہا سُوت نے مرتاضون سے ہنسکر ہین جو کہ بزرگ اور ونکو دیتے ہین بڑائی
اس جگ مین خدمت کوئی ہو ہمپہ مقرر تا اُسکی دل و جان سے کرین ختم نمائی
کی عرض یہ مرتاضون نے تب ایک زبان ہو سُنکے کہ توسل سے بصد عجز نمائی

ظاہر ہوا اُس خلط سے اوّل مین اہنکار — مہتت نے اہنکار سے کی جلوہ نمائی
مہتت سے اکاس ہوا باد پھر اُس سے — آتش کی ہوئی باد سے پھر شعلہ نمائی
کی آب نے آتش سے یہان قطرہ زنی پھر — پھر اُس سے ہوئی خاک کی تولید نمائی
ان پانچون سے پھر پانچ حواسونکا ظہور ا — نیوسب نے پھر اس عالم امکان کی جمائی
جب ہو چکا آراستہ یہ گلشن عالم — پھولون کی مہک اُسکے در و بام سے آئی
گلگشت کی خواہش جو ہوئی سلسلہ جنبان — نازل ہوے خود آپ پئے سیر نمائی
بانی کو ضرورت ہو کرے سیر عمارت — تا حسن و قباحت کی ہو اصلاح نمائی
کی سیر کبھی شکل مین ماہی کے کماہی — پھر ہو کے کشف کشف و کرامات دکھائی
بار راہ ہو پھر راہ کو ہموار بنایا — نرسنگھ ہو اشرار پہ کی خشم نمائی
باون ہوے بلی دیت کو بل اپنا دکھایا — کی دست اعادی کی کبھی قطع نمائی
کی رام کی صورت مین کبھی سیر جہانکی — سیکر شن کے پیکر مین کبھی جلوہ نمائی
بہکایا شریرون کو کبھی شکل مین بدہ کی — کی شکل کلنکی مین کبھی ملک کشائی
سکھدیو سے کی عرض پریچھت نے یہ سنکر — فرمائیے اجمال کی تفصیل نمائی
سکھدیو نے فرمایا کہ شاباش پریچھت — کی دلمین ترے ذوق نے اشتیاق فزائی
تشریح مین کرتا ہون تو سن دھیان لگاکر — ہو جسکی سماعت سے تیری کامروائی

آمدن سونک وغیرہ رکھیشران بہ نیمسار و شنیدن بھاگوت از سوت جی بونیک

ساقی نے تفکر کی گلابی جو اُٹھائی — چٹ خامۂ مشکین کو مے تند پلائی
جا بیٹھا دہین شاخ انامل پہ وہ اُڑکر — طوطی کی طرح کرنے لگا نغمہ سرائی
کلجگ کی درآمد کا ہوا شور جو برپا — آزادون کے چہرے پہ لگی اوڑنے ہوائی
جانا کہ اب اپنا نہین دنیا مین گذارا — ممکن نہین اس موذی کے چنگل سے رہائی
کر مشورت آپسمین بصد خوف و تحیر — برہما کی حضور آکے لگے دینے دہائی

زاہد نے مریدون کو کیا جلد روانہ
راجا سے کرو جاکے یہ اظہار نمائی

راجہ سے مریدون نے کہی ساری حقیقت
کی ہوش نے سُنتے ہوے پرواز نمائی

راجہ کو یقین تھا زبس اُنکے سخن پہ
جانا کہ نہین چنگ اجل سے ہی رہائی

فی الفور بٹھا تخت پہ فرزند کلان کو
جا بیٹھا وہ گنگا پہ لگن ہر سے لگائی

آآکے ہوے جمع وہان سارے رکھیشر
سُوجھی جسے تدبیر وہ راجہ کو سُنائی

ازبسکہ پرچھیت کا تھا کچھ اور ارادہ
تلقین کسی شخص کی دل مین نہ سمائی

سُکھدیو کا ناگاہ گذر ہو گیا اُسجا
درشن سے ہوئی چشم پرچھیت کی ضیائی

فی الفور قدم چُوم کے مسند پہ بٹھایا
اکرام سے آداب سے کی ناصیہ سائی

پھر دست ادب باندھکے سب حال سُنایا
کی عرض کہ کیا ایسے مرض کی ہی دوائی

اک ہفتے کی مہلت ہی یہی فکر ہی مجھکو
کس طرح سے ہو دام تعلق سے رہائی

سُکھدیو نے فرمایا کہ اسوقت مین راجہ
بھگوت کے چرت سُنیے نہین اور دوائی

سنسار کے دریا کی کیا غور جو مین نے
دیتی نہین بے اسکے کوئی ناو دکھائی

سُکھدیو سے یہ سُنکے پرچھیت نے بصد شوق
کی عرض یہی میری بھی تھی علت غائی

تب رکھ نے کہا راجہ سے دل کھینچکے سب سے
کیجے ہمہ تن گوش تو دے تمکو سُنائی

کی عرض کہ مجھکو نہین اب کام کسی سے
لَو مین نے دل وجان سے ہری سے لگائی

سُکھدیو نے خوش ہوکے کہا دھن ہی راجہ
اِسوقت مین کیا دلمین بھلی بات سمائی

پھر رکھ نے کہا دھیان مین اب کرتا ہون اُسکا
جو حق ہی بری سب سے کبھی ہی نہ فنائی

مختار ہی عالم کی ہدایت ہی اُسی سے
سب دہر کے ہی جزئی و کلی پہ رسائی

حیران ہین سب ندرت قدرت مین خرد ور
حکمت مین نہین اُسکی ہی برہما کو رسائی

سب جانون کا ہی جان ہین سب جان اُسی سے
سب جانونکی آخر کو اُسی مین ہی سمائی

نارائن اُسی روپ کا ہی آد پُرکھ نام
پرکرت سے کی اُسنے جہان یہ نمائی

فرمایا کہ میخانہ ہی اوّل تری جاگہ
ہی دوسری وہ جا جہان چوسر ہو بچھائی

خوش مسکن سوم ہے تیرا خانۂ لولی
خورشید صفت منزل چارم ہی طلائی

سُن راجہ کا ارشاد مرخص ہوا کلمگ
خوش آیا پچیت کا اُسے تاج طلائی

جا بیٹھا اُسیدم وہ پچیت کے مُکٹ پر
نیولا سمین نگینے کی طرح اُسنے جمائی

فی الفور ہوا ہوش مین راجہ کے تخلل
مبہوت ہوا عقل و خرد جملہ گنوائی

مہمیز کیا اسپ کو اک گور کے پیچھے
راجہ سے و لشکر سے ہوئی پل مین جدائی

سورج کی تمازت سے کیا پیاس نے غلبہ
اِک سمت کو پانی کے لیے باگ اُٹھائی

اک صومعہ عابد کا نظر پڑ گیا ناگاہ
پانی کے لیے جا وہان آواز لگائی

تھا بحر تصور مین زبس غرق وہ عارف
آواز نے راجہ کے نکی دلمین رسائی

پایا جو نہ راجہ نے جواب اپنے سخن کا
کی قہر کے دریا نے عجب جوش نمائی

اک اژدہی مُردہ کو اُٹھا نوک کمان سے
زنجیر ہی درویش کی گردن مین بنھائی

نخوت کی رعونت کی سزا اتنی ہی کافی
لشکر کی طرف کہکے یہ پھر باگ اُٹھائی

عارف کا پسر آتا تھا اس قصد سے اُسجا
بابا کی زیارت سے کرے چشم ضیائی

ناگاہ دو چار اُس سے ہوا راہ مین اک مرد
اس حادثے کی اُسنے خبر اُسکو سُنائی

سُنتے ہی اس اخبار کے وہ طیش مین آیا
اس ظلم نے دل و جان مین اک آگ لگائی

کی حق سے دعا مرتکب ظلم کے حق مین
اک ہفتے مین ہو زہر سے تجھکے فنائی

یہ کہکے غصہ آلودہ پدر پاس وہ آیا
احوال پدر دیکھکے اک چیخ لگائی

عابد نے صدا اُسکے کہا خیر ہے بابا
کس رنج کے صدمے سے یہ صورت ہی بنائی

کی عرض کسی شخص نے گردن مین تمھاری
گستاخی سے زنجیر ہی اژدہا کی بنھائی

رکھنے کہا پاداش ہی یہ میرے عمل کا
جو فوت ہوئی شاہ کی اعزاز نمائی

گر بد کیا اُسنے تو ہوا تجھسے یہ بدتر
جو راجہ عادل پہ یہ کی خشم نمائی

لازم ہو دلائل کا بظاہر یہ حوالہ — ہو جلد اثر شہد کے ملنے سے دوائی
منصف کی ضیافت کے لیے خوان ہے یہ تیار — شیریں ہو تو دے داد جو تلخی ہو برائی
ہو اہل تعصب سے نہیں مجھکو سروکار — خوب اسکو کہیں چاہیں کریں اسکی برائی
ہو اہل کرم سے مجھے اصلاح کی امید — دے اسمیں غلط گرچہ کسی جا پہ دکھائی

دربیان احوال راجہ پانڈو و آمدن کلگجگ

دواپر کے اخیر ایک ہوا پانڈ شہنشاہ — دی حق نے اُسے جملہ اقالیم کی رائی
بسدیو کی خواہر جو تھی موسوم بہ کُنتی — تھی پانڈ مہاراج کے وہ عقد مین آئی
تھے پانچ پسر سب مین کلان راجہ جدھشر — بھیم ارجن و سہدیو و نکل پانچوین بھائی
سیکرشن کے خادم تھے دل و جانسے تن سے — خدمت سے سریکرشن کی عظمت تھی یہ پائی
عالم جسے کہتے ہین وہ سب زیر نگین تھا — آحلقہ بگوش اُنکی ہوئی ساری خدائی
سیکرشن کا جب مہر جمال اُنکی رضا ہے — ظاہر مین ہوا ابر حوادث مین خفائی
تب سلطنت و تخت پہ وہ مار کے ٹھوکر — راہی ہو ہمالے کی طرف جان گنوائی
تب راجہ پریکھیت کو ملا تاج و نگین وہ — ارجن کا جو پوتا تھا سزاوار کیائی
بیمثل تھا یہ راجہ عدالت مین کرم مین — تھا اُسکے زمانے مین ببرمیش کا بھائی
اِک روز پئے سیر و شکار آیا وہ بن مین — آمادہ تھا اک وان پہ پئے ظلم نمائی
اک گاو کے پانوون کو وہ کرتا تھا شکستہ — فرمایا خبردار جواب ضرب لگائی
کیون در پے آزار ہو کیا نام ہے تیرا — کیا تونے خبر عدل کی میرے نہین پائی
اُسنے کہا یہ گاے حقیقت مین ہو دواپر — کلگجگ ہون مین اب جگ کی ملی ہے مجھے رائی
کرتا ہون بزور اسکو بدر ملک سے اپنے — اِک ملک مین دو شاہ کی زیبا نہین رائی
فرمایا نہین دخل تجھے عہد مین میرے — جا ورنہ تیری ہوگی مُہمت چشم نمائی
کی عرض یہ کلگجگ نے جگہ رہنے کو پاؤن — حضرت مجھے جس جا کہ کرین راہ نمائی

اس باغ مین بیباختہ مین سیر کے بھل آیا — پھیلائی نظر مدرتِ قدرت نظر آئی
یک مرتبہ وہ جملہ توحش ہوا رخصت — جمعیت خاطر نے جو گلبانگ سنائی
پڑتا تھا کبھی پھول پہ گہہ ہاتھ ثمر پر — کیا کیا مین چنون دل مین ہوئی حرص فزائی
گلچین نے خاطر کے کہا دور مت اتنا — تحفے سے غرض ہی تو مرے ساتھ ہو بھائی
دین مجھکو ذخیرے سے قلم چنکے شگفتہ — لے آیا مین خوش ہوکے بصد فخر نمائی
پھر چاہ دواتی سے زمین کرکے نم آلود — کاغذ کے چمن مین وہ قلم بنیے جمائی
گل پہلے کیا تمس[1] کی لیلا کے کمل نے — سورجمکھی کھیپ[2] کی کتھا کی نظر آئی
بارا[3] اہ کی لیلا کا لگا پھولنے گرہل — گیندا دیا مرگ[4] سنگھ کی لیلا کا دکھائی
پھر جوہی نے دی بو مجھے باون[5] کی کتھا کی — چنپے نے پرسرام[6] کی بو تیز سونگھائی
پھر رام[7] کی لیلا کا لگا کھلنے ہزارا — سیکرشن[8] کے مرے نے بہار اپنی دکھائی
پھول اٹھی کہین بودھ[9] کی گوشے سے نواری — کب کیتکی کلکی[10] کی کرے غنچہ نمائی
بھونرے کی طرح دل میرا ان پھولونکے پیچھے — پھرنے لگا دنرات یہ بو دل مین سمائی
ہرگز نہ بھرا دل میرا گو سیر مین اسکی — گردون نے بہت اونچ بہت نیچ دکھائی
سیکرشن کے کردار کا ہو جسکو تعشق — ان پھولونکی باریمین کرے سیر نمائی
پرکرشن کی گفتار کی ہو جسکو تجسس — اسکے لیے مخصوص یہ تکلیف اٹھائی
دے خلعت تحسین کہا اعجاز ہی یارو — جس دوست کو احقر نے یہ نظم اپنی سنائی
یہ قافیہ تھا کوزہ بنا نہر یہ مضمون — کس خوبی سے اس کوزہ مین یہ نہر در آئی
تعریف مین گو قصد سے مشتق ہی قصیدہ — اس نظم نے بے قصد یہ تطویل ہے پائی
وہ مطلب خاص کے بھرے ہین دُر شہوار — خواص کو بھی ہوتی ہی مشکل سے رسائی
اس دعوی پہ لاتا ہون مین آیتین دلیلین — الثالث بالخیر نے ہے یاد دلائی
نزہین دلائل کو یہ درکار تھا قصہ — تا ذہن مین سامع کے کرے جلد رسائی

مفعول پہ مجہول ہی فاعل کا ارادہ — معلول سمجھ سکتا ہی کب علت غائی
ہی مصلحت اپنی سے وہی آپ خبردار — دعوی جو کرے علم کا ہی ہرزہ درائی

سبب تصنیف کتاب

دنیا بھی عجب باغ ربانیئ دل ہی — کیا اسکے گل و برمین ہی اعجوبہ نمائی
نادان کے عقیدہ مین بہار اسمین ہی دائم — دانا کو خزان دیتی ہی پیوستہ دکھائی
تھا گھر مین میرے ایک چمن اسکا نمونہ — کیا تھی گل و بوٹون کی وہان جلوہ نمائی
اُس باغمین گلگشت مین کرتا تھا شب و روز — تھی بسکہ بہار اُسکی مرے دلکو خوش آئی
پھرتے تھے مرے ساتھ کئی مرغ خوش الحان — اُنکی بھی سُنا کرتا تھا مین نغمہ سرائی
مارے کہین شاہین نے پہم جو جھپیٹے — اُڑجھا کے یکایک ندیے پھر وہ دکھائی
اُن وحشیونکے اُنس سے وحشت ہوئی مجھکو — دل بھر گیا سیر اُسکی نہ پھر مجھکو خوش آئی
تاریخون کے جنگل کیطرف باگ اُٹھائی — شاید کسی بوٹی سے ہو وحشت کی دوائی
عقل و خرد و ہوش جو تھے یار مرے ساتھ — کہنے لگے وحشت کی نہین اِن مین دوائی
گر سیر کا ہو شوق تو اُس باغمین چلیے — دل جس سے شگفتہ ہو توحش ہو ہوائی
مین نے کہا وہ کونسا دنیا مین چمن ہی — جو غنچۂ خاطر کی کرے عقدہ کشائی
فرمایا کہ احقر تجھے اب تک نہین معلوم — دعوی جہان بینی ہی پھر کس لیے بھائی
ہی بھاگوت اک ہند کے کشور مین گلستان — جسکی ہی طراوت سے خجل ساری خدائی
ہین بیاس کی فلاحی نے گل اُسمین کھلائے — ہو جسکے تماشے سے دل و جان مین ترائی
میوونکی حلاوت کا ہی آفاق مین شہرہ (کشادہ دری ۱۲) — پھولونکی مہک اُسکی ہی اطراف مین چھائی
ہونے لگی جب عمر پہ پچہیت کی خزانی — پت جھاڑ کی وحشت سے لگی اُڑنے ہوائی
سُکھدیو نے دل ہاتھ مین لے ہاتھ پکڑ کر — اک ہفتے مین سیر اُسکی پرچیت کو کرائی
آ پکڑا وہین دامن دل ذوق نے جھٹ پٹ — آنکھون کو وہین شوق نے پرچک بھی لائی

متصدی قدرت نے جو طومار بنایا — کیا دخل نہو قابل مجرا کوئی پائی
دیوان مین اُس حاکم عادل کے کہان ہو — جون عامل معزول دلیلون کو رسائی
قدرت نے اُسی ذات کی یہ کھیل رچا ہی — نرگُن سے سگن ہوکے وہ کرتا ہی خدائی
گھبرایا جو تنہائی سے یہ دھیا نمین آیا — وحدت سے جو کثرت ہوتو ہے لطف دکھائی
ہنگام مین ایجاد کے خود بنگیا برہما — سنگھار کو پھر شکل مہادیو بنائی
خلقت کی حفاظت جو ہوئی مدنظر پھر — تب بشن چتر بھج کی اُسے شکل خوش آئی
مخلوق کو کیا دخل بھلا کھیل مین اُسکے — لیلا وہ وہی کرتا ہی جو اُسکو خوش آئی
اعمال کی رسّی مین رکھا باندھکے سبکو — یان وان ہی فقط ساتھہ برائی و بھلائی
پوچھے جو سبب اسکا بھلا کسکو ہی قدرت — کسواسطے یہ شکل بناکر کے مٹائی
عالم کی یہ تصویر فقط کھیل ہی اُسکا — سو بار بنی بنکے مٹی مٹ کے بن آئی
اُس بانی کونین مین دل جسنے لگایا — محفوظ رہا رنج سے اُمید بر آئی
اوتار لیا آپ نے کی اُسکی حفاظت — جب گاڑھ پڑی اُسپہ ہوے آپ سہائی
وہ کُل ہی یہ جزو اُسکا وہ دریا ہی یہ قطرہ — اس قطرے کی اک روز ہی دریا مین سمائی
آخر کو پھر اُس جزکا وہی کُل ہوا مرجع — جسطرح ندی جاکے سمندر مین سمائی
جو اُس سے پھرا خوب پھرا پھر وہ جہان مین — بدنام ابد تک رہا تکلیف اُٹھائی
ہی دور سے بھی دور ہی اقرب سے بھی اقرب — اُسکا نہ پسر ہی نہ کوئی دوست نہ بھائی
معشوق کسیکا نہ وہ عاشق ہی کسی پر — پر نیک سے ہی نیک وہ بد سے ہی بُرائی
گر کہیے کہ یان آنے کی کیا اُسکو تھی حاجت — وان بیٹھے ہی جھکتونکی نہ کی عقدہ کشائی
بتلائیے سب ملک کے ناظم ہین کمشنر — کیون ہندے دورے کی ہوس لاٹ کو آئی
کارندونکو ڈر ہو نہ رعایا کو تسلی — جو خلق کے حکام تلک ہو نہ رسائی
کیا قید مین داعی کی ہی وہ قادر مطلق — ڈر سے نہ کرے بات وہ جو اُسکو خوش آئی



سری گنیش آنیمہ

اُس ذات کی کیا کوئی کرے مدح سرائی
جسجا کہ نہین وہم و تصوّر کو رسائی

نرگن ہی نراکار ہی نرلیپ نرنجن
کہہ کہہ کے تھکے بیدون نے بھی راہ نپائی

ہی نام نروپ اُسکا کسیجا نہ مکان ہی
اوّل ہی نہ آخر ہی تعلق نہ جدائی

ہر ایک نے نام اُسکا رکھا اپنی زبان مین
سیرت مین بھی صورتین بھی تفریق لگائی

کرتے ہین مقامات مین بھی طرفہ مقالات
منکر ہی کوئی کوئی مقر ہی بخدائی

وہ نام کہ سب جسکو کہین متفق اللفظ
جانے یہ وہی جسنے ہو اس اُسکی گنائی

ہی ٹھیک یہی منفردہ ذات ہی اُسکی
پر اُسکی صفت مرجع کُل بیدنے گائی

سب جزو اُسی کُل کے ہین اضلاع و رکانے
اُس مجمل و مبہم نے یہ تفصیل دکھائی

گر واجبی پوچھو تو وہی نکلیگا باقی
جب دفتر امکان کی رقم خرچ مین آئی

اوّل بھی وہ تھا جمع رہا پھر وہی باقی
یہ بیچ مین من ذالک ہستی نظر آئی

تھین بی سر و پا جملہ رقم دفتر تن مین
آوارۂ ہستی کی جو میزان نظر آئی

کی جانچ بہت عقل محاسب نے پر آخر
جون جمع غلط حلقۂ حیرت مین در آئی

کیا دنگ ہی مستوفی افکار حکیمان
کوئی رقم اس بند مین بیکار نپائی

متصدی

سری مدبھاگوت کی کرپا سے

ترجمہ پوتھی لاجواب بہارافزا جسکے روائح شگفتگی ریاحین مضامین رنگا رنگ بارہوں سکندہ
کے ترجمہ نظم اردو سے مشام حقیقت طلبوں کا معطر ہو نام

گلدستۂ حقیقت

ترجمہ نظم اردو

سری مدبھاگوت

جسکو حدیقہ آرائے گلشن معرفت بنیاد
مخمور والا نظر منشی سیتل پرشاد سکسینہ باشی متخلص بہ احقر نے خوب ترجمہ فرمایا جو ہر کھالاتی تھے تمام کتاب کو ایک قافیہ میں نظم کیا

مطبع نامی منشی نول کشور میں بخواہش سیلو بی ہاں طبع ہوا

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک لئائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے تمثیل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب مذہب ہنود و اردو بھاشا وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اوس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب مذہب ہنود اردو بھاشا

ویدی بھاگوت - کا پورا ترجمہ موسوم بہ بھگوتی اتہاس مترجمہ پنڈت پیارے لال۔

وشنو بھاگوت - کا پورا ترجمہ بموجب ترجمہ رائے مکھن لال بنارسی مع ترجمہ سکھ ساگر مرتبہ منشی رگھبر دیال۔

بھاگوت منظوم - از منشی جگناتھ خوشتر۔

گنیش پران منظوم - منشی شنکر دیال فرحت۔

شیو پران منظوم - 〃

سورج پران منظوم - غریب و نادر مولفہ لالہ جگناتھ گیا مہاتم - مترجمہ منشی لالجی۔

ایکادشی مہاتم - مولفہ لالہ رام پرساد۔

گیتا مہاتم و گنیش چوتھ - مولفہ منشی رام سہائے تمنا۔

مہا بھارت منظوم - مصنفہ منشی طوطا رام شایان۔

رامائن تلسی کرت بھاشا - مع تصاویر۔

رامائن منظوم - منشی شنکر دیال فرحت۔

ایضاً - منشی جگناتھ خوشتر مع تصاویر۔

اوبھت رامائن منظوم - 〃 〃 〃

جانکی بیاہ منظوم 〃 〃 〃

ستیا سوہ پمبر منظوم - بالو گرو رامائن

برج بلاس - سری کرشن لیلا۔

پریم ساگر - یعنے دسم سکندھ بھاگوت مترجمہ لالہ سدا سکھ لال

ایضاً منظوم - منشی شنکر دیال فرحت۔

کتھاست نارائن - مسمی بہ دافع عذاب۔

ایضاً - منظوم - جگناتھ سہائے۔

کتھاست نارائن - مولفہ بچاورسنگھ باشاعت

بسوا نپسادی۔

کتھا چترگیت منظوم

امنت کتھا - مصنفہ منشی رام تہل تخلص مبارک۔

پرہلاد چرتر منظوم - مترجمہ لالہ گردھاری لال کھتری

سدامان چرتر - مع فرہنگ الفاظ بھاشا مصنفہ لالہ

سوہن لال یکیس سدھوری۔

ایضاً - خرد 〃 موسوم بہ منظومہ فرخ۔

ایضاً - مولفہ جگناتھ سہائے - 〃

بھگت مال - مولفہ منشی تلسی رام۔

مجموعہ صفات انسانی - تذکرہ روایات مندرجہ پران

مترجمہ لالہ لالجی شری واستویہ کاکوروی۔

گنجینہ رموکش - منظوم منشی جگناتھ۔

شیو سہسر نام - مصنفہ منشی شنکر دیال فرحت۔

ست نام بھاکھا - مصنفہ منشی جوکرن۔

سکنھ چالیسی - مصنفہ منشی شنکر دیال فرحت۔

سری مدبھاگوت کی کرپا سے

سری کرشن جی مہاراج کی کرپا سے

ترجمہ پوتھی لاجواب بہارافزا جسکے روایح شگفتگی ریاحین مضامین رنگارنگ بارہوں سکندر
کے ترجمہ نظم اردو سے مشام حقیقت طلبوں کا معطر ہونا

گلدستہ حقیقت

ترجمہ بنظم اردو

سری مدبھاگوت

جسکو حدیقہ آرائے گلشن معرفت بنیاد
سخنور والا نظر منشی سیتل پرشاد دیکنٹھ باشی متخلص بہ احقر نے خوب ترجمہ فرمایا جو ہر کمالاتی متصف تمام ہر سہ کو ایک قابل دیدنی کر

مطبع نامی منشی نول کشور میں بخواہش بابو جی مطبع ہوا

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست معدل ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے تمثیل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنمین بعض کتب مذہب ہنود اردو بھاشا وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اوس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب مذہب ہنود اردو بھاشا

ویوی بھاگوت - کا پورا ترجمہ موسوم بہ بھگوتی اتہاس مترجمہ پنڈت پیارے لال۔

وشنو بھاگوت - کا پورا ترجمہ بموجب ترجمہ رائے مکھن لال بنارسی مع ترجمہ سکھ ساگر مرتبہ منشی رگھبر دیال۔

بھاگوت منظوم - از منشی جگناتھ خوشتر۔

گنیش پُران منظوم - منشی شنکر دیال فرحت۔

شیو پُران منظوم - 〃

سورج پُران منظوم - غریب و نادر مولفہ لالہ بدھ پرکاش

گیا مہاتم - مترجمہ منشی لالجی۔

ایکادشی مہاتم - مولفہ لالہ رام پرساد۔

گیتا مہاتم و گنیش چوتھ - مولفہ منشی رام سہائے تمنا۔

مہا بھارت منظوم - مصنفہ منشی طوطا رام شایان۔

رامائن تلسی کرت بھاشا - مع تصاویر۔

رامائن منظوم - منشی شنکر دیال فرحت۔

ایضاً - منشی جگناتھ خوشتر مع تصاویر۔

اُوبھت رامائن منظوم - 〃 〃 〃

جانکی بیجے منظوم 〃 〃 〃

سیتا سوئیمبر منظوم - بالو گرو رامائن این

برج بلاس - سری کرشن لیلا۔

پریم ساگر - یعنے دسم سکندھ بھاگوت مترجمہ لالہ سدا سکھ لال

ایضاً منظوم - منشی شنکر دیال فرحت۔

کتھاست نارائن - مسمی بہ دافع عذاب۔

ایضاً - منظوم - جگناتھ سہائے۔

کتھاست نارائن - مولفہ بخاور سنگھ باشاعت

پھولا پنساری۔

کتھا چترگیت منظوم

امنت کتھا - مصنفہ منشی رام تہل تخلص مبارک۔

پربھلاد چرتر منظوم - مترجمہ لالہ گردھاری لال کھتری

سدا مان چرتر - مع فرہنگ انداز بھاشا مصنفہ لالہ

سوہن لال - یکیس سدھوار۔

ایضاً - خرد 〃 موسوم بہ منظومہ فرخ۔

ایضاً - مولفہ جگناتھ سہائے۔ 〃

بھگت مال - مولفہ منشی تلسی رام۔

مجموعہ صفات انسانی - تذکرہ روایات مندرجہ پُران

مترجمہ لالہ لالجی شری واستویہ کالکوہ دی۔

گنجینہ رموکش - منظوم منشی جگناتھ۔

شیو سہسر نام - مصنفہ منشی شنکر دیال فرحت۔

ست نام بھاکھا - مصنفہ منشی جوکرن۔

سکنھ چالیسی - مصنفہ منشی شنکر دیال فرحت۔

Goolasta Hakeekat

INDIAN INSTITUTE

سری مدکار کرن کرشن جی مہاراج کی کرپا سے

ترجمۂ پوتھی لاجواب بہار افزا جسکے روایح شگفتگی ریاحین مضامین رنگا رنگ بارہوں سکندر
کے ترجمۂ نظم اردو سے مشام حقیقت طلبوں کا معطر ہونام

گلدستۂ حقیقت

ترجمۂ نظم اردو

سری مدبھاگوت

جسکو حدیقۂ آرائے گلشن معرفت بنیاد
مخمور والا نظر منشی سیتل پرشاد دیکنھو باسی متخلص بہ احقر نے خوب ترجمہ فرمایا جو ہر کمالاتی ہے تمام رسالہ کو ایک تازہ خنکی

مطبع نامی منشی نول کشور میں بخواہش سیلو بی طبع ہوا

Guldastah-ĕ-ḥaqīqat.

16. E. 48.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

